قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى



شرف ارقام یافت بجناب معلی القاب فیض بخش زمان مرجع الانام جناب سید
محمد اعظم علیخان بہادر دام اقبالہ تعلقدار بوگانون ضلع فیض آباد

مطبع اثنا عشری دہلی میں باہتمام جناب مومنین سید عابد علی اشرف رضوی

فہرست کتاب آیۃ اخری جواب حصہ دوم آیات بینات

تمت



قلنا لا تخف انك انت الاعلیٰ والق
ما فی یمینك تلقف ما صنعوا انما صنعوا کید سحر ولا
یفلح الساحر حیث اتی فالقی السحرۃ سجدا قالوا امنا برب ھرون
وموسیٰ واضمم یدك الی جناحك تخرج بیضاء من غیر سوء

آیۃ اخری

بنابر جوابدہی حصہ دوم آیات بینات و تقویت مومنین شیعہ و پیروان طریقہ جعفریہ حسب ایماء
جناب فیض مآب حوازر المناقب و المفاخر منبع انہار المکارم و الماثر امیر عالیشان
رفیع المکان راجہ محمد اعظم علیخان صاحب تعلقہ دار دیوگانون ضلع فیض آباد بمقام
لکھنؤ محلہ فراش خانہ وزیر گنج بتاریخ بست و سوم ۲۳ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳[illegible] ہجری
در مطبع اثنا عشری بحسن اہتمام کمترین خاکپائی مومنین سید عابد علی طبع ہوئے

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي بعث الرسل، ونصب هداة خير السبل، تترى، ضعيفة
الحالات قوية في عزائم النيات لا يخافون في الله لومة لائم فجرى
عليهم في سبيله ما جرى، والصلوة على خاتم انبيائه محمد خير الورى
وسيد اوصيائه وخليفته بلا فصل علي بن ابي طالب، كاسر الاصنام
وملقيها على الثرى وآله الاطائب، الذين ارانا الله بهم آياته الكبرى
واشتهر صيت هدايتهم، وفضائلهم في سكان البلدان والقرى
واستيقنتها انفسهم وان جحده الجاحدون بألسنتهم وقد خاب
من افترى والثناء التام على شيعتهم الكرام الذابين عن دين الله
الاسلام مكائد اللئام فهم قوم اتى بهم الله لكسر سورة صنمي قريش
وتابعيهما الذين ارتدوا عن دينه فضموا ايديهم على قوائم سيوفهم
وصوارم اقلامهم فخرجت بيضاء من غير سوء آية اخرى، فجاهدوا
الجحدة وجعلوا نسجهم هباء منثورا كأنه لم يكن شيئا مذكورا فوقع
الحق وبطل ما كانوا يعملون، وفي الآخرة يخزون، وهذا

جَزَآءُ مَنِ اجْتَرَیٰ سوءً مادَرَہی ترجمہ جمیع حمد ثابت ہین اوس پروردگار کے لئے جسنے
بہیجا پیغمبرون کو اور قائم کیا دکہلانیوالون کو بہترین راہون کے پے درپے یکے
بادیگرے درحالیکہ حالتین اونکی ظاہر ہین ضعیف تہین اور نیتون اور ارادون مین
اپنے قوی تہی کسی ملامت کرنیوالی کی ملامت کا راہ خدامین خوف نکرتے تہی پس گذرین
اونپر مصیبتین جو گذرین اور درود اور صلوات ہو اوپر خاتم النبیین محمد مصطفٰے صلی اللہ
علیہ وآلہ کے جو افضل خلق تہے اور سردار اولیا وخلیفہ بلا فصل اوس جناب کے علی ابن
ابی طالب علیہ السلام کہ توڑنے والے ہین بتونکے اور پہینکنے والے ہین اونکے روئے زمین پر
اور صلوات ہو اوس جناب کی آل پاک پر کہ اونکے سبب سے حقتعالی نے ہمکو آیات عظمٰی اپنی
دکہائین اور پہیلا آوازہ ہدایت اور فضائل کا اون حضرات کے ساکنان ہر شہر وقریہ مین
اور یقین کیا اون فضائل اونکے نفسون نے اگرچہ منکرین نے اپنے زبان سے اونکا انکار کیا
اور بالتحقیق کہ تہیدست اور ناامید ہوا وہ شخص جسنے افترا پردازی کی اور ثنا اور صفت
مخصوص ہے اوس جناب کے شیعون کے لئے کہ بزرگ ہین اور دفع کرتے ہین دین اسلام
سے کید ونکو اونکی جو بداو مکار ہین پس شیعہ ایسے گروہ ہین کہ لایا ہی اونکو اور پیدا کیا ہی واسطے
توڑنے شدت ناانصافی اور تعصب دونون بتون قریش کے اور اونکے تابعین کے جو پہیر گئے
دین خدا سے پس ملایا اونہون نے حا تہونکو اپنے قبضہ پر سیف اور تیغ قلم کے پس نکلی وہ
درحالیکہ روشن اور صاف تہے کہ کسیطرح برائی کا شائبہ نہ تہا اور پہر آیت اخری یعنی
دوسری آئی پس جہاد کیا اونہون نے منکرین سے اور منکرین کی تار وپود کو مثل غبار کہ کہ ہوا
مین برباد جاوی نیست ونابود کردیا گویا کہ اونکا وجود ہی نہ تہا پس امرحق ظاہر ہوا اور عمل اونکا
باطل ہوا اور آخرت مین ذلت وخواری اونکے واسطے ہوگی اور یہی جزا ہے اوسکی جو حرارت کرے
خدا اور رسول پر اور دریافت نکرے حقیقت حال کو اما بعد یہ ایک رسالہ مختصر اللہ محترم ہے
جسمین تصریح دیندار ونکے لئے مناظرہ آیات بینات اور آیت اخری کا لکہا جاتا ہے مومنین کو

یا ہوگا کہ جناب نواب نامدار عالی وقار محسن الملک حیدر آباد سید محمد مہدی علیخان صاحب بہادر
منیر نواز جنگ نے مذہب امامیہ اثنا عشریہ کی سرکار مین استعفا داخل کر کے صرف مذہب چاریار
ہی اختیار نہین فرمایا بلکہ دلدادگان اہلبیت اطہار سے سخت بیزار ہوکر ایک کتاب موسومہ آیات
بینات ارقام فرمائی ہی اور گو اوسمین کوئی نئی بات اپنے حدت ذہن اور شدت ذکا سے پیدا نہین
کی اور صرف اپنے اسلاف کی کہی ہوئی باتونکو ایسے ڈھنگ سے اردو مین لکھا ہے کہ کنجڑے کبجے
قصائی دھنئے اچھی طرح سمجھ لین اور اونکے خیالات اسپر جمین کہ مدعیان دوستی اہلبیت اطہار ع
رسول مختار کا مذہب عجیب اور ملت غریب ہے کہ تمامی صحابہ کبار سے چاہے وہ مہاجر ہون
یا انصار بغض لِلّٰہ رکھتے ہین اور اونکے سعی وکوشش جو ترویج دین مین ہوئی سبکو ضایع وبرباد
کرکے اونکے حسن کردار سے بیزار ہین او صرف دو چار صحابہ کو اچھا شمار کرتے ہین اور اوپر دوسر
مین جابجا مومنین کو مخاطب کر کے جناب غفران مآب کی کتاب ذوالفقار کے فقرات کی نقل
کرکے باور کرانا چاہا ہے کہ جناب ممدوح نے قاضی نور اللہ شوستری ومحقق طوسی کے خلاف
جو مخالفان جناب امیر المومنین یعسوب الدین علی ابن ابی طالب ع کے مخالفونکو فاسق جانتے
تھے غلط صف کفار مین داخل کیا ہے اور اونکا یہ اصرار کہ خلفاے نامدار اہلبیت اطہار کے
خلاف تھے غلط وناروا ہے اور زیادہ غیظ وغضب سے خیال محال گیرودار کا کر کے جابجا
تحریر فرمایا ہے کہ یا تو شیعہ اپنے علما کے جھوٹے ہونیکا اقرار کرین ورنہ سرکار تشیع مین فارغخطی
داخل کر کے سنی بن جاوین گو جو کچھہ مصنف نے بطور خود سمجھا ہو وہ بیکار ہے اور شبہہ نہین
کہ کھوٹا یہ کھرا ہر بازار مین پہچانا جاتا ہے اور رچا ہوتا ہے پہر کیسا ہی ملمع کیا جائے طلا نہین
بن سکتا پس جھوٹ جھوٹ ہے اور سچ سچ ہے لہذا بے اصل کی بے اصل ثابت کرنے مین
سعی کرنا تحصیل حاصل ہے مگر ہان اس خیال سے کہ شاید ضعفاء شیعہ کا تقریر رنگ برنگ
تردد نہ ہو جائے اور جہلا دھوکے مین آجائین خلاف اپنے مذاق کے مومنین کے ہوشیار
کرنیکو لکھنے کی زحمت اوٹھاتا ہون اور مومنین کو دکھلاتا ہون کہ جو کچھ آیات بینات کی دوسرے

حضور نے غل و پکار مچائی ہے اوسکی کیا حقیقت ہے مگر میری مراد تحریر سے یہ نہیں ہے کہ میں اوسکا فائدہ دوستداران آیات بیّنات پر ترتیب کرون اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ پس جب ہر ایک اپنے افعال اور کردار کو اچھا سمجھتا ہے اور تلقین و تعلیم انبیا و اولیا نے کفار پر اثر نکیا تو مین اور دوسرا اپنے مخالف کے قلوب پر تصرف کرنے سے قاصر ہین بہرکیف مین نہایت ہی ادب سے لکھنا شروع کرتا ہون اگر مومنین کو پسند آوے تو زہے عزّ و شرف۔

آیات بیّنات از الفاظ جو کہ ہم بحث نکاح کو **صفحہ ۲ سطر اوّل** تا الفاظ اگر جھکے **صفحہ و سطر مذکور۔ آیت اخریٰ** بجا ہے حضور نے نہایت دقت اوٹھائی مگر اوسمین انوکھی بات ہے کیا کہ جناب صاحب تحفہ نے کیا چھوڑا تھا جو آپ کے زحمت فرمانیکی حاجت ہوتی اور ہمارے طرف والون کے سوا آپکے واسطہ دارون نے بھی تو اوس خوشی کو نہین مانا ہے پھر آپ کو تحریر کرنیکی کیا حاجت تھی مگر جو کچھ زحمت اوٹھائی اوسکو جہانتک سمجھا جاتا ہے اوسکا نتیجہ گمان مبارک مین یا تو فضیلت حضرت عمر کی ثابت کرنی ہے یا اونکے اور حضرت علی کے درمیان مین محبت اور مودت ہے یا دونون پس اگر میرا قیاس صحیح ہے تو مین بابت غرض اوّل بکمال ادب یہ پوچھا چاہتا ہون کہ حضرت کلثوم کی کچھ عزت کچھ وقعت آپ کے مذہب کی رو سے ہے مین جہانتک جانتا ہون کچھ بھی نہین ہے نہ تو اونکو آپ معصوم مانتے نہ محفوظ سمجھتے پھر دور از قیاس اگر حضرت کلثوم بنت حضرت فاطمہ معاذ اللہ زوجہ حضرت عمر ہوئین تو حضرت عمر کو کیا بزرگی ہوئی آپ تو جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا کو بجز اسکے کہ بنت رسول ہین اور کچھ نہین سمجھتے اور چونکہ وہ خارج از بیت رسالت جو کہ حضرت علی کے اہلبیت مین شامل تھین تو خواہ اونکی خاطر یا اونکے اصرار سے آیہ تطہیر مین جو صرف بحق ازواج جناب رسول خدا تھے بقول ہند مان نہ مان مین تیرا مہمان رسول خدا نے اونکو اہلبیت مین سمیٹ لیا تو بھی خیر کوئی بُری بات نہین ہوئی ازواج پر تو فوق ہو ہی نہین سکتا تھا اور بعد رسول خدا کے جو اونکی گت حضرت

عمرنے خود کی وہ تو ظاہر ہی ہے چنانچہ صاحب تحفہ کے باب دہم مطاعن حضرت عمر کی عبارت
آپکے ذہن اقدس مین ہوگی اور خدانخواستہ یاد نہو تو مین یاد دہی کرتا ہون کہ طعن دوم مین
صاحب تحفہ اثنا عشریہ فرماتے ہین آنکہ عمر رضی اللہ عنہ خانہ حضرت سیدۃ النساء را بسوخت
و بر پہلوی مبارک آن معصومہ بشمشیر خود صدمہ رسانیدہ کہ موجب اسقاط حمل گردید این قصہ سراسر
واہی و بہتان و افترا است ہیچ اصلے ندارد و لہذا اکثر امامیہ قائل این قصہ نیستند و گویند کہ قصد سوختن
آن خانہ مبارک کردہ بود لکن بعمل نیاورد و قصد امور قبیحہ است کہ بر آن غیر از خدا تعالی دیگر مطلع نمیتواند
شد - سبحان اللہ جناب شاہ صاحب نے یہہ تو فرمایا کہ یہہ قصہ واہی ہے اور شیعہ بہی اسکے قائل نہین
ہین مگر نہ کسی راوی شیعہ کا نام لیا نہ کسی کتاب کا حوالہ دیا مگر با این ہمہ انکار آخر کار چار و ناچار
چونکہ آفتاب پر خاک نہین پڑ سکتی ہے کالشمس نصف النہار تاریخین تک پکار پکار کہتی تہین تو
یون فرمایا ،، و اگر مراد ایشان از قصد تخویف و تہدید زبانیست و گفتن اینکہ من خواہم سوخت
و ہش آنست الخ عبارت - چونکہ ہمکو صاحب تحفہ کی وجوہات سی سروکار نہین ہے لہذا اوسکو
نقل کرنا اسوجہ سے بیکار جانتے ہین کہ ہمکو تو صرف اس امر کے ثابت کرنیکی اسمقام مین غرض ہے
کہ حضرت عمر کے نزدیک حضرت فاطمہ زہراؑ کی ایسی وقعت تہی کہ حضرت عمر نے اونکے گہر کے
جلا دینے کے واسطے دہمکی تو دی تہی اور صاحب تحفہ کی یہہ دیانت و دانشمندی ہے کہ جب قصد کا
اظہار زبان سے ہو گیا تو بہی بجز حقتعالی کے دنیا مین اوس اظہار کا کوئی بشر کچہہ مطلب نہین
نکال سکتا ہے اور دہمکی کا کسیکے دل مین کچہہ بہی اثر نہین ہوتا اور چونکہ صاحب تحفہ کی ایسی سنجیدہ
اور پاکیزہ رائے ہے تو اونکے خیال مبارک مین گالی جو صرف زبان دیجاتی ہے وہ بہی کسیکے
دل پر موثر نہوتی ہوگی اور کسی قسم کا نتیجہ سخت کلامی اور درشت گوئی اس سے پیدا نہوتا ہوگا
جسنے یہہ کہا غلط کہا ہے ؎ زبان بسیار سر بر باد داد است ✣ زبان سر را عدوے
خانہ زاد است - ہر چند ہم بہت کچہہ اس نامناسب رائے پر عقلاً و نقلاً لکہتے مگر چونکہ ہمارا مقصود
اور ہے لہذا صرف یہہ کہتے ہین کہ جو وجوہات حضرت عمر کی تہدید فرمانیکی شاہ صاحب نے لکہے ہین اونکو بہی جو

پڑہیگا وہ دیکھہ لیگا کہ حضرت عمر کے خیال مبارک مین حضرت فاطمہ زہراء کا دولتخانہ ایسا تہا کہ اوسمین اجماع فتنہ پردازون کا ہوتا تہا پس حضرت عمر جب حضرت فاطمہؑ کی ایسی وقعت سمجہتے تہے کہ باوجود دنہونے خلیفہ کی بہی گہر جلانیکی دہمکی دیچکے تہے تو وہ اونکی صاحبزادی حضرت کلثوم کی کیا عزت سمجہتے رہے ہونگے جسکے ساتہہ نکاح کرنیسے فضیلت پاتے ان امور کو سوچکر مین سمجہتا ہون کہ میرا خیال صحیح نہین ہوسکتا کہ آپ ایسے زبردست اور اولی العزم خلیفہ کا جورو کیوجہ سے رتبہ بلند کرکے ارجمند ٹہرایا چاہتے ہین البتہ اگر یہہ منظور نظر خدام ہو کہ حضرت عمر کو ہم پلہ جناب امیر علیہ السلام کا ٹہرائین یعنی جسطرح حضرت علی رسول اللہ ص کی داماد تہے اوسیطرح حضرت عمر ولی اللہ کے تو یہہ بہی میرا خیال ہونا محال ہے اسواسطے کہ رسول اور ولی مین اول تو زمین و آسمان کا فرق ہے سوا اسکے آپکے اعتقاد مبارک کے بموجب چارون خلیفہ کا رتبہ کانٹے مین تلا ہوا برابر تہا اور حضرت علیؑ کو مطلق وسرمو حضرات شیخین و ذوالنورین پر افضلیت نتہی پس ظاہر ہے کہ چاہو حضرت فاطمہؑ کا نکاح حضرت علی سے بہشت مین ہوا ہو یا حقتعالی نکاح کا گواہ بنا ہو حضرت علیؑ کو مطلق اوس رتبہ خداداد پر جو حضرت عمر کو حاصل تہا کچہہ فوقیت نکاح حضرت سیدہ ع سے نہین ہوا اور کیونکر آپ حضرت علیؑ کو بوجہ نکاح حضرت سیدہ کے فضیلت دیسکتے جبکہ حضرت عثمان رسولخدا کی دو صاحبزادیون کے شوہر تہے اور حضرت علی صرف ایک صاحبزادی کے اور یہہ بہی ظاہر ہی ہے کہ حضرت فاطمہ جناب والا کے زعم مبارک مین نہ معصومہ تہین نہ ازواج حضرت عثمان سے افضل اور نہ مرتبہ حضرت عائشہ اور حفصہ پر فوقیت رکہتی تہین اور جبکہ صورت حال یہہ ہے تو حضرت علیؑ کو حضرت فاطمہ ع سے نکاح کرنیسے بجز ذلت اور وقت کے عزت ہی کیا ہوی جیسا صاحب تحفہ نے فرمایا ہے عقب حضرت زہرا بر حضرت امیر مقدمات خانگی بارہا بوقوع آمدہ ازانجملہ وقتیکہ خطبہ بنت ابی جہل برای خود نمودند حضرت زہرا گریان پیش پدر خود رفت و ہمین تقریب آنجناب این خطبہ فرمود آگاہ باش بدرستی فاطمہ گوشت پارہ است از من ایذا میرساند مرا چیزیکہ او را ایذا میدہد و مترددمیکند مرا چیزیکہ مترددکند او را پس کسیکہ بغضب آورد او را

بغضب آور دمرا اور حق سبحانہ تعالی نے صریحاً سورۂ احزاب پارۂ ۲۲ کے چوتھے
رکوع مین یہ ارشاد کیا ہے کہ بیشک جو لوگ رنج دیتے ہین اللہ کو اور رنج دیتے ہین اوسکے
رسول کو دور کرتا ہے اللہ تعالی اون موذیونکو اپنی رحمت سے دنیا اور آخرت مین اور تیار کیا ہے
اونکے واسطے آخرت مین عذاب ذلیل کرنیوالا کھلا کھلا ظاہر ہے کہ موافق آپ کے مذہب کے حضرت
فاطمہ سے نکاح کرنا حضرت علی کیواسطے نرا شکنجۂ ظلم تہا اسلئے اوّل تو جس نعمت مکرو تمتیع کو حق تعالی
نے روا رکہا تہا اس سے اپنے کو محروم کرنا دوسرے غضب حضرت فاطمہ سے ہر وقت ڈرنا اسواسطے
کہ چاہو ارادہ حضرت فاطمہ کے دُکھ دینے کا نہو مگر ادہر اونکا دل دکہا اور اونکو ایذا پہونچی اودہر
دین و دنیا گئی اور موافق آپ کے اعتقاد کے ظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کو پہلے
سے معلوم نہ تہا کہ حضرت فاطمہ سے نکاح کرنے مین ایسی قباحت پیدا ہوگی اسلئے کہ وہ مصیبت
تو اوسوقت ظاہر ہوئی جب حضرت علی نے خطبہ بنت ابی جہل سے کیا مگر حضرت عمر تو بڑے عاقل
تھے اور تجربہ بھی کر چکے تھے وہ حضرت فاطمہ کی صاحبزادی کی خواستگاری کے پہلے اسکا خیال
نکرتے کہ اگر ہمنے نکاح بھی کیا او شاید کوئی ایسا امر واقع ہوا کہ حضرت کلثوم اپنی مان سے شاکی قیامت
ہے کو ہوئین اور عرصہ قیامت مین اونکا دل دکہا تو اوسی حدیث کے لپیٹ مین آجائین گے جو حضرت
علی کے ڈرانیکو رسول خدا نے فرمائی تھی تو مین سمجھتا ہون کہ حضرت عمر نے ضرور خیال فرمایا ہوگا
مگر ہان شاید جو حضرت عمر ہی سے مراد حدیث و غضب فاطمہ کی صاحب تحفہ نے اخذ کی ہین تو البتہ
حضرت عمر نے یہ سمجھ لیا ہوگا کہ اگر ہم عمداً غضب مین لانیکا قصد کرینگے تو داخل حدیث ہونگے
ورنہ حضرت فاطمہ لاکھ دفعہ غضب مین آیا کرین جسطرح حضرت ابوبکر نہین ڈرے ہمکو کیا ڈر ہے
تو ممکن ہے اب رہی یہ بات کہ جناب رسول خدا نے فرمایا تہا کہ قیامت کے روز کسیکی قرابت باقی
نرہیگی مگر میری قرابت تو فضل الہی سے وہ مرتبہ تو اونکو حاصل ہی تہا کہ وہ ام المومنین حضرت
حفصہ کے باوا تھے اور جناب رسول خدا صلعم سے قرابت سسرکی رکھتے تھے ایسی صورت
مین حضرت کلثوم کے ساتھ نکاح کرنیکی حاجت ہی کیا رہی تھی اگر وہ حضرت کلثوم سے نکاح کرتے

صفحہ (۲۸۴) تحفۂ اثنا عشریہ مطبوعہ

تو حضرت علیؑ یا فاطمہؑ کے داماد ہوئے نہ کہ حضرت رسول خداؐ کے اور اگر ناتا تک رشتہ کا اثر آپ کے خیال محال میں آسکتا ہے تو پھر کیا کہنا ہے حضرت عمر کے ماں باپ سے بھی حضرت رسول اللہ کا ناتا ہو گیا اور قیامت تک باقی رہیگا اور باوجود کفر اور سجدۂ بت وہ دونوں بھی بہشتی ہو جائینگے مبارک باد اگر مزاج اقدس مکدر نہو تو یہہ بھی میں عرض کروں کہ ہر گا حضرت فاطمہؑ صلواۃ اللہ علیہا کو آپ حضرت حفصہ سے نسبت مرتبہ باہم مرتبہ سمجھتے ہوں تو پھر حضرت ام کلثومؑ کو تو بدرجہ اولاد وہ مرتبہ نہیں ہوسکتا تھا اسلئے کہ حضرت فاطمہؑ سے آپ کی زعم مبارک میں وہ ایک زینہ گھٹ کر تھیں تو وہ بزرگی جو کھینچ کھانچ کے آپ فاطمہ کو دیں کہاں باقی تھی جو حضرت عمر کو اونکے ساتھ نکاح کرنیمیں راغب کرتی ہاں آپ کے تطویل کلام اور بڑا بہیں نے حساب سے یہہ نتیجہ دور از صواب نکلتا ہے کہ درمیان حضرت علی و حضرت عمر کے ایسا اتحاد تھا کہ حضرت علی نے اپنی صاحبزادی کا بلا تکلف حضرت عمر سے نکاح کر دیا تو اوسیر بھی جسکو ذرہ برابر عقل ہے اوسکو سراسر استعجاب ہوگا خصوصاً جنہوں نے ہندوستان کی تاریخ پڑھی ہے وہ تو آپ کے ایسے نتیجہ نکالنے سے حیران ہو جائینگے کیونکہ وہ تجربہ سے جانتے ہیں کہ ہمارے بادشاہوں نے بڑے چوٹی کے چھتریوں سے لڑکیاں لیں اور اونسے نکاح کیا اور اونہیں چھتری کماریوں سے ہمارے اور بادشاہ پیدا ہوئی تو بھی جن راجاؤں سے لڑکیاں لی گئیں وہ اپنی ذلت و رسوائی اپنی قوم میں سمجھا کئے اور ہرگز اپنے داماد اور نواسوں سے متحد نہیں ہوے اور برابر لڑکیوں کے لینے والوں کو جابر اور ظالم اور خود اپنے اور اپنے بیٹیوں کو مظلوم سمجھا کئے اور ہرگز ہرگز اون راجاؤں اور بادشاہوں میں وہ اتحاد نہیں ہوا جو رشتہ داروں میں ہوتا ہے اور اگر یہہ گمان آپ کے دربیے خلجان ہو کہ درمیان کافر و مومنین کے نکاح جائز نہیں ہے یا بر سبیل تنزل شیعہ اسکو جائز نہیں رکھتے کہ شیعہ کی دختر اہل سنت سے منکوح ہو تو پہلے میں پڑھنا ہوگا

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور تب عرض کرونگا کہ ایسے زمانہ مین کہ حضرت عمر بادشاہ وقت اور حاکم عصر تھے اور جناب امیر علیہ السلام ادنیٰ رعیت اور جسطرح وہ ترک خلافت پر مجبور ہو چکے تھے تزویج حضرت کلثوم پر بھی مضطر ہوئے تو گناہ کیا ہوا یہہ اور بات ہے کہ آپ کے نزدیک مضطر نہوے ہون یا اپنی بات بنانیکو اس موقع پہ یہہ کہنے لگین کہ رعیت چہ معنی دارد حضرت علیؑ حضرت عمر کے دوست یک مغز یک پوست تھے مگر جاہے کچھ بھی ہو بجز دو درجون کے تیسرا ہو نہین سکتا بادشاہ کا یا رعیت کا پس بادشاہ کسی اپنے رعیت کو اپنا دوست بنائے تو بھی رتبہ رعیت کا ساقط نہین ہو سکتا اور قہر و غضب سلطانی پر دوستی پانی نہین ڈال سکتی پس آپ جو چاہین فرمائین مگر ہمارے نزدیک تو حضرت علی علیہ السلام کا وہی حال تھا ؎ بدست عمر بود یک ریسمان ✤ دگر در کف خالد پہلوان ✤ فگندند در گردن شیر نر ✤ کشیدند اورا بر بوبکر ✤ پس اگر جناب امیر علیہ السلام حضرت کلثوم کو جیسا آپ کا خیال ہے منکوحہ بھی کرتے تو بوجہ اضطرار خدا و رسول کے نزدیک مورد الزام نہوتے اور [illegible] سے نکاح آیندہ کے لئے جائز ہوتا بھلا کسی ہندو سے تو پوچھو کہ بادشاہون اسلام کے ساتھ جو چھتریون کی دخترون کا بیاہ ہو گیا تو اب ہندو عورتون کا مسلمانون سے بیاہ کرنا جائز ہے غرضکہ کسی پہلو سے اگر بقول آپ کے حضرت عمر کا نکاح حضرت فاطمہ کی صاحبزادی ام کلثوم صلواۃ اللہ علیہما سے ہو بھی ہوتا تو حضرت عمر کی ہمارے نزدیک فضیلت ہرگز نہ اتحاد جناب مولای مومنینؑ سے ثابت ہوتا اور حقیقت حال تو یہ ہے جو ابن ماجہ اور ابن داؤد نے لکھا ہے کہ کلثوم دو تھین ایک دختر راہب دوسری دختر ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ پس نکاح ہوا دختر علی کا ہمراہ محمد پسر جعفر طیار اور دختر راہب کا ہمراہ

حضرت عمر بن خطاب اور یون تو جو سرکار اپنے ذہن مبارک مین سمجھ لین ہمارا کیا مقدور کہ آپ کے دل سے دور کرین اور آپ کے دماغ کو ایسی خیال محال سے پاک کرین جبکہ مومن کفار سے عاجز اکر کہہ بیٹھتے ہین سے ۵ ولت بابت پرستی خو گرفت است ؛ مسلمان بودنت امکان نباشد ؛ تو ہم آپ کے مسلمہ کو غیر مسلمہ کیونکر ٹھہرا سکتے ہین —

آیات بینات از الفاظ اب ہم پھر فضایل صفحہ ۲ سطر اول تا لفظ شروع کرتے ہین صفحہ مذکور سطر ۲ —

آیت اخری بہت اچھا بہت بہتر بہت خوب مین بھی بدل اون فضایل سننے کا بہت مشتاق ہون مگر بمنت عرض کرتا ہون کہ اون فضایل کو ایسی صورت مین نہ ڈہالئے جسطرح لکھنو کے عجائب خانہ مین ہندوستان کی مختلف صورتون کے رہنے والے کھڑے کیے گئے ہین اور اونسے جو حقیقت حال کو نہین جانتے لباس لگے شاہ پہنے تلوار برچھی لئے یا زیور سے آراستہ و پیراستہ دیکھکر دھوکھا کھا جاتے ہین اور اون تصاویر کو زندہ باور کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ بولا چاہتے ہین مگر جو ہین غریب نزدیک جاکر دیکھتی یا نری حماقت سے تصاویر کو ڈرتے ڈرتے ٹٹولتی ہین تو معلوم کرتے ہین کہ نہ اونکو حس ہے نہ حرکت اگر کہین آپ نے بھی ایسی ہی صنعت کی تو ہم یا کوئی عقلمند تو نہ مانیگا مگر نا سمجھ اور بے عقل سو دہ مانین ہم کو اون کی ذہن پر تصرف نہین ہے —

ایات بینات از الفاظ لیکن جسقدر فضایل صفحہ ۲ سطر ۲ تا الفاظ فضیلت کو ثابت کرتا ہے صفحہ ۳ سطر ۴ و ۵ —

آیت اخری لیکن کی تو ایکہی ہوئی اور اس دعوی کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہین کہ فضایل اون اون صحابہ کے جنکے شیعہ قایل نہین ہین حضرت نے اتبک لکھے ہون بلکہ اون صحابہ کے فضایل جنکے شیعہ قایل ہین آپ نے اپنے جودت ذہن اور حدت ذکا سے ایسے صحابہ کی سر جنکی بزرگی پر ہماری بازار راستی مین بٹہ لگا ہے مینڈھے ہے

سو آپ کو اختیار ہے کہ خوش ہو لین اور ہم بھی کہتے ہین کہ آپ بہت خوش ہون ہم آپ کی طرح اپنا تالی نہین کر سکتے اور ایسا دعوی کرنا جناب عالی ہی پر موقوف نہین ہے صاحب تحفہ نے بھی تبکرار یون ہی ادعا کیا تھا چنانچہ میری گذارش پر بارھوان باب تحفہ اثنا عشریہ کا جو تولا و تبرا مین ہے گواہ ہے اور حضور کے تحریر دلپذیر سے جو قدرت خدا کی آپ کو دکھلائی ہو گی وہ اس نظر سے کہ سرکار روشن ضمیر ہین دیدہ دوربین سے آپنے دیکھی ہو گی ہم کو تو پہلے ہی سے خدا کے قدرت نظر آرہی ہے ہان اگر قدرت الہی ہم کو نہ سوجھتی ہوتی تو ہم بھی حضوری کیطرح ہوتے اور آپ کی لطافت تحریر اور بلاغت تقریر کی اوسی طرح منتظر رہتے جیسے آپ کے سرآمد صحابہ اور خلفاء نامدار برابر ہین ہمہ کہ شجر و حجر سے صدا السلام علیکم یا رسول اللہ بلند بھی سنتے مگر برسون بندہ بت رہے اور دلائل رسالت ہوئے البتہ اگر آپ نے اونکے زمانہ مین دعوی قدرت نمائی کیا ہوتا تو وہ قدرت الہی دیکھتے اگر آپ کی سرکار مین انصاف کا کچھ بھی اعتبار رہتا تو ہرگز یہہ زبان پر نہ آتا کہ دشمن کے فضائل دشمن اپنے کتابون مین لکھے گا اور دشمن کے دوست کو موقع ڈھونڈہ دینے کا دیویگا افسوس تو اسپر زیادہ ہے کہ آپ ہمپر تو الزام دیتے ہین اور اپنا حال کچھہ بھی نہین دیکھتے جناب من جبکہ ہم واقعی اون صحابہ سے جنکے فضائل کے مانی ہین آپ ہمکو مجبور کرتے ہین فہرست صحابیت سے خارج کرتے ہین یا بقول آپکے اونسے حد سے زیادہ دشمنی رکھتے ہین تو آپ کے صرف فرمانے سے اونکے فضائل کے کیونکر قایل ہو جائین غور تو فرمایئے کہ جنسے آپکو محبت ہے اونکے معائب اور مطاعن مین جو ہم عرض کرین آپ مانینگے اور اگر اون کے ثبوت مین آپ کی کتابون کا حوالہ دین تو سیح جائین گے یا آخر کو ہم کتاب بھی کھول کر دکھلا دین تو باور ہو گا نازم بر ین کلمۂ حق اسے جناب ہم تو کتاب

ہین دیکہکر مقصر بھی ہوتے ہین اور اپنے عالم کے قول کو بقول آپ یکسان لیتے ہین مگر سرکار اپنے دربار کا مال دیکہین کہ ہر بات سے پکار پکار انکار ہے صاحب تحفہ فرماتے ہین ہرگز نہ مانو ہرگز نہ مانو شیعون نے سنی بنکر کتابین لکہ ڈالین ہین یا سنیون کی کتابون مین مضامین گھٹا بڑہا دئے ہین پس نہ تواریخ کا اعتبار کرو نہ کسی عالم کی کتاب پر بھروسہ کرو مگر جو کچھہ بڑے جید متعصب نے لکھا ہو اوسکو مانو ایسی صورت مین ہم پر ملامت کرنا دور از انصاف ہے ؎ جانم فدائے نرگس تو باد بھر آن خون میکند هزار پشیمان نمی شود ٭ افسوس کہ آپ کو یہہ بھی یاد نرہا کہ سلطان العلما کا خطاب جناب غفران مآب مولوی سید دلدار علی طاب ثراہ کی فرزند ارجمند کا ہی اور صوارم کتاب جناب غفران مآب کی ہیبت کو بوجہ غیض وغضب اتنا بھی دہیان مین رکھتے تو اونکی کتاب صوارم کی فقرات جو آپنے اپنی تصدیق مضامین مین نقل فرمائی اونکے سمجھنے کی غصہ نے مہلت نہ دی یا اونسے شاید آپ خیال شریف مین آپ کے قول کی تصدیق ہوے ہو تو ہوئی ہو ہم تو آپ بھی خدا کو حاضر وناظر جانکر کہتے ہین کہ جن صحابہ کا آپ ہمین حد سے زیادہ دشمن جانتے ہین اون کے فضایل مین جا بجو جتنے آپ نے کھینچ کہا ینچ کی ہو اون سے جناب غفران مآب کی قول کی تردید نہین ہوئی اور نہ انشاء اللہ ہو گی یہہ اور امر ہے کہ آپ کے مذہب والے راویون سے کوئی حدیث ہماری کتابون مین نقل کی گئی ہو اور غرض اوس سے ہمارے عالم کی یہہ رہا ہو کہ جواب الزامی دیا جاے اور اوسکو آپ اپنی مطلب کی بہت الین اور کسی پیرایہ مین جاہین ڈہالین ہم کو فضل الہی سے صرف گناہی نہین آتا ہم تو کسو کی کسر بھی نکال سکتے ہین مگر نہایت عجز سے عرض کرتے ہین این از تو آید و ما نگر ترا مید انند قلم ملازبان والا کے ہاتھہ مین ہے جو چاہین ارقام فرماین اور ایک کو دس یا دو صفر بڑہا کے ہزار ارشاد کرین مگر واقع تو یہہ ہے کہ پہلے

حصہ کا جیسا جناب غفران مآب نے فرمایا تھا ویسا ہی ہو بہو نقشہ ہے حضور نے جن
روایتوں کو سوسے زیادہ گنا ہے اونمین حضرت صدیق کی شان مبارک مین صرف آیت
غار ہے کہ جس مین سرکار نے بڑے بڑے گوہر مطالب اپنے بحر کمال سے لوگون کو دکہلائے
ہین یا قول جناب امیر علیہ السّلام للّٰہ بلاء کو زبردستی مفید حضرت صدیق ٹھہرایا ہے یا
قول حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے جو دربارہ حلیہ تلوار ہے فضیلت صدیق
اکبر کی گرمی ہے یا حضرات خلیفہ اوّل وثانی کو جناب رسول خدا کا سمع وبصر سنوانا چاہا
ہے یا روایات امامان عادلان سے بحث فرمائی ہے یا حضرت عمر کی بُرائی نکاح حضرت
کلثوم صلواۃ اللّٰہ علیہا سے نکالنی چاہی ہے سو جو کچہ اونمین راویون کے کلام نفی مین
ہین اونسے جا ہو جو اثبات آپ پیدا کرتے ہون وہ بے اصل ہین مگر شمار مین وہ صرف
تین دو ہی جیتہ ہین لیکن اگر اون کے نسبت آپ مدعی ہون کہ وہ نتائج افکار سرکار
ہین تو خطا معاف وہ تو مولوی رحمت اللّٰہ صاحب کا اولش ہے اگر جناب والا کو عدول
ہو تو صفحہ ۱۴۱ سے ۱۴۶ تک اعجاز عیسوی مطبوعہ ۱۲۸۱ھ حاضر ہے جو کچہ اونہون نے
۱۰ صفحہ مین مختصر کیا تھا اوسکو حضور نے ۱۴۶ مین مطوّل فرمایا ہے اگر گران نہ گذری
تو ارباب انصاف ترازو مین آپ کی تقریر اور ہمارے اس گذارش کو تولین تو
البتّہ دیکہ لین گے کہ کس کا پلّہ بھاری ہے اس مقام پر انصافاً میری اس گذارش کو
سنئے کہ باوصف اس کے کہ آپ کو جناب امیر علیہ السّلام سے ادّعائے محبّت ہے خلیفہ
چہارم بھی آپ اون کو مانتے ہین مگر با این ہمہ جب ہم اونہین جناب امیر علیہ السّلام
کے فضائل کی حدیث پیش کرتے ہین تو صرف اس خیال سے کہ کہین یہہ نتیجہ نہ نکل پڑے
کہ جانشینی رسول خدا کے لئے صرف حضرت علی مستحق تھے کیسا کیسا آپ گہبراتے ہین
اور اس دور اندیشی سے کہ اوس حدیث یا روایت سے کوئی ایسی فضیلت حضرت
علی مین پیدا نہو جائے جو فضائل اصحاب ثلاثہ سے بڑہ جائے ہماری پیش کی ہوئی

حدیث مین کس قدر آپ تحریف لفظی اور معنوی کر کے نکمی کرتے ہین اونہین مانتے تو ایسی صورت مین جب ہم کو دشمن سرکار خلفاے نامدار بھی آپ کہتے ہین تو اون کے محامد کا اقرار ہم سے کس راہ سے چاہتے ہین اور ہم کو اگر کوئی ضعیف قول کسی کا ہو اوسکی تاویل کرنے مین گنہگار ٹھہراتے ہین ؎ ای سست نازجرعه خود در ابروی خاک
مفگن کہ پاے لغزش بزرگان دین بود ❊ ـــ

آیات بینات از الفاظ چنانچہ ہم نے اپنے صفحہ ۳ سطر ۵ مین تا الفاظ لغض کو کتنا دخل دیا ہے صفحہ ۳ سطر ۹ ـ

آیت اخری آپنے بہت اچھا التزام کیا ہے مگر ہنوز یہہ سمجھنا باقی ہے کہ مراد صحابہ سے آپ نے کیا رکھی ہے آیا آپ نے اون سب کو صحابہ مین ہمیشہ رکھا ہے جنہون نے جناب رسول خداؐ کی زیارت کی اور صحبت مین رہے اور چاہو اون مین سے آخر کو موافق رہے یا منافق تو البتہ ہم کو منافقین اور معاندین اور ناسقین کے فضایل مین بحکم محکم حق تعالے کلام ہوگا بہتر ہوتا کہ آپ تشریح فرمادیتے کہ آیا آپ نے تعریف صحابہ کو کسی ایسے مصلحت سے جو آپ کی سمجھہ مین آپ کے مضامین آئندہ کے لئے مفید ہو پردہ اخفا مین رکھا ہے یا اس نظر سے کہ عوام کو یہہ یقین ہو جاوے کہ ہم سواے اہل بیت اطہار رسول مختارؐ کے کسی ایک کے بھی اصحاب رسولؐ سے چاہو وہ مہاجرین سے ہون یا انصار سے فضایل کو قبول نہین کرتے لہذا ہم کو لازم آیا کہ ہم ہی عرض کر دین شئے وہ تمامی صحابہ جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف حضوری سے ممتاز ہو کر اپنے خلوص ایمان پر قایم رہے اور اون مین سے وہ سب جو جناب رسول خداؐ کی رفاقت اور محبت مین شہید ہوے یا جہان فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے اور اون مین سے جو بعد وقوع قیامت انتقال جناب رسول خداوند متعال جادہ

صدق و یقین و اعانت و رفاقت جناب امیر المومنین علی علیہ السلام عہد خم غدیر پر بلا مکر و تزویر قایم رہے اون سب کے فضایل ہمارے نزدیک مسلم ہین اور ہم اون سب پر بعد نماز یہہ کہکر السلام علیکم یا انصار رسول اللہ تسلیمات بجا لاتے ہین مگر لاریب لاشک اوس گروہ صحابہ کے جو سقیفہ بنی ساعدہ مین واسطے قایم کرنے خلافت حضرت ابوبکر صدیق کے جمع ہوئے تھے اور جنہون نے اصول امامت سے انکار کیا اور خلاف شریعت اعانت خلفاء ثلثہ کی کی اور مسایل شرعی مخترعہ خلفاء ثلاثہ پر عمل کرتے رہے اور جن صحابہ نے حضرت عثمان کو قتل کیا اور جنہون نے حضرت علیؑ کو بعد حضرت عثمان کے خود ہی خلیفہ قرار دیکے بیعت کی اور پھر نقض بیعت کرکے حضرت عائشہ کو ترغیب دی اور جنگ جمل مین حضرت علی سے لڑنے کو لائے اور اونکی پیروی مین حضرت علی سے لڑے اور پھر معاویہ کے طرفدار بنے اور پھر اونکو جو حضرت امام حسن علیہ السلام کا ساتھ چھوڑ گئے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے شہید کرنے مین شریک ہوے ضرور سارے فضایل سے جو جمہور صحابہ کی شان مین ہین محروم اور مایوس سمجھتے ہین اور کچھہ شک نہین ہے کہ ہم اون صحابہ سے بیزاری کرتے ہین اور اپنے خدا سے پناہ مانگتے ہین کہ اون کی ولا ہمارے دل مین نہ آئے اور ہم اسکا بہ کمال خوشی اقرار کرتے ہین کہ جن صحابہ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انتقال فرماتے ہی ؛ نہ شدہ بدّ کی لی اور نہ مشکل کی لی ؛ بلکل عہد سے رہ سقیفہ کی لی ؛ نہ تو وہ جناب رسول خدا کی رحلت پر ملول ہوے نہ تجہیز و تکفین رسالتمآب مین شریک و مشغول ہوئے مگر اس پر تل بیٹھے کہ رسول خداؐ نے جو بہ کمال اہتمام جناب امیر علیہ السلام کو امام اور اپنا قایم مقام قرار دیا تہا اوسکو میٹ دین اور اپنون مین سے کسی کو پادشاہ بنا دین اور اسکی پرواہ نہ کی کہ دین اسلام چاہے رہے چاہے جاے اور پھر برابر

ایسی فکر مین قایم رہے یہانتک کہ بعد خلفاء ثلاثہ کے بھی اونکو ایرانہوا کہ حضرت
علی کی خلافت ظاہری قایم رہے حرم محترم جناب رسول خدا کو بہکایا جہوٹی
قسم کہاکے اوس محبوبہ رسول اللہ کو عدول حکم بھیراکے مرتکب اسکا کیا کہ
وہ گھر سے نکلین اور اونٹ پر چڑہاکے میدان قتال مین کھڑا کر دیا اور حضرت
فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کو دربدر پھیرایا اٹھہ اٹھہ آنسو رولایا حضرت محسن کا حمل
ساقط کیا اور حقوق اہلبیت ضبط کرکے حضرت امام حسن کو زہر دلوایا
جنازے پر تیر چلائے روضہ رسول اللہ مین دفن نہونے دیا جناب امام حسین
علیہ السلام کو شہید کروایا اور نواسیون رسول خدا کو بے پردہ و مقنعہ لئے پہیرے
ہم تو ایسی سخت بیزار ہین اور تبکرار کہتے ہین کہ اگر ایسی اشخاص سے محبت رکھنے کا
نام بقول آپ کے اسلام ہے تو ہمارا اوس اسلام کو جنمین محبت ایسے لوگونکی ضرور ہے
دور سے سلام ہے ہم اوس دین اسلام کے قایل ہین جنمین خدا وحدہ لاشریک
اور عادل مانا گیا ہے اور انبیا کی عظمت قبول کی گئی ہے اور خاتم الرسول حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ائمہ اثناعشر منجانب حقتعالے امام
اور ہادی صراط المستقیم ہین اور قیامت برحق ہے اور یہ تو آپ کا نرا دعوی ہے
دعوی ہے کہ جن صحابہ سے ہم کو نفور اور جنکی صحبت سے ہم دور ہین اونکی فضایل آیات
بینات اپنے اوراق مین ہم گویا اپنے قابلین اور منصفین کو ہماری کتابون سے
نکلادی مجنے کچہ بھی شبہہ نہین ہے کہ جو کوئی ایسے دعوی کو سنیگا وہ ضرور ہنسیگا
اگر اعمہ کہ نہین تو اتنا تو کہیگا کہ عبداللہ ابن زیاد جسنے فوج حضرت امام حسین
علیہ السلام کے مقابلہ کو بہجوائے اور عمر ابن سعد جو معرکہ کربلا مین سپہ سالار فوج
یزید کا تہا اور شمر جسنے جگر گوشہ رسول خدا کو اپنے ہاتہہ سے شہید کیا ہے وہ داخل جمہرت
صحابہ ہین مگر اون فضایل سے جو حق صحابہ مین ہین بصد ور قصور خبایات محروم

بالامحروم ہونگے جب یہانتک مین نے بیان کیا کہ ہم کس قسم کے اشخاص کو فضایل جمہور صحابہ سے خارج جانتے ہین تو پہلی آپ کی مسلمہ حدیث کو جو حصّہ اوّل مین آپ نے پیش کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اور اونمین سے جس کسی کی پیروی میری امت مین سے کوئی کریگا نجات پائیگا یاد دلاتا ہون اور بعد اوس کے بعد ادب پوچھتا ہون کہ اگر مین کہون کہ عبداللہ ابن زیاد اور عمر ابن سعد اور شمر اصحاب رسول اللہ تھے اور اونکے فضایل کی اتنی سندین مین آپ کی کتابون سے لاؤنگا کہ آپ سنتے سنتے اور دیکھتے دیکھتے تنگ جاوین اور اونکی اقتدا آپ کو ضرور ہے تو آپ مجھے کیا سمجھین گے ظاہر ہے کہ آپ میرے دعوی کو لغو جانین گے مگر کیون اسواسطے کہ ہر طرح اور ہر طریق سے آپ مطمئن ہین کہ عبداللہ ابن زیاد اور عمر ابن سعد اور شمر نے کیا سلوک جناب سیدالشہدا امام حسین علیہ السلام سے کئے ہین لیکن جب مین اصرار کرکے یہہ عرض کرون کہ خیر عبداللہ ابن زیاد اور شمر کے بابت پھر گفتگو کرونگا مگر عمر ابن سعد کی بابت تو لگی ہاتہہ سنئے کہ حضرت رسول خدا نے عمر ابن سعد کو دعاے برکت دی ہے تو آپ مانیئے گا اور چاہو جسطرح مین متعجب ہون یاد رفرمائیگا مین تو سمجھتا ہون کہ آپ مجھے جھٹلائینگے لیکن اگر مین صفحہ ۲۷ منہاج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ مطبوعہ مطبع نول کشور کو کھولکے یہہ لکھا ہوا دکھلادون کہ حضرت نے ایک روز عمر بن سعد کی سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور برکت کیواسطے دعا کی اوسکو بڑہ کر بھی آپ مان جائینگے اور قایل ہوجائینگے مین تو سمجھتا ہون کہ اوسوقت بھی آپ نہ مانینگے اور اس فکر مین غلطان و پیچان ہونگے کہ جس عمر سعد کا مذکور ہے کوئی اور ہوگا اور جب مین یہہ کہ کوئی اگر دوسرا ہے تو اوسکا آپ نشان دیجئے اور آپ کو نشان نہ ملیگا تو پھر آپ

تاویل کرینگے یا بلا کسر قبول کرین گے کہ واقعی عمر ابن سعد محارب جناب سید الشہدا کے حق مین حدیث مذکور ہے پہر اگر مان لیجئگا تو آپ کو چارہ منہ کا اوسکے نام کو رضی اللہ عنہ کے ساتہہ لیجئے اور محاربت جناب سید الشہدا سے بچانیکی فکر فرمائیے ۔ عمر بن سعد و عبد اللہ بن زیاد اور شمر تینوں کو چہوڑ کے مین سوال کرون کہ یا حضرت مالک بن نویرہ کی آپ تقلید کرین تو ہدایت آپ پاوین گے تو آپ فوراً ابہی کہین گے کہ استغفر اللہ اوسنے تو بعد انتقال جناب رسول خدا کے خوشی منائی تہی اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اوسکو قتل کروا ڈالا وہ منافق تہا الا مین عرض کرون کہ نہین جناب وہ منافق نہ تہا حضور غلطی کرتے ہین ذرا تامل فرمائیے اور باب مطاعن صحابہ مین صدیق اکبر کے دوسرے طعن کے جواب مین جو تحفہ مین مرقوم ہے ملاحظہ فرمائیے صریح یہہ لکہا ہے

مالک بن نویرہ را کہ بامر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ریاست بطاح وخدمت اخذ

صدقات مکان آن نواح بوی تعلق داشت پس کیا منافق کو جناب رسول خدا نے عامل مقرر فرمایا تہا اور اگر منافق نہین کافر کو جناب رسول خدا عامل مقرر فرمانیکا معمول رکہتے تہے تو پہر جب وہ منافق ہے تہا تو حضرت عمر و ابو قتادہ انصاری بر آشفتہ ہوے چنانچہ صاحب تحفہ نے خود اسکا اقرار کیا ہے کہ جب مالک بن نویرہ کی قتل کی خبر آئی تو ابو قتادہ

الضاری بر آشفتہ نیز بدار الخلافت آمد و خالد را تخطیہ نمود و عمر ابن الخطاب در اول وہلہ ہمین در این قتل

قتل بیجا واقع است تو معلوم نہین کہ آپ کسقدر تاویلونکا طومار باندہین گے اور خواہ مخواہ اس ارادہ سے اوسکو صحابہ مین شمار کرلینے پر مجبور ہون تو سوا اسکے کہ اوسکے اقتدار رسول خدا کی وفات پر اونکو کہنے پڑینگے خالد اور حضرت صدیق کی بابت مخمصہ مین پڑجائین گے منافق یا مرتد بتقریر اسکے ماننے پر مجبور ہون گے اور جب آپ کے واسطے تاویلونکا میدان اوسقدر وسیع ہے جیسا طعن دوم مذکورہ بالا کی تاویلات بعیدہ سے صاحب تحفہ نے اوٹہانا چاہا تو ہمکو

آپ پالیہ ن الزام دستے ہین کہ جسکو ہم برا سمجھتے ہین اونکی مدح مین اگر بالفرض محال
تو ثیق نہ نیست روایت بہ بھی تو ہم اوسکا قلع وقمع نکرین ماننے نہ ماننے کا تو آپکو اختیار
ہے اور لاتسلم کا علاج نہین مگر یہ ہے ہم نے اچھی طرح ثابت کردیا کہ جس امر کو آپ
تسلیم کر چکے ہین اوسکے خلاف جب کوئی امر بیان کیا جائے اور آپ کی کتابون
سے ثابت کیا جائے تو آپ نہ مانیگی پہلے اپنی ہی کتاب کو بے اعتبار کہین گے
جب اوسکے اعتبار کرنے پر ناچار ہون گے تو روایت کو
ضعیف کہین گے اور اگر قوت ثابت ہوگئی تو پہر اوسکی ایسی تاویل
کرین گے جیسے عرض کرتا ہون صاحب تحفہ فرماتے ہین + اہل سنت
قاطبتاً اجماع دارند بر انکہ معاویہ بن ابی سفیان از ابتدا سے
امامت حضرت امیر لغایت تفویض حضرت امام حسن باو از بغاۃ
بود اور چند سطر کے بعد تحریر کرتے ہین پ آمدیم بر اینکہ چون اورا باغی و متغلب
میدانند پس چرا لعن او نمی کنند جوابش آنکہ نزد اہل سنت تصحیح اہل کبیرہ را لعن
جائز نیست بالخصوص آن شخص باغی ہم مرتکب کبیرہ است اورا چرا لعن کنند؛
پس اب مین کچھ شبہہ نہین رہا کہ صاحب تحفہ نے معاویہ کو ابتدای خلافت جناب امیر سے
اوسوقت تک کہ جناب امام حسن علیہ السلام نے ترک خلافت کی باغی قرار دیا ہے اب معلوم
نہین کہ اگر کوئی حدیث اصحابی کالنجوم پر عمل کرکے اوس زمانہ مین معاویہ سے اقتدا کرتا
تو وہ ہدایت پاتا یا نہین اور اگر حضور اوس زمانہ مین خلعت مذہب سنت وجماعت
سے مخلع ہوتے تو معاویہ کے حق مین کیا ارشاد کرتے مگر چونکہ وہ زمانہ تو گیا گذرا ہوا
ورنہ واللہ اعلم صاحب تحفہ کی زبان سے معاویہ کے نسبت لفظ باغی کا نکلتا یا نہین
اور اوس کی سطوت اور دبدبہ کے آگے مجال دم زدن رہتی یا نہین چونکہ بارہ سو برس
اوسکی مرنے پر ہو چکے تھے اسلئے باغی کا لفظ اونہون نے لکتے تو لکہ دیا مگر پہر لعنت کی صرصر سے بچا لیا

شود اہل سنت سیج مرتکب کبیرہ را لعن جائز نیست بالخصوص آن شخص باغی ہم مرتکب کبیرہ است او را چہ لعن کنند متمسک ایشان درین باب ہم کتاب اللہ و عترت است ؛ اما الکتاب فقولہ تعالی واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات مگر جیت آگے اور نہ بنا تو بن پڑا تو سپیر ھیہ کہتے ہی بنا ؛ آری لعن بالوصف در حق اہل کبایر آمدہ ہست ؛ مثل الا لعنۃ اللہ علی الظالمین فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین توبھی یہہ کہکر بہر بچایا کہ این لعن درحقیقت لعن آن صفت ست نہ لعن صاحب صفت اور صاحب تحفہ کی اوس قدر بیان کی تصدیق کہ معاویہ اہل بغاوت سے تہا ہدایہ سے بھی ہوتی ہے جیساکہ صفحہ ۹ تاریخ الخلفاء کو محمد سیج الدین خان کاکوروی نے تحریر کیا ہے کہ صاحب ہدایہ نے لکہا ہے کہ حق علی کے جانب تھا اور راؤن کے اسی عہد خلافت مین تو صاحب ہدایہ نے بہ نسبت تسلط اور غلبہ ناحق کے معاویہ کو سلاطین ظلمہ مین داخل کیا ہے مراد اوس سے وہی بغاوت ہے اور مولوی جامی نے لکہا ہے ؎ آن خلافی کہ داشت باحیدر ،، در خلافت صحابی دیگر ،، حق درآن جابدست حیدر بود جنگ با او خطا و منکر بود ،، ان خلاف از مخالفان بپسند ،، لیک از لعن و طعن لب بہ بند ،، گر کسے را خدای لعنت کرد ،، عست لعن من و تو اشش در خورد ،، ور بفضل خدای شد ممتاز ،، لعن باخر بانہ گردد باز ،، بالجملہ صاحب تحفہ و ہدایہ و مولوی جامی بی تکلف بغاوت کو معاویہ صاحب کے قبول کیا تھا مگر آفرین صد آفرین عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا مسلم دین مبین شیخ نصیر الدین کو ہے جنہون نے اپنی کتاب فتاوی برهنہ مین جس کے نسبت دعوی کیا ہے کہ حضور فیض معمور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم مین پیش ہوکر سندی ہوگئی ہے کہ سب دہبے بغاوت کو یون دہویا - کہ معاویہ

صوری حرب ونزاع کی تاویلین کرکے مخفی کرین یا اوسنے چشم پوشی کرین اور اگر ہمارے یہان کے کسی کتاب مین کوئی فقرہ کسی شخص نے پایا یا کہ کسی مجتہد نے بلا حوالہ کسی حدیث یا قول معصوم کے کسی ضرورت مذہبی یا خطاء اجتہادی یا نقص عقلی سے لکھدیا ہو اوسکو ہمارے گلے کا ہار کردین اور اپنے عالمون کی رکاکت ذہن کا تو مطلق بیان نکرین اور اون مین جو اختلاف ہو اوسپر نظر نہ ڈالین اور ہمارے علما کے فاضلانہ تحریر اور تقریر کو مضحکہ مین ڈالین اور صاحب تحفہ کی اس رای کو کہ خدا نے جو لعنت کا ذکر ظالمین پر کی وہ اون کے صفت ظلم و کذب پر ہے نہ اونکی ذات پر یا وقعت خیال کرین اور اسپر مطلق توجہ نکرین کہ جھوٹھ بولتا ہے اور وہ جھوٹھا کہلاتا ہے اور جھوٹھ بولنے کی سزا اوس کے ذات پر ہوتی ہے اور جو چوری کی صفت کا مرتکب ہوتا ہے اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے پھر لعنت سے اوسکی ذات کیونکر محفوظ رہ سکتی ہے تو ہمارا کیا اجارہ لیکن اگر یونہی لعنت صفت ظلم اور کذب پر حق تعالی نے فرمائی ہے تو الفاظ فضائل جو حق تعالے نے صحابہ کیواسطے فرمائی اونکو بھی متعلق اوس صفت سے فرمائی جسکی وجہ سے حق تعالے خوش ہوا اان آمین ہمکو عذر نہین ہے کہ بربنای اس حدیث کے

لا تسبوا اصحابی فو الذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصیفه الله الله فی اصحابی الله الله فی اصحابی لا تتخذوهم غرضا من بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم ومن اذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله ومن اذی الله فیوشک ان یاخذه

یعنے میرے یارون کو گالیان نہ دو قسم ہے اوس ذات کی کہ جسکے دست قدرت مین میری جان ہے اگر تم مین سے کوئی مانند کوہ

احد کے نفقہ کرے تو بھی وہ ایک مد کے برابر بھی نہوگا بلکہ اوسکا نصف بھی نہوگا بارگاہ
الٰہی مین مقابلہ میرے یاردن کے اور اونکو بعد میرے نشانہ نباؤ جو کوئی اونکو
دوست رکھتے ہین اوسکو دوست رکھتا اور جو اونپر غضب کرے اور ایذا پہونچاتا
قسم ہے خدا کی تو اوسنے ایذا دی مجھکو اور جسنے مجھے ایذا دی اوسنے خدکو ایذا
دی اور نزدیک ہے کہ حق تعالے اوسکو غضب کرے تمام اون لوگون کو جو ائمہ
اثنا عشر علیہم السلام کی باوجود ایمان لانیکے منکر ہوگئے ہون جو خلیفہ و امام نبی
ہون اور حقوق اہلبیت علیہ السلام ضبط کئے ہون بلا امتیاز نوعی اور لحاظ
اون کے افعال کے سب کو آپ اچھا سمجھکر شوق سے رضی اللہ عنہم و رضوعنہ
کہین مگر ہم جو اس حدیث کو صحیح قبول نہین کرتے اور اوس کے الفاظ ہی سے
اوسکو غلط یقین کرتے ہین کیونکہ ڈر جائین کہ ایسا شخص تک بھی جسنے بقول شاہ
عبد العزیز صاحب کے رسول خدا کی انتقال پر حنا بندی کی اور خوشی منائی
داخل حدیث مرقومہ بالا ہے اور اوس کے حق مین بھی رسول خدا صلی اللہ و
و آلہ وسلم نے جو علم کان مایکون رکتے تھے حدیث لا تلبتو فرمائی ہے مگر جو
ظلم سرکار سے یہ دل آزار صدا پیدا ہوتی ہے کہ شیعون عداوت صحابہ سے
ہین اس سے معلوم نہین ہوتا کہ مجھے کتنی جگہ برات کرنی پڑیگی لہذا مین اس
پر بھی تکرار عرض کرتا ہون کہ جمہور صحابہ سے خدا نہ کرے کہ شیعہ عداوت
اور ہرگز ہرگز شیعہ اثنا عشری اور پیرو حقہ طریقہ جعفری تمام صحابہ
عداوت نہین رکھتے بلکہ انہین سے خبکا ہم اوپر ذکر کر آئے عداوت
بحکم محکم حق تعالیٰ ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ
اَوْلِیَاءَ وَیَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکَافِرِیْنَ
اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ سورہ نسا یعنی اے ایمان والو نہ بناؤ کافرون

کو دوست سلمانون کو چھوڑ کر عداوت رکھنے پر مامور ہین اور نیز یہ تعمیل اوس حدیث کے جو سلمہ اہل سنت ہے جسکا حوالہ صفحہ ۲۰ پر کتاب امداد الاحسان مین مولوی امداد علینی نسے ایس آئی نے دیکھکر لکھا ہے کہ معجم اوسط مین حضرت جابر رضؓ سے روایت کیا ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ نَفْسٍ تُحْشَرُ عَلٰی ھَوَاھَا وَمَنْ ھُوَیَ الْکُفْرَ فَھُوَ مَعَ الْکَفَرَۃِ وَلَا یَنْفَعُہٗ عَلْمُہٗ شَیْئًا یعنے کہا حضرت جابرؓ نے کہ فرمایا رسول خداؐ نے کہ ہر نفس حشر کیا جائیگا اپنی دوستی پر اور جو شخص دوست رکھتا ہے کافرونکو پس وہ ساتھہ کافرونکے ہے اور نفع نہ دے گا اوسکو علم اوسکا کچھہ اور نیز دیلمی نے فردوس مین عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے کہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَوْمًا اَحَبُّوْا قَوْمًا حَتّٰی ھَلَکُوْا فِیْ مُحَبَّتِہِمْ فَلَا تَکُوْنُوْا مِثْلَھُمْ یعنی تحقیق ایک قوم نے دوست رکھا ایک قوم کو یہانتک کہ ہلاک ہوگئے اونکی دوستی مین پس نہو تم مانند اون کے تو اگر بموجب انہین حدیثون کے ہم اونسے برات اور بیزاری کرین جو ہماری تحقیق و تدقیق مین فہرست صحابیت سے نکل گئے ہین تو ہم پر کیا الزام ہے اور کس طرح ہم اون کی فضیلت کا اقرار کرکے اون کی دوستی مین محشور ہون اور سورہ ممتحنہ کی آیہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ سے سرتابی کرین یہہ تو ممکن نہین کہ سرکار کو یاد نہو کہ تمام شیعہ اہلبیت اطہار بموجب حکم محکم حق تعالے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور رہو ساتھہ سچے لوگون کے صرف اونہین کے ساتھی ہین جو سچے ہین پس اب جہان جہان سرکار نے ذکر صحابہ کا کیا ہے ہم یہہ فرض کرین گے کہ سرکار کی مراد اونہین صحابہ سے ہے جن کے فضایل

کی ہم سنکر اور جنسے ہم برات و بیزاری کرتے ہین آور ڈرتے ہین کہ کہین ہم اون کے اقرار فضایل سے اونہین کے ساتہہ محشور ہوجائین اور اسی خیال سے اپنے جواب کو مقید اور محدود کرینگے ورنہ ہمکو بڑی دقت پڑیگی کہ جہان صحابہ کا نام آوے ہمکو بار بار کہنا پڑے کہ ہم جمیع صحابہ سے عداوت نہین رکھتے اور جنسے ہم عداوت رکہنے پر مامور ہین اونکی شرح کرتے چلے جاوین مگر ہم نہایت خوشی سے آپ کی اوس وقت افرینی کو پڑہینگے جس سے ظاہر ہوگا کہ اون صحابہ کے فضایل اور مناقب جن سے ہم برات اور بیزاری کرتے ہین ہماری زبانون اور ہماری کتابون اور ہمارے ائمہ سے آپنے ڈہونڈہ کے اپنے اوراق مین جمع کردیے اور چونکہ ہم ہٹ دہرم اور ضدی نہین ہین اور نہ احمق اور سٹری جو سن لیا آور دیکھے گرد ہوگئے نہ ہم کو کسیطرح کی روک ہے کہ سوائے کلام معصوم کے جن سے صدور خطا ناممکن ہے دوسرے کی لکہی ہوئی کی تحقیق اور تدقیق نہ کرین نہ ہم ایسے بندہین کہ اگر ہمارے عالم یا جواب دہ سے خطا ہوئی ہو تو ہم اوس قول کو اوسطرح مان لین جیسے آپ اقوال اپنے مجتہدین مثل ابوحنیفہ وغیرہ کو بلا سند مانکے لبیب یوت کرتے ہین اسکو آپ یقین کرین کہ ہم مجتہد کے ایسے قول کے جو ائمہ علیہم السلام سے ماخوذ نہو ہرگز پابند نہین ہین مگر صرف مسایل اختلافی مین تو مجتہد جی کے فتوے کو مانتے ہین —

آیات بینات از الفاظ خصوصاً پچہلے مجتہدین صفحہ ۳ سطر ۹ تا الفاظ کالیان دی ہین صفحہ مذکور سطر ۱۲ —

آیت آخری یہہ تو حضور کا حسن ظن ہے سنئیے جناب کلوخ انداز را پاداش سنگ ست شیعون کے عالم باوسے کتنے نہین ہین کہ کوئی نرمی سے پیش آئے اوسکو وہ بہوک دوڑین مگر ہان اگر بتعریف غصہ اور خفگی اور بدزبانی اپنے عادت

کی آپ کو شنی ہو تو آپ ہی کے شاعر کے زبان سے جو اشعار نکلے ہین وہ سُنئے زبان
حال سے جانے یون فرماتے ہین اشعار کوئی مسئلہ تو پہنچے اوسکے جلے
تو گردن پہ بارگران لیکے آئے ؛ اگر بدنصیبی سے شک اوسمین لائے ؛ تو قطعی خطاب
اہل دوزخ کا پائے ؛ اگر اعتراض اوسکے نکلا زبان سے ؛ تو آنا سا منے ہے
دشوار دہان سے ؛ کبھی وہ گلے کی رگین ہین پھولاتے ؛ کبھی جھاگ پر جھاگ ہین
منھ مین لاتے ؛ کبھی خوک اور سگ ہین اوسکو بناتے ؛ کبھی مارنیکو عصا ہین
اوٹھاتے ؛ ستون چشم بد دور ہین آپ دین کے ؛ نمونہ ہین خلق رسول امین کے
ہمارے علما اور جواب وہ جو امور واقعی لکھتے ہین وہ اگر شیعہ والے کو ناگوار ہوتے
ہین تو اوس کی مثال اوس مجروح کی ہے جس کے زخم کو کوئی رحم دل دھنکی ہوئی
روئی یا ابر مردہ کے نرم ٹکڑے سے دہوئے اور اوسکو ناگوار معلوم ہو اور
چلائے ظاہر ہے کہ وہ زخمی روئی کو نمک سمجھتا ہے تو اوسکا کچھ علاج نہین دنیا ہم
اوسکو جانتی ہے کہ اگر کسی ایسے کا نیکو جس کا دیدہ آنکھ سے باہر نکلا ہو یا نکل ہی
بھہ گیا ہو کوئی کانا کہے تو کانا بگڑ اوٹھتا ہے چنانچہ ایک صاحب جنکی نام کا عین
کلمہ لام تہا اون کے مرنے کی تاریخ مین اون کے دوست نے جو یہ شعر کہا
عین لفظ اولین از نام آن عالیجناب ؛ چون نمامی کم شود تاریخ سال رحلتش
تو ورثائے متوفی بگڑ اوٹھے کہ یہ شعر صاف کانا ثابت کرنیکو عمدًا کہا ہے ؛ اسکے
سوا جناب غفران مآب کی نسبت جو آپ نے فرمایا اوسکے ارشاد کے پہلے اپنے
علما کے اقوال اور عبارت پر نظر فرمائی ہوتی جو گروہ شیعہ کو کیسے کیسے کلام
ناشایستہ سے یاد فرما گئے ہین اور کس حقارت سے اوس گروہ کا ذکر کر گئے
ہین تو سرکار جناب غفران مآب کی شان مین لکھتے ہوئے احتیاط فرمانے مگر
افسوس ہے کہ آپنے بھی اپنے اسلاف کی پیروی نہ چھوڑی —

آیات بینات از الفاظ مگر حقیقت مین صفحہ ۳ سطر ۲ از نا الفاظ اُدنھین بر رجعت کی صفحہ مذکور سطر ۱۳ —

آیت اخری آلن یہ کیا ہوا ابھی ابھی آپ نے لیا فرمایا تہا کہ گالیان دینا صرف شیعون کا شعار ہے پہر آپ کی زبان پر لعنت کیون آگئی سچ ہے انسان اپنی آنکہ کا شہتیر نہین دیکھتا مگر دوسری کی آنکہ کے تنکا پر ضرور نظر ڈالتا ہے اپنی بات کا کچہ تو دھیان کیا ہوتا کہ لعنت کرنا اگر خلاف تہذیب ہے تو یہ آپ کا اعتراض خدا اور رسول تک پہونچتا ہے مگر ہمکو اس سے کیا غرض آپ جانین اور خدا اور رسول جانین —

آیات بینات از الفاظ مین نے بہت سی صفحہ ۳ سطر ۱۴ تا الفاظ وہ کسی مین نہ دیکھی صفحہ مذکور سطر ۱۶ —

آیت اخری شعر عالم از جام لب خراب مکن ہیچ ہست اندر سرشت آدمی کن

آیات بینات از الفاظ حضرت کی داب تالیف صفحہ مذکور سطر ۶ تا الفاظ کچہ بھی تعلق نہین ہے صفحہ مذکور سطر ۲۱ —

آیت اخری مجہے تو نہایت ہی افسوس اس تحریر پر آتا ہے خود ہی خارج از محل گفتگو پر معترض ہونا اور پہر ادسی الزام کو اپنے سر لینا کہان دعوی تحریر فضایل اون صحابہ کا جن کے شیعہ منکر ہین کہان عالم کی ہجو مین اپنے کو پہنسانا اور بدون اس کے کہ کسی گالی کا نشان اور پتہ دیا جاسے دشنام دہی کا قصور وار ٹہراتا اگر کسی گالی کو لکہدیا ہوتا تو اوسکے ابت ہی عرض کیا جاتا اور یون تو جو دل میں گذرے گا اختیار ہے شاید حضور نے رزم کے میدان مین بزرگان دین کا آنا اور اپنے رجز خوانی سے دشمن کے دل کو چھیدنا نہین پڑہا ورنہ جناب غفرانمآب کے جہاد قلم کے رجز پر منہہ نہ آتے افسوس ہے کہ خود آپ اپنے تجمّر اور بالغ

نظر ہونیکا جو دعوی کرین وہ تو بجا ہو اور دوسرے نے جو ادعا صحیح کیا ہو اوسپہ خفا ہون یہہ آپ ہی کا حصہ ہے۔

آیات بینات از الفاظ صوفیون کی برائیان صفحہ ۳ سطر ۱۲ تا الفاظ کیا نتیجہ نکلتا ہے صفحہ ۴ سطر ۳۔

آیت اخری معلوم نہین کہ آپ کی ایسے پوچ باتون کے لکھنے سے بجز اسکے کہ اپنے رسالہ کو موٹا و فربہ خواہ مخواہ مردمی آدمی بنایئن کیا حاصل ہے آیا کسی صحابی کے فضیلت اس سے پیدا ہوتی ہے اگر نہین تو مین کیا عرض کرون ہان یہہ بات البتہ عرض کرنیکی ہے کہ جناب غفرانمآب کو صوفیون کی حقیقت بیان کرنیکی اوسی راہ سے ضرورت تھی جیسا آپ نے خود شیعونکے حق مین لکھا ہے کہ وہ کسی معتزلی وغیرہ کے اقوال معارضی مین پیش کر دیتے ہین تاکوئی اہل سنت سے کسی صوفی اور مدعی تشیع کے کلام کا حوالہ ندے جناب غفرانمآب نے صوفیونکا مذکور کیا اور جو اعتراض اقوال شعرا کے بابتہ سرکار سے ہوا ہم آیندہ چلکر دیکھینگے آپ نے حملہ حیدری کے اشعار نقل کرکے ٹوکرہ الزام کا خود اپنے سر مارا ہے اور اپنے اس بیانکو کہ شعرا کے کلام کو علما اسناد و سند نہین لاتے مردود کر دیا ہے۔

آیات بینات از الفاظ صوا ہم کو دیکھیے کہ اوس کا صفحہ ۴ سطر ۳ تا الفاظ زندگی واجب ہوتا ہے صفحہ ۷ سطر ۱۔

آیت اخری فضول اور مہمل تحریر اور تقریر پر جو کچھ بھی آپ کے دعوی سے واسطہ نہین رکھتے ہے بحث نہ کرونگا آپکو اختیار ہے کہ اوس تحریر پر اس قدر خوشی سے پھولے کہ جامہ مین نہ سمائیے۔

آیات بینات از لفظ مین نے جو کچھ کہا اسکا ثبوت صفحہ ۷ سطر ۲ تا الفاظ آسمان

تک پہونچاوین صفحہ ے سطر ے۔

آیت اخری بسم اللہ ہمین گوئی ہمین چوگان ہمین میدان مگر افسوس ہی کہ حضرت کا جو اعتراض خودثنائی پر تہا وہ خودسرکار نے اپنی تعریف او شیخی کرکے برطرف کردیا شعر چنین بدی کہ بگویند از آن مریخ ؎ چون ہم شوی کہ ورحق خود دو رنکلی

آیات بینات از الفاظ جو کچہ مین نے ابتک لکہا صفحہ ے سطر ۹ تا الفاظ موقع بموقع لکہتا جاونگا صفحہ ے سطر ۱۲۔

آیت اخری اگر آپ کی مراد ابتک لکہنے سے پہلے حصہ کے نسبت ہی تو خیر و اگر اس حصہ سے ہے تو نازم برین دعوی کہ ہنوز ایک لفظ بہی آپ نے کسی صحابہ کے فضایل مین نہین لکہا ہے اور اس وثوق سے فرما دیا کہ نہایت تفصیل کے ساتہ فضائل صحابہ لکہدئے واقعی حصہ خاص جناب ہے اور یہہ بہی استعجاب سے خالی نہین کہ دعوی تو تحریر فضایل کا تہا مگر بجاے اوس کے شیعون کے اقوال مٹانے فضایل صحابہ لکہنے کیلیئے آپ نے قصد فرمایا خیر جو جی مین آئے لکہئے اور خود اوس کے مورد ہوجیئے جو آپ نے فرمایا ہے ؎ ہیچ آدابی و ترتیبی مجو ؎ ہرچہ میخواہد دل تنگت بگو۔

آیات بینات از الفاظ جواب شیعونکا صفحہ ے سطر ۱۴ تا لفظ فضیلت صحابہ کی صفحہ ے سطر مذکور۔

آیت اخری۔ ؎ سر دیوانگی را شردہ بادای ننگ بدنامی ؎ کہ بازان فتنہ بہر عقل دور اندیش می آید ۔

آیات بینات از الفاظ جو آیات قرآن مجید کے صفحہ ے سطر ۱۴ تا الفاظ قابلیت آن بہم نرساند صفحہ ۹ سطر ۱۸۔

آیت اخری اتنی لمبی تقریر کرنیکا ماحصل اور نتیجہ کیا نکلا یہہ تو تسلیم ہوچکا کہ تمام افعال

نیت پر موقوف ہین اچہے ہون یا برے چنانچہ آپ خود ہی لشد و مد فرما رہے ہین کہ سارے اہل مذہب اسپر متفق ہین کہ کوئی عمل بغیر نیت کے مقبول نہین ہے اور جبکہ پہر آپ اپنے قول سے آپکو مجال عدول کی باقی نہین تہی تو پہر آپ کو بخرض تکثیر حجم کتاب اور دکہلانے اپنی طرز تحریر کی کیا فایدہ تہا ہان شاید یہہ غرض ہو کہ کوئی بے علم آپ کے خوش بیانی سے یہہ سمجہے کہ جناب رسالتمآب نے ہرگاہ حدیث انما الاعمال و بالنیات کے بعد ہجرت بعض اشخاص کے ارشاد فرمائی تو قبل صدور حدیث مذکورہ کے جو لوگ ہجرت کر آے تہے وہ حدیث مذکور مین داخل نہین ہین اور وہ چاہو جس نیت سے ہجرت کر آئے ہون ثواب ہجرت سے مالامال اور آیات مستدلہ مین داخل ہین سو یہہ آپ کے بناے ہرگز نہین بن سکتا اسلئے کہ آپ نے مطلق ثبوت پیش نہین کیا ہے کہ حدیث مذکورہ کی پہلے کون ہجرت کر آیا اور حدیث مذکور کے خلاف کوئی اور حدیث موجود ہے جو بری نیت سے ہجرت کرنیوالا مستثنی کرے ایسی حالت مین جو کچہہ اپنے جناب غفرانمآب کی شان اقدس مین فرمایا اوسکا جو کچہ نتیجہ اب مترتب ہوا وسکو آپ سمجہے چونکہ ہم نہایت ادب سے اپنی کتاب کے لکہنے کا قصد کر چکے ہین لہذا ہم کوئی کلمہ دل خراش نہ کہین گے چونکہ آپ جناب غفرانمآب کی مطلب کو نہین سمجہتے لہذا ہیچمدان یہہ البتہ لکہتے ہین کہ جناب غفرانمآب نے جیسا اپنے ناظرین کتاب کو باور کرانا چاہا ہے ہرگز نہین کیا بلکہ جناب ممدوح نے پہلے یہہ فرمایا کہ باتفاق اہل اسلام صحت ہجرت و ترتب ثواب بر ایمان شرط ہے چنانچہ آپ ایسے صاحب فہم اور روشن ضمیر کے لئے اسقدر کافی اور وافی تہا مگر جناب غفرانمآب نے اوس شخص کے سمجہنے کے لیے جسکی تحریر کا جواب ارقام فرماتے تہے اس خیال سے کہ شاید اوسکو اس مسئلہ عام سے اختلاف ہو اسپر معقول کی توثیق ضرور ہوئی تہی جو حدیث انما الاعمال بالنیات سے تہی استدلال فرمایا ہے

لیکن اگر آپ کی یہہ غرض ہو کہ قبل صدور حدیث انما الاعمال بالنیات کے جو مکہ
سے مدینہ کو کسی نیت سے چلا آیا ہو وہ داخل آیات فضیلت ہجرت ہوگا اور
مہاجرین مین داخل ہی رہیگا تو وہ بھی آپ کے اس قول کے خلاف ہے کہ کوئی عورت
کے پیچھے اپنا وطن چھوڑ دیتا ہے کوئی رنڈی کی خاطر سے مسلمان ہو جاتا ہے یعنی
مسلمانون کے ساتھہ کہانے پینے لگتا ہے اور مراد اس تحریر کی صاف ہے
کہ وہ درحقیقت مسلمان نہین ہوتا پس چاہو قبل صدور حدیث یا بعد جو کوئی
مکہ سے مدینہ کو آیا ہو مہاجرین مین شمار نہوگا مگر اوسوقت کہ نیت اوسکی بخیر
ہو پس چونکہ خود اپنی مسلمات کے خلاف اپنی تحریر کے لہذا عرض کرنا پڑا

شعر

غیر حق را میدھی رہ در حریم دل چرا ❊ میکشی بر صفحہ ہستی خط باطل چرا

میری سمجھہ مین تو جناب غفرانمآب نے کوئی لفظ ایسا نہین فرمایا کہ جس سے کسی کو
ہو کہا ہو اگر با این ہمہ کچھہ بھی کھٹک باقی ہو تو صاف صاف سن لیجیے کہ جناب غفران
مآب کا مطلب یہہ ہے کہ از سلف تا خلف نیت اور ایمان شرط ہے اور بدون اس
کے کسی کا حصول ثواب قبول نہین ہو سکتا یون خدا غفور الرحیم ہے اوسمین گفتگو نہین
الا ہم کو جو حکم دیا گیا اور جسپر ہم کو عمل کرنا ہے وہ اتنا ہی ہے کہ کوئی بے ایمان کسی
فعل سے مثاب نہوگا اور جسکو اسپر یقین نہوگا وہ حضرت کی تقریر کو آپ جانچ
لیگا کہ آپنے اپنے کلام کو کس قدر منتشر کر کے پیش جہلا جناب غفرانمآب کو
الزام دینا چاہا ہے۔

آیات بینات از الفاظ دوسری یہہ فرمانا حضرت کا صفحہ ۹ سطر ۸ تا الفاظ
نقل کرنیکی ضرورت ہے صفحہ ۹ سطر ۲۰
آیت آخری الحمد للہ ثم الحمد للہ مگر جب ضرورت ثبوت کی نہ تھی تو پھر اس

قدر زحمت بے سر دپا کیون فرمائی گئی مگر یہہ فرمانا بہی شاید کسی اور راہ سے ہے تو خیر مضایقہ نہین —

مصرعہ

(ہرچہ آید بہ لبسر خاک زبون خواہدشد)

آیات بینات از الفاظ لیکن یہہ فرمانا صفحہ ۹ سطر ۲۰ و ۲۱ تا الفاظ داو لیس علیہ صفحہ ۱۰ سطر ۱ —

آیت اخری جب آپ خود وجہہ سمجہہ سکتے ہین جیسا آگے آپ کہا چاہتے ہین تو اسقدر سیاہی ناخن کیون روا رکہا گیا شاید اسلیئے کہ لوگ جانین کہ حضور واب مناظرہ کے بڑے واقف کار ہین —

آیات بینات از الفاظ و دسہ ہی اگر بخیال اسکے صفحہ ۱۰ سطر ا تا الفاظ ادان سے بحث نہین کرتے صفحہ ۱۰ سطر ۳

آیت اخری جی ہان حضرت صدیق اون مہاجرین ہین جو اونسے نیت مین وہ افق سقے ضرور رتبہ اول رکہتے تھے

آیات بینات از الفاظ اوسی کا جواب صفحہ ۱۰ سطر ۳ تا الفاظ کہل گیا ہے صفحہ ۱۰ سطر ۷ —

آیت اخری جو آپ نے تسلیم کیا اور اوس کا جواب بہی خود دے لیا تو اوس مین بہی ملا ذمان ڈالا نے غلطی کی جناب غفران مآب سنے بوجہہ بعد المشرقین کے جو اونمین اور جناب ابوبکر صدیق مین موافق ہمارے ایمان کے ہے اتنک صدیق صاحب ہی کچہہ بہی نہ سنا ہو گا اور نہ اونکو دیکہا ہو گا مگر انشاء اللہ روز قیامت مین جبکہ جناب رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء حوض کوثر پر ہون گے اور بیعت سی مدعی صحابیت جناب رسول خدا کے دامن سے لپٹین گے اون

نکالے جاوینگے اوس روز ضرور بالضرور دیکھ لینگے ۔
آیات بینات از الفاظ اگر آپ نیت کا حال صفحہ ۱۰ سطر ۷ سے تا لفظ دریافت
کر لیجیے صفحہ ۱۰ سطر ۹

آیت آخری جناب کا اونپر کیا موقوف ہے دنیا بھر کے تمام انسانون کی نیت
اونکی رفتار گفتار اور افعال سے کھلتی ہوتی ہے اون حضرت کی بھی نیت کھلی مگر جناب والا صرف
اون اعمال سے بحث کرنیکی رغبت فرماتے ہین اور اونہین کو محدود کیا چاہتے ہین جو حضرت
ابوبکر سے وقت ہجرت کے صادر ہوئی مگر ہم اونکے تمام افعال اور حرکات اور سکنات سے
جو اونسے عمر تمام تک صادر ہوئے استنباط کرتے ہین اور ہم کیا سارے عقلا کا یہی حال ہے اور اگر آپ
خفا نہون اور کشادہ دلی سے سنین تو ہم بھی اپنے خیال کو ظاہر کر دین چاہین آپ
بمضمون اس آیہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اوسے نہ مانین اور حق سبحانہ تعالی کو بھی انہین
فقرات سے عرصہ قیامت مین قایل کر سکین اور چاہین ہماری گذارش کو مانین یا
نہ مانین مگر ہم تو جو عرض کرتے ہین اسی کو مانتے ہین خطا معاف ہم صرف حضرت
ابوبکر صدیق ہی کی نیت کی اونکے افعال سے پرکھ نہین کرتے بلکہ اون سب کی نیت
کا جو بھی صحابیت تھے اور آپ کے نزدیک صحابی ہین اور اون کے اوس افعال
سے جو بعد انتقال جناب رسول ایزد متعال صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ سرزد
ہوئے جانچ کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ جس وقت حضرت ابوبکر صدیق انکی آرا سے
سریر خلافت ہوئے اور جن صاحبون نے اون کے خلیفہ ہونے مین مدد کی اور
اون سے بیعت کر لی اون سب کی نیت کا انکشاف بمثل شمس النہار ہو گیا
اور اچھی طرح کھل گیا اور اصل وہ اسی نیت سے ہجرت کر گئے تھے جسکا نتیجہ
آخر کو نکلا اور اسی امید پر انھون نے جان جوکھم کی تھی جو حاصل ہوئی اور جو کچھ
کیا اسی خیال سے کیا تھا کہ رسول خدا تو پیغمبر برحق ہین اور جو فرماتے ہین ضرور پورا

کفار پر آپ ضرور غالب ہونگے اور بادشاہ ہونگے اور شاید کہ اوسکو یہہ بھی اچھی طرح یقین کرتے تھے کہ جو جناب رسول خدا فرماتے ہین کہ مین بشر ہون اور مرونگا سو وہ بھی صحیح ہے اور جبکہ بادشاہ ہوکر رسول خدا عالم قدس کو سدہارینگے تب ہم کو بالضرور اونکے بادشاہت پانیکا موقع ہوگا اور یہہ بھی فیصلہ اونھون نے کر رکہا تھا کہ جو ہو کیسی ہی کڑی پڑے جھیلے جاؤ آیندہ تو دنیا مین ہم ہین ہم ہین عقبی مین جو ہو کیمہ سو دنیا مین تو کوئی مانع اور مانع نہو سکیگا اور اول تو ممکن ہے کیا ہے کہ پہر کوئی معترض ہو سکے اور اگر کوئی اپنی جان پر کھیل کے زبان پر کوئی حرف لاویگا تو کہلا دینگے کہ لال کتاب مین نکلا یون ہی تیلی بیل لڑا دے کیون مجھکو یقین ہے کہ اگر خلفاء کبار اور فضلاء نامدار جن کے تقدس کا آپ کو وثوق ہوا اونکی نسبت تو بھلا کب ممکن ہے کہ خیال قبیح پسندی روا ہو مگر بہت سے عالمون کے نسبت تو ضرور آپ کو اقرار ہوگا کہ باوجود ادعا دینداری جو فعل اونکو مرغوب ہوتا ہے وہ چاہے کیسا ہی معیوب ہو مگر مسایل اور کتب ہی سے اوسکو مباح اور جایز اور حلال کر لیتے ہین ہین دور نہین جاتا اور ایسی مثالین دیتا ہون کہ جنکا اقرار آپ کو انکار ہی نہوگا کہ اپنے واکثر آپ کے ساتھیون نے جب صاحبان فرنگ کے ساتھ کھانیکا قصد کیا تو چاہو بہتون نے آپ ہی کے ہم مذہبون سے سہ رہنا مگر آپ نے بقول سوداء علت پہ منیڈکی کے میاںجی کی سو دلیل قرآن اور حدیث ہی سے اونکو جھٹلا لیا اور بے ذبح مرغ اور دیگر طیور کا کھانا حلال مان لیا اور آپ بشدومد اون سبکو مسلمان اور سنتی المذہب سمجھے ہین اور یقین کرتے ہین کہ وہ سب پیش خدا و رسول رستگار ہونگے پس اگر یہہ سچ ہے اور اونہین دونو نکا مذکور ہے جس کے ثبوت کے لئے نہ حدیث درکار ہے نہ حضرت ابو حنیفہ کا اعتبار تو غور فرمائی کہ وہ حضرت جنھون نے جناب رسول خدا کی رفاقت

اختیار کی تھی وہ فہم و ادراک و عقل و کیاست مین آپ سے کہین زیادہ تھے لہذا
اونھون نے قبل از وقوع واقعہ اچھی طرح مقرر رکھا تھا کہ وہ کیا کرین گے اور
جو اونپر کسطرح اعتراض ہوگا تو کیا کیا باتین بنائین گے اور اوسکو کس اسناد سے
ثابت کرین گے پس جیسا اونھون نے سوچ رکھا تھا ویسا ہی کیا تو پھر جب وہ
خلیفہ ہوئے تو اونسے بہت سے ایسے افعال سرزد ہوئے کہ جن کا ہم اونپر
الزام لگاتے ہین اور آپ اون کی افعال کے جواز کی ویسی ہی تاویلین جیسے بنے
حلال مرغی نوش کرنے کے لئے آپ لکھتے ہین فرماتے ہین اور اون تاویلات سے
اونکے سر سے الزام اوٹھالی ہے — مگر یہ قناعت نکرکے اونکے ہر فعل کو محمود
ٹھہراتی ہین اور ہماری منھہ بند کرنیکے لئے آپ بھی دلیل لاتے ہین کہ ہرگاہ وہ دنیا ہی
سے اپنا گھربار چھوڑ مال عزیز و اقربا سے منھہ موڑ کے ایسی حالت مین کہ جناب رسول خدا
کو کچھہ بھی دنیا سے نہ دولت حاصل تھی نہ مال نہ حکومت تھی نہ اقبال رسول خدا
کے ساتھہ ہوئے مدینہ کو آئے لڑائیون مین شریک ہوئے مرنیکو نہ ڈرتے تو پھر
وہ کیسے برگشتہ ہوجاتے وحالانکہ آپ خود نہین دیکھتے کہ پہلے آپ کس وثوق اور
سمجھہ سے اہل سنت کے مذہب مین آئی اور مسائل مسلمہ امام ابوحنیفہ کو سچ جانتے
تھے اور اونہین کے ذریعہ سے اپنی رستگاری کا خیال رکھتے تھے مگر باوجود اونہین
کے نزدیک اور مزاحمت کے امام صاحب موصوف کے مسائل کو بالائے طاق رکھکر
گردن مروڑی مرغی حلال کرلی اور چاہو آپ کے دوسری ہم مذہب گردن مروڑی
مرغی کو حرام اور کھانیوالے کو جو چاہین کہین آپ اوس کو نوش جان فرماکر یہی
مدعی ہین کہ آپ حق پر ہین اور عقبی مین نجات پائینگے اور جو آپ کی خلاف ہین
اونکو آپ بر سر خطا جانتے ہین تو ہم کو اطمینان ہے ع کہ پیوستہ مزاج آدمی
یکسان نیست خصلت بہر کیف ہم امیدوار ہین کہ ہم کو بھی اجازت عطا ہو کہ ہم اون

صاحبونکو جو ہمارے غیر مسلمہ صحابہ کے افعال اور اعمال کو ممدوح اور مورد رضی اللہ
عنہم و رضو عنہ سمجھتے ہین اونین شمار کرین جو آپ کے مذاق کے موافق گردن مروڑی
مرغی حلال جانتے ہین اور اپنے آپ کو اونمین گن ڈالین جو گردن مروڑی مرغی کو
حرام مطلق سمجھتے ہین اور اوس کے کہانیوالے کو مورد عذاب اور دایرہ اسلام سے
خارج جانتے ہین اگر یہہ میری گذارش سمجھہ مین آگئی تو خیر و اگر ہنوز میری ژولیدہ
بیانی ہے تو یہہ عرض کرتا ہون کہ آپ جو چاہین تاویلین کرین اور دلایل عقلی تراشین
اور جو آپ سمجھتے ہین اوس سے ہرگز ہرگز نہ ڈگین مگر ہمکو کیونکر اپنی تاویلات منوانا
چاہتے ہین بھلا ہم آنکھہ اور عقل رکھکر کیونکر اندھے بن جاوین اور جو کوئی ہم کو بہکائے
اوس سے یہہ کہین کہ خوشم نہ تو بجفا وعدہ فریب و دغا کہ بن فریب تو نامہربان نکو
دائم اے سرکار تو عقل سے اکثر کام لیتے ہین اور ماشاء اللہ مدعی علم اور فہم ہین پہر
علاوہ اون مثالون کے جو تواریخ مین مشرح ہین کہ بیرم خان خانان نے
پرورش شاہنشاہ اکبر مین کیا کیا سعی کی اور اوسوقت اوس کے حفظ و سلامت
جان و مال تھا شاہنشاہ اکبر مین کیا نیت تہی اور انجام کو اوسی بیرم خان کی کیا نیت ہوگئی
اگر اوس سے قطع نظر ہو ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ تو واقعہ چشم دیدہ پر
تو پردہ نہ ڈالیے صرف تینتیس ۳۳ سال گذشتہ کا واقعہ اگر دہیان اقدس مین
آویگا تو حضور کے سامنے وہ فوج ظفر موج سرکار برطانیہ اور اوس کے افسر ہندو
کا مرقع آنکھون کے سامنے آویگا جو وفاداری اور بہادری کی وطمغی جبکو سرکار برطانیہ
نے نہایت جانچ اور سمجہہ کے عطا فرمائے تھے سینون پر لگائی ہوئے تھے مگر اونہین
نے غدر ۱۸۵۷ع مین جو کچہہ بھی پاس نمک کیا کچہہ بھی یاد کیا کہ گورنمنٹ نے ہمارے
ساتھہ کیا کیا تہا اور ہم گورنمنٹ کے ساتھہ کیا کرچکے ہین بہر خدا ذرا یہہ بہی سوچیے
کہ کیا گورنمنٹ نے جو اونکو طمغہ دئے تھے اور اونکو اچھا سمجہا اور وفادار اونکو

بہادر رکہا تہا تو جناب وہ گورنمنٹ کی یا ہمارے زبان روک سکتے ہین کہ ہم اونکو محسن کش مثابا زجو فروش گندم نما نہ کہین یا دے خود ہم کو منع کر سکتے ہین کہ ہم اونکو بیوفا نمکحرام احسان فراموش نہ کہین یا کوئے اونکا حامی اور مددگار ہم کو یا آپ کو باور کرا سکتا ہے کہ اونکی اول افعال خوش نیتی سے تہی اور اخیر مین جو کچہہ اونہون نے کیا ہ مگر ابتدا مین ضرور وہ وفادار تہی اور باوجود اس ظلم اور شیطنت کے جو سلطنت کے ساتہہ اونہون نے کی وہ مستحق بہی ستہے کہ طعنہ لگاسے پہرین مین تو کہتا ہون کہ اون کی بیوفائی اور ظلم دیکہکر کوئی بہی نہ کہیگا کہ وہ قبل از وقوع بغاوت وفادار تہے کہین وفادار سے بہی بیوفائی ہوتی ہے اور نیک کا بہی بد ہونا ممکن ہے ع شمشیر نیک ز آہن بد چون کند کسے ؛ سعدی سے آپ نے سنا ہوگا مداح کی صفت مین شعر ہے مصرع کہ گرپاے ؛ بیری زرش ؛ وگر تیغ ہندی نہی بر سرش ؛ اور بعض سعدی کا قول ہے شعر بجفای زقفاے نرود عاشق صادق ؛ مژہ برہم نزند گر بزنی تیر وسنانش ؛ اور اگر یہہ بہی میری گذارش مردود ٹہرے تو اسی پر غور فرمالیجیے کہ اگر کوئی جناب مولوی فضل الرحمان صاحب کا مرادآباد مین جاکر مرید ہو تو اوسکو مولوی صاحب اور ہر کوئی ظاہر ایہی سمجہے گا کہ وہ واسطہ حصول سعادت ہدایت اور نجات عقبی مرید ہوا ہے اور یہی مدت دراز تک وہ مولوی صاحب کی خدمت مین رہکر زہد و تقوی ثابت کرتا رہے تو ضرور مولوی صاحب اوس سے راضی ہون گے مگر آخر کو پہر وہی مرید چوری کرے تو ساری دنیا اوسسے کیا کہیگی یہی نہ کہ چوری ہی کرنیکی غرض سے وہ مریدی کی پیرایہ مین مولوی صاحب کے دامن سے لپٹا تہا اگر ان سب باتون پر بہی دہیان نہو اور ہم دیوانے سمجہے جائین تو بہتر ہے شعر میری و شاہد پرستی ما خوش است ؛ پس اسیر عشق را مغز

دارا زبند خود -
آیات بینات از الفاظ اور پیغمبر خدا کا اونکے گہر جانا صفحہ ۱۰ سطر ۸ تا الفاظ تو اوسکے لیئے تا صفحہ ۱۰ سطر ۱۳ -
آیت آخر ہی - ص ۵ عالم تمام پُر ز شہیدان فتنہ گشت ؛ ترک مرا خدنگ بلا درکمان ہنوز ؛ شاید یہہ مثل آپ نے نہین سنی کہ ابتدا یا انتہا ربطے دارد یون ہی اکثرون نے ابتدا مین بہروسہ دلایا اور آخر مین اونکی قلعی کہلی ص ۵ ہمہ کس دوست پیش اوست لیکن دوست آنرا دان ؛ کہ یاد آرد زرتو چون زر در کارے در میان افتد ؛ ہمارے علمانے ثلاثہ دہرم مین زغیر منصف جو سچ ہے اوسے وہ اور ہم سچ ہی کہین گے بگر انجام کے بابت اہتمام فرمائے اور جو تعریف آپ فرماتے ہین تو خاطر جمع رکہئے ہم اوسکو سنکر اوس قسم کے کلمات نہ کہین گے جیسے حضور نے جناب غفران مآب کی شان مین فرمائے بلکہ نہایت خوشی سے یہہ کہینگے این از تو آید و مانا کنند تر امید آنند مگر حیرت اسیر ہے کہ بار بار جو ذکر آیۂ غار ہوتا ہی اوس سے آپ کو عار کیون نہین ہوتا جو مثل میان مٹہو کی اوسی کی تکرار ہے
آیات بینات از الفاظ اس مقام پر بہی ہم ایک صفحہ ۱۰ سطر ۳ تا الفاظ صحابہ کے ایمان کا قایل ہے تا صفحہ ۱۰ سطر ۲۲ -
آیت آخر ہی ص ۵ بسیار بکوشم کہ بپوشم غم خود لیک ؛ آتش چو بگیرد نتوان داشت نہانش ؛ ایسی ہی روایت فضایل اون صحابہ کی آپ لکہ آئے ہین جنکے ہم منکر ہین اور پہر ویسی ہی روایت جیسے جہلا کے بہکنے کا اندیشہ ہے آپ لکہتے ہین حالانکہ خود یہہ بہی سکتے ہین کہ راوے کے تشیع کا انکار ہو چکا ہے اور اوس راوی کے تشیع کے اثبات کو ہم تو جانتے ہین مگر یا این ہمہ یہہ کہے جاتے ہین کہ سارے علما نے اوس کے امامیہ ہونیکا بہت کچہہ ثبوت دیا ہے مگر نہ علمائے شیعہ

کا نام لکہا ہے کہ جنہون نے ثبوت دیا ہے نہ اون کی کتابون کا سراغ ہی دیا ہے
سبحان اللہ اگر ایسی ہی روایات پیر دارو مدار آپ کے غرور واستکبار کا ہے
تو بس ہوچکا اور اگر ایسی ہی روایات کا آپ کو شوق ہے کہ راوی کو اہل سنت
قابل اعتبار نہ جانین تو ہم ایک نہین بہت سے روایات لکھہ دیتے مگر نہین ہم ایسی
تحریرات بے سود کا لکھنا اپنے اوقات ضایع کرنا سمجھتے ہین البتہ جس کے راوی
کو صاحب تحفہ تک معتبر جانتے ہین اوسکا بیان لکھتے ہین صاحب روضۃ الاحباب
جمال الدین محدث فرماتے ہین ؀ درعہد خلیفہ اول وہ کسی ازیمن آمدند وچون
کلام اللہ شنیدند رقتی در دلہاے ایشان پیدا گشت وبگریستند ابوبکر گفت
کہ ما ہمچنان بودیم ثم قست قلوبنا یعنی پیش ازین در زمان رسول ہمچنین
رقیق القلب بودیم بعد ازین دلہا سخت شد ؀ اس ارشاد فیض بنیاد صدیق
اکبر سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ وہ دل اونکا بعد وفات رسول خدا کے نرہا جو پہلے تہا پہلے
نرم دل تھے مگر اب سنگ دل ہوگئے اور یہہ تو خاص قول خود حضرت کا اپنے لئے اور
دوسرے اپنے ساتھیون کے لیئے تہا مگر اس کے سوا حدیث انس بن مالک مسودات
سید علی ہمدانی شافعی سنی کہ انس بن مالک وغیرہ اصحاب معلمہ کا قول ہے کہتے
ہین لما سوینا التراب علی قبر محمد انکرت قلوبنا یعنی
جبکہ خاک ڈالے ہم نے اوپر قبر محمد کے یعنی کہ برابر کیا ہم نے قبر پر خاک کو تو دل
ہمارے منکر ہوگئے آہ آہ یہہ بہی تسلیم نہین ہے جو کہا تہا کہ محمد صلعم پر خاک ڈالی
کب سچ ہے نہ تو وہ تجہیز مین تھے نہ تکفین مین مگر سنگدل بننے کو تجہیز و تدفین کے
مدعی ہوگئے ان روایات سے اگر جی چاہے تو مانیئے کہ اوس ایمان کا جو حیات
رسول خدا تہا بعد وفات سید کائنات کیا حال ہوا۔
آیات بینات از الفاظ تو اسکا ثبوت اون علما صفحہ ۱۰ سطر ۲۲ تا الفاظ

علما کے علم و فضل کا صفحہ ۱۲ سطر ۱۴
آیت اخری کیا حضور نہین جانتے کہ شیعہ امامیہ بجز قول معصوم کسی کے قول کو
نہین مانتے چاہے وہ مدعی کشف یا کرامات یہہ آپ ہی کا شعار ہے اور آپ ہی کو
اپنے علما کے قول پر ایسا وثوق اور اعتبار کہ اون کے قول کو وحی آسمانی اور فرمودۂ
حضرت جبرئیل سمجھین تاہم ہمکو اسکا بھی اقرار ہے کہ ہم صاحبان علم کے قدر کرنے
ہین چاہے وہ کیسی ہی مذہب کے ہون اور اپنے مذہب کے علما کی پوری عزت
کرتے ہین اور اون کے کلام پر بھروسہ رکھتے ہین اور اونکو نقاد علم جانتے ہین
مگر نہ آپ کی طرح پس اس الزام دینے کی کہ ہم کسی کے قول کو کالوحی منزل من السماء
جانتے ہین آپ سراسر ذمہ دار ہین کہ اس کے بعد مین بکمال ادب عرض کرتا ہون
کہ خلاف دعوی فضایل نویسی کے حضرت کو یہہ کیا سوجھی جو اس بارہ مین بحث فرمانے
لگے کہ حضرت ابوبکر و عمر کو شیعہ کافر سمجھتے ہین کیا فاسق ہونا بھی کوئی فضیلت ہے
اگر نہین تو پیش نہاد خاطر یہہ ہوگا کہ تا وقتیکہ الزام کفر و فسق اون صاحبون کی گردن
سے ملازمان والا دفع نہ کردین ہم آیہ مستدلہ مین اونکا دخول اور شمول کیونکر مانینگے
تو خیر ہم بہت خوشی سے دیکھتے ہین کہ آپ کس بندش سے ہمارے علما کے قول کو
لاکر ہمکو منواتے ہین کیا خوب جناب قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ مجالس المومنین
مین یہہ فرماتے ہین کہ آما آنکہ تکفیر ابوبکر و عمر بہ شیعہ نسبت نمودہ است سخنی ہست
بے اصل کہ در اصول ایشان ازان اثری نیست و مذہب ایشان ہمین است
کہ مخالفان علی فاسق و محاربان او کافر اند ہیچ لکھئے مجالس المومنین مین یہہ قول قاضی
علیہ الرحمۃ کا ہے آیا آپ نے خود پڑہا ہے یا صاحب تحفہ اثناعشری کے بہروسے
پر لکھدیا ہے اگر آپ نے صاحب تحفہ کے اعتبار پر تقریر کا طومار باندہا ہے
تو بڑی غلطی کی ہے ہم اتبک مصنف تحفہ اثناعشری کو صاحب تحفہ ہی لکھتے آئے

ہین مگر چونکہ آپ نے خود فرمایا ہے یعنے اس سے ہمارے مطلب مین قدح اور
شاہ صاحب کے دعوی کا فائدہ نہین ہوتا تو ہم کو معلوم ہوا کہ تحفہ اثناعشری کا مولف
آپ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کو مانتے ہین لیکن کیون آپنے ایسا قبول کرلیا
ہے جبکہ تحفہ مذکور پکارتا ہے کہ میرا مصنف غلام حلیم ہے اگر شاہ عبد العزیز صاحب وہی
مولف ہین تو آپ کو ذرا تو کھٹکنا تھا کہ جو اپنے نام کو اور اپنے باپ کے نام کو بدل دے اوس
اوسپر اعتماد کیونکر ہوگا اور جو شخص پرائے باپ کو اپنا کہہ سکتا ہے اوسکو کیا دشوار
ہے کہ ایک کی عبارت دوسرے کی بنا دے واقعی آپ نے بڑی غلطی کی ہے کہ
خود مجالس المومنین مین مضمون ،، اما آنکہ الخ مین پڑہا مگر ساتھہ ہی اس کے جب
ہم آپ کی تقریر یہ لطافت تحریر مین پاتے ہین کہ ملا نور اللہ علیہ الرحمہ نے تکفیر
حضرات شیخین سے انکار ہی نہین کیا بلکہ بڑے شد و مد سے وہ لکھتا ہے
کہ جس کی ہمنے نقل کی تو ہم اسی کے ماننے پر مجبور ہین کہ آپ نے خود مجالس المومنین
مین پڑہا ہے اگر ہم یہ صحیح سمجھتے ہین تو نہایت افسوس کے ساتھہ کہتے ہین کہ
سچ نہین ہے اور سب سے زیادہ مجھے یہ حیرت ہے کہ آپ سے فاضل نے
کیونکر فرمایا کہ مجالس المومنین مین نہایت شد و مد سے ملا نور اللہ شوستری نے
تکفیر حضرات شیخین سے انکار کیا ہے اس مقام پر مین پکار پکار کر کہتا ہون
ع بہتان و اتہام و غلط کذب و افترا ہرگز ملا محمد نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ
نے جو کچھہ آپ نے لکھا ہے نہین فرمایا ہے اور آپ نے بڑی غلطی کی کہ جو جناب
غفران مآب کی شان مین نہ لکھنا تھا لکھا اور شیعونکو مفت مین غصہ دلایا
جناب من ایسے ہی مقامات پر تو وہ بھی برہم ہو کر جس طرح آپ نے سخت
کلامی کی جو جی مین آتا ہے لکھنے لگتے ہین وہ تو مین عین ہون جو اپنے آپ
پہ پوری قدرت رکھتا ہون کہ خلاف مزاج آپ کے یا اپنے اور مداخل متعارف

کے ایک کلمہ بھی نہ لکھون گا جو آپ نے لکھا وہ تو ایک طرف اور جناب غفران مآب
کی شان اقدس مین جو کلمات خلاف لکھے دوسری طرف مجھے یہہ بھی کہنا لازم آیا
کہ یہہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ ذو الفقار تحفہ اثنا عشریہ کے صرف بارہوین باب
کا جواب ہے اور محض تولی و تبری ہی بحث پر محدود ہے اور بارہوین باب تحفہ اثنا عشریہ
کے شروع مین جلی قلم سے یہہ رقم ہے۔ باب دوازدہم در تولا و تبرا اور پھر اوس
کے نیچے مسطور ہے معنی تولا محبت است و معنی تبرا عداوت درین مبحث نازک
چند مقدمہ را بہ ترتیب گوش باید نہاد و آن مقدمات را از روی علماے معتبرین
شیعہ و آیات قرانی باثبات باید رسانید اور جب یہہ ظاہر ہو گیا کہ مراد شاہ صاحب
کی صرف تبرے سے اون اصحاب کے بچانیکی تھی جس کے ہم خلاف ہین تو جناب
غفران مآب علیہ الرحمۃ کو ذو الفقار مین اتنا ہی ثابت کرنا تھا کہ جن اقوال علماء
شیعہ سے شاہ صاحب نے استشہاد کیا ہے اون سے حفظ اون صحابہ کا
جنکو شیعہ لایق بیزاری جانتے ہین نہین ہوتا اور صرف یہہ ظاہر کرنا تھا کہ جسطرح
کافر لایق بیزاری ہے اوسیطرح فاسق اس صورت مین جناب غفران مآب
کو کافر اور فاسق سے بحث کرنیکی کیا حاجت تھی اور جبکہ جناب غفران مآب نے
کافر و فاسق دونون کو سزاوار تبرا ثابت کر دیا تو اونکو مجالس المومنین کے ملاحظہ
کی حاجت نہ تھی اور جو تھوڑی شاہ صاحب کے خفیف کرنیکو اسقدر فرما دیا
کہ اگر ملا نور اللہ شوستری نے ایسا فرمایا بھی ہو جیسا تم کہتے ہو تو وہ قول نہ ہمارے
قول کی قدح کرتا ہے نہ تمہارے مفید ہے اسواسطے کہ فاسق کا مقابلہ مومن اطلاق
ہوتا ہے اور فاسق بیزاری سے نہین بچ سکتا تا ان اگر جناب شاہ صاحب کا
بارہوان باب اسی بحث مین ہوتا کہ جناب شیخین پر اطلاق کفر کا نہین ہو سکتا
اور جناب غفران مآب اوسی بحث مین ایسا کہتے ہین کہ قول ملا نور اللہ شوستری

قادح مقصود ما و مفید مطالب شاہ صاحب ہیں تو مضایقہ نہتا آپ اوس مین کلام کرتے مگر چونکہ آپ نے یہہ بحث بیش کی ہے کہ شیخین کو علماء شیعہ نے کافر نہین کہا ہے بلکہ فاسق تو بہتر ہے آپ اقوال علماء شیعہ کو بیش کیجیے اور ہمین قایل کیجیے ۔

آیات بینات از الفاظ غرضکہ ثابت ہوا صفحہ ۱۲ سطر ۱۴ تا الفاظ شمار سے ثابت کیا ہے صفحہ ۱۳ سطر ۲ ۔

آیت آخری س ۵ ہر آن زہری کہ آید از لبش تریاک خواہد شد ۔ آپ اپنے دل مین عدم تکفیر اپنے صحابہ کی مان لیجیے جناب قاضی نور اللہ شوشتری و محقق طوسی نے تو وہ جو آپ مانتے ہین نہین مانا ہے اور شبہہ نہین ہے کہ اور جو کچہہ جناب غفرانمآب نے ذو الفقار مین فرمایا وہ بالکل سچ ہے اور تہوڑی دیر مین مثل آفتاب کے آپ کے اس فرمانیکی کہ قاضی نور اللہ شوستری و محقق طوسی آپ کے صحابہ کی عدم تکفیر کے قایل تہے تمام دنیا پر قلعی کہل جاتی ہے اور جبکہ وہ عبارت جسکو آپ کمال بہبالی سے جناب قاضی نور اللہ شوستری اعلی اللہ مقامہ کے فرماتے ہین اور ہم لکہتے ہین کہ وہ عبارت قاضی صاحب کی نہین ہے تو ہم سے ناحق آپ بگڑتے ہین کہ جناب غفرانمآب کی عبارت سے ملاتے افسوس تو اس کا ہے کہ آپ ہم سے سچائی اور جہوٹائی قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ اور جناب غفرانمآب طاب ثراہ کی پوچہتے ہین جن دونون کو ہم سچا اور نہایت سچا جانتے ہین اگر آپ نے اپنی نسبت پوچہا ہوتا تو ہم بہت خوشی سے جو حق تہا عرض کرتے مگرچہ آپ جاہل بنکر ہم سے ہدایت چاہتے ہین کہ اب کس کا قول مانین تو ہم لکہتے ہین کہ اگر جناب قاضی صاحب کے قول مین آپ کو کچہہ شبہہ ہو تو تو جناب غفرانمآب کے صاف صاف بیان کو مان لیجیے ۔

آیات بینات از الفاظ اسے حضرات یہ حال ہے صفحہ ۱۳ سطر ۲ تا الفاظ صحابی کی بجوی کرین گے صفحہ ۱۳ سطر ۹—

آیت آخری ع نان ونات امو غافل از غمخواری مادر گذر رہا جس قدر چاہئے آپ اپنا دل خوش کیجئے اور جناب قاضی نور اللہ شوستری کے نسبت باتین بنا کر جیسے چاہئی لکہائی مگر ہم وہی لکہے جاتے ہین جو جناب غفران مآب علیہ الرحمتہ نے فرمایا ہے اگر آپ کے پاس کوئی اور ثبوت ہوتا کہ ہمارے علما ایک بات پر قایم نہین رہتے اور آپ نے اوسکو پیش کیا ہوتا تو البتہ ہم اوس کے نسبت غور کرتے نہ کہ قاضی نور اللہ پر بہتان رکہتے اور اوس سے جناب غفران مآب کو ناقص کلام قاضی نور اللہ فرماتے مگر آپ کے علمانے جو ہر جگہ موقع اور ہر مقامی نکتہ دار دیر عمل کیا ہے و بطور روانہ از انبار و قطرہ از بحار ہم دکہلاتے ہین ملاحظہ کیجئے صفحہ ۴۱۴ باب دہم تحفہ اثنا عشری مطبوعہ مطبع منشی نول کشور لکہنو صاحب تحفہ جو بڑے لقدس مآب ہین فرماتے ہین۔ دعوی حضرت زہرا و شہادت داد حضرت علی و ام ایمن یا حسنین علی اختلاف الروایات در کتب اہل سنت اصلا موجود نیست دیکہئے تو کس شد و مد اور وثوق کے ساتہ لکہگئے کہ حضرت فاطمہ کے دعوی کرنیکی اور گواہی گذرنے کی اہل سنت کی کتابون مین روایت ہی نہین ہے مگر پہر آگے چل کر فرماتے ہین کہ مسلمنا کہ حضرت زہرا اپنا بر منع میراث یا بنا بر نہ شنیدن دعوی ہبہ غضب فرمودہ و ترک کلام با ابو بکر نمود لیکن در روایات شیعہ ہم صحیح و ثابت است کہ این امر خیلی بر ابو بکر شاق آمد اب ملاحظہ ہو کہ کس دلیری سے فرماتے ہین کہ مسلمنا اور اپنے مریدون کو باور کراتے ہین کہ ہماری کتابون مین تو کوئی روایت دعوی فدک حضرت فاطمہ تو ہی نہین مگر شیعون کی زبردستی سے مانے لیتے ہین تو یہہ جواب ہے پس اگر ناحق کو حق مان لیا تہا تو صرف جواب عقلی

بیہہ نقل اسواسطے کہ دعوی کی جب اصل نہوئی تو پہر سنیون کی کتاب مین کاہیکو کوئی روایت ہونے لگی مگر نہین پہر روایت بہی پیش کی کہ سنیون کی کتاب مین یہہ لکہا ہے کہ یہہ امر ابو بکر پر بہت دشوار ہوا اور دشواری کی دفعیہ کا قصد بہی بہت کچہہ کیا ہے کہ حضرت فاطمہ کے دعوی کی اصل سنیونکے یہان نہ تہی تو یہہ حضرت فاطمہ کی خفگی اور حضرت ابو بکر کے منانیکی روایت کس بنیاد پر ہوئی مگر ہان ہر سخنے موقع و ہر نکتہ مقامی دارد کہئے یہہ صاحب تحفہ کی دیانت ہے یا کیا اور آگے چل کر اور بہی ہم خوش دیانتی صاحب تحفہ کا ثبوت دین گے —

آیات بینات از الفاظ عجب حال ہے صفحہ ۱۳ سطر ۸ تا لفظ دامن نہین چہوڑتے صفحہ ۱۲ سطر ۹ —

آیت اخری سے بیدلان را طمع رسائی منزل ہا ہیچ کس والی کہ خود رابنجوات ہماری روایات اور رجزایات ایسے صاف اور صریح ہین کہ عقلا فوراً سمجہہ سکتے ہین مگر جنہون نے اپنا دل دوسریکو دے رکہا ہے اور شراب محبت سے دماغکو خراب کیا ہے اونکی عقل اگر ہمارے بیانات کے سمجہنے مین حیران ہو تو ہم کیا کرین اور کفر کے ساتہہ جو ادعا ایمان کا کرین تو کرین وہ کفر کا دامن نہ چہوڑین ہم آپ کو آپ کے ملا کے ایسے اقوال دکہلائین گے کہ آپ خود حیران ہو جائین گے —

آیات بینات از الفاظ بلکہ یہانتک کفر کے صفحہ ۱۳ سطر ۱۰ تا لفظ تسکین کا فرست صفحہ ۱۴ سطر ۱۶ —

آیت اخری لا حول و لا قوۃ الا باللہ ہم تو احتیاط ہی کرتے جاتے ہین اور نہین چاہتے کہ اپنے اصل سنت دوستون کے دل دکہائین مگر جب آپ کو خود سنی ہو کر اچہا معلوم ہوتا ہے تو ہم کیا کرین سنئے جناب امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہدایت بنیاد ہیچ ہے اور تمام دنیا

جانتی ہے کہ دشمن کا دوست اور دشمن معلون کا درجہ مساوی ہے اور جاننا جو موجب عدم تکفیر اون دشمنون کا قایل ہوگا جنکو ہم دشمن اہلبیت نبوت جانتے ہین ہمارے نزدیک تو وہ بہی کافر ہوگا مگر جو آپ ناحق ملا محمد نور اللہ شوستری علیہ الرحمۃ اور محقق طوسی اعلی اللہ مقامہ کو بدنام کر رہے ہین تو سنئے کہ جناب قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین مین کیا فرمایا ہے بمجرد اصحابی بودن موجب حکم و ایمان عدالت و موذی بدنجات از عقبات نار و عقاب پروردگار نمی شود مگر آنکہ با ایمان و خلوص خیان حسن اقوال و افعال و سلامت عاقبت و مال روزی گردد و اہل ضلالت و بدعت کہ فی الحقیقت اہل سنت و جماعتند و بزعم باطل و اعتقاد لاطایل خود را موسوم بہ اہل سنت و جماعت ساختہ اند بنظر سخیف و رای سخیف چنین دیدہ و دانستہ اند کہ جمیع صحابہ بہ صفت ایمان و حقیقت و کیفیت عدالت آراستہ اند و بر ہیچیک از ایشان لعن و طعن و تشنیع روا نیست و طاعن و لاعن ایشان اثم و خارج از دایرہ سترح است و این سخنی ہست واہی ناشی محض گمراہی۔

فہمیدی کہ ملا شوستری چہ میفرماید اب کہل گیا کہ سارے صحابہ کو ایماندار وہ نہین جانتے اور بعض کو اون کا سزاوار سمجہتے ہین یہہ ہر کوئی جانتا ہے کہ جو ایمان نہین رکہتا اوسیکو دین و اسلام کا فر کہتا ہے اور جو سر کار کو اضطرار تہا کہ ایمان کا اثبات کیونکر ہو سکتا ہے تو جناب غفران ماب کی ارشاد سے تو آپ بیزار ہوتے ہین مگر جناب ملا صاحب کے فرمانے سے شاید ناخوش نہ ہون تو یہہ بہی بعد عبارت مذکورہ بالا اوسی مقام پر وہ فرماتے ہین و ایمان و عدالت از عوارض کسبیہ ہست نہ از امور جبلیہ پس ایمان و عدالت صحابی لہیچون غیر او ثابت نمی شود مگر بہ حجتی و دلیلی و چگونہ چنین نباشد حال آنکہ در عہد حضرت پیغمبر صلعم

بسیاری از منافقان بوده اند که با آن حضرت صحبت میداشته اند و هم تشنیعی و تعزیر
نبوده اند و مردم ایشان را از صحابه میشمرده اند و بنفاق معروف نبوده اند و حق
سبحانه تعالی در شان ایشان فرموده وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ
فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ط وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ اور مثل
جناب غفرانمآب کے کہنا آگے لکھہ کر بر تقدیر کے لفظ کو یون استعمال فرماتے
ہین بہر تقدیر ثبوت ایمان و عدالت ممکن ہست زوال آن انچنان کہ در بلعم باعور
صاحب موسی واقع شده و چه خوب گفته ملا جامی ؎ هر که را روی به بهبود نداشت
دیدن روی نبی سود نداشت ؎ و بعضے از شعرای شیعه نیز گفته اند ؎ دون
شود از قرب بزرگان خراب ؎ جیفه دهد بوی بد از آفتاب ؎ چونکہ ہم تو جناب
کیطرح کسیکو پہلانا نہیں ہے اور یہہ بھی جانتے ہین کہ آپ فارسی سمجھتے ہین
اور ہمارے ہم مذہب اجہل نہین ہین تو تکلیف ترجمہ کی نہین اوٹہاتے ہین ہم
پسند کرتے کہ آپ کی طرح اسی کی رٹ لگائین مگر ہان آپ کو یہہ بتا دیتے ہین کہ
مجالس المومنین چھاپہ طہران کے مقدمہ ثانیہ مین بعد صفحہ ۶۶ عبارت مذکورہ
بالا ڈھونڈہ کے پڑہ لیجئے اور حرف بحرف مطابق کر لیجئے کیا اب بھی آپ کو کلام
کرنیکی جگہ ہے اور ملا محمد شوستری کو آپ خیال کرین گے کہ اونکا کلام خلاف
جناب غفرانمآب کے ہے اگر ہم غلطی پر نہین ہین تو آپ کے انصاف سے
امید ہے کہ آپ اپنی غلطی اور شوخی کا اعتراف فرمائین گے مگر ساتھہ ہی یہہ اندیشہ
ہے کہ جناب محقق طوسی علیہ الرحمہ کا فقرہ جو آپ نہین سمجھتے ہین ذہن اقدس مین
کھٹکیگا لہذا اوس کے نسبت جو حقیقت حال ہے لکھتے ہین کہ کتاب تجرید کے
مبحث امامت مین بعد استحقاق خلافت ائمہ اثنا عشر روحی لہم الفدا و نیز بعد تحریر
مشارالیہ لازمہ امام محقق طوسی نے ضرور لکھا ہے کہ محاربو علی کفرة و مخالفون

فسقہ مگر فقرہ مذکور کو عبارت ماسبق سے کچھ ربط نہین ہے اور بعد فقرہ مذکور اور کچھ
بھی تائید یا تردید فقرہ مذکور کی کچھ نہین کی ہے بلکہ اسی پر خاتمہ بحث کر دیا ہے بہرکیف
جو کچھ جناب محقق طوسی نے لکھا ہے اوسکو توثیق کسی ایمہ علیہ السلام کے قول سے نہین
کی ہے ظاہر احدیث حربک حربی پر اجتہاد فرمایا ہے اور اسی قول محقق طوسی کے
متعلق جو کچھ صاحب تحفہ اثنا عشری نے باب ہشتم مین لکھا ہے اور صفحہ ۲۸۷ کتاب
مطبوعہ مطبع نول کشور مین موجود ہے اوسکو پڑھ لیجیے تو آپ کو روشن ہو جائیگا
کہ قبل تحریر تحفہ مثل جناب غفران مآب کے جمہور امامیہ منکر امامت کو مثل منکر نبوت
کافر کہتے آئی ہین چنانچہ جمہور امامیہ کے رد قول کے لیئے صاحب تحفہ نے یہہ لکھا ہے کہ
اگر محقق طوسی بنا ر کلام بر مشہور نیکرد کہ جمہور امامیہ منکر امامت را مثل منکر نبوت
کافر میگویند فرق در مخالف و محارب وجہی نداشت ہر دو را کافر میگفت پس جبکہ
پہلے سے ہمارے علما منکر امامت کو صرف فاسق نہ سمجھتے تھے تو صرف اجتہاد خواجہ
نصیر الدین طوسی علیہ الرحمتہ پر استدلال کر کے نہ تحفہ اثنا عشری فائدہ اوٹھا سکتا
ہے نہ آپ خصوصاً جب آپ کے پیشوا محارب جناب امیر کو بھی کافر نہین سمجھتے تو ہر بار
محقق طوسی کے اس قول کے کہ مخالف علی کے فاسق اور کافر ہین تکرار بے سود محض
ہے چنانچہ صاحب تحفہ فرماتے ہین و نیز در کتب ہر دو فریق مروی ست کہ آنجناب
اہل عبا را فرمود اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ
ترجمہ من صلح ام باکسی کہ شما صلح کنید و جنگ ام باکسی کہ شما جنگ کنید و حرب رسول
بلاشبہ کفر است پس حرب حضرت امیر و دیگر ائمہ نیز کفر باشد و اہل سنت میگویند
کہ ازین حدیث حقیقت کلام مراد نیست بلکہ تہدید و تغلیظ ست در محاربہ این بزرگان
آیات بینات از الفاظ افسوس ہے کہ جب مجتہد صاحب صفحہ ۳ سطر ۴ انا لفظ
ہم سنیون کے ساتھہ دیتے ہین صفحہ ۱۳ سطر ۱۷ ـ

آیت آخری جناب ہان ہم کو بھی افسوس ہے کہ آپ پہلے جناب محقق طوسی علیہ الرحمتہ اور جناب قاضی اعلی اللہ مقامہٗ دار محن سے گلشن بہشت کو جا چکے ورنہ آپ کے کلام بیداد کی داد دیتے اور جناب غفران مآب کی تصدیق فرماتے اور باواز بلند کہتے کہ جو کچھ جناب بحق ناطق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا حق ہے اور ہم اوسے ارشاد کے تابع ہین جن کے آپ عدم کفر پر مصر ہین اونکو ہم کافر جانتے ہین اور جناب غفران مآب کی ہمزبان ہین اور جو اونکو کافر نہ کہے وہ کافر ہے—

آیات بینات از الفاظ اس مقام پر ہین صفحہ ۳۱ سطر ۱۴ تا الفاظ انکار کرکے پہلو بچا گئے صفحہ ۱۴ سطر ۲۲—

آیت آخری مجکو نہایت افسوس ہے کہ جو کچھ اپنے شان مین جناب غفران مآب نے فرمایا ہے وہ عنقریب اب خود آپ اپنے حق مین کہنے لگین گے اور اگر آپ کو اپنے واسطے اونہین کلمات کا کہنا پسند ہوگا تو انصاف پسندون کے زبان پر ضرور آویگا اور اسکا مجھے نہایت تالم ہوگا مگر لاچاری ہے کہ آپ بلا دھڑک جو آپ کے زبان و قلم پر آیا ہے بلا شرم و آزرم لکہتے ہی چلے جاتے ہین اور ذرا دھیان نہین کرتے کہ مجالس المومنین جو بقول آپ کے نایاب کتاب نہین ہے کوئی اوٹھا کر اوسی عبارت کو جسے آپ نے لکھا ہے ڈھونڈھے گا اور نہ پائیگا یا خلاف آپکے تحریر کے پاویگا اور شاہ صاحب کے بلفظ نقل کرنیکے دعوی کو دیکھے گا تو وہ پہر عوام کی آگاہی کے لئے اصل عبارت مجالس المومنین کو پیش کرے گا تو کیا ہوگا خیر جو کچھ آپ کے زبان قلم سے نکل گیا اور عوام کے کانون مین پہونچ گیا اوسکے واپس لینے کا آپ کو قابو نہین ہے شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے ع تیر از کمان چو جست نہ آید بہ شست باز ؛ پس لازم است درہمہ کارے تاملی لیجیے ہوشیار

بھیجئے کہ آپ نے جو عبارت مد قاضی نور اللہ شوستری سے لیکر تا لفظ جائز نیست لکھی ہے اوسکی پہلی صریح یہہ لکہدیا ہے کہ صاحب تحفہ قدس اللہ سرہ اسی باب ۱۰ ازدہم مین ایک مقام پر لکھتے ہین تو ضرور ہے کہ صاحب تحفہ نے وہ ہی عبارت اپنے تحفہ مین لکھی ہے اور اگر یہہ ہی عبارت جو آپ نے لکھی ہے تحفہ مین نہ نکلی تو آپ اپنے حق مین کیا فرمائینگے خیر آپ جو چاہین فرمائین اب مجھے تو لازم آگیا ہے کہ باب دوازدہم تحفہ اثناعشری سے وہ عبارت نقل کردون سو لیجئے صفحہ ۶۴۲ تحفہ اثناعشری مطبوعہ لکھنؤ مطبع نولکشور پر یہ جملہ فرمائے یہہ الفاظ ہین مفہوم شیع السنت کہ خلیفہ بلافصل بعد از حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرتضی علی ست وسب ولعن مورد معتبر نیست میگوید کہ نام حضرات خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم نیز بزبان شیعہ جاری شود و اگر جاہلان شیعہ شکم بوجوب لعن کنند سخن ایشان معتبر نیست وانچہ جنت وفحش دربارہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی صدیقہ نسبت باشیعہ میکنند حاشا ثم حاشا واقع باشد چہ نسبت فحش بکافہ آدمیان حرام ہست چہ جای حرم حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اماچون حضرت عائشہ مخالفت امر و قران فی بیوتکن نمودہ بہ بصرہ آمد و بہ حرب حضرت امیر اقدام نمودہ بحکم حدیث حربک حربی و سلمک سلمی کہ فریقین در مناقب امیر روایت کردہ اند حرب حضرت امیر با حرب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً مقبول نیست بنابراین مورد طعن شدہ و بعد از آن متصل ہمین کلام گفتہ ست کہ این ضعیف حدیثی وکتاب حدیث از کتب بلیغہ دیدہ باین مضمون کہ عائشہ در خدمت امیر از حرب توبہ کردہ ہرچند قصہ حرب متواتر ست وحکایت توبہ جز واحد اما بنابرین طعن کردن در حق وی جائز نیست انتہی کلامہ بلفظہ ب پہلی تو آپ خود شرم کرین کہ آپ نے جو عبارت تحفہ مین تہی بجنسہ

کیون نقل نہین کی شاہ صاحب نے البتہ بعد از حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
کب لکہا تہا جو آپ نے غلط لکہدیا و لعن و سب کو کیون مقدم و موخر کیا و دلآزار
کو در مادہ کس غرض سے بدل ڈالا ام المومنین کے پہلے حضرت کا لفظ کیون حذف
کیا اور بعد نام عایشہ کے رض و صدیقہ کو کیون اوڑا دیا و آماجون کے لفظ سے
مورد طعن شدہ کے لفظ تک کے فقرات کس لیئے نقل نہین کئے ظاہرا اسلیئے کہ
رضیہ کی لفظ دیکہکر شیعہ خیال کرین کہ قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ کی عبارت
ہوگی اور صدیقہ کی لفظ سے وہ بھڑک نہ جائین خیر عبارت کی نقل کرنیسے آپکی
دیانت تو صریح کہل گئی مگر اب شاہ صاحب کے بجائے دکہلانی باقی ہے سو وہ
بھی ظاہر ہوی جاتی ہے اوس قلعی کہلنے کے پہلے مین عرض کر دیتا ہون کہ جو عبارت
شاہ صاحب نے قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمتہ سے منسوب کی تہی بے اس کے
کہ جناب غفران مآب طاب ثراہ مجالس المومنین مین تلاش فرماتے بادلی النظر
مین بلبیس معلوم ہوتی ہے اسلیئے کہ قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ سے تو کیا کسی
عالم شیعہ سے بھی کسی شیعہ کو ایسی امید نہین ہوسکتی ہے کہ وہ خلفاء ثلاثہ کو
حضرات کے ساتہہ یاد کرے اور رضی اللہ عنہم بہی لکہے اور حضرت عایشہ کے نام
کے ساتہہ صدیقہ و حضرت لکہنے کا عادی ہو اور رضی اللہ عنہا بھی لکہے یہہ وجہ ہے
کہ جناب غفران مآب نے تحفہ مین جو نقل عبارت دیکہی تو فورًا سمجہہ لیا کہ تلبیس اور
تدلیس شاہ صاحب نے کی ہے سوا اس کے چونکہ شاہ صاحب نے پتہ نہین لکہا
تہا کہ مجالس المومنین سے ضخیم کتاب مین عبارت مذکور کہان ہے اور نہ مجالس
المومنین سے عبارت کے مقابلہ کرنیکی حاجت تہی اسلیئے کہ مجالس المومنین ایک
ایسی کتاب ہے جو رتبہ مین تاریخ سے بڑہ کر کوئی وقعت نہین رکہتی اور ممکن ہے
کہ ایسی کتاب کی اپنے کتب خانہ مین جناب مجتہد علیہ الرحمتہ کو ضرورت بہی نہ رہی ہو

مگر آپ تو فرمائے کہ با این ہمہ کہ آپ کتاب مجالس المومنین کو نادر الوجود نہین سمجھتے
تو آپ نے پہلے کتاب کو کیون نہ دیکھہ لیا خیر آپ کو تو اعتراض جہانے اور جاہلون
کی تلقین سے غرض تہی آپ کیون حقیقت حال لکہتے مگر اب آپکے حکم کی تعمیل
کی گئی اور ساری کتاب مجالس المومنین پڑھی گئی تو جو اُس مین لکہا ملا سب حاضر ہے
اب آپ آنکہین پہاڑ پہاڑ کے خوب دیکہیئے اور جہان تک عقل اور ذہن رسائی
کرے خوب تحریر شاہ صاحب اور خود اپنے لتسوید سے مقابلہ کیجئے اور دیکہہ لیجئے
کہ آپ نے اور شاہ صاحب نے کیا لکہا تہا اور اگر انصاف کا خون روا ہو تو جو
جناب غفران مآب کے نسبت آپ نے فرمایا اوسکی تلافی فرمائی چونکہ ہم گالی
گفتہ کی عادی نہین ہین اور تہذیب کے پابند ہین اسلئے ہم ہرگز ہرگز کچہہ نہین لکہتے
مگر اتنا عرض کرنا ضروری سمجہتے ہین کہ جو ہم نے یہہ لکہا ہے ایک شیعہ دوسرے
شیعہ سے اسکی امید نہین کر سکتا کہ خلفاء ثلاثہ کے نامون کے ساتہہ حضرت
کا لفظ لکہے وخلاف اوس کے ہم شیعہ ہو کر اسکے مرتکب ہوتے ہین تو اوسکی وجہ
خاص ہے اور ہم نے اپنے لئے جائز کر لیا ہے اوسکی وجہ کسی اور موقع پر آپ کو
ظاہر ہو جائیگی مگر وہ شیعہ جو پہلے گذرے ایسی مسامحت کے عادی نہ تہے اب
لیجئے پہلے مجالس المومنین کی فہرست سُن جائی اور تب پوری عبارت ملاحظہ فرمائیے
مجلس اول مین مذکور بعض اماکن لطیفہ اور مواطن شریفہ ہے مجلس دویم مین
حال اون چند طایفہ کا ہے کہ جو تشیع مین مشہور ہین مجالس سیوم مین اکابر شیعہ
کا تذکرہ ہے مجلس چہارم مین بزرگان دین کا نام ومختصر حال ہے مجلس پنجم مین
منجملہ متکلمین شیعہ جو نامی گرامی ہین اونکا نشان ہے مجلس ششم مین بعض اہل
تصوف کا نام ہے مجلس ہفتم مین حکما ومشاہیر اسلام کا ذکر ہے مجلس ہشتم مین
شاہان اسلام ومجلس نہم مین امراو وسپہدار اور مجلس دہم مین وزراے

تا مدار اور مجلس یازدہم مین شعرای عرب و مجلس دوازدہم مین شعراے عجم کا
مذکور ہے اور قاضی نوراللہ شوستری علیہ الرحمتہ نے اونہین بزرگون کا مذکور
کیا ہے جنکو اپنے نفسی قدسی سے کے بموجب شیعہ اور محب اہلبیتؑ قیاس فرمایا
ہے خواہ دراصل وہ شیعہ تھے یا نہین یا کسی اور نے اونکو شیعہ بنایا اونکے اقوال
نے حضرت علیہ الرحمتہ کو شیعہ باور کرایا تھا مجلس سویم مجالس المومنین کی حقیقت
تو کھل گئی اب مین اما انکہ تکفیر ابوبکر و عمر الخ کے صورت بیان کو بھی عرض کرونگا
لہذا پہلے جو کچھ صاحب تحفہ نے لکھا ہے اوسکو حرف بحرف ذہن نشین فرمایئے وہ
یہ ہے قاضی نوراللہ شوستری در مجالس المومنین آوردہ کہ نسبت تکفیر بجانب
حضرت شیخین رضی کہ اہل سنت و جماعت نمودہ اند محضے ہست بے اصل کہ در کتب
اصول ایشان ازان اثری نیست و مذہب ایشان ہمین ہست کہ محاربان علی
فاسق اند و محاربان او کافر چنانچہ شیخ نصیرالدین طوسی در تجرید آوردہ محاربوہ
فسقہ و محاربوہ کفرہ بمقتضاے حدیث حَرْبُکَ حَرْبِیْ وَسِلْمُکَ
سِلْمِیْ یعنی جنگ تو جنگ من ہست و صلح تو صلح من ہست کہ واقع است و ظاہر است
کہ حضرات شیخین با امیرالمومنین علیہ السلام حرب نمودہ اند بلکہ بے زحمت قتال
و تکلیف استعمال سیف نصال بکثرت خیل و رجال حق او را ابطال نمودند و غصب
خلافت رسول استعمال از و نمودند انتہی کلامہ بلفظہ صفحہ ۶۱۷
تحفہ اثنا عشری مطبوعہ نول کشور (لکھنو) اور جب یہہ عبارت محفوظ
بہ ذہن ہوئی تو نادان سے نادان بھی باور کریگا کہ لفظ بہ لفظ عبارت ملا
نوراللہ شوستری کی صاحب تحفہ نے لکھی ہے اور کمال تصدیق کے لئے بلفظہ
بھی لکھدیا ہے اور جب توثیق پر بھی اطمینان ہوا تو پہلے بادی النظر مین جانچنا
چاہیئے کہ آیا بجناب حضرات شیخین کا قلم قاضی صاحب سے نکلنا باور ہو سکتا ہے

ظاہر ہے کہ نہین کہا شدت عداوت اور کہان یہہ الفاظ محبت اور جناب الآ
تو بجاے شیخین جو صاحب تحفہ نے لکہا تہا ابو بکر و عمر تحریر کر دیا ہے اسکو بہی یاد
رکہیگا اگر کچہہ بہی حمیت اور سچائی ہے تو مجالس المومنین مین یا تو حرف بحرف
عبارت مرقومہ صاحب تحفہ ڈہونڈہ دیجئے اور نہ ملے تو فارغخطی عدم تقدس
صاحب تحفہ اور خود اپنے داخل کیجئے مین کہتا ہون کہ ہرگز ہرگز اس الفاظ سے
عبارت مذکورہ بالا مجالس المومنین مین نہین ہے اگر آپنے کسی مصلحت سے
سچائی سے درگذرنا جائز رکہا ہے تو وہ امر آخر ہے اور ثواب و عبادت کی
راہ اختیار کی ہے تو آپ کو یاد نرہا ؏ معصیت گرد عبادت وقت استیلای
نفس ؎ راہ زن چون وارشد ہمیان پر زر اژدہاست ؏ خیر اب ہم سے
سنئے کہ مجلس سیوم جو صفحہ ۶۰ کتاب مجالس المومنین مطبوعہ طہران پر شروع
ہوئی ہے اوسکے مقدمہ ثالثہ مین صفحہ ۰ ۷ پر قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمۃ
نے لکہا ہے کہ (۱) مقصود از ایراد این مقدمہ دفع توہمی است کہ در اوہام
عامہ عامیہ استقرار یافتہ کہ شیعہ امامیہ تکفیر جمیع صحابہ یا اکثر صحابہ مینمایند و
این معنی را مستبعد شمردہ عوام مذہب خود را بہ تقریر آن از مذہب حق شیعہ
نمودہ از راہ بردہ اند و چگونہ چنین باشد و حالانکہ افضل المحققین خواجہ نصیر الدین
محمد طوسی طیب اللہ مشہدہ در کتاب تجرید فرمودہ محاربو علی کفرہ و مخالفوہ
فسقہ و ظاہر است کہ اکثر صحابہ با آن حضرت محاربہ نکردہ اند بلکہ بکثرت خیل و حشم و بدست
استعمال سیف و قلم در مقام مخالفت در آمدہ باستقلال غصب منصب عترت
رسول ستعال نمودہ اند اور اوسکی بعد اوسی مجلس مین صفحہ ۷۲ کی سطر ۱۲ مین
بذکر حضرت ابیطالب کے قاضی رحمت اللہ علیہ نے نقل قول صاحب کتاب
فضایح الشیعہ کی کی ہے اور تب جواب شیخ عبد الجلیل رازی کا یون نقل کیا ہی

طه اما انچه گفته است که محمد بن حسن در موطأ آورده که مومن میراث کافر بگیرد و
کافر میراث مومن نگیرد جواب آنست که قول و بول صاحب موطأ نزد شیعه برابر است
و سخن او الزام خصم را نه شاید و مذهب اهلبیت درین جمله این است که کافر میراث
مومن نگیرد اما مومن میراث کافر گیرد آنجا کفر مانع است و چون اینجا ایمان است
مانع نتواند بود اما دروغ که بر علی ابن الحسین و رساله بن زید نهاده لغایت ظاهر
است و معروف مشهور آنست که در وقتیکه میراث ابو طالب را برادران قسمت
میکردند حضرت رسول گفت که تیغ و درع او بعلی دهند زیاده از قسمت همچنان کردند
و بجای آن خبر دروغ بی فروغ نافذان حدیث را التفات نباشد اما انچه در باب
مساعی ابو بکر و عمر در حدیث حضرت پیغمبر گفته کسی شیعه را در ان سخنی نیست سخن
درین است که بعد از آن حضرت بعضی از افعال قبیحه از ایشان بوجود آمده که
احباط کننده آن محاسن اعمال و مخالف عهد و بیعتی است که با رسول متعال کرده
اند چنانکه در امر خلافت نص حضرت پیغمبر که در کتب فریقین مسطور است نمودند
و حضرت فاطمه را آزرده ساختند و بواسطه این افعال ذمیمه و غیر ان مانند تخلف
جیش اسامه مورد طعن و ذم شدند چه سلامت عاقبت بحسن خاتمه افعال
و وفا کردن بعهد و بیعت رسول متعال است و هر کس را که سلامت سعادت
عاقبت روزی نه شود بواسطه نقض بیعت و مخالفت حکم رسول مستوجب عقوبت
می شود چنانچه آیه کریمه فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ
أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا بر آن شاهد
است و آنکه نسبت تکفیر ابو بکر و عمر به شیعه نموده سخنی است تله بی اصل که در کتب
اصول ایشان اثری از آن نیست و مذهب ایشان هم این است که مخالفان
علی فاسق اند و محاربان او کافر که یا علی حَرْبُكَ حَرْبِي وَسِلْمُكَ سِلْمِي

و ظاہر است کہ ابوبکر و عمر با علی حرب نہ نمودہ اند بلکہ بی زحمت قتال و تکلیف ستعمال نضال بکثرت خیل و رجال حق آورا ابطال نمودند و غضب خلافت رسول ستعال از دمنمودند ستنے جو عبارت کتاب مجالس المومنین سے زیر ہندسہ ۱ و ۲ و ۳ لکھی ہے اوسکو بھی کوئی بغیر فہم پڑھکر ہوشیاری صاحب تحفہ کی سمجھ لیگا کہ قول ملا عبد الجلیل کو جو ہندسہ ۳ کے نیچے مین نے نقل کیا ہے اوسکو پہلے کر کے قول ملا نور اللہ شوستری کو جن مین اون حضرت نے محقق طوسی طیب اللہ مشہدہ کا قول لکھا تہا اور جسنے مینے ہندسہ (۱) کے نیچے لکھا ہے شاہ صاحب نے موخر کر دی اور درمیان ہندسہ ۱ و ۲) کے عبارت کی جو اور عبارت تہی اوسکو ترک کر دی اور اسطرح جوڑ ملا دیا کہ عبارت مسلسل قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ کی ثابت ہو یہ بہی درمیان دونون عبارت کے نہین لکھا کہ بعد ازان متصل ہمین کلام گفتہ است ۔

ہمیسا عبارت مفہوم تشنیع النست الخ اور این ضعیف حدیثی الخ کی بیچ مین للکر فی الجملہ داس بچا یا تہا اور اوسیطرح یہہ کیا کہ جس عبارت شیخ عبد الجلیل سے تعلق کہلتی تہی اوسکو تو اپنے تقدس پر نثار کر دی اور اسیپر بہی کلامہ بلفظ کی مہر کی اور شوخی یہہ کی کہ جناب شیخین رضی اللہ عنہما کو اس کاری لکری سے چہپان کیا کہ لوگون کو دہوکا ہو جاسے کہ اللہ و اکبر قاضی صاحب کے دلمین اس قدر اغراز مشایخ کا تہا کہی حضرت اب آپ راضی ہوئے کہ مجالس المومنین کی اصل عبارت مین سے نظر ناظرین پا تمکین کر دی اور ثابت کر دیا کہ شاہ صاحب نے ضرور دوسرون کے مقولات کو تلے اوپر یا تحفہ کیطرح ابتر کر کے قاضی صاحب علیہ الرحمۃ کا قول ظاہر کیا تہا اور یہہ بہی لگے ہاتھہ فرما دیجئے کہ شیطان الطاق کے ہمسری کا کون مصداق ہے ۔

آیات بینات از الفاظ مگر افسوس یہ ہے کہ ایسی عبارت صفحہ ۳۸ سطر ۲۲ تا الفاظ از ایمان بیرون می شود صفحہ ۵۰ سطر ۵ ــ

آیت اخری بعد مطالعہ مضامین مجالس المومنین آپ کا افسوس بحسرت سے بدل گیا ہے لہذا تامل کو یکسو فرمائی خوش ہو جئے کہ جیسا جناب صاحب فو والفقار نے فرمایا تھا کہ صاحب تحفہ نے مضامین مجالس المومنین میں تلبیس کی ہے سچ ہو گیا اور یہہ تو سچ ہے آپ کا کیا بحث ہے اون لوگون کا جو جناب غفران مآب سے عداوت رکھتے ہین کچھہ لکھنے کو دل چاہتا ہے اور آپ نے کب لکھنے مین کوتاہی کی ہے جو آپ اپنی تہذیب کی لیتے ہین خیر آپ اپنے شیخی پر اپنے کو جو کہنا ہو کہہ لیجیے یا صاحب تحفہ کے نذر فرماسئے مگر جو جسے خطاب اور دریافت ہے تو ہم ادب سے عرض کرتے ہین کہ جناب ہان آپ کے سمجھہ کی غلطی ہے نہین تو یہ آپ کی سمجھہ کی کیون غلطی ہونے لگی جب آپنے جان بوجھہ کے ضعفاے شیعہ کو یہہ باور کرانا چاہا ہی کہ قاضی نور اللہ صاحب شوستری نے فرمایا ہے کہ سب ولعن اونکی مذہب مین معتبر نہیں ہے لیکن زبردستی جناب غفران مآب نے لکھا ہے کہ تبرا و بیزاری اعدا دین پر واجب ہے اور جو تبرا و بیزاری کو گناہ جانکر عمل مین نہ لاسئے تو گنہگار رہے اسپر جناب مولانے جو خیال کیا تھا وہ برباد ہو گیا خاطر مبارک کو جمع فرمائی کہ قاضی صاحب نے مجالس المومنین کے صفحہ ۲۰۰ پر صریح تحریر فرمایا ہے اللھم خص اول ظالم باللعن منی وابدا بہ اولا ثم الثانی ثم الثالث ثم الرابع اللھم العن یزید خامسا سوا اسکے صاف صاف تمام اگر آپ کو درکار ہے کہ قاضی رحمۃ اللہ نے اظہار بیزاری کا فرمایا تو اون کی کتاب مجالس المومنین ہی حاضر ہے ورقا ورقا دیکھہ جاسے تو کھل جائیگا مگر یہہ کہنا کہ حضرت قاضی نے مجالس المومنین مین فرمایا ہے کہ سب

وبعن مذہب شیعہ مین جایز نہین ہے تو یہہ یا تو آپ سے صاحب دیانت کا کام ہے
یا صاحب تحفہ کی جرات کو سزاوار ہے ہرگز ہرگز قاضی صاحب نے ایسا نہین فرمایا
ہے مگر ہان حقیقت حال اور صورت مقال یہہ ہے کہ صفحہ ۴۴ مجالس المومنین مین
جہان حال مقام رستمدار کا جناب قاضی صاحب نے تحریر فرمایا ہے وہان رستمدار
کی صاحبان ایمان کے ذکر مین مولانا محمد فخر الدین رستمداری کی بابت یہہ رقم فرمایا
ہے کہ جب عبداللہ خان اوزبک نے مشہد مقدس مدفن غریب الغربا امام ثامن
وضامن علی ابن موسے رضا علیہم السلام کا محاصرہ کیا تو کسی نے فقہاے مشہد
مقدس سے اوس اوزبک کو لکھا تھا کہ کہین دلیل و برہان سے محاصرہ مشہد اور
وہان کے باشندونکا جس مین اکثر ذریت پیغمبر مین حلال سمجھا ہے اور اون کے
غارت پر لشکریون نے دست درازی کی ہے اور پسر اوزبک مذکور اون علما سے
جو اوسکے رکاب مین حاضر تھے اور جنھون نے فتوی اباحت قتل و غارت اھل مشہد
کا دیا تھا فرمایا کہ جواب تحریر فقیہہ مشہد کا لکھین چنانچہ جو جواب علماے ماورالنہر
کی بابت مجالس المومنین کے مجلس ششم مین صفحہ ۲۰۲ پر مرقوم ہے کہ در ماوراء النہر کہ
درزمان این فراغنہ مفتوح گردیدہ و از احکام مبتدعہ و رسوم مخترعہ آنقوم
بایشان رسیدہ اگر کافری گوید کہ محمد رسول خدا نیست متعرض او نمیشوند اگر
مسلمانی گوید علی ولی خدا است اورا برفض منسوب می سازند و در پے تعرض قتل و
سوختن می اندازند اور پہر چند سطر کے بعد لکھا ہے کہ اگر کسی در بلاد ایشان
بزنا و لواطہ کہ در ہیچ شریعتی حلال نبودہ مبادرت نماید متعرض نمی شوند و اگر
اقدام بہ نکاح متعہ نماید کہ خدا و رسول آنرا حلال کردہ و عمر خلافا علی اللہ و رسولہ
حکم بحرمت ان نمودہ بواسطہ آنکہ فعل آن نزد ایشان علامت رفض است و
متابعت خدا و رسول و اہلبیت است در کشتن ان سعی مینمایند اس سے ظاہر ہوگا

کہ علماء ماوراء النہر کیسے شدید و غلیظ دشمن شیعہ تھے کہ ماوراء النہر نے لکھا اوسمین ساری
فضایل خلفاے عالی شان گیتی ستان کی جنکو خود بدولت طرح طرح کی خوش
بیانی سے رقم فرماتے ہین لکھکر وجہ قتل و غارت اہل مشہد کی بڑی شد و مد کے
ساتھہ یہہ بیان کی کہ وہ سب و لعن شیخین و ذی النورین کرتے ہین اور ہجویہ رسول
خدا کو بعض امور شنیعہ سے متہم کرتے ہین چنانچہ جب وہ جواب علماء مشہد کو ملا تو
ملا محمد رستمداری نے پھر اوزبک کو ایک نامہ لکھا اور اوس خط مین جہان بہت
کچھہ مضامین متین تھے یہہ بھی لکھا۔ شارح عقاید نسفی در انکہ سب شیخین کفر باشد
اشکال کردہ و صاحب جامع الاصول شیعہ را از فرق اسلام شمردہ و صاحب مواقف
نیز بدین رفتہ و وجوہی کہ براے تکفیر شیعہ توہم کردہ اند رد کردہ و نزد امام محمد غزالی
سب شیخین کفر نیست و شیخ اشعری شیعہ بلکہ جمیع اہل قبلہ را کافر نمیداند پس انچہ
حضرت در تکفیر شیعہ فرمودہ اند نہ موافق سبیل مومنان است نہ مطابق حدیث و
قرآن یا انچہ مفہوم شیعہ است کہ در صدر صحیفہ معلوم شد و سب و لعن در و
معتبر نیست میگنجد کہ نام خلفاے ثلث مطلقاً بر زبان شیعہ جاری نشود
و لعن بر ایشان واجب نیست اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کنند سخن
ایشان معتبر نیست چنانکہ جاہلان اہل سنت حکم بوجوب قتل شیعہ میکنند و
این حکم اصلا مقتضاے افکار سلف و انظار خلف نیست و آما انکہ فرمودہ اند
کہ ہر کس کہ استماع بعضی حکایت کند و منع نکند کافر است عقلاً و شرعاً دلیل برین نیست
و قال الشیخ ابن سینا من تعود یصدق ان من غیر دلیل فقد انسلخ عن الفطرۃ الانسانیۃ
و انچہ از خبث و فحش در مادہ عایشہ نسبت بشیعہ کردہ اند حاشا کہ ہرگز واقع باشد
چہ نسبت فحش بکافہ آدمیان حرام است چہ جای حرم حضرت پیغمبر اما چون عایشہ
مخالفت امر و فرمان و قرن فی بیوتکن نمودہ بہ بصرہ آمدہ بحرب حضرت امیر علیہ السلام

اقدام نمودہ بحکم حدیث حربک حربی کہ فریقین در مناقب حضرت امیر روایت
نمودہ اند حرب حضرت امیر حرب پیغمبر است و محاربت پیغمبر یقیناً مقبول نیست بنا بر
این سور و طعن شدہ و این ضعیف در کتاب حدیثی کہ از کتب شیعہ دیدہ کہ عائشہ
در خدمت حضرت امیر از حرب توبہ کردہ ہر چند قصہ حرب متواتر است و حکایت
توبہ خبر واحد اما بر تقدیر وقوع بعد از حرب اہل بصرہ و قتل چہل ہزار نفس چنانکہ گفتہ اند
از صحابہ و غیرہم اگر آن توبہ مقبول باشد لعن او از برای حرمت نباید کرد و اللہ اعلم
بحقایق الامور و ہو یحکم بالحق یوم تقییم فی العقوبہ باین ہمہ اگر آپکو اصرار ہو کہ نہین
ضرور مجالس المومنین مین حضرت قاضی صاحب نے لکھا ہے تو آپ کو قسم ہے
اخلاط ثلاثہ کی کہ آپ مجالس المومنین مین یہہ قول قاضی صاحب کا ڈھونڈہ دین
کہ مفہوم تشیع السنت کہ خلیفہ بلا فصل بعد از حضرت مرتضی علی است و سب و لعن
درو معتبر نیست اور اگر آپ کے تلاش سے بہی یہہ ہاتھ نہ لگے تو اقرار فرمایئے کہ شاہ صاحب
نے اور آپ نے ناحق کو قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ کو الزام دیا اور عبث جناب
غفران مآب کا اونکو مخالف ٹہرایا جایا اور صاف صاف قبول کیجئے کہ مجالس المومنین
مین ملا محمد کا قول قاضی صاحب نے اسطرح لکھا ہے کہ بنا انچہ مفہوم تشیع السنت
کہ در صدر صحیفہ معلوم شد و سب و لعن درو معتبر نیست ازہمیرہ وہ سب کچہہ بہی جو اس
صحیفہ مین مرقوم تہا اوسی تحریف فرمائی اور لگی ہاتہ اوسی ہی سن لیجئے جو شمت کا
لکھا ہے حضرت پیغمبر در مرض الموت فرمود ائتونی بقرطاس اکتب
لکم کتابا لا تضلوا بعدی و عمر راضی نشد و گفت ان الرجل
علیہ الوجع و عندنا کتاب اللہ حسبنا پس صحابہ
اختلاف کردند تا آواز بسیار شد و حضرت پیغمبر ازین معنی آزردہ شدہ فرمود
کہ برخیزند کہ پیش من ستیز وا نیست نزاع و این حدیث در اوایل صحیح بخاری

و در اکثر کتب اہل سنت بعبارت مختلف مذکورست و مخالفت دویم ان بود
که بعد از قبضه فرموده حضرت پیغمبر جمعی را مقرر ساخته که ہمراه اسامه بسفری روند
و بعضی از ان جمع تخلف نمودند و بعرض حضرت رسیده آنحضرت مکرر را مبالغه
فرمودند جَهِّزُوا جَيْشَ اُسَامَةَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ
وَمَعَ هٰذَا وَاللّٰهُ يُحِقُّ الْحَقَّ وَهُوَ الْهَادِي و چون آن بعض متابعت
نکردند پس گوییم امری که حضرت پیغمبر در باب نوشتن وصیت فرمودند بمقتضای
آیه کریمه وحی ست و منعی که عمر کرده منع ورود وحی ست و رد وحی کفرست عَلٰی
مَا عُرِفْتُمْ بِهٖ وَعَلٰی مَادَلَّ عَلَيْهِ قوله تعالی وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ
بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ و کافر
قابل خلافت حضرت پیغمبر نیست و ہرگاه کفر و سلب قابلیت از و ثابت
شود بنابر دلیل شما لازم ست که ابو بکر و عثمان نیز خلیفه نباشند اور جب یہہ
مانا شاکہ ملا محمد نے صریح لکہا ہے کہ اگرچہ مفهوم تشیع النست کہ در صدر صحیفہ ...
شد تو کفر حضرات خلافت مآب دست بگریبان ہو جائیگا اور رہا جب کفر ثابت
ہے وہی تمغہ ملامت کا ۱۲ اور ملا محمد نے جس راه سے کہ شاہ عبد العزیز صاحب
نے تحفہ اثنا عشری میں اپنا نام بقول آپ صاحبون کے نہین لکہا اوسی قبیل سے
آیہ محکم من لم یحکم الی اخره پر تکیہ کرکے لکہدیا کہ سب و لعن و رد معتبر نیست الّا
کہ شیعہ و سنی کفار کے ساتہہ یکسان مسلوک ہوتے ہین تخصیص مذہب شیعہ
ہے کیا ہے اب فرمائی کہ جناب غفران مآب کا یہہ فرمانا کہ عبارت ایشان اگرچہ
نفقر گفتہ مخالفت ندارد کتنا صحیح ہے اور کیونکر آپ معترض ہو سکتے ہین رہا یہ
کہ جناب غفران مآب نے جو یہہ فرمایا ہے کہ اما تبرا و بیزاری از اعدای دین
واجب ملا محمد کی اس تحریر سے کہ اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کردند

سخن ایشان معتبر نیست آپ کی نظر مین مختلف معلوم ہوتا ہو تو نتیجہ اوسکا یہہ ہوگا کہ آپ کے نزدیک اعدای دین سے محبت جایز ہے تو مبارک ہو اس راہ سے البتہ آپ قول جناب غفران مآب کو جایز نجانئے اور اعداے دین سی بیزاری کو واجب نہ جانئے دباین ہمہ بچاری ملا محمد نے جو دبست مین ایک ظالم اور جابر کے دست تظلم سے بچنی کو اگر سب کچھہ لکھکر یہہ بھی لکھدیا کہ اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کردند سخن ایشان معتبر نیست تو جمہور امامیہ کی گردنمین اوسکے بہالنی نہین ہوسکتی اور اگر یہہ بھی فرض کرلیا جاوے کہ ملا محمد کا ایسا ہی عقیدہ تہا تو ہو جناب غفران مآب کا قول جو موافق جمہور علما کی ہے اور حدیث ائمہ علیہ السلام سے ماخوذ ہے کیونکر باطل ہوسکتا ہے ہر چند مین اچھی طرح یہہ ثابت کرچکا کہ اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کردند سخن ایشان معتبر نیست جناب قاضی صاحب علیہ الرحمہ کا قول نہین ہے لیکن کسی کو اس کہنے کی جرأت ہو کہ ہرگاہ اونہون نے اپنی کتاب مین لکہا اور رد نہین کیا تو اونہین کا قول ہوگیا تو مین اوپر عرض کرچکا کہ ملا محمد نے جسکو زمرہ کفار مین شمار کیا ہے اونکو شیعہ اور سنی دونون نے اور لعنت اللہ علی الکافرین جانتے ہین اور وہ بہ تصریح الزام جنسے بیزاری لازم ہے اونکو شمار کرچکے تھے تو خود اونکا قول آخر بیکار رہا اور اسلئے جناب قاضی نور اللہ شوستری اعلی اللہ مقامہ کو رد کرنیکی ضرورت نہ تھی باین ہمہ آپکو اصرار ہے ہو کہ جو کوئی کسی کے قول کو اپنی کتاب مین لکھے اور اوسکو رد نکرے تو اوسی کا قول ہوجاتا ہے تو آپ اپنی کتابون مین ایسے بہت مقولات پائینگے جو بلا رد موجود ہین چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے صفحہ ۲۷۴ تحفہ اثنا عشری مین یہہ لکھا ہے اما از حال عمر رض معلوم است و شیعہ خود درروایت کردہ اند کہ در مقدمات دین بگفتہ زنے جاہل قایل می شد

پس اب یہ قول صاحب تحفہ کا ہو گیا اسواسطے کہ اس روایت شیعہ کو اونھون نے
اوسی مطلب مین شیعہ نے استدلال کیا ہے کہ حضرت عمر فقہ مین ایسے لا بلد تھے
کہ بگفتہ زنے قایل می شد مستحکم ہو گئے اور جب ہم کہینگے کہ حضرت عمر کو فقہ مین دخل
نہ تہا تو آپ کچھہ نہ لکھہ سکینگے تو خیر آپ کو اختیار ہے کہ قاضی نور اللہ شوستری کے
ذمہ اس الزام کو لگائیے اور پھر دوسری اسی قبیل کی اس تحریر قاضی صاحب سے
اوسکو چاہئے رد کیجئے جو مجالس المومنین مین بذکر ملا کاشی موجود ہے ع ستبرک
بعنت آں شان نکویم کہ در دستم از ین بہتر دعا نیست اور صفحہ ۳۳ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۹
مجالس المومنین مین بہی ملاحظہ فرمائین کہ قاضی صاحب نے کیا لکھا ہے ۔
آیات بینات از لفظ مین قاضی صفحہ ۵ سطر ۲ تا لفظ ثبوت ہونا چاہئے صفحہ
۵ سطر ۱۵ ۔
آیت اخری مجھے یقین ہے کہ اپنے اس تحریر کا انفصال خود بخود آپکو ہو جائیگا
اور آپ خود ہی فرمائینگے خود غلط بود انچہ ما پنداشتیم اور یہین صرف ناصر علی کا
شعر پڑھونگا شعر حرمت آرو شندلان ور زشت آرو یان کم شود ، مفت
نستاند کسی در زنگبار آئینہ را ۔
آیات بینات از لفظ دیکھو حضرات امامیہ صفحہ ۵ سطر ۱۵ تا الفاظ مستبعد
نباشد صفحہ ۶ سطر ۲۰ ۔
آیت اخری مین ایسے بے محل مضمون پر نظر کرنا نہین چاہتا ۔
آیات بینات از الفاظ اب مین پھر شروع کرتا ہون صفحہ ۶ سطر ۲۰ تا
الفاظ وسوسہ شیطانی سمجھتے ہین صفحہ ۷ سطر ۷ ۔
آیت اخری بھلا دعوی تحریر فضایل صحابہ مین جملہ معترضہ جھگڑہ حضرت عائشہ کا
یعنی چہ اور ایسے فضول باتون سے صرف کتاب کا بڑہانا ہے یا جھگڑا کرانا اپنی لن ترانی

دکہانا مگر ہمارا کیا نقصان ہے آپ نے عبد اللہ ابن زبیر کی پیروی فرمائی اور بفحوای حدیث اصحابی کالنجوم ہدایت پائی ہمکو معلوم ہی کہ عبد اللہ ابن زبیر حضرت عایشہ کو دہوکہا دیکر لڑنے کو لیگیا تہا اور اپنی فضایل صحابہ کی تحریر کی پیروی مین یہہ مضمون نکالا تو بہتر ہم اوپر لکہہ آئے ہین اور مجالس المومنین مین لکہا ہوا ہے اوسکی نقل کردی اب اوسکو بار بار پڑہیے اور خوش ہوجیے کہ جیسا جناب غفران مآب علیہ الرحمتہ نے لکہا تہا سچ ہوگیا اور جناب شاہ صاحب کی خدمت مین اب جو آپ مناسب جانین فرمائین کہ وہ پیر آپ مریدین چاہی اونکی تحریر کو ہدایت جانین یا ابلیس الملبیس کی شان مین کچہہ لکہی نہین کہتے شعر گفتی حدیث تو بہ تو دانی زمن بپرس کہ زیر آنکہ داین سخن اندر دہان من ست

آیات بینات از الفاظ اور جو کچہہ بہ نسبت صفحہ ۷ اسطر ۷ تا الفاظ ماشا حیاہم عن نزلک صفحہ ۱۷ اسطر ۲۰ –

آیت آخری یہہ جسنے کہا ہے بالکل سچ کہا ہے کہ جیسا جس شخص کا نفس ہوتا ہے ویسا ہی وہ دوسرونکا قیاس کرتا ہے اور یہہ حضرت کا سخن تکیہ ہے ہوگیا ہے کہ جناب غفران مآب نے تدلیس کی مگر چونکہ اب آپ کی تحریر کا حال کہل گیا ہے لہذا کوئی بہی دہوکہا نہ کہائیگا اور جسنے تدلیس اور تلبیس کی ہے اوسکو اچہی طرح پہچان لیگا مگر جو ہم نے سُنا تہا کہ کسی نے چور کے پکڑنے کے لئے ایک مجمع مین کہا کہ چور کی ڈاڑہی مین تنکا تو جو درحقیقت چور تہا اوسنے اپنی ڈاڑہی جہاڑی اوس کا تماشا بہی آنکہون دیکہا کیا خوب جناب غفران مآب تو یہہ کہین کہ در مذہب اسلام روایات متضمن جسم بودن خدا و مکانی بودن او تعالی شانہ مروی شدہ و جناب مذہب اسلام کی جگہہ ٹہرالین کہ مذہب اسلام سے مراد جناب غفران مآب کی سنے ہین اہی حضرت فرقہ مرجیہ بہی اہل اسلام مین شمار ہین اور اونہین گروہ تشبیہہ ہے جو اعتقاد رکہتے ہین کہ خدا تعالے نے حضرت آدم کو اپنے صورت

پر بنایا ہے اور بہی مسلمانون مین فرقہ جہمیہ بھی ہے اور راوئین سے گروہ زنادقیہ ہے
جو اسکا معتقد ہے کہ حق تعالے دنیا مین دکہائی دیگا اگر آپ نے اعتقادات فرقہ
ناسے مرقومہ بالا نہ دیکہے ہون تو ایک بہت ذرا سا رسالہ معرفتہ المذاہب مصنفہ
محمد طاہر غزآتی عرف نظام مدرس مدرسہ جلالی مطبوعہ انڈیا ان سن کلکتہ سنہ ۱۲۹۳
ہجری دیکہہ ڈالئے اور پھر اپنے شاہ صاحب کے تحفہ اثناعشریہ کا کید ہشتادوہم
بھی ملاحظہ فرمائی کہ حق تعالے کی رویت کے شاہ صاحب قایل ہین چاہو وہ اور
آپ کچہہ بہی کہین کہ رویت او تعالے بدیہی الاستحالہ ہے اور ورق کے ورق زنگ
ڈالین اور چاہو جیسی آنکہین رویت خدا کے لئے بنا ئین مگر جب حق تعالے کے
جسم ہی نہو گا چاہو وہ کیسا ہی ہو نظر کیا آویگا اسکے سوا اور بہی صاف وصریح
مضر وکہمش واحمد الجہیمی -
نے جو رواۃ صحیح بخاری اور دیگر صحاح کے ہین اونسے علامہ شہرستانی نے کتاب
ملل ونحل مطبوعہ لندن کے صفحہ ۷٦ ۲ پر ملاحظہ فرمائی مثل مضر وکہمش واحمد الجہیمی
وغیرھم من اھل السنۃ قالو معبودھم صورۃ ذات اعضاء و
ابعاض مثل مضر وکہمش واحمد الجہیمی وغیرہ اہل سُنت قایل ہین کہ معبود
اونکا صورت ہے صاحب اعضا و اجزا یہہ روایت تو نکی اہل سُنت کی ہے اور
یون تو مقاتبیہ کا قول حضور کے پیران پیر دستگیر کے غنیتہ الساکین مین بھی
موجود ہے چاہئے صفحہ ۲۳۷ غنیتہ السالکین ترجمہ فاضل عبد الحکیم سیالکوٹی جو
مطبع مرتضوی دہلی مین چھپی ہے ملاحظہ فرمائیے کہ وہ قایل ہین کہ اللہ تعالے جسم ہے
اور بیشک جثہ اسکا اوپر صورت انسان کے ہے گوشت وخون واعضا و
سر وزبان تو شاہ صاحب اور دیگر اہل سُنت کو روایت ایسے اپنے خدا سے
باتین بنانے کی ضرورت کیا ہے سبحان اللہ کسی شیعہ پر آپ کبھی الزام جو رکہین گے

اور رہا یہ ہے وہ ثابت ہو یا نہ ثابت ہو نتیجہ ابھی نکالی دیتے ہین کہ اگلے شیعہ توبۂ
عایشہ کے قایل تھے اور پچھلے نہین اب آپ تلا محمد کے بیان ہی سے سمجھ جائین
کہ نہ اگلے شیعہ قایل توبہ تھے نہ پچھلے اسلئے کہ اونھون نے صاف لکھدیا ہے کہ در کتاب
مذہبی از کتب شیعہ دیدہ کہ عائشہ در خدمت حضرت امیر توبہ کردہ ہر چند قصۂ حرب
متواتر ست وحکایت توبہ خبر واحد تو خبر واحد کا اول تو اعتبار نہین بشرطیکہ ہوبھی
اور اگر ہو بھی تو آپ جیسا اپنی کتابون پر شبہہ کرتے ہین اور صاحب تحفہ نے
اپنے مکاید مین تصریح کی ہے کہ شیعون نے سنی بنکر کتابین لکھی ہین یا شیعون
کی کتابون مین الحاق کیا ہے ہمکو کیون شبہہ سے باز رکھین گے کیا اندھیر ہے کہ اعمال
کھلا ہو دھوپ سے کھوپڑی چٹخی جاتی ہو مگر کوئی کہے کہ جی نہین آفتاب ہے کہان
یون ہی آپ جناب غفران مآب کو جھوٹھلایا چاہتے ہین آپ ہی کی ہم مذہب مولف
تاریخون مین لکھ چکی ہین اور باسناد کھہ چکے ہین کہ حضرت عائشہ نفس رسول اللہ
سے لڑین اور جب ہار کے محبوس ہوئین تو بصرہ سے ٹلتی ہے نہ تھین تو جناب
امیر علیہ السلام نے اوس اختیار کے نفاذ سے جو جناب رسول خدا نے دی رکھا
تھا کہ میری حیات وممات مین جناب امیر مختار ہین کہ جسکو میری ازواج سے چاہین
طلاق دین تو ڈرین تو مدینہ کو تشریف لے گئین ہان اگر آپ کے اعتقاد مین توبہ
کی ہو تو اور بات ہے مگر کس کام کی **شعر** در دل ہوس گناہ بر لب توبہ ہذیان
توبہ ناصواب یارب توبہ ۰۰ بعد شہادت جناب امام حسن علیہ السلام حضرت
عائشہ ہی نے جنازہ حضرت امام حسن علیہ السلام پر تیر چلوائے تھے یا کسی
اور نے حضرت آپ کا کیا کہنا ہے جس کو آپ چاہتے ہین قبول کر لیتے ہین اور
جو مثل آفتاب کھلا ہوا ہوتا ہے اوسکو جھوٹھلا ڈالتے ہین چنانچہ آپ کے شاہ صاحب
اپنے کید شصت وپنجم مین لکھتے ہین آنچہ در حق پیغمبر از مبالغات مشہور یالبتہ عوام

دایرہ و سایر ہست و عندالمحدثین صحیح اصل ندارد مثل لولاک لما خلقت الافلاک
در حق امیر المومنین باشد آن را صحیح و قطعی دانند وجہ انکار اس حدیث قدسی کا شائق
صاحب کو وہ دعوے ہوا جسکو ملا طغرا نے نہایت خوبی سے اسطرح رسالہ انوار المشارق
مین لکھا ہے رباب بدین شبہ مترنم گردیدہ کہ ترانہ لولاک لما خلقت الافلاک
از سازندہ کار با در شان قوال شریعت صادر شدہ ہست اگر مغنیہ اش پردہ راستی
میداشت و رقص خود افلاک از برائے آن زیب دایرہ حیات مے بود ہرگہ مقام
گزین خلوت عدم گردید بیبالیست کہ در بزم وجود افلاک از رقص باز ماندہ حالانکہ
باصول لقا میر قصند قانون بدین جواب زمزمہ کرد کہ بموجب سرود انا و علی
من نور واحد بعد از رخ نہفتن قوال شریعت ساقی کوثر در بزم وجود
بمنزلہ او بود لہذا رقاصان افلاک گوشہ گیر عدم نشدند و چون مقامات دوازدہ
امام بحیثیت شیعہ ہدایت یکیست از بلند آوازگی امامت این دور تا ساقی کوثر
ہر یک بمنزلہ دیگرے نور بخش انجمن ہستی گشتند ازین ترنم ظاہر شد کہ بادہ پیماے ہدایت
باقی یعنی صاحب الامر بمنزلہ آن نوازندہ امتان ہست وقتیکہ مقام گزین رحلت
شود یقین کہ بزم گیتی خلل پذیر خواہد گردید و بنا بر قول اذا السمآء انشقت
افلاک رقص پیشہ چون جلاجل دایرہ پارہ پارہ خواہند سد" اور چونکہ ملا
طغرا کی توسیق قول کے لئے فخر رازی کا مقولہ رواتح القرآن مین اسطرح موجود
تہا ان اھلبیتہ لیساؤنہ فی خمسۃ اشیاء یعنی بتحقیق کہ اہل بیت
رسول خدا مساوی و برابر رسول خدا اند در پنج چیز فی سلام یکے در سلام قال
السلام علیک ایھا النبی فرمود خداوند عالم کہ سلام بر تو باد اے
پیغمبر خدا و قال سلام علی آل یٰسین و فرمود خداوند عالم کہ سلام باد بر آل
یاسین و فی الصلوٰۃ علیہ فی التشہد مساوی فرمود خدا آل رسول را

یا رسول و رفرستادن صلواۃ در تشہد نماز و فی الطہارۃ قال طٰہٰ وساوی
فرمود آل رسول را با آنحضرت در طہارت پس فرمود رسولخدا را طٰہٰ اے یا طاہر
وقال یطہرکم تطہیرا و فرمودہ دربارۂ اہل بیت آنحضرت کہ پاک
سیفرمایدشمارا پاک کردنی و مساوی فرمود اہل بیت آنحضرت را با آنحضرت در حرام
بودن صدقہ۔ و در محبت پس فرمود فاتبعونی یحببکم یعنے متابعت من کنند
خداوند اعالم شمارا دوست میدارد و قال قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ
فی القربیٰ و فرمود کہ بگو اے رسول خدا کہ من سوال اجرے بر رسالت نمی نمایم
مگر مودت را در اقربائے خود وقال علیہ السلام النجوم امان لاھل
السماء واھل بیتی امان لامتی یعنے ستارہا امان اہل آسمان اند و اہل
بیت من امان از برائے امت من باشند در روایتے ست کہ امان اند بر اہل
زمین فاذا ھلک اھلبیتی جاء لاھل الارض من الایات ما کانوا
یوعدون پس ہرگاہ اہل بیت من ہلاک شوند از برائے اہل زمین آیات وعید
بیاید و فی اخریٰ لاحمد و در روایتے دیگر از احمد ست فاذا ذھب النجوم
ذھب اھل السماء واذا ذھب اھلبیتی ذھب اھل الارض ذکرھا
فی الصواعق محرقہ پس ہرگاہ ستارہا رایل شود اہل آسمان باقی نمانند و ہرگاہ
اہل بیت من بروند اہل زمین ہلاک شوند ذکر کردہ آنرا در صواعق محرقہ ـــ
ہر چند صاحب تحفہ نے اسمین بہی سعی نامشکور فرمائی ہے کہ اہل بیت مین صرف ازواج
جناب رسولخدا کو مخصوص کرین مگر آخر قبول کرتے ہی بن پڑا ہے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جناب امیر و حسنین علیہم السلام و جناب سیدہ
صلواۃ اللہ علیہا کو واقعی اہل بیت فرمایا یونہین آیہ مودت کے معنی گڑھے کہ مراد
رسولخدا کی محبت اہل بیت کی خواہش سے یہہ نہ تہی کہ بمعاوضہ رسالت اپنے

اہل بیت کی محبت امت سے چاہین وحالانکہ یہہ صریح بناوٹ ہے جبکہ خود حق تعالےٰ نے ایسی درخواست کرنیکا آپکو صاف صاف حکم دیا۔ غرضکہ جناب شاہ صاحب نے جہانتک ہوسکا ہے ابتداہی سے دفع دخل وقلع وقمع کرنیکی فکر کی ہے باوجود باوجود حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو اوڑادین مگر اونکے حصہ مین اسکے معاوضہ مین جو آیا وہ آیا الا اونکی کسی نے حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک کے بابتہ نہ سُنی چنانچہ جو مولد شریف غلام امام شہید نے تحفہ اثنا عشری کی تالیف کی عرصہ کے بعد لکھی ہے اور جسکو اہل سُنت برابر پڑھا کرتے ہین اوسکے ابتدا ہی مین موجود اور مرقوم ہے کہ ،، اوس کے وجود با جود سرا پا مقصود کو قبل وجود جمیع کائنات کے خزانہ اختصاص کنت کنزاً مخفیاً سے خلعت خاص لولاک لما خلقت الافلاک کا پہنایا اس اختلاف کی بابت سوا اسکے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ غلام امام شہید نے شاہ صاحب کے قول کو مہمل اور بے اعتبار سمجھہ لیا تھا بہرکیف قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمۃ کا تبرا کرنا مین اوپر لکھہ آیا ہون مجھے میان مٹھو کی طرح تو نبی جی بہیجو کی رٹ لگانی آتی نہین کہ بار بار ایک ہی بات کی تکرار کرون لیکن آپ کو تبرا سُننے کا شوق ہو تو چند صفحے اولٹ کے دیکھہ لیجئے یا مجالس المومنین کو ورق ورق اولٹ کے اپنے آنکھونکو سینکیئے اور دیکھئے کہ اوس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی بابت جو جناب غفرانمآب نے لکھا ہے صحیح ہے اور تب آپ بہت خوشی سے کہین گے کہ ہان جی ہان وہ قاضی نور اللہ بھی ویسے ہی تھے جیسے جناب غفرانمآب اور اپنے لکھنے پر آپ بہت نادم ہونگے۔

آیات بینات از الفاظ حقیقت مین مجتہد صاحب صفحہ ۷ اسطر ۱۲ تا الفاظ ہمان پیش آمد صفحہ ۸ اسطر ۴ ـــ

آیت آخری اے جناب اب آپ اپنے حق مین اپنے ہی لکھے کو فرمائین گے

میرے لکھنے اور تکلیف دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے اور بجائے خود دیا ور ملیان خود فرمائینگے شعر دل دارم کہ سامان نیست اورا؛ بدل دردے کہ درمان نیست اورا؛ ماشاء اللہ منشی سبحان علی خان کی تحریر کے فقرات کا بے محل اور موقع نقل کرنا ویسا ہی ہوا جیسا کہ منشی سبحان علی خان صاحب کی سنا جاتا ہے کہ کسی نے پوچھا تہا کہ تمہارا کیا نام ہے تو اوسنے کہا کہ گلاب یہہ سنکر خانصاحب نے با وصف کمال تہذیب جو دل مین آیا اوسکو نہ روک سکے اور رکھدیا کہ بے فصل کا ہے اوسنے نہایت بیباکی سے جواب مین کہہ سنایا کہ اسی لئے تو کم تو ہے واللہ اعلم کس بحث خاص مین ایسے علمای جناب منشی صاحب نے اپنا تالم ظاہر کیا ہوگا جسکو آپنے بے موقع جناب غفران مآب پر چسپت کرنا چاہا ہے لیکن آپ کے علما کی ایک نہین سو جواب ناصواب دکھلا سکتا ہون کہ جس مین اونہون نے دور اندیشی نہین کی اور وہم سے ایک بات کہدی اور اوسکی لیپ پوت آپ کی دوسرے علما نے کی مگر ناحق کی باتون مین یہہ احقر اپنی اوقات ضایع نکرکے آپ ہی کی تحریر کا حوالہ دینے کو کافی سمجہتا ہے کہ آپ نے بڑی طمطراق سے کس کس اقوال کو جناب قاضی نور اللہ شوستری کے سر باندھکر حفظ ما تقدم نہ کیا تہا یون ہی کسی عالم گمنام شیعہ نے اگر حفظ ما تقدم نہ کیا ہو تو نہ کیا ہوا دوسرا فقرہ بے سر و پا ہے نہ معلوم منشی صاحب نے آپ کے علمائے مورخین کے حق مین لکھا ہے یا کس کے اور ناقص اخبار سے کسکی رگ جان پر آفت ڈہائی ہے اور تیسرا فقرہ تو ایسا مہمل ہے کہ آپ ہی اوسکو سمجھے ہونگے ہمین چونکہ حاجت نہین ہے کہ ہم وہ کتاب ڈھونڈھین اور نہ ہم کو پروا ہے کہ منشی سبحان علی خانصاحب نے کیا لکھا تہا نہ جواب دینے کی ضرورت ہے۔

آیات بینات از الفاظ الحاصل جو کہ ہم نے لکھا صفحہ ۸ سطر ۴ تا الفاظ تا بد کا یاد

آتا ہے صفحہ ۱۹ اسطر ۲ —
آیت آخری خشم کنی بیگناہ بر شکنی بے سبب ؛ افسوس کہ آپ نہ سمجھتے ہین اور
نہ سمجھنے کا قصد کرتے ہین اور غیظ و غضب کے نتیجہ مین عبث اپنے کو ہنسا تے
عین مانا کہ آپ بڑے دقیقہ سنج نکتہ رس ہین مگر ظاہرا اس غصہ اور خفگی کی دو علت
ہین یا تو وہ پرانی ہے جو اوستاد سے سیکھی اور جسنے سنی بنا دیا یا جناب غفران
ماب نے بارھوین باب تحفہ اثنا عشری کا جواب لکہا اور شاہ صاحب کے اس
دعوی کو کہ شیعہ ان کی روایت سے ثابت کرینگے کہ وہ صحابہ جسکو صحابیت
کے فہرست سے شیعہ خارج کئے ہین لایق بیزاری ہین نہ چلنے دیا اور صرف
غصہ حضرت کو سمجھنے پر قادر نہین ہونے دیتا تو ہماری عرض یہ ہے ع سینہ را
پاک از کدورت کن کہ خوش بیشود و اگر غم و غصہ مین ہے صرف تضع و بناوٹ
پر آرہی ہے تو وہ لادوا ہے اگر آپ کو علم و فضل ہے تو آپ اس کے مصداق ہین
ع ہر کرا در کف چراغی ہست بینائی کم است ؛ نہ تو آپ نے تجرید کو پڑہا نہ مجالس
المومنین ہی کو دیکہا مگر غل ہے کہ مچا رہے ہین کہ جو قاضی نوراللہ شوستری نے
نہین فرمایا اوسیکو آپ اونکا فرمودہ کہے چلے جاتے ہین اور کبہی تو آپ لکہتے
ہین کہ محقق طوسی نے فرمایا ہے کہ محاربوہ علی کفرہ و مخالفوہ فسقہ کبہی ارشاد
کرتے ہین کہ محقق طوسی نے یون لکہا ہے کہ فمخالفوہ فسقہ و محاربوہ کفرہ اور بلا
خیال اس کے کہ جناب شاہ صاحب نے جو دعوی کیا تہا اوسکی رد مین جناب
جناب غفرانماب نے اپنے جواب کو مدلل فرمایا تہا کہ کفر تو ایک طرف
فساق بہی تو بیزاری سے محفوظ نہین رہ سکتے اور فاسق سے بہی قطع نظر کیجے
تو ایک ضرورت دین کا جو منکر ہو وہ بہی مورد ملام ہوتا ہے پہر سخن سازی سے
کیا فایدہ بر تقدیر کالنفظ جو کالک جواہر سلک جناب غفرانماب سے نکلا وہ

لکھا ہوا ہے کہ اگر محقق طوسی نے غیر محارب حضرت علی کو کافر نہین کہا تو بھی تو فاسق کو نجات لعنت سے نہین ہے یہہ آپ کی خوش فکری ہے کہ آپ یہہ سمجھتے ہین کہ جناب غفران مآب نے یہہ خیال فرمایا ہو کہ شاہ صاحب معنی اوس فقرہ کے جسکو شاہ صاحب نے محقق طوسی کا لکھدیا تھا نہین سمجھی مگر چونکہ کوئی بڑی بات نہتی لہذا تحریر فرمادیا کہ اگر طوسی علیہ الرحمہ نے لکھا بھی ہو تو بھی آپ کا مطلب حاصل نہین ہے افسوس ہے کہ آپ نے ناحق الجھن اپنے لیئے پیدا کی اور چونکہ ہم نے صریحًا آپ کو نشان اور پتہ دیدی کہ جنکی نسبت آپ کو حسن ظن ہے کہ قاضی نور اللہ شوستری کافر نہ جانتے تھے اور نسے کیا مسلوک فرمایا ہے اور اسپر بھی اگر آپ سیدھی عبارت کو پہیلی سمجھتے ہین اور مطلب فہم اقدس مین نہین آتا تو مجبوری ہے اور آپ کی سمجھ مین کہ آلی نسبے عبارت جناب غفران مآب بے معنی نہین ہو سکتے اسلیئے کہ آپ ہی غور فرمائین کہ اگر ایک اندہا اپنی صورت آئینہ مین نہ دیکھہ سکے تو آئینہ کو دھندلا نہین کہہ سکتا۔

آیات بینات از الفاظ اب ہم اس سے بحث کرتے ہین صفحہ ۹ اسطر ۲ تا الفاظ فہمی حضرت تک صفحہ مذکور سطر ۲۵۔

آیت آخری جبکہ خود سرکار کا اقرار ہے کہ لفظ فاسق کبھی معنی مرتد اور کافر کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے تو یہہ خامہ فرسائی اور طوالت بے سود کتاب کے حجم بڑہانے کے لیئے کی گئی ہے مگر جو اقرار کفر کی پھیر توجیہہ فرمائی ہے کہ قرینہ اور سیاق عبارت کا ہونا ضرور ہے سو وہ کلام محقق طوسی مین مقصود تو یہہ بھی حضور ہی کا کام ہے کہ ساری عبارت محقق طوسی کی تو نہ لکھا اور اتنا لکھکر کہ محقق طوسی نے بقول مُلا نور اللہ شوستری کی یہہ لکھا ہے کہ مخالفوہ فسقہ ومحاربوہ کفرہ پھر دعوی کرنا کہ سیاق عبارت سے جو ہم کہتے ہین وہ ہی پیدا ہے اگر یون ہی محبت ہے تو بہتر ہے آج یہہ لکھئی کلمہ قرآن مجید سے لا تقربوا الصلوۃ پڑہکر

نماز پڑھنا ترک کرادیجیے اور فرمائی جاے کہ سیاق عبارت سے تو صریح ممانعت ہے
کہ نماز کے نزدیک نہ جاؤ اور جو کوئی کچہ سمجھے اوسکو بھی فرما کر کہ لا کے معنی نہین کے کھلے
ہوے ہین اور تقربو کے معنی قریب جانیکے اور صلواۃ تو نماز کو کہتے ہین پس اسکو
سمجھنا اور سمجھانا کیا ہے جناب یہہ ساری آپ کی بناوٹ ہے کہ محقق علیہ الرحمتہ نے
دو فریق قایم کئے ایک وہ جنہون نے حضرت علی سے مخالفت کی اور دوسرے
وہ جنہون نے اونسے لڑائی کی اور دونو کے نسبت دو حکم قایم کئے مخالف کو فاسق
قرار دیا اور محارب کو کافر تو اس سے فائدہ ہے کیا نکلا کیا جناب محقق طوسی نے
یہہ بھی لکھدیا کہ فاسق سزاوار لعنت ہے اور کافر مستحق لعنت نہین ہے اسواسطے
کہ ما بہ النزاع تو یہہ ہی امر باب ۱۲ التحفہ اثنا عشری مین تھا یہہ آپ کی فہم عالی کا قصور
ہے کہ جو جناب غفران مآب پر ناسمجھی سے معترض ہین اگر اپنے دعوی کو ثابت کرنا
مدنظر تھا تو محقق طوسی علیہ الرحمتہ کی کتاب سے یہہ نقل فرمائی کہ اوس جناب نے
یہہ بھی فرمایا ہے کہ محارب حضرت علی پر صرف لعنت کرنا چاہیے اور مخالفت
حضرت علی پر لعنت نکرنا چاہیے مگر آپ کی خاطر سے مجھے اسقدر کہنا لابد ہو گیا کہ جناب
غفران مآب نے بحکم کلام الملوک ملوک الکلام جیسا حق تعالے نے شیطان الرجیم
کے بارہ مین ایک ہی جرم کی پاداش مین کافر اور فاسق کہا اور محاربو علی کفرہ
ومخالفوہ فسقہ کی بابت جو محقق طوسی نے لکہا تھا مراد لی ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالے
سورہ بقر پارہ اول کے چوتھے رکوع مین فرماتا ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَ
كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ یعنی ہرگاہ کہا ہم نے فرشتون سے کہ سجدہ کرو آدم
کو پس سجدہ کیا ملایکہ نے مگر عزرائیل نے انکار کیا وغرور کیا اور وہ ہوا کافرون
سے اور پھر اوسی شیطان کی بابت فرمایا حق تعالے نے سورہ کہف سیپارہ

پندرہ رکوع ۹ این وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا معنی و یاد کرو کہ جسوقت کہا ہم نے واسطے ملایکہ کے کہ سجدہ کرو تم واسطے آدم کے پس سجدہ کیا اونہون نے مگر ابلیس نے جو تہا قوم جن سے پس انکار کیا حکم رب اپنے سے پس لیتے ہو تم ابلیس کو اور ذریت اوسکی کو دوست سوای میرے حالانکہ وہ واسطے تمہارے دشمن ہے اب غور فرمائیے کہ ایک جگہ شیطان کے سجدہ نکرنے سے شیطان کو حق تعالے نے کافر کہا اور دوسری جگہ بہرا دسی قصور کا اونہین الفاظ مین اعادہ کیا تو فاسق فرمایا شاید آپ دونون آیات مین کوئی نیا سیاق نکالین تو اور بات ہے ورنہ ظاہر ہے کہ محقق طوسی نے بھی یون ہی دو جگہ مین محارب اور مخالف کو تحریر فرمایا مگر مراد دونون کی جدا گانہ آپ سمجھین ہین اگر آپ کی خوشی ہے تو وہی معنی لیجیے جو آخر مرتبہ مین حق تعالے نے شیطان الرجیم کو دی اور یون سمجھی کہ جناب محقق طوسی نے یہہ فرمایا ہے مخالف علی کے فاسق ہین اسواسطے کہ موافق وحی حق تعالے کے حکم دیا پیغمبر خدا نے اپنی اُمت کو کہ امام جانو اپنا علی کو چنانچہ مان لیا اون سب نے مقام خم غدیر مین اور بیعت کی اون سب نے اور تہنیت دی عمر ابن خطاب نے بخ بخ لک یا علی کہکر کہ سردار ہوئی آپ ہمارے مگر بعد انتقال رسول خدا کے فسق کیا اصحاب ثلاثہ نے اور ہمدردی اونکی دوستون نے اونکے پس تم دوست رکھتے ہو اونہین اصحاب ثلاثہ کو اور اونکی ذریت کو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہین واسکے سوا یہہ بھی ملاحظہ کیجیے قرآن مجید کے سپارہ اول رکوع ۱۲ سورہ بقر کو جس مین ایک ہی جگہہ کفر اور فسق ایک ہی معنی مین ہے وہ آیت یہہ ہے وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ جسکے معنی یہہ ہین کہ بتحقیق ہم نے نازل کی تجہہ پر آیات بینات اور نہین کفر کرتے ہین ساتہہ ان آیات کے مگر فاسق

ملاحظہ فرمائی کہ کیا فرق ہوا یعنی کافر اور فاسق مین کیا کہی گا کہ یہان بھی حکم کافر کا اوسکا ہے اور فاسق کا اور اسکو اگر آپ مان لین پہر قصہ فیصل ہے نہ بحث ہے نہ تکرار ہاں
وسمجھ لیجئے کہ جو محقق طوسی نے فرمایا وہ ہی جناب غفرانمآب نے لکہا اور نہ سمجھئے تو
اختیار ہے مجہے بحث ہی ناگوار ہے کہ کہان فضایل صحابہ لکہنے کا آپ نے دعوی کیا
تہا کہان لعنت ملامت کی گرداب مین آگئے اور وہ مکروہ بحث پیش کردی جسکو
اہل سنت نہایت برا جانتے ہین اور حکام کے حضور مین فریاد کرتے ہین —

آیات بینات از الفاظ قطع نظر اس کے مجتہد صاحب کو صفحہ ۱۹ سطر ۲۵
تا الفاظ ہر چہ بیند اہد دل تنگ مگو صفحہ ۲۰ سطر ۱ —

آیت آخری کمال افسوس ہے کہ باوجود جاننے اس حکم کے کہ گناہ صغیرہ بھی اصرار سے
کبیرہ ہوجاتا ہے چہ جائیکہ دروغ جو کہلا ہوا گناہ کبیرہ ہے اوسکی تکرار العیاذ باللہ
جب ہم اس عبارت کو جو ہمارے روبرو بار بار نقل کیجاتی ہے اور اوسکی ساتہہ
عجیب وغریب فروعات بیان کیجاتی ہین تو ہمارا خون ایسے گناہ سخت اور شدید
پر تپلا ہو ہو جاتا اور ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تقریر شوخ اور بیباکانہ کا نتیجہ خدا
کی حضور مین کیا ہوگا اور اس کا بہی ہم کو تعجب ہے کہ جب حق تعالے ایسے سخت
گناہ کو بار بار سرزد ہوتے دیکہتا ہے تو گنہگار کو سزا کیون نہین دیتا مگر پہر ہم
اپنے تالم کا اور عدم قہر وغضب حق تعالے اوسی کے وعدہ ترحم امیز سے علاج
کر لیتے ہین کہ حق تعالی ہر گنہگار کو دار دنیا مین مہلت دیتا ہے تا شاید وہ اپنے
کردار پر توبہ و استغفار کر کے عفو کا خواستگار ہو ہم کہان تک کہین اور لکہین
کہ قاضی نور اللہ شوستری نے جیسا کہہ آپ فرماتے ہین ہرگز نہین لکہا ہے اور نہ
آپ کے قلم فصاحت رقم سے جو کچہہ نکلا اوس کے بابت اسی قدر بس ہے **شعر**
امی ملامت گوی بس جائیکہ تابد آفتاب ﴿ ذرہ سرگشتہ را چہ جای گرد او ردنسبت

آیات بینات از الفاظ اور اگر مجتہد صاحب کو لفظ فاسق صفحہ ۲۰ سطر ۱ تا الفاظ استغفر اللہ استغفر اللہ صفحہ ۲۰ سطر ۲۲ —

آیت آخری جو مضمون پوچ و لچر ہوا و راپنے اوپر خود گواہ ہو اوس کے بابت کچھہ لکھنا فضول ہے اور گالی کا جواب گالی دینا بالکل ہمارے مذاق کے خلاف ہے ع مہ نور می فشاند و سگ بانگ می زند، مگر چونکہ آپ کو خواہ مخواہ اصرار ہے تو مین عرض کرتا ہون کہ صاحب تحفہ کی روح مبارک سے استفتا کیجیے کہ کیون حضرت اپنے سورہ نور کی اس آیت سے مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ کی سند پر تحفہ اثنا عشری کے ساتوین باب مین بذیل حدیث ہفتم صفحہ ۲۴۰ مطبوعہ نول کشور مین کیون یہہ لکھا ہے،، در قرآن مجید منکر خلافت ثلثہ را نیز در آیہ استخلاف کافر فرمودہ،، حالانکہ قرآن مجید مین تو لفظ فاسق کی ہے اور یہہ بھی اونسے ضرور پوچھیے کہ ہرگاہ آپ خلافت چہارم جناب امیر علیہ السلام کو آیہ استخلاف مین داخل سمجھتے ہین تو آپ نے حصر کفر کا منکر خلافت ثلثہ پر کیون کیا آپ تو اپنے کید مین فرماتے ہین کہ شیعہ ناحق تہمت دیتے ہین کہ اہل سنت کو بغض رکھنا جناب امیر علیہ السلام سے ضرور ہے مگر یہہ بغض نہین تو کیا ہے کہ تین خلیفہ کی خلافت منکر کافر ہوا اور چوتھے اور پانچوین کی خلافت کا منکر مومن اور پاک سنی ہوا اگر عالم رویا مین وہ فرمائین کہ میان اگر خلافت خلفاء چہارم و پنجم کو بھی ہم کافر لکھہ دیتے تو پھر معاویہ کی گت ہمارے اوس بیان کی خلاف ہو جاتی جو ہم نے لکھہ ڈالا ہے کہ معاویہ پر ہم لعنت نہین کر سکتے اور تب اپنے عالم کے تقدس کے بھجن گائے —

آیات بینات از الفاظ اب مین اس امر سے بحث کرتا ہون صفحہ ۲۰ سطر ۲۲ تا الفاظ سفنی بنانیوالے کے سر پر ٹپکتا صفحہ ۲۱ سطر ۲ —

آیت آخری اب حقوات کے بابت عرض کرنا فضول سیاہی اور قلم کو ضایع کرنا

اور کاغذ کا دل رگڑتا ہے مگر کسی کا اسر شکنی کو نہین ملتا تو خود حضور بدولت کا فرق بلا
فرق موجود ہے جیسا آپ چاہین اوسیر شکین کوئی بھی مالع ہو گا چاہو نہ سنئی چاہئی
جناب محقق طوسی کی خدمت مین عرض کیجئے شعر دریاب کہ جان خراب گشتہ ہست
دل زآتش غم کباب گشتہ ست ؎
آیات بینات از الفاظ صاف یہہ کہدینے کو صفحہ ۱۲ سطر ۲ تا لفظ میبر و هر جا که
خاطر خواہ اوست صفحہ ۱۲ سطر ۱۱—
آیت آخری — ع — برین عقل و دانش بباید گریست ؎ مگر یہہ تکلیف حضور
کے لیئے ہے اگر آپ کے شاہ صاحب نے کفر کی تحقیق مین مقولہ محقق علیہ الرحمتہ کا
پیش کیا ہوتا تو البتہ جیسا آپ فرماتے ہین جناب غفران مآب علیہ الرحمتہ تو نقاد
علم و فضل تھے وہی الفاظ کہدیتے جو آپ نے بڑی دیر مین بہت کچھ لکھہ لکھا ارقام
فرمائی ہین شعر من دلیری ندیدم کش این نهاد باشد ؎ زین فتنہ تا دلم بسیار یاد باشد
آیات بینات از الفاظ جناب قبلہ و کعبہ شروع کتاب مین صفحہ ۱۲ سطر ۲۲
تا الفاظ شاباش ایسی فہم پر صفحہ ۲۳ سطر ۹—
آیت آخری بڑی بات ہے کہ آپ نے بھی اقرار فرما کر اپنے ہم جنسون اور ہمداجون
کو مطلین کیا کہ تحفہ اثناعشری کے بارہوین باب مین صاحب کتاب نے کیا دعوی
کیا تہا اور کیا ثابت کرنے کا قصد کیا تھا اور جناب غفران مآب کا جواب اوسی
بابت مقید اور محدود تہا اور آپ کی بھی سمجھہ مین اچھی طرح آگیا کہ شیعہ امامیہ
اسپر متفق ہین کہ اصول دین مین سے جو ایک کا منکر ہو وہ مومن نہین ہے اور
ملاعین مین اوسکا شمار ہے مگر یا ان منکر امامت پر حکم کفر کا اور دنیا مین نہین ہے
مگر عقبی مین وہ قطار کفار مین شمار ہو گا الا یمان بھی لعنت سے نہ بچیگا ربا جو
آپنے فرمایا ہے کہ حضرت طلحہ و زبیر و عایشہ کے زمانہ مین ایمہ اثناعشر کا

سمجھتے جو وہ اونکے قایل ہوتے اور اگر وہ ایمان نہ لائے یہہ قصور اونکا ہے یا معاذ اللہ
خدا کا تو جیسا آپ ہی کا حصہ ہے اللہ اللہ یہہ غصہ اور یہہ بیباکی کہ خوف خدا بھی بالائے
طاق لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کو قران مجید سے آپ پڑہکر
منکرین امامت کا آپ سمجہا نہین چھوڑ سکتے مین نہین سمجہتا کہ آپ شرح نزول اس آیہ وافی
ہدایہ کو نہ جانتے ہون مگر چونکہ آپ کا مطلب ہے اور رہے اسلئے آپ نے جہلایا نا
سمجہو نکو یہہ باور کرانا چاہتا ہے کہ جو اخبار بابت اون واقعات کے جو آیندہ آنیوالے
ہین اور جیسا ایسی آیات اور نشانات کے پیش آنے کی بابت پیشین گوئی کی گئی
ہین اونکے یقین کرنیکی حق تعالے نے تکلیف نہین دی ہے سو بخبر ہے اب ہم لاچار
ہوکر تطویل کلام پر مجبور ہوتے ہین سنئے معنی آیت کے یہہ ہین کہ نہین تکلیف کرتا ہے
خدا کسی نفس کو مگر بساندہ طاقت اوسکے اگر ان الفاظ پر کوئی جوڑ کہے کہ میرے نفس
کو ایسی چیز کی قدرت نہین ہے کہ مین چوری نہ کرون یا ایک شرابی یہہ کہے کہ مجہسے
ضبط نہین ہوسکتا کہ مین بے شراب پیئے رہون اور اسی آیت کو آپ کے سامنے
پڑہ دے اور آپ مفتی بھی ہون تو آپ اوسکو معذور فرماوینگے ظاہرا آپ یہہ
فرماوینگے کہ خدا نے ہرگاہ چوری نہ کرنے اور شراب نہ پینے کی تکلیف قران مجید
مین دی ہے اور وہ ایسی تکلیف ہے کہ نفس انسانی اوس تکلیف کے اوٹہانے
پر قادر ہے لہذا تو سزا سے نہ بچے گا تو یہہ آپکا فیصلہ صحیح ہوگا مگر ایک شخص اہل سنت
سے یہہ کہے کہ یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو کچھ بندے کام کرتے ہین بہلا یا برا بلکہ
جو دنیا مین ہوتا ہے سب خدا کی تقدیر سے ہے یعنی جو خدا نے پہلے مقرر کر رکہا تہا
تو آپ اوس سے یہہ نفرماوینگے کہ ایسا سمجہنا داخل ایمان ہے وخیرہ وشرہ من
اللہ تعالے کا حوالہ نہ دینگے مگر جو وہ کہے کہ قران مجید مین تو ایمان کی تعریف نہین
ہے وخیرہ وشرہ من اللہ تعالے مترجم ہے بلکہ صریحًا اوسنے فرمایا ہے کہ نہین تکلیف

کرتا ہے خدا کسی نفس کو مگر ساتھہ طاقت اوسکے اور مین ظاہر طور دیکھتا ہون کہ بکرنے
عمر کو قتل کیا خالد نے اپنی کلہاڑی سے ہرے بہرے پیڑہ کو کاٹ کے گرا دیا منصور نے
کبوتر کی گردن مروڑی اور ریکا کے چٹ کر گیا تو مین کیسے کہون کہ یہہ سارے افعال
خدا نے کئے اور ایک ذرا سی بات ہے کہ ایک طمانچہ مین آپ کی بہی گردن اور بہ
اوس کی بابت آپ مجہسے مواخذہ نکرین یا کوئی یہہ بڑی طاقت سی کہی کہ بہلا یہہ بہی
ممکن ہے کہ مردہ قبر مین زندہ ہو کر نکیرین کے سوالات کا جواب دے معلوم
نہین کہ اوس بیچارہ کو آپ ایماندار کہین یا بے ایمان اگر بے ایمان کہین تو پہر ہم
جو منکر امامت کو بے ایمان کہین تو لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
ہے اوسکا بچاو آپ کیونکر فرماتے ہین اب سُنیئے کہ ہمارے یہان تفسیر اس آیت
کی یہہ ہے کہ فرمایا حق تعالے نے آمَنَ الرَّسُوْلُ یعنے اعتقاد رسول یعنی محمد کا
کیا بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ ساتھہ اوس کے جو اون پر بہیجی گئی مِنْ رَّبِّهٖ اون کے
پروردگار سے کہ وہ قران مجید ہے اور احکام شرع اور یہہ گواہی ہے حق تعالے
کی جناب رسول خدا کے صحیفہ ایمان پر اور اونکے جازم ہونے مین امر دین کے
یون ہی وَالْمُؤْمِنُوْنَ مومنین امت بہی گرویدہ ہین کُلٌّ یعنے تمام اون مین سے
یعنی پیغمبر صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم اپنی امت سمیت آمَنَ بِاللّٰهِ گرویدہ ہوئی
ہین وحدانیت حق تعالی پر وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور اوسکی فرشتون پر جو مقرب درگاہ
الہی ہین نہ یہہ کہ وہ اوسکی لڑکیان ہین جیسا کہ یہودیون کا خیال تہا وَكُتُبِهٖ
اور اون سب کتابون پر کہ حق تعالے نے بہیجوائے ہین اور اوسی حق تعالی کا کلام
وَرُسُلِهٖ اور تمام اون پر جو اوس کے مرسل ہین وہ ہر ایک پاک اور معصوم
ہین اور اوس کے بندگان برگزیدہ ہین خلاف اہل کتاب کے جو بعضی کتابونکو
مانتے ہین اور بعضی کا انکار کرتے ہین اور بعضے پیغمبرونکو ابن اللہ کہتے ہین جیسے حضرت

عیسی اور عزیز کو اور سب اتفاق کرتے ہین لَا نُفَرِّقُ کہ نہ ہم فرق کرتے ہیں
نہ جدا ای ایمان مین وَ کہتے ہین بَيْنَ اَحَدٍ درمیان کسی کے مِّنْ رُّسُلِهٖ اور
اوس کے رسولون مین سے کہ کسی کی اونمین سے ہم تصدیق اور کسی تکذیب کرین
بلکہ ہم اون سب پر ایمان لائے ہین وَ قَالُوا کہا سب مومنون نے سَمِعْنَا
سنا ہم نے اور قبول کیا خدا کے قول کو وَ اَطَعْنَا اور ہم نے اوس کے حکم کی اطاعت
کی واسطے اپنی امرزش کی غُفْرَانَكَ رَبَّنَا ای ہمارے پروردگار وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ای تیری طرف ہماری بازگشت ہے بعد موت کے یہ آیت تا آخر
سورہ بلا واسطہ جبرئیل کی شب معراج مین جناب رسول خدا پر نازل ہوئی چنانچہ
چنانچہ صحیح مسلم مین بروایت ابن مسعود کے وارد ہے کہ شب معراج مین جب جناب
رسول خدا سدرۃ المنتہی پر پہونچے تو تین چیزین عطا ہوئین اول نماز ہای پنجگانہ
دوسری دونون آیت آخر سورہ بقرہ تیسری امرزش ذنوب کبایر امت
مرحومہ بعد توبہ کے جو شرک نہ کرین و ینابیع مین لکھا ہے کہ جب حضرت رسول
خدا صلعم معراج کو گئے اور منزل پر پہونچے کہ مقام قاب قوسین اور ادنے سے ہے
تو جناب عزت سے خطاب ہوا کہ ای محمد جو چاہتے ہو مانگو کہ ہم عطا کرین فرمایا
اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ الطَّيِّبَاتُ الطَّاهِرَاتُ حق تعالیٰ
کی جانب سے جواب ملا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ جناب رسول خدا نے بھی کلام الہی کے ساتھ موافقت کی اور فرمایا
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ حق تعالیٰ نے فرمایا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
جناب سید عالم نے اس مضمون سے مناجات کی کہ مجھے اس کرامت کا شربت

ہے مومنون امت کی گو اراانہین ہی حق تعالی نے فرمایا والمومنون کل امن تا آخر
بعد اسکے جناب رسول خداسے پوچھا تمہاری امت میری احکام کی قبول مین کیا
کہتی ہی تو رسول خدا نے عرض کیا کہ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا تب جواب ملاکہ ہرگاہ
وہ منقاد جمیع اوامر الہی مین لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ۔ تکلیف نہین کرتاہے خدا نفساً
کسی نفس کو اِلَّا وُسْعَہَا مگر اوسکی طاقت سے کم ہو اور اوسکی قدرت کو گنجایش
ہو لہذا ارشاد ہوا سترہ رکعت سے زیادہ نماز فرض نہین کی اور سال بھر مین ایک
مہینہ سے زیادہ روزہ واجب نہین کیا گو کہ بندہ کو اوس سے زیادہ طاقت ہے
لَہَا مَا کَسَبَتْ اوسی نفس کے واسطے ہے جو کچھ کرے نیکیون سے یعنی نیکیون
کا فایدہ اوسی کے حق مین عاید ہو گا وَعَلَیْہَا مَا اکْتَسَبَتْ اوسی نفس کے واسطے
ہے جو بدیان کرے یعنی گناہون کی جزا سوا اسے اوس کے اور کسی پر عاید نہو انتہا
اب ہم اہل سنت کی تفسیر قادری سے حرف بحرف نقل کرتے ہین حق تعالے نے سورہ
بقر کے آخر مین فرمایا لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ واسطے اللہ کے ہے جو کچھ ان مین
ہے ارکان اور موالید یا اللہ کے واسطے ہین عالم جسمانیہ کے ظواہر اسما اور مظاہر
افعال وَاِنْ تُبْدُوْا اور اگر ظاہر کرو تم مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ جو کچھ جیو نمین تمہارے
ہی قصد او نیتین اَوْ تُخْفُوْہُ یا پوشیدہ رکھو اوسے یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ
حساب کریگا تم سے اللہ ساتھ اون چیزون کے یا خبر دیگا اون چیزون سے تاکہ
تم جان لو کہ وہ دل کی باتونکا جاننے والا اور پوشیدہ رموز پر مطلع ہی لکھاہی
کہ حق تعالے قیامت کے دن بندون کے سب اعمال کو اونپر شمار کر دیگا زبان
کی باتین اور اعضا کے افعال اور دل کے خطرے فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ پس
بخش دیگا اوس شمار کے بعد جسے چاہیگا اپنے فضل سے وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ
اور عذاب کریگا جس پر چاہیگا اپنی عدل و انصاف کے ساتھ وَاللّٰہُ عَلٰی

کُلِّ شَیْءٍ اور اللہ ہر چیز پر بخشش دینے اور عذاب کرنے پر قَدِیْرٌ قادر ہے بعضے مفسرین کہتے ہین کہ یہہ آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا سے منسوخ ہے اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ محکم ہے یعنی منسوخ نہین ہے اسواسطے کہ اصولیون کے نزدیک قول اصح یہہ ہے کہ منسوخ ہوجانا احکام جو ہوتا ہے اخبار پر نہین اور یہہ آیت خبر ہے پس منسوخ نہوگی اور آیہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کا نزول اس آیت کے بعد اسواسطے ہے کہ لوگ یہہ بات جان لین کہ خطرہ جو گذرتا ہے اوسپر مواخذہ نہوگا اسواسطے کہ وہ بندہ کی طاقت سے باہر ہے لکہا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کو اس مضمون مین تامل اور غور کرنے سے بے اختیار رنج و الم ہوا اور بے طاقت ہوگئی اور حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم اور معاذ بن جبل اور بعضے بڑے بڑے انصار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اتفاق کیا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ کُلِّفْنَا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا نُطِیْقُ بِہٖ یعنے اللہ نے ہمین ایسے کام کا مکلف فرمایا کہ ہم اوس کام کی طاقت نہین رکھتے بلکہ ایسی خبر ہمارے پاس بہیجی کہ ہم وہ خبر سننے کی بہی تاب نہین لاسکتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ وہ کیا خبر اور کونسا عمل ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دل کا پہیرنا ہمارے قبضہ قدرت مین نہین ہے اور نہ خطرے ہمارے اختیار مین ہین کبہی گناہ کرنیکا خیال ہمارے دل مین آتا ہے اور برے کامون کا دہیان ہمارے دل مین گذرتا ہے اور ہم لوگ اوس خیال اور دہیان کو مکروہ اور برا جانتے ہین اور اوس فعل کے مرتکب نہین ہوتے اور حق تعالے فرماتا ہے کہ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰہُ اگر حق تعالے ایمین

اون خیالات اور خطرات کی وجہ سے پکڑیگا تو بڑی دشواری ہوگی اور کسی
کی مجال و یارائی نہوگی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم
لوگ بھی وہی بات کہتے ہو جو بنی اسرائیل نے کہی تھی کہ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا یعنی سنا
کہتی بلا میں اونکی اس بات سے پیدا ہوگئیں تم کہو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا لیکن اصحاب
کے دل سید انبیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کلام رحمت التیام سے بالکل
مطمئن ہوگئے صحابہ بولے سَمِعْنَا قَوْلَہٗ وَاَطَعْنَا اَمْرَہٗ اس بات کی برکت سے
اونکا مشکل کام آسان ہوگیا اور حق سبحانہ تعالے نے اس امت کی تشریف اور
اور نیز تخفیف میں یہ آیت نازل فرمائی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ کہ ایمان لایا اور
معتقد ہوا رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ ساتھ
اوس چیز کے جو بھیجی گئی طرف اوس کے مِنْ رَّبِّہٖ پاس سے رب اوسکے کہ وہ
قرآن کی آیتیں اور دین کے احکام اور شرع کے حقوق ہیں وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اور اوس کی امت کے ایمان والے بھی اوسی بھیجی ہوی چیز کا ایمان لاے
اور معتقد ہوے مگر رسول علیہ السلام کا ایمان رسالت کے تحمل اور تبلیغ
کے ساتھ تھا اور مسلمانوں کا ایمان اقرار اور تصدیق کے ساتھ پھر مسلمانوں
کی تعظیم و تکریم کے واسطے ذکر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ اونکو
بھی ملا دیا اور ارشاد کیا کُلٌّ سب یعنی نبی اور اون کی متبع اٰمَنَ بِاللّٰہِ ایمان
لائے ساتھ خدا کے یعنی اوسکے وجود ازلی اور ابدی اور اسمار حسنی اور صفات
جلال اور مضبوط افعال اور کامل احکام کا ایمان لائے وَمَلٰٓئِکَتِہٖ اور
ساتھ فرشتوں اوس کے کہ حضرت کبریا کی مقرب ہیں اور اوسکی پشیان
نہیں ہیں اور حق تعالے کے بھیجے ہوے انبیا کے پاس اور رسولوں کے
پاس وحی آنے کے سبب ہیں وَکُتُبِہٖ اور ساتھ کتابوں کے جو اللہ نے

اوتاری ہین کہ وہ سب حق ہین اور اللہ کلام ہے مخلوق نہین ہے وَرُسُلِہٖ رسولون
اوسکے سے کہ سب پاک اور معصوم اور برگزیدہ ہین اور وہی پڑھنے والے
اور راہ حق کے طرف بلانے والے ہین لَا نُفَرِّقُ کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور مسلمان لوگ کہ ہم فرق نہین کرتے ایمان مین بَیْنَ اَحَدٍ درمیان کسی کے
مِنْ رُّسُلِہٖ بلکہ سب کا ہم ایمان لاتے ہین خلاف یہود و نصاریٰ کے کہ خدا کی
راہ سے بعضے رسولون کے منکر ہین وَقَالُوْا سَمِعْنَا اور کہا مسلمانون نے
سنا ہم نے خدا کا کلام وَاَطَعْنَا اور مانا ہم نے حکم اوسکا پھر التفات کی راہ
سے غیبت کے نیچے مرتبہ سے خطاب کے درجہ عالی پر آکے بولے غُفْرَانَکَ
رَبَّنَا بخشش مانگتے ہین ہم تیری ای رب ہمارے وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ اور
طرف تیری ہی پھرنا سب کا یہہ آیت نازل ہونیکا سبب جو بات ذکر کی گئی اگر
اوسکا اعتبار کرین تو اس آیت کو مدنی کہنا چاہئے اور محدث لوگ اسبات پر
متفق ہین کہ یہہ اور اوسکے بعد والی آیت مکی ہی اور شب معراج کو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر بے واسطہ نازل ہوئی چنانچہ صحیح مسلم مین ابن مسعود رضی اللہ
تعالے عنہ کے روایت سے وارد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب
معراج مین حق تعالے نے تین چیزین عطا فرمائین پانچ وقت کی نماز اور سورہ
بقر کے ختم کی آیتین اور یہہ کہ مہلک گناہ یعنی کبیرہ آپ کی امت مین اوس شخص
کی بخش دئے جائینگے جو خدا کے ساتھ شریک نہ کرے اور منابع مین ہے کہ
رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج پر تشریف لے گئے اور کونین کو قدم
ہمت سے طے کر کے مقام قرب مین پہنچے **مثنوی** سوعالمی شد کہ عالم نماند
برادر میان سایہ ہم نماند ٭ برون آمد از پردہ بو د خویش ٭ مگر کردہ بے پردہ
مقصود خویش ٭ جب مقام او ادنی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے تحیات کے جواب مین اللہ جل شانہ کا سلام اور کلام واقع ہوا تو حق تعالے
نے اپنی پیغمبر کی تعریف فرمائی کہ آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ
چنانچہ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ
آمَنَ الآیۃ پھر حق تعالے نے استفسار فرمایا کہ اے میرے حبیب تیری
امت قبول احکام مین کیا کہتی ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے عرض کیا قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا خطاب آیا کہ اے میرے رسول مین نے
بھی تیری امت پر آسانی کر دی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نہین رنج مین ڈالتا اللہ
نَفْسًا کسی جی کو یا نہین فرماتا کسی کام کو اِلَّا وُسْعَهَا مگر بقدر طاقت اوسکی
کے اوس کے سوا سورہ اعراف مین بھی یہہ آیت ہے چنانچہ ہم اوسکی بھی وجہ
نزول لکھدیتے ہین حق تعالے نے سورہ انعام مین بھی جبکہ یہہ فرمایا وَاَوْفُوا
الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ یعنی تمام کر دو تم وزن اور ترازو کو ساتھہ عدل کے تو بعض
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اسپر قادر نہین ہین کہ وزن مین زیادہ نہ ترازو
یا دو پلہ ایسے ہون کہ بال برابر فرق نہو تو حق تعالے نے فرمایا لَا یُکَلِّفُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا چنانچہ تفسیر قادری کی بجنسہٖ یہہ عبارت ہے وَاَوْفُوا
الْکَیْلَ پورا کرو ناپ کو ناپے جانے والے چیزون مین وَالْمِیْزَانَ اور ترازو
کو تولی جانیوالی چیزون مین بِالْقِسْطِ ساتھہ عدل اور مساوات کے یعنی
نہ کم دو اور نہ زیادہ لو ینابیع مین لکھا ہے کہ یہہ آیت نازل ہو چکی تو بعد صحابہ
نے کہا کہ یا رسول ہم اسبات پر قادر نہین ہین کہ تول مین ترازو کی ڈنڈی وزن
طرف ایسی برابر ہو کہ بال برابر بھی نہ جھکے تو حق تعالے نے یہہ آیت بھیجی لَا
یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا پھر جبکہ حق تعالے نے سورہ اعراف
مین کفار پر وعید فرمائی تو وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا

یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یعنی وہ لوگ ایمان لائے اور کیا اونہوں نے عمل شایستہ کو نہین تکلیف کرتے ہین ہم کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوس کے خیانچہ ظاہر ہے کہ ایمان لانے سے مراد تصدیق مرسلین اور فرمانبرداری کتب منزل کی ہے توجنہون نے اطاعت وتصدیق کی توسوا اسکے اگر وہ اعمال صالحہ کو جنکا حد وحصر نہین ہے اور وہ فوق طاقت بشری سے خارج ہے لہذا بکمال مرحمت اون مقتدایان مرسلین اور پیروان کتب سماوی کے حق مین فرمایا تاکہ دیگر اعمال صالح جو طاقت بشری سے خارج ہین اونکی تکلیف نہین دیجاتی و تفسیر قادری کی بجنسہ یہ عبارت ہے کہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات اور جو لوگ ایمان لائے خدا پر اور عمل کئے اچھے جیسے رسولون کی تصدیق اور کتاب کی فرمان برداری اور چونکہ نیک کام بہت ہین اور وہ سب کرنا طاقت بشری سے باہر ہے اسواسطے حق تعالے نے فرمایا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اب مین کہتا ہون کہ اگر آپ مذہب اہل سنت کا رکھتے ہین تو آپ کو انکار نہوگا کہ آیۃ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا سے بچاؤ صرف اوس محاسبہ سے جو خلفاء کیا راور دوسرے مسلمانون کے دلون مین گناہون کی اوپج ہونیکی بھی تہا لیکن اگر یہہ فتوی ہو کہ اگر کوئی شخص جو لاف اسلام مارے وہ اون آیات اور نشانات قدرت کو جو آیندہ ہونیوالے ہین اور جنکی بابت رسول برحق نے آگاہی دی ہے اونپر اعتقاد وایمان نہ لاوے تو آپ کے اعتقاد اور مذہب کے موافق داخل آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ہوگا تو یہہ فتوی سب سے نرالا ہوگا اور ہم کو کیا کسیکو مجال دم زدن نہوگی اور حق تعالے سے بھی بحوالہ آیت مذکورہ بالا تمسخر کرنا آپ کو جائز ہوگا تاہم آپ کے مذہب کے موافق مسخرون کے لیے جو حکم ہے اوسکو پڑھ لیجئے اور

اگر تلاش کی دقت سے بچنا پسند ہو تو فتاوی برہنہ کے صفحہ ۱۹ کو ملاحظہ فرمائیے۔
آیات بینات از الفاظ دوسری اگر مجتہد صاحب کا یہ مطلب صفحہ ۲۳ سطر ۱
تا الفاظ امامت علی مرتضیٰ کا کیا صفحہ ۲۳ سطر ۲۲۔
آیت آخری شعر زین قصہ ہفت گنبد افلاک پر صداست ؛ کوتہ نظر بہ بین
کہ سخن مختصر گرفت ؛ بھلا اتنا بڑا دہو کہا کہ ایمہ اثنا عشر سے مجتہد صاحب صرف جناب
امیر علیہ السلام کی ذات مراد لیتے ہین یا جناب امیر علیہ السلام کی اقرار امامت
سے آیمہ اثنا عشر کی امامت کا اقرار ہو جاتا ہے آپ خاطر جمع رکہئی کہ جناب غفرانمآب
کا یہہ مطلب نہ تہا بلکہ یہہ مراد ہے کہ نام بنام بارہ امام کی جنکو آپ بیچارہ فرماتی ہین
وہ قایل نہ تہے وحالانکہ اونپر قایل ہونا فرض تہا اسواسطے کہ ہمارا یہہ اعتقاد
ہی کہ عہد جناب رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم مین اور بعد انتقال جناب رسالتمآب
آپ ؐ و قبل ولادت تمامی ایمہ علیہم السلام کے جو شخص منکر امامت ایمہ اثنا عشر رہا ہو
وہ ہرگز ایمان جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم پر نہین لایا اور نہ وہ
امن الرسول کا معتقد ہوا اور وہ ہر دو آیت پیش کردہ حضور کی وعدوں سے
خارج اور دور ہے اور کوئی شک نہین کہ جب یہہ آیت نازل ہوئین اوس سے
بہت پہلے کیا معنی روز ازل سے سوای توحید اور نبوت کے امامت کا اعتقاد
داخل ایمان تہا اور جو نبوت جناب خاتم المرسلین صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم پر بدون
اعتقاد امامت ایمہ اثنا عشر علیہم السلام کے ایمان لایا تہا وہ بے ایمان تہا اور
بعد رسول خدا کے جو حضرت علی اور دیگر گیارہ امام علیہم السلام کی امامت سے
منکر ہوا وہ دار عقبی مین حکم کفر کا رکہتا تہا مگر عہد جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ
وآلہ وسلم مین سو اوسوقت انکار ہی کون کرسکتا تہا بلکہ ہزار زبان سے ہر کوئی
مقر تہا ؛ امن الرسول کہتا تہا جیسا کہ ہم فریقین تفسیر سے لکہ آے ہین مگر

دل مین کوئی منکر رہا ہو تو اوسکا حال خدا اور رسول کو بہتر معلوم رہا خدا کا فرمودہ وہ ہم کو صرف بواسطہ پیغمبر کے معلوم ہو سکتا ہی اور جو پیغمبر نے فرمایا وہ عین ارشاد حق تعالی ہے چنانچہ جناب ختمی مآب صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم سے جب آپ کے راس الرئیس وتاجدار آیہ غار و مصداق آیہ والسابقون الاولون من المہاجـ[illegible]ـرین والانصار [illegible] لی روکر پوچھا کہ کیا ہم آپ کے اصحاب نہین ہین تو حضرت نے فرمایا کہ ہو کیون نہین مگر باین ہمہ کہ وہ اپنے کو لقد رضی اللہ عن المومنین مین گنتی رہے ہون گے یہہ بھی کہدیا کہ معلوم نہین کہ میرے بعد تم کیا احداث کروگے اگر آپ کو اسپر تیقن نہو تو جذب القلوب یا اوسکے ترجمہ مرغوب مطبوعہ نولکشور لکھنؤ صفحہ ۱۹۳ کو پڑھ لیجئے اور جان جائیے کہ بجز اس احداث کے کہ امامت سے منکر ہون یا اوسکے متعلقات سے اور کیا احداث تہا جاشے آپ کو یہہ سنکر کچہہ بہی تردد نہو مگر جسکو عقل ہوگی وہ تو ضرور گہبرائیگا کہ ہرگاہ جب حضرت ابوبکر اپنے کو اون آیات مین جنکو آپ سند فضیلت مین تلاوت فرماتے ہین داخل سمجتے تھے تو سوال لاطایل اونہون نے کیون فرمایا اگر کہئے کہ براہ انکسار کے استفسار کیا تہا تو جناب رسول مختار نے کیون نہ فرمادیا کہ تم کو کیون تردد ہے تمہاری شان ارفع مین تو چار آیتین ہین مگر مجھے خوف اسکا ہے کہ آپ حمایت حضرت ابوبکر نامدار مین جناب رسول خدا کی حقارت کرنیکو طیار ہون گے اور کہین گے کہ جناب رسول خدا تو معصوم تھے اور خدا کے دوست تھے وہ کیون پیش خدا استغفار کرکے اپنے کو مثل گنہگار خوار کرکے گڑگڑاتے تھے تو یہہ آپ ہی کہہ سکتے ہین یا منکرین رسالت وعصمت واگر ہم رسول خدا کی لجاجت خاص حضرت کی ذات سے متعلق بھی کرین تو بھی کچہہ قباحت پیدا نہوگی اسلئے کہ جناب رسول خدا کی مناجات کے قبول کی سند قرآن مجید مین موجود ہے خلاف اوس جواب کے جو صدیق صاحب نے رسول خدا

سے پایا اور یہہ بھی آپ کو دھو کہا ہے کہ موافق اصول شیعہ کے اون لوگون کے حق مین اطلاق کفر ہو سکتا ہے جنہون نے خلافت کا زمانہ پاکر انکار امامت علی مرتضیٰ کا کیا اسلئے کہ ہماری اصول کے موافق روز ازل سے جسنے اعتقاد رسالت خاتم المرسلین کا بلا شمول امامت آئمہ اثنا عشر کیا ہو جاہو اونمین نبی ہی ہون رسول اللہ پر ایمان نہین لائے مگر ہمارے ایمان کے موافق تمام انبیا نے حق تعالےٰ کے حضور مین جناب رسول خدا کی نبوت کے اقرار کے ساتھ تمام آئمہ کے امامت کو قبول کیا ہے اور جن لوگون نے بعد مبعوث ہونے رسول اللہ کے رسالت حضرت پر شہادت دی وہ حدیث ائمہ کو بخوبی سن چکے تھے کہ بعد آپکے ۱۲ امام ہون گے اور اس ارشاد کو قبول کر کے ایمان لائے تھے وامن رسول مین امامت داخل تھی مگر جن کے دلومین بابت اعتقاد امامت شبہہ رہا ہو وہ دار عقبیٰ مین کافر تھے گو دنیا مین مسلمان مانے جاتے پس جو لوگ امن الرسول الخ کے مقر ہو کر آخر کو منکر ہو گئے وہ حکم محکم مین یاایہا الذین امنو من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ جسکے معنی یہہ ہین اے گروہ کہ ایمان لائے ہو جو کہ مرتد ہو پھر جاے تم مین سے دین اپنے سے پس اوسکے لیئے لاویگا خدا ایک گروہ کو جو دوست رکھتا ہے خدا اور اوسکے رسول کو اور دوست رکھتے ہین وہ اوسکو اور ذلیل اور متواضع ہونگے مومنین کیواسطے اور شدید و غالب ہون گے کافرون پر اور جہاد کرینگے انہی داخل ہو کر مرتد ہو گئے اور مرتد کا حکم مخفی نہین ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جو مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو حالت سابقہ اسلام سے اوسکو کچھ فایدہ نہین مل سکتا اور بھی وہ فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ترجمہ جس کسی نے توڑا

عہد کو لپس اپنے پر توڑا ہے اور ضرر اوسکو عاید ہوگا لیکن باین ہمہ کہ جو حضور نے فرمایا کہ منکر امامت علی مرتضی کی بابت کوئی آیت خاص قرآن مجید مین ہو تو ذرا دکھلا دیجئے اوس کے لئے اتنی ہی گذارش کافی ہے کہ ترجمہ اردو در مختار موسوم بہ غایۃ الاوطار کی باب المرتد صفحہ ۵۰۷ و ۵۰۸ پر تحریر ہے کہ اتنا جو کچھ کہ مین صفت اسلام کی نہین جانتا تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور اوس کا صوم و صلوٰۃ اور عبادت اور نکاح صحیح نہین رہتا اور اولا د ولد الزنا ہو جاتی ہے اور جو مشرکین کے عید مین بطریق تعظیم جاے تو وہ کافر ہو جاتا ہے چونکہ یہہ احکام سخت متعلق بہ کفر آپ کی کتاب معتبر مین موجود ہین براہ مہربانی انکو آپ قرآن مجید مین دکھلا دیجئے اور تب ہم سے منکر خلافت جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کی کفر کی خاص سند قرآن سے مانگئے ــــ

آیات بینات از الفاظ تیسرے اگر کوئی شیعہ کہے صفحہ ۲۳ سطر ۲۴ تا الفاظ خارج کئے جاتے ہین صفحہ ۲۴ سطر ۲ ــــ

آیت آخری جو ہم آپ کی دوسری محبت کے لیئے لکہ آئے وہی بس ہے آپ ایک ہی بات کو چاہئے جس سانچہ مین ڈہالین اور نافہمو نکو چل دین ــــ

آیات بینات از الفاظ چوتھے بار خدایا صفحہ ۲۴ سطر ۸ تا الفاظ دو طرح سے جواب دیتے ہین صفحہ ۲۴ سطر ۱۱ ــــ

آیت آخری قابل پر کیا موقوف ہے ایک عامی تک جانتا ہے کہ جناب رسول خدا نے باہتمام تمام من کنتُ مولاہ فعلیٌ مولاہ فرمایا آپ ہی کی زبان کو زیب دیتا ہے جو ایسا فرماتے ہین کہ گویا آپ جانتے ہی نہین بہتر ہے سرکار جواب دین اور اوسکا جواب بھی لین ــــ

آیات بینات از الفاظ اول یہہ کہ خلافت علی مرتضی کی صفحہ ۲۴ سطر ۱۲ تا الفاظ

وہ کیونکر کافر ہو گا صفحہ ۴۲ سطر ۲۲ ۔
آیت آخری کیا اچھا ابلہ فریبی کا جواب عنایت ہوا ای حضرت امامت آئمہ اثناعشر کی بابت مین عرض کر چکا کہ روز ازل سے ظاہر ہے اور میثاق مین داخل تھے اور خطبہ خم غدیر تو حجت آخر تھی اور جو آپ کو اسکی تلاش ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی امامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کب مقرر کی تو آپ اپنے کو فاضل متبحر جان کر کیون انجان ہوے جاتے ہین اور کیون جہلا کے خیالات کو پریشان فرماتے ہین جناب والا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صرف جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب ؑ کی امامت کا اظہار نہین فرمایا بلکہ ایمہ اثناعشر علیہم السلام کی امامت کو ظاہر فرمایا تھا آیا خیال مبارک مین اور دوسرا جواب پہلے جواب سے بدتر اور بودا ہے ہم کب کہتے ہین کہ جناب رسول خدا کے روبرو کسی نے ایمہ اثناعشر کی امامت کا انکار کیا ہم تو یہہ کہتے ہین کہ جناب رسول کے انتقال فرماتے ہی انکار امامت کا صریحًا اور بدیہًا کیا اور اوسیوقت سے اون پر جس کے مستحق تھے حکم صادر ہو گیا مگر براہ مہربانی اپنے اس فقرہ کو خوب یاد رکھیگا کہ جب تک زبان سے کوئی محض انکار توحید اور نبوت نہ کرے وہ کافر نہین ہوتا اسے بھول نہ جائیگا اور جو صریحًا منکر توحید اور نبوت ہو اوسکو مسلمان کہتے رہئے گا اور ہم کو کہنے دیجے گا آیات بینات از الفاظ غرضکہ مجتہد صاحب کا یہہ قول صفحہ ۴۴ سطر ۲۳ تا الفاظ سامنے شرمندگی ہو گی صفحہ ۴۵ سطر ۲ ۔
آیت آخری بھلا ہم آپ کی ایسی سخت کلامی کے نسبت کچھہ کہین تو نوبت اوسکی پہونچیگی جس سے ہم کو نفرت ہے لہذا خاطر جمع رکھئے کہ ہم بجز اس کے جو شیخ سعدی نے کہا ہے ہر کہ بدانا تری از خود مجادلہ نمایدتا بداند کہ دانا ہست بدانید

کہ نادان ست اور کچھہ نہین کہتے —

آیات بینات از الفاظ دیکھو کہ ذوالفقار مین صفحہ ۲۵ سطر ۸ تا الفاظ فقر ان مجید کی تحریف کرلی ہے صفحہ ۲۵ سطر آخر —

آیت آخری افسوس ہے کہ ذرا تو آپ توجہہ فرماتے کہ شاہ صاحب کا دعوی باب بارہ تحفہ اثنا عشری مین کیا تہا اور جناب غفران مآب کو اوسکا جواب دینا تہا یا دنیا بہر کا کیا غضب ہے کہ صاحب تحفہ تو یہہ لکہہ کر میدان جدال مین آوین کہ جنکو شیعہ لایق تبرا لکہتے ہین شیعون کی روایتون سے ثابت کرینگے کہ وہ لایق تبرا نہین ہین اور جب اوسی کی بابت جواب محدود ہو کہ میان کیا واہی تباہی دلایل لاتے ہو کافر کو ایک طرف رکہو فاسق بہی تو لعنت سے محفوظ نہین ہے تو اوسپر جواب دینے والے کو عامی وغیرہ الفاظ کہنا نہ معلوم کس قسم کی آدمی کی زبان سے نکل سکتے ہین ہین بہر سعدی کا بند سود مند اوپر گوش کرتا ہون ترا خامشی ای خداوند ہوش، وقار ست ونا اہل را پردہ پوش اگر عالمی ہیبت خود مبر+ وگر جاہلی پردہ خود مدر+ اوپر ہم عرض کر چکے ہین کہ بہت سے اصحاب رسول اللہ کی اون آیات مین داخل ہین جو کمال مرحمت سے حق تعالی نے نازل کین آپ اون لوگون کو جنہین علم نہین ہے متوہم نکرین کہ شیعہ حضرت علی علیہ السلام اور اون کے صرف دو ایک احباب کو آیات کے وعدون مین داخل کرتے ہین —

آیات بینات مین اس موقع پر اوس فعل کو صفحہ ۲۶ سطر ۱ تا الفاظ محارین سے کریگا صفحہ ۲۶ سطر ۳ —

آیت آخری بہت اچہا بہت بہتر بہت خوب —

آیات بینات از الفاظ جواب اسکا یہہ ہے صفحہ ۲۶ سطر ۴ تا الفاظ تو کیا عجب ہے صفحہ ۲۶ سطر ۱۰ —

آیت آخری بجا ہے سخن فہمی عالم بالا معلوم شد تین سے جو آپ کو محبت ہے
اوراونہین کا پیار اسواسطے سرکار کو تین ہی تین سوجہتے ہین اور چار ونا چار
اونہین کا خیال ہر بار رہے جناب محقق علیہ الرحمتہ نے اصول ایمان جو نہین لکہی
اونسے کوئی استثنا کفار کے لیئے پیدا نہین ہوتا افسوس ہے کہ حضور کو دین اور
ایمان مین بہی فرق نہ سوجہا ای جناب کتاب اور کباب مین فرق کرنے کا
سلیقہ پہلے آپ حاصل کر لیتے تب ہی جناب غفران مآب علیہ الرحمتہ کے کلام
بلاغت نظام سمجہنے کا قصد کرتے افسوس ہے کہ ملازمان والا کلام مجید کے صاف
وصریح آیت بہول گئے آپ سورہ حجرات مین پڑہئے قالت الاعراب
امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا جسکے معنی یہہ ہین کہ اہل عرب
کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے کہدو اونسے کہ تم ایمان نہین لائے ہو یہہ کہو کہ ہم
مسلمان ہوئے ــــ
آیات بینات از الفاظ علاوہ برین قول محقق طوسی صاحب کا صفحہ ۲۶
سطر ا تا الفاظ وعلینا وفقہ بالبرہان صفحہ ۲۶ سطر ۱۲ ــــ
آیت آخری چند ورق کو اولٹ کے ملاحظہ فرمالیجیے اور اگر خیال انصاف ہو
تو نادم ہوجیے اور کیا عرض کرون شعر تلقین درس اہل نظر یک اشارت ست
کردم اشارتے و مکرر نمی کنم ــــ
آیات بینات از الفاظ اگر کوئی کہے کہ جس طرح بر صفحہ ۲۶ سطر ۲۲ تا الفاظ
تسلیم نکریگا صفحہ ۲۷ سطر ۸ ــــ
آیت آخری بجا ہے پس بقول ہندیان اپنی منہہ مٹہو میان جب آپ کی توجیہ
کے لیئے سند نہ ہی اور کسی اور کے کہنے پر انحصار رہے تو بہتر ہے کہ شعر سعدی
جو اوپر لکہہ چکا ہون پہر پڑہہ لیجیے اور سعدی کا فرمودہ کفایت نہ کرے تو یہان

بھی یہہ سن لیجیے العصمۃ نزینۃ العالم واستر الجاھل —
آیات بینات از الفاظ جو کہ اس بحث کو ہم لکھہ چکے صفحہ ۲۷ سطر ۹ تا الفاظ
دلی غبار سنیون سے نکالو صفحہ ۲۹ سطر ۱۳ —

آیت اخری شیخ سعدی نے جو کہا ہے کہ مغز بیہودہ بردن و دود چراغ بیفایدہ
خوردن کار خردمندان نیست ضرور حضور کو یاد ہوگا مگر چونکہ آپ کو اپنی تحریر
و تصریر پر افتخار اور اپنے زبان و قلم پر پورا اختیار تھا اسلیئے بیخود ہو گئے سچ ہے
شعر نکو رو باب ستوری ندارد — چو در بندی سر از روزن بر آرد — آپ کو اپنی
خوبی تحریر اور حدت ذہن و جودت فہم کی دکھلانے سے غرض ہے اور شرم و آزرم
سے کوئی مطلب نہین تھا اسواسطے اسقدر طول تقریر کر گئے مگر معلوم نہین کہ آپ
اپنے احباب کے جواب مین یہہ سنکر آپ کیا فرمائینگے کہ خود آپکے مذہب
مین بھی تین تقسیم ہین اول تو جو محارب حضرت علی مرتضی کا ازراہ عداوت و
بغض نہو مسلمان ہے دوسرے جو محارب حضرت مرتضی کا ازراہ بغض و عداوت
ہو وہ کافر ہے تیسرے خوارج و اہل نہروان جو داخل حدیث حربک حربی ہو
تو وہ احکام اخروی مین کافر ہے اون کے لیئے دعا مغفرت نکرنا چاہیئے اور ہرگز
اونکے جنازہ کی نماز نکرنا چاہیئے اور یہہ تقسیم خیر سے تحفہ اثنا عشری کے بارہوین
باب مین صفحہ ۶۲۶ پر موجود ہے اور یہہ ممکن نہین کہ سرکار نے ملاحظہ نہ کی ہو
باین ہمہ جہلا کے دل بہلانے کو اور بہلانے کو ایسی خوبصورتی سے آپ نے
اپنی تحریر کو رونق دی ہے کہ دار دنیا مین مسلمان ماننا اور دار عقبی مین کافر کا
حکم لگانا صرف شیعون ہی کے یہان ہے بھلا ہم تو اسی کے مقر ہین کہ جو اصول
خمسہ دین کا قایل ہو وہ مسلمان ہے جو منکر ہو وہ کافر اور جو امامت کے اصلا
کا صرف انکار کرے وہ دار دنیا مین مسلمان مانا جائیگا اور عاقبت مین کافر

تھا اور سپہ ملکم ہوگا مگر آپ کے یہان کی تقسیم پر تو ہر کوئی ہنسنے گا اور قہقہہ لگا
سکے گا کہ بھائی ہر گاہ ہم دیکھتے ہین کہ میدان قتال مین ایکطرف تو حضرت علیؑ
تھے دوسری طرف حضرت عایشہ کے ساتھی یا امیر معاویہ اور شبا شب
تلوارین چل رہی تھین وگیر و دار کا غلغلہ مچ رہا تھا تو کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ اون
دونون گروہ مین نہ بغض تھا نہ عناد یون ہی جب ہم صریحًا دیکھتے ہین کہ زید نے میان
سے تلوار نکالی اور بکر کی گردن ماردی تو ہم کیونکر سمجھہ سکتے ہین کہ زید کو بکر سے بغض و
عناد نہ تھا پس یہہ کیسی تقسیم ہے کہ حضرت علی سے لڑا اور اوسکا دل بغض سے صاف
اور عناد سے پاک تھا وہ مسلمان ہے کہین ایسا بھی ہوا ہے کہ بلا علت بلا سبب
کوئی اثر مرے اور جب علت پیدا ہوئی تو ممکن ہے کہ اوس علت مین بغض و عناد
کا میل ہو یا نہ ہو اور ثابت ہے کہ وہ بغض و عناد اپنی خاص غرض سے پیدا نہوا ہو
بلکہ یا تو خدا کے لیئے ہو یا سارے ملک کے واسطے سو اگر دو فوجین ہم لڑتے دیکھین
تو دونون مین سے ایک گمان دونون پر ہم کرین سگے مگر یہہ تو ہرگز ممکن نہین ہے
کہ بلا بغض و عناد جوش پیدا ہوا اور کوئی لڑائی ہو اور ہر گاہ حدیث صریح کے
موافق خوارج و نہروانیون کے دار عقبی کے کفر کا حکم موجود ہے تو پہلے اور دوسری
تقسیم کے کیا معنی ہین مگر بعد اجماع کامل یہہ قاعدہ کونسل مین ٹھہرایا گیا ہے تو قانون
خاص ہے اور آپ ہی کی حلد بر آمد کے لایق ہے پھر ہم کہتے ہین کہ اسکو ہر کوئی جانچ
لیگا کہ جب حضرت عایشہ بہ حیلہ طلب خون حضرت عثمان لشکر ہزیمت پیکر لیکر
بسواری جمل بمقابلہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام مین آئین اور امیر معاویہ ابن
ابی سفیان نے صفین مین صفین باندھین تو وہ سب لڑائی بدون بغض اور
عداوت کے ہوئی تھین بندہ نواز بھائی بھائی بھی تو بلا بغض و عداوت ہاتھا پای
کی لڑائی نہین لڑتے چہ جائیکہ فوج کشی ایسی پولیٹکل امور حضور رہے کے دربار مین

ہوتے ہین یا کفر سے بچانے کے لیئے حیلہ و بہانہ ہو سکے سو ہم کو اوس حیلہ بہانہ سے
سروکار نہین ہے اور رہا یہ جس بنا پر تقسیم ہوئی ہون اوس سے بھی ہم کو بحث نہین ہمارا
یہ کام تہا کہ حضور کے مذہب مین بھی تین قسم ایمان کی ہوگئی ہین سو اونکو دکھلا دیا
اور آپ کے مضحکہ کا خاکہ مٹا دیا لیکن اوس صورت خاص کی تقسیم کی بابت کوئی بات
بتائے تو گو وہ بڑی خرافات ہوگی مگر ہم اور ثبوت دینے مین بھی بند نہین ہین چنانچہ
ایسی عام کتابون مین جو کوڑیون کو بکتی پڑی پہرتی ہین دکھلائی دیتے ہین مین تو
یقین کرتا ہون کہ چونکہ آپ کو پوری طرح جناب انریبل سیّد احمد خانصاحب کی سی
ایس آئی سے تعلق ہے اور آپ اونکی کتاب احکام طعام کی طرفداری بھی کرچکے
ہین تو اوسی کتاب کے رد مین مولوی امداد العلی خانصاحب سی ایس آئی سے
جو کتاب امداد الاحتساب لکھی ہے وہ ضرور آپ نے پڑھی ہے سو اوس کے
صفحہ ۹ پر مرقوم ہے " ذکر کیا امام سرخسی نے کہ نہین خلاف ہے اس مین کہ کفار مخاطب
ہین ساتھ ایمان اور عقوبات حدود قصاص مین اور ساتھ عبادت کے حق مواخذہ
مین بیچ آخرت کے بدلیل قول اللہ تعالے مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ جان تو کہ کفار
مخاطب ہے ساتھ تین چیزون پہلے کے یعنی ایمان اور عقوبات اور معاملات
اجماعًا پر عبادت سو وہ مخاطب ساتھ اون کے بیچ مواخذہ کے آخرت مین
پس حضور نے کیون اس سے قطع نظر فرمائی اور مولوی محمد اسمعیل صاحب کو
تو آپ نا معتبر کہہ ہی نہین سکتے وہ کتاب تقویۃ الایمان مین ارقام فرماتے ہین
کہ اگر کوئی کافر کسی مسلمان کی وضع بالکل پابند معاملات اور عبادات اور رسوم
کی اختیار کرے اور اپنے کام چہوڑ دے تو اوسکو مسلمان کہا جائیگا اور مسلمان
کے ساتھ جیسے معاملات کئے جاتے ہین ویسے ہی اوسکے ساتھ بھی کئے جائینگے
پہر اگر وہ دل سے بھی مسلمان ہے تو آخرت مین بھی مسلمان کے ساتھ بہشت

ین ہوگا اور اگر صرف ظاہرداری کیواسطے مسلمان ہے تو دنیا ہی مین اوسکو مسلمان
جانینگے (صفحہ ۱۷۲ مطبوعہ منشی نولکشور لکہنو) اب خدارا انصاف پر آئی کہ جناب
غفران مآب نے آپ کے مسایل مسلمہ ہی کے موافق فرمایا ہے یا کچھ بڑہا دیا ہے ای
جناب جبکہ حضرات ابوبکر و عمر و عثمان اپنے کو مسلمان کہتے تھے مسلمانون کے رسوم
و احکام کی پابندی ظاہر کرتے تھے نماز پڑھتے تھے روزہ رکھتے تھے تو اونکو ہم اونکے
ظاہر پر اس دنیا مین کافر کیونکر کہین چنانچہ آپ کا خود بھی یہی مقولہ ہے جو صفحہ ۴۴
آپ نے لکھا ہے اور جس کی بابت ہم اوپر لکہ آئے ہین کہ یا درکہیگا مگر چونکہ یہہ بھی
ہم صریح جانتے ہین کہ اصول امامت کے وہ منکر ہین اور وہ انکار کہلا ہوا ہے کہ
خود سریر آرا ے خلافت تھے تو خود اونکو اور اون کے اعیان و ارکان کو کس طرح
داخل وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ الخ کا
نہ سمجھین اور روز آخرت کی بابت حکم نہ لگائین کیا ہم حق تعالے کے احکام کو جو نہ مانا
اور اوسکے وعید کو سہل مان لین العیاذ باللہ اب آپ فرمائی کہ کاسہ لیسی کے
واسطے ہمارے یہان ایسے احکام دئے گئے ہین یا آپ کے یہان چونکہ حضرات
خلفاء ثلاثہ کے خزانہ عامرہ سے آپ صاحبون کا پیٹ پلتا تہا تو اونکو تو جو چاہے
فرمائی خدا اوند نعمت ہی تھے مگر معاویہ کو بھی کفر سے صرف روٹی کیواسطے بچایا ہے
یا کسی اور غرض سے مقام حیف اور صد حیف ہے کہ جو جناب امیر علیہ السلام پر
تبرا کرتا ہو جو جناب امیر علیہ السلام پر فوج کشی کرے اوس کے مقابلہ مین آپ
یہہ اعتقاد رکہین کہ وہ بلا عناد در پئے فساد ہوا اوسے مسلمان گنین یہہ جو ساری
دل خوش کن تقریر آپ کر گئے اوسپر ذرا پھر دہیان فرمائیے کہ اگر کسی شیعہ نے
کسی سنی سرکار سے فایدہ دنیا اوٹہایا تو چاہو اوسکی بھی ہم تاویلات کرین مگر ہم
اونکو بیان چھوڑ کے تسلیم کرلین کہ جی ہان ہم نے بادشاہان حنفی الطریق کے

خزانہ سے زر و مال حاصل کیا تو آپ کیا انکار کر جائینگے کہ بادشاہان تبرائی کی کاسہ لیسی سنیون نے نہین کی اور اگر مدت کی باتین بھول جاے تو بھول جاے ابھی لکھنؤ مین کلہہ ہی کا معاملہ ہے کہ سرکار اودہ مین بیشمار سنی پلتے تھے اور کس خوشی اور ادب سے سارے رسوم مذہبی شیعون کے خلاف اپنے اعتقاد کے برداشت کرتے تھے کیا آپ انکار کرینگے کہ ع سنی تھے جتنے شہر مین شیعہ کا کھاتے تھے ؎ مگر احسان فراموشی کا تو علاج ہی نہین ہے اب بادشاہ عصر اور شہنشاہ وقت کے عہد مین اپنی کثرت کے اعتبار سے جو چاہئے کہئی اور جو چاہئے ہماری قلت کیوجہ سے لکھ ڈالئے اور ہماری زبانون کو روکوائی مگر جبکہ حق تعالے کی اوس وعدہ کا ظہور ہوگا جو سورۂ نور مین فرمایا ہے کہ وعدہ کرتا ہے خدا اون لوگون سے کہ ایمان لائے ہین تم مین سے اور عمل کرتے ہین شایستہ ھر آئینہ خلیفہ کرینگے ہم اونکو بیچ زمین کے جسطرح خلیفہ کیا تھا اونکو جو آگے اونسے تھے اور ہر آئینہ غالب کرینگے ہم واسطے اون کے دین کے تو کھل جائیگا کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر اور پھر جیسا جناب غفران مآب نے فرمایا ہم کو اوسکی حاجت ہے نہ رہ جائیگی کہ کسیکو کافر کہنے کا موقع یا دین مگر صرف اون کے بابت جو مر کھپ گئے ہونگے اوسوقت آپ نہونگے جو شیعیان علی کا اقتدار دیکھینگے اور جسطرح آپ مفنس رہے ہین اوسی طرح اور بہت مفنس کے مر گئے ہین اور مفنسی کا مزہ پا رہے ہونگے آپ کو اس کہنے مین بھی تعجب ہے کہ کچھ لیس و پیش نہوا جو کہہ گئے کہ کسیکے ہاتھ مین حضرت عباس کا علم ہوگا یا دیکھئے کہ حضرت عباس علیہ السلام کے ہاتھ مین جو علم تھا وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کا علم تھا جو جبرئیل مین ملا تھا یہ نہ سمجھئے کہ وہ علم یزید کے پاس تھا اسواسطے کہ جس کی آنکھونمین چربی نہ چھا گئی ہوگی اور سفید اور سیاہ کی پہچان ہوگی وہ معلوم کر لیگا کہ یزید کا علم سیاہ تھا —

آیات بینات از الفاظ پہلے سے سنیون صفا کیواسطے صفحہ ۲۹ سطر ۱۲ تا الفاظ

اور مجتہد صاحب جنتی صفحہ ۲۹ سطر ۱۶۔
آیت آخری جی تمان آپ کے ہارین کیا شک ہے جن الفاظ سے آپ کی خوشی ہم
اپنے دوستون کی ہم سے شکرگذاری کرائی اور رفرمائی تو ہم بھی آپ کے مفتیون
کا شکر پیروان ملت حقہ سے کرادین اسواسطے کہ جیسا ہم اوپر لکھہ آئے ہین شاہ
عبدالعزیز صاحب نے منکر خلافت شیخین کو کافر قرار دیا تہا اور صفحہ ۱۲ غایۃ الاوطار
ترجمہ اردو درمختار مین یہہ اشتہار دیا گیا کہ جو کافر ہوا بہ نسبت دشنام شیخین
یعنی صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما یا دونون مین سے ایک کی دشنام
یا بدگوئی سے وہ کافر ہوا بحر الرائق مین جوہرہ سے صدر شہید کے نسبت کرکے
منقول ہے کہ جسنے شیخین کو بد کہا یا اون دونون کو طعن کیا تو وہ کافر ہوگیا اور
توبہ اوس کی مقبول نہین اور اسی قول کو ابو نصر دبوسی اور فقیہہ ابو الیث سمر
قندی نے لیا ہے اور یہہ ہی پسندیدہ ہے فتوی دینے کیواسطے مگر صفحہ ۲۱۵
پر بڑی مشکل سے اسکو باتا کہ ہرگاہ ہم اسکے قایل ہین کہ شاتم انبیا کی توبہ قبول
ہے تو شاتم شیخین عدم قبول توبہ کے دلیل ہے اگر یہہ عبارت آخر نہوتی تو ہم
غریب تقیہ کرکے توبہ بھی کرتے تو نہ چلتی اور پہلے حکم پر گردن اوڑادی جاتی
مگر شکر ہے کہ اب اگر پیرایہ تقیہ مین توبہ کرین تو جان سلامت رہیگی اور
اوسکا شکر ضرور ہوا۔
آیات بینات از الفاظ اس تقریر کا جسکی متانت صفحہ ۲۹ سطر ۷ اتا
الفاظ با قلت خدام صفحہ ۲۹ سطر ۲۲۔
آیت آخری آپ کے تعلیم کی ہم کو احتیاج نہین ہے جناب غفران مآب نے
کوئی نئی بات ہمکو نہین بتلائی ہے آپ ہی کو نئی بات معلوم ہوئی ہے آپ کو
عدم ظہور جناب صاحب العصر و الزمان ؑ سے جو جا ہو بدگمانیان پیدا ہون

وہ دلیلی ہین جیسی صدیون کو نسبت حق تعالے کے وجود کی بابت ہین اور جو آپ
کسطرح سیکڑون دلیل عدم وجود حق تعالی پر لاتے ہین پس آپ اونسے اپنی
تعریف کرائی اور اونکی تعریف کے خود پل باندہ دیجیے جسطرح حضرت نوح
کے وعدہ طوفان کے عدم ظہور پر اونکی امت کے فاسق و منافق قہقہہ لگاتے
تھے آپ بھی ہنسیے ہم آپ کو مضحکہ کرنے سے نہین روک سکتے اور جبکہ حق تعالے
طغیان ظلم و جور دیکھتا ہے پر خاموش ہے تو ہم کو عدم ظہور جناب امام الزمان
پر ذرا بھی تعجب نہین ہے حق تعالے اون تقاریر اور مکر سے جو رات دن پیش
آتے ہم کو محفوظ رکھے اِنَّ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامَ قَدْ طُبِعَتْ عَلَى الْخِدَاعِ وَ
فِيهَا الْمَكْرُ وَالْحِيَلُ ۔

آیات بینات از الفاظ جب ہنسیے صوارم مین صفحہ ۹ ۲ سطر ۴ ۲ تا الفاظ
جلوہ مفت است دیدنی دارد صفحہ ۳۰ سطر ۱۰ ۔

آیت آخری جو آپ نے فرمایا بجا ہے آپ کو ابتداءً ملاحظہ ذوالفقار کا لی افتیا
شوق ہوا ہوگا مگر جب اوسکے مطالب و مقاصد نے خاطر اقدس کو فگار
فرمایا تو حد پر اوسکے جوہر ناگوار ہوئے اور جب اوس کے چھینٹے بری لگنے لگے تو مبسوط
حضرات ہود اور نصارا قرآن مجید کو ملاحظہ فرماکر اوسی طرح کے کلمات پوچ
و لچر جیسے حضرت نے فرمائی قرآن مجید کے مضامین کی بابت فرماتے ہین اور وہ
ہم کو اور آپ کو اور تمام مسلمانن کو شاق گذرتے ہین مگر اونکا منہہ کوئی پکڑ نہین
سکتا اسیطرح جو آپ فرماتے ہین ہم آپکے زبان نہین روک سکتے آپ چاہیے
تغشہ کہین یا لطیفہ یا جلوہ دیکھلاین یا گالیان دین غرض جو جی مین آئے فرمائی
اشعار تو میزن غمزہ با من می خورم خوش خوش بجان پیکان ما چہ غم دارد تراگر سینۂ
من چاک خواہد شد ما عذر نہین ہے مگر آپ کے قال پر ہمکو حال نہ آئیگا اس سے

مطمین رہے بہرحال گوشہ گیران انتظار جلوہ خوش می کنند، برشکن طرف کلاہ و برقع از رخ برفگن ۔۔

آیات بینات از الفاظ اوّل یہہ کہ خدا نے صفحہ ۳۰ سطر ۱ تا الفاظ اور بہی زیادہ وسیع ہوجاتا صفحہ ۳۰ سطر ۱۸ ۔۔

آیت آخری دار دنیا کے مسلمانون کو آپ بھائی مانین یا اور جو رشتہ مناسب ہو بموجب حکم مولوی محمد اسمعیل صاحب کے جوڑین اور اونہین کے طفیل مین بت پرستون اور کافرون کو بہی بھائی بناڈالین یا اونکے ارشاد کے قبول سے عدول کرین مگر ہم تو دار دنیا کے مسلمانون کو اپنا بھائی نہین کہتے ہین جو اور کفار کو بھائی بناوین مگر کیا کفار سے تمتع اور فوایدہ اوٹھانے کے احکام سے بھی آپ کو انکار ہے شاید آپ ممنوع ہون گے تو ہون ہم پر یہہ بھی فضل الہی ہے کہ کفار سے بہت سی مدد پاتے ہین اور اونکی اعانت سے استفادہ اوٹھاتے ہین مگر ہم مین اور آپ مین یہہ فرق ہے کہ آپ اون کی نجاست ہمیت اون کے فایدون کو چٹ کرتے ہین اور ہم اوسکو سگ وخوک سمجھتے ہین صرف اونسے غلہ لیتے ہین کپڑا اونسے خریدتے ہین اور بہت سے چیزین لیتے ہین اور بالضرور ہم اونکے بھی مددگار ہین آپ کیطرح اونکو بیجا ذبح نہین کرڈالتے ہم اونکا مال نہین بہاتے اون کے خانمان برباد نہین کرتے اور عورتون کو نہین مارڈالتے وحالانکہ آپ ان سب زبردستیون کو ناحق ونارواجایز رکھتے ہین ۔۔

آیات بینات از الفاظ دوسرے شیعون کی خاطر سے صفحہ ۳۰ سطر ۱۹ تا الفاظ نسبت بحال شیعیان صفحہ ۳۱ سطر ۹ ۔۔

آیت آخری شعر صاحب دیوان ماکوی ندانند صاحب کا اندرین طغرا نشان حبۃ للہ نسیت کا غور فرمائی کہ کوئی لفظ کوئی فقرہ سے آپ کا کوئی

فایدہ نکلتا ہے کیا سوئر کہلانے سے یا شراب پلانے سے یا زنا کرنے سوا ے آپکے
صحابہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے بہتیرا اپنا دل خوش کیجیے لیکن اگر ہم بتیے لینگی کہدین
تو خفا ہو جیئے گا آپ کے جامع الاصول کی کتاب خلافت کے صفحہ ۱۰۲ سطر ۸ سے حرف ج
مین مرقوم ہے کہ عمر ابن میمون نے کہا کہ نبیذ حضرت عمر کے سامنے لاے تہنگی اور انہون
نے نوشش کی مگر بوجہ جراحت اور لہو کے نکل گئے تو دودہ پلایا گیا سو وہ بھی نکل
گیا تب جانا گیا کہ وہ دنیا سے گزران سے گزر گئے آپ کچہ سمجھے یہہ کون حضرت
عمر ہین وہ ہی جناب خلیفہ دویم اور نبیذ آپ نہ جانتے ہون تو سُن لیجیے کہ شراب
کو کہتے ہین اور باور نہو تو کشف اللغات مین پڑہ لیجیے کہ شراب خرما کو کہتے ہین
اور غیاث اللغات مین نبیذ کے معنی مین یون تحریر ہے شرابی کہ از خرما و جو وغیرہ
سازند و در استعمال فارسی این لفظ بدال مہملہ نیز صحیح باشد از منتخب و صراح
بعضے بمعنی چیزے نوشتہ کہ ہندی آنرا بوزہ گویند دیکہا آپنے کہ نبیذ شراب
کو کہتے ہین اور جناب خلافت مآب نے مرتے دم بھی اپنے لیئے حلال جانے مگر
عجب نہین کہ اس موقع پر آپ مولوی روم کا شعر پڑہ دین۔ کار پاکان را
بہ نفس خود مگیر ٭ در نوشتن گرچہ باشد شیر شیر ٭ تو اور جو چاہئے پاک ذات
شکر حرام کو حلال کیجیے چنانچہ گانا تو علانیہ حلال ہے ہو رہا ہے کہ نمار کا کہانا غیاب
روا ہے شاید آپ کو یہہ عذر پیدا ہو کہ حضرت عمر چونکہ شدید جراحت مین مبتلا
تھے اور نبیذ دوا رہی ہو گی اسواسطے اضطرار مین شراب نوش فرمائی ہو گی
تو جناب یہہ امر بھی نہین آوسی کتاب مین دو ورق اولٹ کے پڑہ لیجیے یہہ لکہا
ہے عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا
فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ
فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ الخ فَدُعِيَ عُمَرُ وَ قُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ

بیّن لنا بیاناً شافیاً فنزلت الّتی فی النسآء یا ایّھا الّذین
آمنوا لا تقربوا الصّلوٰۃ وانتم سکاریٰ فدعیہ عمر
وقرئت علیہ فقال اللّھم بیّن لنا بیاناً شافیاً فنزلت
الّتی فی المائدۃ انّما یرید الشیطان ان یوقع بینکم
العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدّکم عن ذکر
اللہ وعن الصّلوٰۃ فدعیہ عمر فقرئت علیہ فقال
انتھینا انتھینا۔

یعنے اب چھوڑا البتہ یقین فرمائیگا کہ حضرت شراب کی سورۂ بقرہ اور نسائین آچکی ہے مگر حضرت نے شراب نہ چھوڑی اور یہی فرمائی گئی کہ اس مین شفا ہے اور یہی باتین بنائی گئی کہ حرام نہین ہوئی مگر جب تیسری آیت مائدہ مین آئی تو البتہ لنا سر چھوڑ دی تھی چنانچہ مرتے دم پینا دلیل ہے حافظ نے گویا انہین حضرت کے منہہ سے یہہ شعر شناہی شعر شیخ بہ طعنہ گفت حرام ست می مخور۔ گفتم بچشم گوش بہر خرنمی کنم۔ واگر جامع الاصول کی تلاش مین وقت ہو تو روضۃ الاحباب مین ملاحظہ فرمائے۔

آیات بیّنات از الفاظ تیسری اگر حقیقت مین صفحہ ۱۳ سطر ۱۰ تا الفاظ زنّار ار سو الکن صفحہ ۳۲ سطر ۱۵۔

آیت آخری یہہ تو آپ ہی خدا سے پوچھہ سکتے ہین کہ کیا اور سکو کرنا اور نہ کرنا تھا اور آپ ہی کے منہہ کو سزاوار ہے کہ حق تعالے سے پوچھین کہ قبل بعثت حضرت مسیح علیہ السّلام کے بنی اسرائیل کے برابر تیرے حضور مین کوئی بھی بہتر نہ تھا جب حضرت مسیح علیہ السّلام کو مبعوث کیا تو نصاری کو پیار کرنے لگا لیکن جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پیغمبر بنایا تو بنی اسرائیل اور نصارے دونون

کو کافر کہدیا اگر سمجھے اون دونون کو کافر ہی بنایا تھا تو تغیثت حضرت مسیح اور خاتم انبیا کی کیون لگا دی یہی کہدیا ہوتا کہ جب کوئی خداشناس پیدا ہو جاوے اور اونکی ضلالت پر کہنے لگے تو اوسیوقت وہ کافرون مین شمار ہو جاوین نعوذ باللہ ایسے عفوات اور مزخرفات قول آپ ہی کی زبان کو زیبا ہے لکھنؤ مین کیا اب بھی دیہات اور قصبات مین بعض شیعہ سنی کو نجس جانتے ہین اور اگر اونکا ہاتھ چھو جاوے تو پاک کرتے ہین اس سے یہہ آپ کا مان لینا کہ جناب غفرانمآب نے ایسا حکم جاری کردیا تھا آپ ہی کے لئے ہوگا اگر اونکا ایسا ہی فتویٰ ہوتا تو جناب شاہ عبدالعزیز صاحب کی طرح اونکو تو یہہ خوف ہی نہ تھا کہ تحفہ اثناعشری مین شاہ صاحب اپنا نام چھوڑ گئے وہ علانیہ ضرور لکھ دیتے شیعون کے مجتہد تو نایب امام ہین مگر آپ کے مجتہد البتہ بجائی یا پاکے ہین جو انٹ کا سنٹ بکتے ہین اور آپ اوسکو صحیح سمجھ کے مانتے ہین چنانچہ شرح وقایہ کے ترجمہ نور الہدایہ مطبع نظامی کانپور کی کتاب الصلواۃ کے باب نماز کے مفسدات اور مکروہات کے ابتدا مین صفحہ ۱۹ اپر لکھا ہے مفسدات یعنی جو نماز کو فاسد کرتے ہین بہت سے ہین پہلے کلام کرنا اگرچہ بھولے سے ہو یا خواب مین ہوئے اور امام شافعی کے نزدیک اگر بھولے سے کلام کرے تو نماز فاسد نہو گی اب کوئی پوچھے کہ یہہ کیا دیوانگی ہے کیا کوئی سوتے سوتے نماز پڑھتا ہی جو خواب مین کلام کریگا اور اوسپر طرہ یہہ کہ بھولے سے کلام کرے یعنی سورہ حمد تو نماز مین پڑھ رہا ہے اور زید کو دیکھکر کہنے لگے کہ کیون صاحب آپ کو احتلام تو نہین ہوا کیا کہنا ہے اس سمجھ کو یقین جانئے کہ مین نے یہہ تعریضا نہین کہا ہے کہ صفحہ ۱۸ نور الہدایہ مین دیکھہ لیجئے کہ نمازی کو بھی عین نماز مین آپ کے مذہب والونکے سے احتلام ہو سکتا ہے چنانچہ صاف وصریح باب حدیث مین جیسے نماز کے صفحہ ۱۰۱ کے پندرہوین سطر مین تجنبہ یہی عبارت ہے اور اگر کوئی شخص نماز مین جنون

یا بیہوش ہوگیا یا سو گیا اسطرح کہ وضو نہین جاتا اور اوسکو احتلام ہوا یا قہقہہ کیا
پس جب نماز مین نیند آسکتی ہے اور احتلام کا ہونا امکان مین ہے تو دوسرے
سوال کرنا کب محال ہوگا وہ تو اسان تر ہے یہہ بھی آپ ہی کے علما کو اختیار ہے کہ
جو چاہا حکم لگا دیا جناب رسول خدا پر الزام جڑ دیا اور مکر گئے دیکھیئے نور الہدایہ
ترجمہ شرح وقایہ جلد اول کتاب الصلواۃ باب نمازی کے احکام مین صفحہ ۱۰۷
سطر ۷ اور روایت کی ابو داؤد نے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھی حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے جنابت سے اور دن جمعہ کے اور غسل
میت سے مگر جب نوبت آگئی کہ مس میت کا غسل تو شیعون کے یہان ہے تو حدیث
سے یون بات بنائی اور ضعیف کیا اوسکو جمہور نے اور اس باب مین کوی حدیث
صحیح وارد نہین ہوئی تو بھی کہتے ہی بن پڑا ان محمول استحباب پر ہو سکتا ہے سچ ہے
ان اعمال اور احکام کا قیامت کو حال معلوم ہوگا یون ہی آپ کے جو تھی تقریر
نے سر و پا ہے اگر جناب غفران مآب کی اس عنایت پر کہ خلفاء ثلثہ کو وہ مسلمان
فرماتے ہین آپ راضی نہین ہین اور دوسرے مجتہد کے فتوی کو پسند کرتے ہین
تو چشم ما روشن دل ما شاد یہہ کاہی کو آپ اوجھتے ہین کہ تعالی اللہ ازین بہتر چیست
آیات بینات از الفاظ اب اوس قول کو سنئے صفحہ ۲۳۲ سطر ۶ تا الفاظ
احتلام کو برابر سمجھتے ہین صفحہ ۲۳۴ سطر ۲ —
آیت آخری فی الواقعی جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ کا پایہ اوس صاف دل
سے بھی ارفع ہے جو آپ نے فرمایا مگر آپنے علیہ الرحمۃ کے مفہوم کو جو حاشیہ
پر تحریر فرمایا ہے سو قصور معاف ابتدا آپ کی طرف سے ہے لہذا ہم متن مین
عرض کر دیتے ہین کہ جو آپ کے ذہن عالی مین ہے وہی ہمارے خیال مین بھی ہے
کہ آپ سے نیکون کے حق مین امید خیر کی نہین ہے اور یہہ قیاس مذموم آپ کا

شتبہ ہے قیاس امام اعظم سے آپ کے کہ اونکو درجہ اول مین قیاس کا حاصل تہا
اور جو الفاظ آپ کے رعایت سے نکلے یا نکلتے ہین اونکی بھی وہی اصل مین معنی ہین
جو آپ نے بحق جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کے لئے ہین مگر جو جناب ملا محمد
باقر علیہ الرحمہ نے فرمایا اوس سے کسی شیعہ کو انکار نہین ہے مگر آپ کو اونکے ارشاد
کے اظہار سے کیا فائدہ ہے آپ کیا اوسکو نہین جانتے کہ مجتہدین مین اکثر مسائل
مین اختلاف ہوتا ہے اور مجتہدین کا اختلاف کچھہ ہمارے ہی مذہب مین نہین ہے
آپ کے یہان تو بہت بڑا پڑا ہے چنانچہ کچھہ تو اشارتا ہم اوپر لکھہ آئے ہین اور
اگر صراحتا درکار ہے تو دانہ از انبار و قطرہ از بحار سن لیجئے کوئی شرح وقایہ
کا ترجمہ نور الہدایہ مطبوعہ مطبع نظامی کا صفحہ ۷۰ باب احکام نماز جنازہ دیکھئے
اوس مین یہہ مرقوم ہے اگر ایک لڑکا قید ہوکے دار الاسلام مین آیا اور مر گیا
اگر اپنے ماں باپ کے ساتھہ قید ہوا ہے اور کوئی اونمین سے مسلمان نہین ہے
اور نہ وہ خود عاقل تہا نماز اوسپر نہ پڑھی جائیگی اور اگر اکیلا قید ہوا تو اوسپر نماز
پڑھی جائیگی انتہی عجائب اگر کافر کا لڑکا ماں باپ کے ساتھہ قید ہوکے مرے
تو اوسپر نماز نہ پڑھی جاوے اور اگر اکیلا قید ہوکے کفر ہی کی حالت مین مرے تو نماز
اوسپر پڑھی جائے اس کے بھید کو آپ ہی سمجھہ سکتے ہین ہم غریب شیعہ کہان ایسے
کفکار پر نماز پڑھنے کے منشاء کو جان سکتے ہین شاید یہہ بھی کوئی ویسا ہی پولیٹکل راز
ہے جیسا جناب خلافت مآب ابو بکر صدیق نے بعد اوس کے کی جنگ اہل حضر
موت مین کامیابی ہوئی اور اشعث بن قیس گرفتار ہوکر آیا تو اپنی بہن ام فروہ
کا اوس سے نکاح کر دیا تہا چنانچہ عاثم کوفی کے ترجمہ کے صفحہ ۲۰ پر ملاحظہ کر لیجئے
تا اشعث پر الشرف نضا ہمت خویش برگزید یعنی ام فروہ را بحبالہ او داد و
او را مستغرق احسان و اکرام گردانا خیر یہہ جملہ معترضہ تہا مگر اب سنئے کہ یگانہ

عصرنا در دہر مولوی جامی وحید الزمان نے شرح وقایہ مین ابن سعد کی روایت
طبقات کا صفحہ ۷۰ اپر بیہ حاشیہ چڑہایا اور فائدہ پنہایا ہے۔

ف۔ روایت کی ابن سعد نے طبقات مین فرمایا حضرت علی رض (معاذ اللہ)
دسنے کہ جب خبر کی مین سنے حضرت صلی اللہ وعلیہ وسلم کو ساتھہ موت ابو طالب
کے روئے پہر کہا واسطے میرے جا اور غسل دے اوسکو اور کفن دی اوس کو
اور چہپا اوسکو کہا حضرت علی رض سنے کہ کیا مین سنے ایسا ہی اور آیا مین پہر
فرمایا کہ جا اور غسل کر اور رہی رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم بخشش مانگتے واسطے
اون کے کئی دن تک اور نہ نکلی گہر سے یہان تک کہ اوترے جبرئیل علیہ السلام
ساتھہ اس آیت کے کہ نہین جائز ہے واسطے نبی کے اور واون لوگون کی جو ایمان
لائے یہہ کہ بخشش مانگین مشرکون کے واسطے ما غور فرمایئے کہ ایک تو یہہ کہی
کہ جو کافر اکیلا قید ہو جائے اور مسلمان نہو اور مرجاے تو اوسپر نماز پڑہی جائے
اور دوسرے یہہ لکہے کہ حضرت ابو طالب جو حضرت علی علیہ السلام کے والد
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا اور چچا بہی کیسے کہ جنہون نے جناب
رسول خدا کی ہر طرح پرواخت اور حمایت کی اور وہ دار الاسلام مین مرے مین
اور اونکی جو تجہیز وتکفین ہو اوسپر خدا معترض ہوا اب مین یہہ بہی بکمال ادب عرض
کرتا ہون کہ حضرت ابو طالب کے مرنے پر تو جناب رسول خدا دعاء بخشش مشرکون
سے روکے گئے تہے اب دوسرا جملہ سنئے کہ منافق کے مرنے پر بہی جناب رسول
خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم موافق آپ کے مذہب کے جنہر کے گئے اور حضرت
عمر کی جیت رہی چنانچہ کتاب منہاج النبوت ترجمہ مدارج النبوت جلد اول
مطبوعہ منشی نول کشور لکہنؤ کے صفحہ ۸۷ پر مرقوم ہے اور حکم کیا عبد اللہ ابی
منافق کے بیٹے کے تئین کہ نیکی کرے اوس سے یعنی عبد اللہ مذکور کسے اور وہ

سردار تہا منافقون کا اور رئیس لوگونکا اور بیٹا اوسکا صاحب دین اور ایمان سے
تہا اور متقی اور جب موا وہ منافق تب نکالا حضرت نے اپنا پیرہن بدلنے اور
اوسکا کفن کیا اور نماز کی اوسکی جنازہ پر پس کہینچا عمر ابن خطاب نے حضرت کی
تئین لباس پکڑکے اور کہا کہ نماز پڑہتے ہو منافق کے جنازہ پر جو راس رئیس تہا
منافقونکا یعنی سردار رسردار پس کہینچا حضرت نے اپنے پیرہن کو عمر کے ہاتہہ
سے اور کہا دور ہو مجہسے اے عمر نعوذ باللہ خوب کشاکشی ہوئی پس نازل ہوا
یہہ آیہ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ
عَلَىٰ قَبْرِهِ یعنی نماز مت پڑہ ای محمد کیسکی جنازہ پر اونسے یعنی منافقین سے
جو موا کبہی مت پڑہ اور مت کہڑا ہو اوسکے گور پر یہہ جو کچہہ مین نے عرض کیا
گو ہمارے اعتقاد اور ایمان کے خلاف ہے اور ہم اسکو محض جہوٹہہ اور افترا جانتے
ہین اور ہرگز خیال نہین کرسکتے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جن پر علم کان ما یکون کہلا تہا مرضیات الہی سے ناواقف اور محتاج ہدایت
حضرت عمر کے ہون مگر آپ کو تو کوئی حجت نہین ہے کہ جناب رسول خدا نے
تجہیز و تکفین کافر و منافق دونون کو یکسان اہتمام کیا اور منافق کے جنازہ پر
نماز پڑہی اور اپنی دو دو غلطیون پر متنبہ نہوے تا آنکہ منجانب اللہ جہڑکے گئے
اور درمیان رسول خدا صلعم اور عمر ابن خطاب کے تو اختلاف کہلا کہلا ہے
ایسی صورت مین آپ جناب غفران مآب اور جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ
کے احکام مختلف دکہلا کے ہمین کیا قایل کرین گے افسوس ہے کہ بجائے ثابت
کرنے فضایل کے جنکے مدعی آپ ہوتے یہہ خرافات باتین لکہکر اپنی لکہی ہوئی
بہارہے ہین مین دفتر کا دفتر ایسے اختلافات کا جو آپ کے مذہب مین ہے
سیاہ کرسکتا ہون مگر مختصر اور نہایت معتبر عرض کرتا ہون ملاحظ فرمائیے

تحفہ اثنا عشری مطبوعہ مطبع نول کشور کے صفحہ ۶۲۶ پر صاف مرقوم ہے
باید دانست کہ مخالفت امیر بنا بر اجتہاد در مسایل فقہ کہ امامت و میراث
پیغمبر و عدم تمام ہبہ قبل القبض و تقسیم خمس متعہ الحج و عمرہ از آن باب ہست
اصلا کفر نیست و معصیت ہم نیست زیرا کہ حضرت امیر نیز مجتہدی بود از مجتہدین
صحابہ مجتہدان را در مسایل اجتہادیہ باہم خلاف جائز ست و نیز مجتہد ماجور است
پس جب آپ دہر کے اختلاف کو اپنے یہان جائز رکھتے ہین اور خلف کا ایک
دوسرے سے بہی ہم بیان کر چکے اور یہہ صریحاً ظاہر ہے کہ اگر آپ کے یہان
اختلاف ہوتا تو چار امام آپ کیون نصب کرتے اور اہل سنت کے مذہب
کو چار جگہہ تقسیم کرتے پہر ہم پر معترض ہونا اور اپنا دل خوش کرنا آپ ہی
کا حصّہ ہے ـــ

آیات بینات از الفاظ اس لئے اب ہم صفحہ ۴۳ سطر ۴ تا لفظ تحریر
فرماتے ہین صفحہ ۴۳ سطر ۱۰ ـــ

آیت اخری جن صحابہ کے ہم قایل نہین ہین وہ بلا اختلاف بعد انتقال
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصول امامت کے منکر ہو گئے
اور اس مین درمیان علما کے اختلاف ہے کہ انکار امامت سے نبوت جناب
رسول خدا کی بہی وہ منکر ہوی مگر مطلب جناب غفران مآب کے اس فقرہ کا
کہ از اول ایمان نداشت ہم مشرح اوپر لکہہ آئے ہین جی چاہئے پہر اوسکے
تلاوت سے حلاوت اوٹھاسے مراد یہہ ہے کہ جسنے آخر کو اپنے معائب کو کہول
دئے تو پہلے کے محاسن بہی غائب ہو جاتے ہین ـــ

آیات بینات از الفاظ اس کے جواب مین جو کچہہ صفحہ ۴۳ سطر ۱۱ تا الفاظ
وہ باطل ہے صفحہ ۴۳ سطر ۱۳ ـــ

آیت آخری جو کچھ آپ نے ارقام فرمایا اوس کے بابت ہم بھی عرض کر چکے
اور اب جو دلایل حکیمانہ اور برہان منطقیانہ آپ لکھنے کو ہین اونہین بھی ہم
پڑھینگے اور اوس کی بابت بھی آپ کی تقریر کو ناصواب ٹھہراینگے اور عرض
کردین گے کہ نفاق صحابہ کی بابت جو ہمارا اعتقاد ہے وہ ہی صحیح ہے اور آپ کا
خیال باطل ہے ۔

آیات بینات کے از الفاظ اثبات بہ منافق ہونے صحابہ کے بدلایل

یہ تو ظاہر ہے صفحہ ۴۳ سطر ۴ تا الفاظ حق ہین صحابہ کے سمجھو صفحہ ۴۳ سطر ۲۰
آیت آخری نفی کا ثبوت پیش کرنا آپ نے کسی آئین شہادت مین پڑھا ہوگا
نفاق کا ثبوت آپ پا چکے اور اگر ہنوز حالت منتظرہ تھی اور مطمین نہین تھے
تو شہادت ثبوت کو رد کرتی وہان تک مضایقہ نہ تھا این گل دیگر شگفت
کہ آپ کہتے ہین کہ ہم ثابت کرین گے کہ صحابہ منافق نہ تھے اے حضرت آپ تو
لکھتے ہی ہین کہ وہ منافق نہ تھے آفرین صد آفرین یہہ لکھکر آپ اون صحابہ کا
نفاق جن کے فضایل سے ہمکو انکار ہے اور آیا چاہتے ہین کہ ہم جناب امیر علیہ السلام
کا ایمان خارجیون کے سامنے ثابت کردین شعر ترسم نہ رسی بہ کعبہ ای اعرابی
کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستانست ؛ اے جناب آپ طالب ثبوت ایمان
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم پیش موسائیان اور عیسائیان
ہوتی تو بہت خوب تھا کہ ہم کیا سارے مسلمان خارجی و ناصبی تک سب
سٹ پٹاکے رہ جاتے ہم اور آپ دونون خارجیون کے روبرو دربارہ
ایمان جناب امیر علیہ السلام اور حسن خاتمہ جناب مرتضوی علیہ السلام
مین یکسان ہین پس جو آپ جواب دین گے اور جن دلایل سے آپ ایمان
جناب امیر علیہ السلام کا خارجیون کے اجلاس مین ثابت کرین گے اوس

دلایل کو ہماری طرف سے سمجھو۔

آیات بینات از الفاظ اگر صحابہ منافق ہوتے صفحہ ۴۳ سطر ۲۲ و ۲۳ تا الفاظ صحابہ سے بھی کہدیا تھا صفحہ ۳۵ سطر ۱۵۔

آیت آخری قبل اس کے کہ سرکار والاتبار کی راے زرین کے بابت کچھ عرض کرون چند فقرے شاہ عبدالعزیز صاحب کے تحفہ اثنا عشری سے عرض کرتا ہون اونکو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائی اور ذہن مین محفوظ رکھئی باب دہم تحفہ اثنا عشری مین بذیل جواب مطاعن ابوبکر صدیق صفحہ ۴۴۴ مطبوعہ مطبع نولکشور پر جو تحریر ہے اوسکا ترجمہ یہہ ہے یہان دو شبہہ شیعہ وسنی کے خاطر مین گذرتے ہین اول یہہ کہ چند دعوی میراث و دعوی ہبہ کہ حضرت زہرہ کی جانب سے واقع ہوے اور ابوبکر کے نزدیک ثابت نہ ہوے لیکن اگر حضرت زہرا کی مرضی فدک کے لینے کی تھی تو ابوبکر رض نے کیون استادگی کی اور اونکی خدمت مین کیون نہ گذران دیا کہ ایسی گفتگو اور رنجش جس مین گو صلح ہوگی ہو درمیان مین نہ آتی تو یہہ شبہہ یون رفع ہوتا ہے کہ ابوبکر کو اس مقدمہ مین بلاء عظیم پیش آگئی تھی اگر حضرت زہرا رض کے خاطر مبارک کی مرضی کو مقدم رکھتے تو دو وجہہ سے دین مین رخنے راہ پاتے اول تو آدمی بہ یقین یہہ گمان کرتے کہ خلیفہ مسلمانون کے امور مین اقارب سے حکم دیتے اور رعایت کرتے ہین اور بے ثبوت کے دعوی کو منظور رکھکے اونکا مدعا دیتے ہین اور دوسرون پر جو عوام الناس ہین واسطے ثبوت دعوی کو ناظر خواہ گواہ چاہئے ہین اور یہہ بدگمانی موجب فساد عظیم کی ہوتی اور تا قیام قیامت دوسرے قاضی و حکام اوسکو دستور العمل اور پیشوا کار اپنا کرتے اور جا بجا مداہنت اور مساہلہ اور رعایت اور جانبداری کرتے یکو دستاویز گردانتے اگر یہہ عبارت حضور کو یاد رہے تو اسکے ساتھہ اگر اپنی تحریر کو بھی پڑہ جائیے تو بدون میری گذارش کے یقین ہے

کہ پیشانی مبارک پر پسینہ تو آجائے گا۔ اگر مطلق حس ہو تو کچھ کہنا ہی بیکار ہے
استغفر اللہ ایسی خرافات باتین جیسیر عوام الناس کو بہی توجہ ہو لکہنا آپ ہی کا
کام ہے غور کا مقام ہے کہ حضرت ابوبکر تو یہان تک دور اندیشی کی قدرت رکھتے
ستے کہ اگر بلا شہادت و گواہی فرمودہ صدیقہ اور معصومہ کو مان لین تو قیامت
تک فساد پیدا ہو جائیگا مگر حق تعالے اور جناب رسول خدا کو مطلق خیال نہ تہا
کہ ہرگاہ موافق آپ کے صدق و یقین کے کہ یہہ فرمودہ خدا و رسول ہے کہ جو مسلمانن
کے افعال کی نقل کرے اون کے دستورات کو معمول بہ کرے اوسکو مسلمان سمجہو
تو اگر اون صحابہ کو جنہون نے بعد انتقال جناب رسول مختار صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم
اپنی کرتوت ظاہر کئے اونکو فرمان بردار یا کر حکم نفاق کا خدا و رسول نے نہ دیا تو آپ
کے معتقدات کے موافق ہے یا مخالف ذرا تو سوچئے کہ وہ تو دم غلامی کا مارتے
ستے کوئی ثبوت انکار امامت کا اونسے بہ روی کار نہ آیا تہا جناب امیر علیہ السلام
کو اپنا پیشوا اور سردار سمجہتے تھے کیونکر اپنے علم و گمان پر صحابیت سے جناب
رسول خدا صلعم خارج یا شہر بدر کرکے تمام مسلمانون کو بیدل اور بدگمان کردیتے
چنانچہ میرے اس قول اور قیاس کی تصدیق تاریخ خمیس سے جسکے مصنف بقول آپکے
ہم مذہب کے سنی ہین عمدہ طور سے ہوتی ہے کہ عبد اللہ ابن ابی کا جب نفاق ظاہر ہوا
تو حضرت عمر نے نہایت اصرار رسول مختار سے کیا کہ وہ قتل کیا جاے مگر آپ نے
یہہ ہی کہکر انکار کیا کہ لوگون مین اشتہار ہوگا کہ رسول پروردگار اپنے اصحاب
کو آپ قتل کروا تے ہین اور قتل کرنا تو دشوار ہوا اگر جب وہ مرا تو منہاج النبوت
مین لکہا ہے کہ رسول خدا نے اپنے پیرہن سے اوسکا کفن کیا اور جنازے پر
نماز پڑہی چنانچہ آیندہ مین تاریخ خمیس کا انتخاب بہی لکہونگا اور منہاج النبوت
کا بہی پتہ دونگا اور اگر آپ نے براہ مہربانی اون منافقون کا پتہ اور نشان

دیا ہوتا کہ جنکو بلا صدور خطا یا ناشی ہونے اون کے نفاق کے صرف اپنی بدگمانی پر رسول اللہ نے منافق کہدیا اور نکال دیا تو ہم ہر ایک منافق کے نفاق کا ثبوت آپ کے روبرو حاضر کرتے مگر یہہ کہ حق تعالے تو عالم الغیب تھا اوسنے کیون نہ رسول خدا کو منع کر دیا تو پھر بھی جناب والاہی کے منہہ کو زیب دیتا ہے کہ خدا پر بھی الزام لگائین اگر آپ کو ذرا خوف الہی ہوتا تو ایسے نامناسب کلمے آپ منہہ سے نہ نکالتے استغفر اللہ ربی واتوب الیہ خدارا غور فرمائے کہ کیا حق تعالے کو معلوم نہ تہا کہ شداد کیا کریگا پہر اوسکو اپنا مدعی کیون ہونے دیا کہ وہ دعوی خدائی کرنے لگا اور حضرت جناب مسیح علیہ السلام سے کیون نہ کہدیا کہ یہہ ہوا وہ اسقر یوطی مردک کو گرفتار کرادیگا اسکو مردود کرد ابہی سے کمبخت کو نکالو اور جبکہ حضرت مسیح بہی واقف تہے کہ اونکو کون اون کے حواریون سے پکڑا ئیگا اپنے حضوری سے نہ نکالا اور جو دوسرے حواریون نے پوچہا بہی تو ٹال دیا پہر حضرت یعقوب علی نبینا علیہ السلام سے کیون خدا نے نہ کہدیا کہ اخوان یوسف پہ بہروسہ نکرو اگر یہہ مثالین بہی کافی نہون تو کیا حق تعالی کو حضرت آدم کے انجام کی خبر نہتی پہر کیون مسجود ملایک بنایا تہا کہئی اب آپ کی کارہی گری کرکری ہوئی مگر جو آیت آپ نے سپر بنائی اوس سے بہی آپ کی مطلب برآری نہین ہوتی کیا خوب اہل مدینہ سے جنکو آپ اہل مکہ کہے بچایا چاہتے ہین سوا دسکو کوئی قبول نہ کریگا آپ سے اگر کوئی آپ کے وطن کو پوچہے تو سوا اسکے کہ جہان اب آپ کے جدوآبا کی سکونت ہو اوسکے سوا اسے کوئی اور جگہہ کا نشان نہ دین گے مگر شاید آپ خلاف جمہور کچہہ کا کچہہ کہدین تو وہ امر آخر ہے مگر ہم تو یہہ ہی دیکہتے ہین کہ جس مسلمان سے پوچہین کہ بہائی کہان رہتے ہو تو وہ دہلی بریلی شاہجہان پور جہان اوسکی سکونت مستقل ہے بتلادیتا ہے

یہہ کوئی بھی نہین کہتا مین و نجد و مکہ و مدینہ پس جو تک مکہ معظمہ سے ہجرت کر آئے تھے اور مدینہ مین رہتے تھے وہ سب اہل مدینہ تھے ماشا اللہ آپ کے خیال مبارک مین یہہ آیت صرف انصار ہی کیواسطے ہے اگر ایسا ہی ہوتا تو خدا صریح یہہ ہی کیون نہ فرماتا کہ بعضے انصار مین سے اڑ رہی ہین نفاق پر اگر آپ منافقین کی فہرست لکھہ دیتے جو بوجہ نزول اس آیت کے نکالی گئے تو البتہ اچھی سیر ہوتی جب اونمین کوئی باشندہ مکہ بھی ہوتا مگر ہمکو کتے نے کاٹ کے باولا نہین بنایا ہے کہ ہم آپ کی ایسی مزخرف چیز پر منافقون کی فہرست بناوین اور کوہ کندن و کاہ برآوردن کی مصداق ہون تماشہ تو یہہ ہے کہ آپ نہ تو اون صحابہ کا جو بوجہ منافقت دو عذابون مین گرفتار رہوئے نام لیتے اور نہ اون دو عذابون کا کھوج بتاتے ہین جنمین وہ مبتلا ہوئے اور نہ اوس عبارت جناب غفران مآب کا حوالہ دیتے جس سے ہم کو معلوم ہو کہ اونہون نے خلفاء ثلاثہ کو اس آیت وعید مین شمار کر لیا ہے مگر یہہ طرفہ بچاو ہے کہ اس آیت مین اون منافقین سے وعید ہے کہ جن کو رسول اللہ منافق نہ جانتے تھے مگر صرف حق تعالے جانتا تھا اسواسطے کہ رسول اللہ تو موافق قول صاحب زاد المعاد کے اصحاب ثلاثہ کی منافقت سے مطلع ہی نہ تھے پہلے تو ہم کہتے ہین کہ حصہ اول آیات بینات کے صفحہ ۸۹ تا ۹۰ مین جو حذیفہ کی روایت زاد المعاد سے بہ کمال بناوٹ نقل کی گئی ہے اوس مین نہین لکھا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کو خلفائے ثلاثہ کی منافقت کا علم حاصل ہوا تھا اور کس زمانہ مین اور کب ہان صفحہ ۹۰ پر البتہ اتنا لکھا ہے کہ حذیفہ نے جب عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا آپ کی امت مین بھی کوئی ایسا ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ ہان ایک بت منافقون سے اویگا سرگروہ ہوگا اور دعوی ریاست کا کریگا پھر ایک کے تین آپ نے

لیسے بنادی اور جب آپ اپنے خود ایسے تحریر کو جو پیشتر لکھ چکے ہین تین تیرہ کرتے ہین تو آپ کی تحریر کا اعتبار ہی کیا ہے اگر جو رکی داڑہی مین تنکا کسی کا آپ نام مین تو وہ ایک ہوگا نہ تین پھر یہہ بھی آپ کو ثابت کرنا لابد ہوگا کہ جناب رسول خدا اور حذیفہ مین جو گفتگو ہوئی اوسکو شیعہ بعد نزول اس آیت کے لکھتے ہین یا قبل نزول آیت پس ایسی لایعنی بات کا منہہ سے نکالنا موجب کمال شرم کا ہے —

آیات بینات از الفاظ ایک دوسری آیۃ مجتہد صاحب صفحہ ۳۸ سطر ۱۶ تا الفاظ ہم اوسی آیت کو بیان کرتے ہین صفحہ ۳۹ سطر ۱۷ —

آیت آخری حضرت مین آپ پر اعتبار تو کر نہین سکتا اسواسطے کہ خود اپنے ہی کلام مین آپ ایک کے تین کر دیتے ہین اور میرے روبرو نہ تو مجمع البیان موجود ہے نہ غوالی اللالی کہ مین توثیق یا تکذیب آپ کے نقل کی کرون مگر حضرت فتح اللہ الشریف الکاشانی کے خلاصۃ المنہج موجود ہے اور اگرچہ وہ تفسیر ہماری مذہب کی قبول کی گئی ہے الا بیشتر اوسمین آپ کے مذہب کے مفسرین کے مضامین ہین بہرکیف خلاصۃ المنہج مین اوس اوسمین حوالہ الکنز العرفان کا بھی ہے اور بجنسہ یہہ عبارت مرقوم ہے اوردہ اند کہ روز بدر ہفتاد تن اسیر کردہ بودند و از جملہ ایشان عباس عبد المطلب وعقیل بن ابیطالب بود وحضرت رسول صلی اللہ علیہ درباب ایشان با اکابر مشاورت کرد و غرض حضرت ازین مشاورت آن بود کہ اخلاص اصحاب بحضرت رب الارباب وقطع طمع ایشان از حطام دنیوی سریع الزوال معلوم کند ابوبکر از قوم مہاجر بود گفت کہ اکابر و اصاغر این قوم اقارب وعشایر تو اند اگر ہر یک بقدر طاقت و استطاعت فدای بدہند باشد کہ روزی بدولت ہدایت تو بہرہ مند

حالا آن فدا مدد و قوت اصحاب شود عمر گفت آنها پیشوای شرک اندو ترا از منزلت خودت بیرون کردند برایشان رحم مکن بفرما تا همه را گردن بزنند بحمد الله که خدای ترا از فدا استغنی گردانیده عقیل را بدست علی ده و عباس را به حمزه تا بکشند و فلان فلان که خویشان من اند با من بخش تا ایشان را بکشم از گروه انصار سعد بن معاذ گفت کہ ایشان را فرمای تا در گودالی جمع کنند و خار و خاشاک بر سر ایشان ریزند و آتش در آن زنند حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ فرمود کہ کار ایشان بیکی از سہ بیرون نیست یا آنست کہ اسلام آرند و یا ایشان را بکشند و یا اخذ فدیہ کنند و در اخذ مقرر نمایند کہ در احد مقاتلہ کنیم ایشان اسلام اختیار کردند ابوبکر رضی اللہ عنہ گوید کہ روزی دیگر رسول را دیدم دلتنگ نشستہ و بسیار غضبناک شدہ از وی استفسار این معنی کردم فرمود بجہت طمع اخذ فدیہ عذاب خدای با ایشان چنان نزدیک بود کہ این درخت بما و آن درختی بود نزدیک پس حق تعالے این آیہ فرستاد ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن فی الارض تریدون الخ اب میں کہتا ہوں کہ جو عبارت خلاصہ منہج کے یہہ ہے جو میں نے نقل کی سوائے اسکے صاحب خلاصۃ المنہج نے کنز العرفان کا بھی حوالہ دیا ہے اور حضرت ابوبکر کے نام کے ساتھہ رضی اللہ عنہ لکھا ہے اس سے بھی اگر سمجھہ ہو تو سمجھئے کہ جو کچھہ صاحب خلاصۃ المنہج نے لکھا وہ روایت شیعہ کی نہیں ہے مگر مضائقہ نہیں بحث کے لیئے جو کچھہ آپ نے لکھا ہم مان کر عرض کرتے ہیں کہ بندہ نواز اول تو آیت کے پہلے فقرہ سے یہہ ظاہر ہے کہ واسطے نبی کے یہہ سزاوار نہیں ہے کہ ہوں واسطے اوسکے اسیر تا اینکہ قتل کریں وہ بہت سے لوگوں کو آن مین پہنچتے زمانے کے اور دوسرے فقرے کے یہہ معنی ہیں کہ ارادہ کرتے ہو تم مال

دنیا کو اور اللہ چاہتا ہے ثواب آخرت کو اور خدا غالب ہے اور دانا ہے ساتھ
اونکی مصلحت کے اور اگر لوح محفوظ مین پہلی سے نہ لکہا گیا ہوتا کہ بدون نہی صریح
کے عذاب نفرماوی تو ہر آیینہ پہونچتا تم کو بیچ اوس چیز کے کہ لیا تم نے عذاب بزرگ
تو جو کوتاہ بین اس آیت کو دیکھیگا وہ یہی سمجھیگا کہ یہہ آیت رحمت کی نہین ہے
اور جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم پر حق تعالی نے اپنی ناخوشی
ظاہر کی چنانچہ جناب رسول خدا دل تنگ ہوے یہان تک کہ حضرت ابو بکر بھی
سمجہ گئے اور وجہہ آزردگی پوچہہ بیٹھے وحالانکہ یہہ صراصر غلطی اوس کوتاہ سمجھ کی
ہوگی اسلئے کہ جناب رسول خدا نے وہ ہی کیا تہا جو منشاء جناب باری تہا جیسا
کہ خدا نے خود فرمایا کہ اگر نہوتا مکتوب جانب خدا سے یعنی یہہ کہ تم فدیہ لوگے
اور خدا نے اس سے تمکو بہ تصریح منع نہین فرمایا اسی سے صریح ظاہر ہے
کہ جناب رسول خدا نے خلاف مرضی حق تعالے کے فدیہ تجویز نہین کیا تہا نہ حضرت
سے خطاب عذاب کے نزول کا تہا ہان آپ کے قاضی بیضاوی خطاء عذاب
کو رسول اللہ سے منسوب کرتے ہین تو آپ اور وہ نہیت لین دوسرے
آپ یہہ کبہی نہین سکتے کہ حضرت ابو بکر کے مشورہ کے موافق فدیہ لیا گیا تہا
اسواسطے کہ اون پر منشاء جناب باری ظاہر نہ تہا تو وہ وعید حق تعالی مین
ضرور داخل ہوگی تیسرے حضرت عمر کی بات کو نہ سنا تو جناب رسول خدا
صلعم کا خاطی ہونا ظاہر ہی ہے اگر آپ یہہ فرماوین کہ نہین جیسا اونہون نے کہا تہا وہی
منشا جناب باری تہا تو آپ نافہمی جناب رسول خدا کے قایل ہونگے اور
اس راہ سے آپ کو فضیلت حضرت عمر کی مبارک رہے رہے یہہ حجت آپکی
کہ حضرت رسول خدا نے حضرت ابو بکر وعمر کو پیغمبرون کی مثال دی تو وہ مثال
ایسی ہے جیسی جناب رسول خدا نے حضرت ابو بکر سے فرمایا کہ تم لوگونسے

عذاب ایسا نزدیک تھا جیسے وہ درخست اور یہہ امر کہ اگر عذاب آتا تو صرف
حضرت عمر اور سعد بن معاذ کے سوا سب تباہ ہو جاتے تو سب مین جناب
رسول خدا بھی ہوتے داہ واہ مرحبا ایسی سمجھہ اور اعتقاد پر بجاے خود شرمندہ
ہونیکی آپ ہم کو شرم دلاتے ہین افسوس ہے کہ ایسی ذرا ذرا سی باتون کی
تاویلین کرکے آپ محاسن اپنے خلفا کے ثابت کرین اور جناب امیر علیہ السلام
کے فضایل مین جو آیات اور حدیث ہون اوس کو تاویلات لاطایل سے بگاڑین
غرضکہ کچھہ شک نہین ہے کہ آپ کی آیت مستدلہ مین مطلق آثار رحمت نہین ہین
مگر وہ ہی جو جناب غفران مآب نے فرمائی —
آیات بینات از الفاظ اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے صفحہ ۳۹ سطر ۹ تا الفاظ
کیا فایدے مین صفحہ ۴۱ سطر ۱۲ —
آیت اُخریٰ اس آیت کی بابت ہم کچھہ لکھنا ضرور نہین جانتے اسواسطے کہ آپنے
بجز اس کے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے صحابہ سے مشورہ
لیتے تھے اور اونسے جو خطائین ہوئے چوکے ہو جاتی تھین نظر دلداری قطع نظر
کرتے تھے اور جو اونسے حق تعالے کا گناہ ہو جاتا تھا اوس کے لیئے شفاعت
بھی کرتے تھے کوئی اور فائدہ نہین نکالا ہے —
آیات بینات از الفاظ یہہ سب مسلمان جانتے ہین صفحہ ۴۱ سطر ۱۴ تا
الفاظ بر آن صدق وایمان انصار دین صفحہ ۴۲ سطر ۱۲ —
آیت اُخریٰ پہلے جو کچھہ آپ نے فرمایا اوس سے ہمکو کب انکار ہے جو آپ
بیفائدہ اپنی عبارت کو طول دی گے جناب عالی شیعہ اسکے مقر ہین کہ شیخین
جنگ بدر مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رکاب مین
حاضر تھے مگر یہہ طرفہ مطلب فارغخطی از مذہب تشیع ہے کیا آپ کا یہہ مطلب ہے

کہ اگر یہہ ثابت ہو کہ شیخین جنگ بدر مین حاضر تھے تو لیس ہو گیا مذہب شیعہ کا آیا گیا
اگر اسی پر دار و مدار آپ نے سمجھ لیا تو نازم باین فہم نہین آپ خوب جانتے ہین
کہ حقیقت مین بنا مذہب شیعہ کے قبول امامت ہے اور امامت کو ہم منجانب
اللہ جانتے ہین پس جبتک ہم امامت کے اوسیطرح قایل ہین جیسے آپ اور ہم
خدا و خدا ازل و ابد کے وجود کے اور یہہ ظاہر ہے کہ اگر کوئی دہریہ کیسی ہی دلایل
فلسفہ عدم وجود خدا کے لائے وہ ہمارے اور آپ کے نزدیک مردود ہونگے
اوسیطرح سے چاہو کیسی ہی سانچے مین آپ تقریر کو ڈھالین مگر وہ نہین چلنے کی
اور ایک کو بھی پر دو ہوا چلنے کی بابت کوئی بات تو لی کتنی ہی باتین بناے مگر نہ مانی جایگی
پس آپ کے اس ارشاد سے کہ بو بکر نزد نبی داشت جا ہی ہمارا مذہب کیون
جاتا رہیگا اور جو آپ نے فرمایا کہ جناب رسول خدا نے حاضرین لشکر ظفر پیکر سے
کہا کہ دشمن لڑنیکو آگئے اب تم کو تدبیر کار کیا ہے تو سب کے پہلے شعر یہ پاسخ ابوبکر
از جاے خاست ٭ وزان پس عمر نیز مدد گر وارست ٭ بگفتند یا سیّد المرسلین ٭
قدم پیش بگذار ما را بہ بین ٭ کہ با دشمن دین جہا میکنیم ٭ سوا ایسے جمع خرچ زبانی
کو جو نہایت لیست اور سست تھا آپ نے ناحق پیش کیا غور تو فرمائی کہ زبان
سے اوتنا تو کہتے جتنا مقداد نے فرمایا تھا مگر کہتے کیونکر نہ تو دل مارے ڈر کے
قابو مین تھا نہ زبان پر اختیار تھا اور یہی سبب ہے کہ آپ کو بھی شرم آگئی کہ حضرت
مقداد رضی اللہ عنہ کی تقریر کو تحریف کر گئے اور پوری گذارش حضرت مقداد
رضی اللہ عنہ جو اونہون نے حضور رسول مین کی تھی ادہوری کر دی تا دیکھنے
والے آپ کے شیخین صاحب کی زبانی عرض کو بھی پوری طرح نہ جانچ سکین
لہذا مین عرض کرتا ہون کہ سننے والے سنین کہ حضرت مقداد نے کیا کہا تھا
اور تب حضرات شیخین کے صرف زبان ہی اوتنا سے مقابلہ کر کے داد انصاف دینگے

اشعار

درآن پس زجا خاست مقداد نیز
بگفت ای حبیب خداے عزیز
چو موسی کمر بست از بہر کین
بگفتند قومش با واین چنین
برو با خدا و ند خود تو بہ جنگ
کہ داریم ما در ہمین جا درنگ
ولی با تو گوییم ما ای فریب
کہ یابی ببارک بکن در رکیب
بجنبا بہر سو کہ خواہی سفر
کہ آئیم ما در رکابت بسر
اگر رو نمائی سوے زنگبار
نگیریم یکسوے از تو کنار
کمر بستہ بر قتل اعداے دین
درآئیم پیش تو در دشت کین
بود تا بہ تن جان و در کف تو آن
بباریم شمشیر بر دشمنان

اب غور فرمائی کہ جناب شیخین نے کیا فرمایا تہا کہ حضرت آپ چلئے آگے بڑھئے پہر دیکھئے کہ ہم آپ کی راہ مین کیا جانفشانی کرتے ہین آپ نے جس ترکیب سے تحریر فرمایا اوس سے تو صریح یہہ پیدا ہوتا ہے کہ شیخین نے یہہ کہا تہا کہ آپ آگے تو بڑہے پہر دیکھئے کہ آپ کے پیچھے پڑکے ہم کیا کرتے

ہین مگر خلاف اون بہادر بے بہادر کے حضرت مقداد نے صاف صاف بلا گذرات
گذارش کیا کہ حضرت ہم آپ کے آگے دشت کین ہین کمر باندھے قتل عدائے
دین پر ہونگے ۔

آیات بینات از الفاظ لیں ای حضرت امامیہ صفحہ ۴۲ سطر ۴ تا الفاظ دعا
اور آفرین کی ہے صفحہ ۴۲ سطر ۱۷ ۔

آیت اخریٰ بندہ نواز ہم تو خود اچھی طرح ہر بات کا خیال کرتے آپ ہم کو
کیا سوجھاتے اور رہ جلاتے ہین مگر ذرا آپ بھی تو انصاف کیطرف جھکئے اور
سمجھنے کا ارادہ فرمائیے مشکل تو یہہ بھی آپڑی ہے کہ جو کچھ آپ کے روبرو معقول
بات کہے جاوے اوسکو آپ اپنے عقل کے موافق نا معقول قرار دے لیتے ہین
اور بگڑ او ٹھتے ہین خیر اگر مزاج درست ہو اور غصہ برطرف ہو تو جن اشعار
کو آپ نے بکمال دانائی حملہ حیدری سے ڈہونڈہ کے پیش کی اون اشعار سے
یہہ کہان ثابت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق اور عمر سب سے پہلی جانبازی کو تیار
ہوگئے کیا انہین چار مصرعون سے آپ نے یہہ پیدا کر لیا کہ دونون صاحب
سب سے پہلے جانبازی کو طیار ہوئے ۔ بگفتند یا سید المرسلین ٭ قدم
پیش بگذار و مارا بہ بین ٭ کہ با دشمن دین چہا میکنم ٭ چسان در رہیت جان
فدا میکنم ٭ یعنے اون دونون صاحبون نے کہا کہ اے مرسلون کے سردار
قدم آگے بڑہائیے اور پھر ہم کو دیکھئے اور پھر دیکھئے تو کیا دیکھئے یہہ دیکھئے کہ
ہم دشمن دین کے ساتھہ کیا کرتے ہین اور کیونکر آپ کے پیچھے جان فدا کرتے
ہین کسکی جان اسکا کچھہ پتہ ہی نہین اگر مین حاضر ہوتا تو اون دونون صاحبون
سے بکمال ادب پوچھتا کہ کیون صاحبو ہرگاہ دشمن تو رسول خدا کے آگے ہونگے
تو رسول اللہ کے پیچھے آپ دونون حضرات دشمن کے ساتھہ کیا کرین گے

اور کسی جان فدا کرین گے مگر افسوس کہ مین اوسوقت کتم عدم مین تہا لیکن آپ
جو اونکی وکالت یا طرفداری کا بیڑا اوٹہایا ہے تو آپ ہی سمجھا دیجیے مگر سمجھائی گا
کیا ان چار مصرعون سے جو آپ فرمارہے ہین اوسکا کچہہ بھی ثبوت نہین ہے خیر
اگر شوق ہے تو حیات القلوب مین پڑہیے اور اگر اوس کے سمجھنے مین وقت ہو تو
ہم سے سنئے کہ جب رسول مختار بحکم ایزد قہار بنا بر مقابلہ و مقاتلہ کفار ناہنجار
جو درپے آزار سید و سردار تھے جنگ بدر کے لیئے سوار ہوئے اور مقام سفرا
مین ورود مسعود ہوا اور حق تعالے نے بکمال رحمت و عنایت حضرت کو آگاہ
اور خبردار کیا کہ تم اوس قوم نابکار سے جنگ و پیکار کرو ہم تمہاری نصرت
کرکے اون سب کو ذلیل و خوار کرین گے تب اوس محبوب کردگار نے اپنے
اصحاب سے کہا کہ مین نے حضرت جبرئیل سے سُنا ہے کہ قریش تاخت کرنیکو
ہین اور ہم اون سے مقابلہ کرین اب تم اپنے اپنے خیالات اور ارادونکا اظہار
کردیہ سنتے ہی حضار دربار کو اضطرار ہوا اور خوف و ہراس کے آثار نمودار
ہوئے چنانچہ ابو بکر جنکو آپ بڑا ہی جان نثار فرماتے ہین کہڑے ہوکر اپنے زبان
صدق بیان سے یون درفشان ہوئے کہ حضرت یہہ قریش ہین باعتبار اپنے
غرور و استکبار کے جس روز سے فہرست کفار مین شمار ہوئے ایمان ہی
نہین لائے اور جب سے وہ خلیل ہوے ہین کبہی ذلیل نہین ہوئے اور ہم تو
لڑنے کے لیئے گہر سے نہ نکلے تہے نہ کچہہ سامان لڑائی کا رکھتے ہین یہہ تقریر حضرت
کو پسند نہ آئی فرمایا کہ آپ بیٹھی اور پہر اوسی سوال کی تکرار کی تو بہادر بی بہاکے
حضرت عمر کہڑے ہوئے اور اوہون نے حضرت ابو بکر کی تقریر کو دوہرایا
تو جناب رسول مقبول نے اونکو بہی بٹہلا دیا تب حضرت مقداد رضی اللہ عنہ
کہڑے ہوے اور گذارش کرنے لگے کہ جو گروہ شقاوت پژوہ قریش نشہ کفر مین

سرشار اور عروس غرور سے ہمکنار ہو کر آئے ہیں سوچا ہو وہ کیسے ہی بے ایمان ہوں مگر ہم تو آپ پر ایمان لائے ہیں اور اشہد ان محمد رسول اللہ کہہ کے آپ پر گواہی دیتے ہیں پس جو کچھ حضرت افریدگار نے آپ کو حکم دیا وہ حق ہے اور سراپا صدق ہے اگر حکم ہو آگ میں پھاند پڑیں اور اپنے کو کانٹوں میں تو ال دیں اور سر مو پروا نہ کریں ہم بنی اسرائیل نہیں ہیں جنہوں نے حضرت موسی سے کہدیا تھا اذھب انت وربک فقاتلا انا ھہنا قاعدون یعنے آپ تشریف لیجائی اور تمہارا خدا بھی تمہارے ساتھ جاے اور لڑے ہم تو یہاں بیٹھی ہیں خلاف اوس کے ہم سے سنئے آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من کہ آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سری آپ اور آپ کا پروردگار لڑے ہم بدل و جان لڑیں گے رسول اللہ نے اونکو دعا دی اور فرمایا کہ خدا تم کو جزای خیر دے اور پھر وہی سوال دیگر حضار سے کیا وجہ بار بار اوس ارشاد خیر بنیاد کی اسلئے تھی کہ اہل مدینہ نے بروقت بیعت صرف یہہ عہد کیا تہا کہ مدینہ پر جو غنیم چڑہ آویگا تو وہ حضرت کی نصرت کریں گے نہ یہہ کہ مدینہ سے نکل کر لڑنے کے لئے جانیکا وعدہ کیا تہا اسلئے بار بار بہ تکرار استفسار کی تکلیف رسول ایزد غفار فرماتے تھے خیال حضرت سعد بن معاذ انصاری سمجھ گئے اور مردانہ وار اونہوں نے اوٹھ کر عرض کیا کہ ہماری ماں باپ آپ پر فدا ہوں ہم تو آپ پر ایمان لاچکے ہیں دریا میں فرمائیے تو کود پڑیں پھر تو لڑائی ہے جو کچھ آپ کو حق تعالے نے حکم دیا ہے اوسپر عمل فرمائی ہم اطاعت میں کمربستہ ہیں اور جو کچھ ہمارا مال ہے وہ حاضر ہے جو چاہیے لیجئے اور اور جو چاہیے چھوڑ دے جتنا آپ لینگی اوتنا ہی ہم خوش ہوں گے سنا آپ نے اصل قصہ تو یہہ ہے مگر چونکہ ہم پابند انصاف ہیں لہذا انکار نہیں کرتے کہ جنگ بدر میں حضرات ابوبکر و عمر موجود نہ تھے اور صحابہ کبار میں اونکا شمار نہ تہا نہ کم پہلے

کہتے کہ وہ اوس وقت خواہ مخواہ منافق ہی ستے مگر بقول شخصے مطلب سعدی دیگر است ہماری مقصد و دعوی کو آپ مطلق نہین سمجھتے ای حضرت ہم نے کب کہا کہ وہ جنگ بدر مین نہ تہے یا کب ہم سے ایسا قصور سرزد ہوا کہ جو کچھہ شیخین نے جنگ بدر کی بابت عرض کیا تہا وہ بے اصل ہے نہ ہم اون کے ابتدائی سعی کے منکر ہین مگر ہان اون جوانان کے آخر کی کرتوت سے موافق مثل مشہور اوّل بہ آخر نسبتے دارد نفاق کا الزام دیتے ہین اور شرح بسط سے اوپر لکہہ آئے ہین اور پہر شوق ہو تو سنئے کہ اگر ایک صاحب جبہ و دستار کو دنیا بہر دیکہے کہ عبادت مین چست اور پچا آوری احکام شرعی مین سرگرم درست ہے اور جو کہتا ہے وہ کرتا ہے تو ضرور ہر ایک اوسپر اعتقاد کریگا دبیان فضایل مین رطب اللسان ہوگا مگر آخر کو جب وہی مرد ممدوح شراب پینے لگے خنزیر وغیرہ کہانے لگے آسمان کو زمین سمجہائے تو اوسکو اوس کیفیت مین بہی لوگ اچہا کہین گے ظاہر ہے کہ نہین مگر جب اوسکی ابتدا کا حال بیان کرنا پڑے تو کہنے والا کیا کہے گا آیا یہہ نہ کہیگا کہ جناب مولانا نے فلان دہریئے سے یون بحث کی فلان بیدین سے ایسی تقریر کی کہ وہ لاجواب ہوگیا فلان شرابی کے روبرو دلایل حکمیہ اور منطقیہ ایسی مذمت شراب کی کی کہ وہ قایل ہوا اور جب پہر حرمت شراب کی بروی شریعت بیان کی تو شرابی کو رولا دیا ظاہر ہے کہ ہر کوئی یون ہین لکہے گا مگر وہ ہی ناقل جب اونہین مولانا کی حالت ثانیہ بیان کریگا تب اوسکو یون سنائے گا کہ اونہین مولانا کو دیکہا کہ خود شراب پیکر گدّے مین پڑے ہوئے تہے کتا موتہہ چاٹتا تہا تو سامع کیا ناقل کو اوس کے پہلے قول سے سند اور خاموش کردیگا ہرگز نہین اور جو کوئی مولانا کے دونون حالتون کو سنے گا یا کیفیا پڑہیگا تو اپنی راے سوا اس کے کیا قایم کریگا آیا یہی نہ کہ پہلے کے افعال مصنوعی تہے اور پہلے ہی سے وہ ناقص خیال اور مجہول راے تہا پس بجنسہ یہہ ہی حال صاحب حملہ حیدری کا ہے اصحاب

ثلاثہ کا جیسا او تہا ن تہا اوس کے بیان مین جا بجا وہ اہل سنت کی کتابون سے لیکا
بیان کر دیا اب غور کر لیجئے کہ حضرات ثلاثہ کیسے ہی صدق نیت سے پہلی تا یل اسلام اور
مصدق نبوت خیر الانام ہوئی ہون مگر چونکہ آخر کو بعد انتقال جناب رسول ایزد متعال
دہ زال دنیا پر فریفتہ ہوئے رسول خدا کو بے غسل و کفن چھوڑا دفن کی بھی خبر نہ لی سقیفہ
بنی ساعدہ مین اصول امامت سے انکار کر کے طرح سلطنت و خلافت کی ڈالکر بادشاہ
بن گئے تو ساری دم موافقت منافقت سے بدل گئے اور جو فرمایا تہا کہ جیسان دیرت
جان فدا سیکنم ؛ اوسکو مثل روز روشن کے ثابت کر دیا مگر بعد اس تقریر کے ہم آپکے
شکر گذار بھی ہوئے جو آپ نے اگر پورا اقرار نہین کیا تو اتنا تو مانا کہ پیغمبر کو مدینہ کے
منافقین نے جو بعد شوکت اسلام کے ظاہر مین کلمہ گو ہو گئے تھے ایسی ہی اخلاص
کے جواب دئے ہین — عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است ؛ —

آیات بینات از الفاظ مجتہد صاحب قبلہ یعنی ذوالفقار صفحہ ۲۴۴ سطر ۸ تا
الفاظ خدمت حاضر تھے یا نہین صفحہ ۲۴۳ سطر ۱۲ —

آیت اُخریٰ ہم آپ کی سمجھ اور بوجہ سے سخت متحیر ہین کہ آپ اعتراض کرنیکو
تو آتے ہی ہین مگر وجہ اعتراض پر دہیان ہی نہین کرتے اول تو حملہ حیدری ایک منظوم
تاریخ ہے مگر مصنف سو البتہ شیعہ قوی الایمان ہے اور اوس مومن نے اورنگ زیب کے عہد مین جبکہ
آتش تعصب عالم گیر تہی ڈرتے ڈرتے مدارج النبوت وغیرہ کتب اہلسنت سے اپنے مطالب
لیکر اس غرض سے نظم کی تا شیعہ اہل سنت پر سند لا سکین و کہہ سکین کہ تمہاری ہی کتابون مین
یہہ روایات موجود ہین یہہ تو مرزا رفیع باذل کی قدرت سے باہر تہا کہ اپنی مذہب کی روایت
کو شہرت دیتے اور سلامت رہتے مگر یہہ خوبی حضور کے فہم کی ہے جو آیہ سورہ محمد
کی نسبت آپ نے سمجھ لیا کہ جناب غفران مآب ہی نے حق مین خلفاء ثلاثہ کے
لکہے ہین اگر ایسا جناب ممدوح کا قصد ہوتا تو پوری طرح سے اوسنے آیت کو

منسوب فرماتے اور وجہ نزول آیت کو ارشاد فرماتے جیسا کہ دوسری آیت سورۂ توبہ کی بابت صاف صاف جو لکھا تھا ارشاد فرمایا مگر باین ہمہ کہ جناب غفران مآب نے صریحًا لکھدیا تھا کہ ایسی آیتون سے اونہین کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ جو صاحب ایمان تھے آپ اون کے خیال کے خلاف اوس نظم کو معیر سند لاتے ہین اگر حملہ حیدری صرف استنے اعتبار سے کہ اوسکا مصنف شیعہ ہی لایق اعتبار استشہاد ہے تو ہم کو بھی مجاز کیجئے کہ ہم سنی مورخون کی تواریخون کا حوالہ دین واقدی ابوالفدا و عاثم کوفی وغیرہ کتابون سے آپ کا قافیہ تنگ کرین مگر ہمارے مقابلہ مین تاریخ کو سند گردانا اور اپنے لیئے یہہ لکھکر کہ خیر روضۃ الاحباب کا تو کچھ اعتبار ہی باقی تاریخین لایق بھروسہ نہین پس پشت ڈلوانا آپ کا انوکھا دستور ہے دیکھہ لیجئے شاید صاحب تحفہ اگر جناب والا کو اپنے مذہب کے مورخین کے اقوال کی سند سے انکار نہین ہے جیسے ہمسے خواہش ہے اور صاحب تحفہ کی قبر پر بجاسے قرآن مجید کے پڑھنے والے مقرر فرماسے کہ اگر زندگی ہین اونہون نے اونکو نامعتبر سمجھکے نہین دیکھا تو آپ کی صلاح کے موافق اب سنکر اپنی روح کو چین دلائین و جناب رضوان مآب نے جو حملہ حیدری کے اشعار غلط کی صحت کرای تو کس لیئے تھے دیکھہ لیجئے جو اہل سنت کی کتابون سے مقابلہ کراکے پتہ اون کتابون کا لکھادیا ہے ای سبحان اللہ کیا عمدہ اعتراض آپ نے جناب رضوان مآب پر کیا ہے اور کیا عمدہ حاشیہ نہ لکھہ دینے کا شکوہ کیا ہے ماشاء اللہ بروقت جنگ حاضر باشی شیخین کے آپ کی راسے اقدس مین بڑی قیمتی فضیلت ہے اور یہہ تو گویا اون کے لیئے بڑی بھاری جایداد تھی کہ اونہون نے لڑائی پر آمادگی ظاہر کی وحالانکہ خود اونکے بیانات مرقومہ بالاسے ظاہر ہے کہ وہ لڑنے کے ارادے سے مدینہ سے نہین چلے تھے بلکہ سطوت جبروت کفار کے قایل تھے اگر ناگوار نہ ہو تو مجھسے

سُننے کہ ایام غدر مُبدّل بامن ہوے اور خیرخواہون کو سرکار سے انعام دیے جانے لگے تو ایک اہل کار نے اس بنا پر ادعاء خیرسگالی کیا کہ ہم باغیون کے شریک ہوے اور جا ہوسو اوہنون نے ہم کو ورغلایا مگر جادۂ نمک حلالی پر ثابت قدم رہے لہذا فہرست خیرخواہون مین ہمارا نام درج ہو اور عطاے انعام سے اعزاز بخشا جاے۔

آیات بینات از الفاظ باقی رہا حال لڑائی احد صفحہ ۳۴ سطر ۳ تا الفاظ پیش کرینگے انشاء اللہ تعالے صفحہ ۴۴ سطر ۴۔

آیت آخری یہ امر واقعی ہے کہ آپ کو اظہار حال جنگ اُحد اور خیبر اور معاملہ فدک اور قرطاس کا ضرور ناگوار گزرتا ہی اور کیون نہ گذری ظاہر کہ منہ سے پہلے معائب کو دنیا بھر دیکھتی ہی اور عیب مٹای نہین مٹ سکتا اور عیب کا بیان چاہو صریحًا ہو یا اشارۃً مگر صاحب عیب کو سننا غصہ ضرور آتا ہی مثلاً ایک قاضی صاحب کانے تھے اور اونکے حضور مین جو دعوی ہوا تو فریقین مین سے کسی نے عرض کیا کہ حضور سے مجھے پوری طرح چشم انصاف ہے اسلیئے کہ جناب معدلت پناہ ایک ہی آنکھہ سے فریقین کو دیکھتے ہین اسپر قاضی صاحب بہت بگڑے حالانکہ یہی الفاظ کسی ایسے کے روبرو کہے جاتے جو دونون آنکھہ رکھتا ہوتا تو نہ غصہ ہوتا نہ طعن اوسکو سمجھتا یہی حال حضرت کا ہے کہ بات بات پر بگڑا اوٹھتے ہین ای جناب اگر اون صحابہ سے جنکی فضیلت کا ہم بوجہ اونکے اون افعال کے جو بعد انتقال جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے سرزد ہوئے انکار فضیلت کرتے ہین تو اگر اونسے کوئی فعل خلاف وفاداری اور ایمانداری سرزد نہین ہوا تو آپ کو جز ابدھی کی کیا ضرورت ہے جو کھٹتے ہین بکنے دیجئے اور کانے قاضی کے مثل کے مصداق ہوجی اور اگر درحقیقت اونسی کوئی خطا ہوسی گئی ہے اور دھبا اونین لگ ہی گیا تو آپ کے دھوے تو وہ نہین دھلتا ہے ہر ایک

کی نظر دیتے پر ضرور پڑے گی پہر چاہئے کوئی اوس دہبے کو تیل کا لکھے یا کسی اور شئے
کا کتی یا لکھا اور بات بنائی پس چاہئے سو آپ مطاعن صحابہ مذکور کی دفع کی تدبیر کرین
بے فائدہ محض ہے آپ اگر اوس حجت صفائی کی تبائین گے تو سوا اوسکے خلاف
موجود ہو کر پہلے سے بہی زیادہ میلا کردین گے مگر جو آیت آپ نے بابت معافی لغزش
جنگ احد لکہی تو ناحق زحمت اوٹہائی ہے جناب غفران مآب طاب ثراہ کا ان
الفاظ کی تحریر سے کہ فرار صحابہ در روز احد متیقن و عفو ایشان نیز متیقن کہ متعلق ماوائے
ایشان در جہنم نباشد مشکوک الیقین لایزول الا بیقین شد یہہ مراد نہین ہے
کہ مواخذہ فرار احد مین بہگوڑے صحابہ جہنم کو روانہ ہون گے بلکہ مقصود یہہ ہے
کہ اور بہی تو طومار جرایم اون پر ہے پس یہہ حیثیت اون میز کہان باقی ہے کہ وہ
جہنم کو نہ جاوین اور تا وقتیکہ ساری جنایات سی صفائی کا یقین ہو عدم تعزیرات
کا یقین ہمکو کیونکر ہو سکتا ہے پس جو کچہہ اہتمام سرکار نے فرمایا عبث و رایگان
ہے مگر یہہ جو آپ کو ناگوار ہے کہ فرار احد کا ذکر ہے کیون جناب غفران مآب نے
چہیڑا جو بقول خدا تعالی معاف تہا تو اوس کے لئے یہہ گذارش ہے کہ حضرت سلامت
اگر یہہ قانون ہو کہ جو جنگ کے میدان مین متعین ہو اوسکا کام لڑائی کا ہوگا اور
جو سردار فوج کیا جاوے اوس کا ذمہ ہوگا کہ فوج کو لڑاوے اور خود لڑے اور
جو میدان قتال سے منہہ موڑے وہ پہانسی دیا جاوے اور کوی سردار لڑائی
سے بہاگے اور آخر کو گرفتار ہو کر روبکاری کو حاضر کیا جاوے و بنظر رحم و کرم
سلطان وقت قصور فرار کو معاف فرماوے تو اوس معافی قصور سے و لکہنے
یا سننے والے اوسی بہگوڑا کہنا چہوڑدین گے ناممکن ہے پس جناب غفران مآب
طاب ثراہ کا بہی یہی مطلب ہے کہ حکم معافی سے یہہ نہین نکلتا کہ اون فرار کو
علاوہ معافی قصور وہ انعام بہی ملا کہ جو کرار کو مل سکتا ہے حق تعالی کی تکذیب ہے۔

تو کوئی بے ایمان ہے کریگا یقین فرمائیے کہ اوس کے وعدہ وعید پر ہمارا پورا یقین ہے مگر خلاف ہمارے آپ حق تعالی کی وعید سے اون مجرمون کو مامون کیا چاہتے ہین کہ جن کے جرایم مثل آفتاب نیمروز ظاہر و آشکار ہین اور وعید الہی پر بھروسہ ہی نہین کر

آیات بینات ار الفاظ اب ہین بھر جنگ بدر کا صفحہ ۴۴ سطر ۵ تا الفاظ کلمہ بلند ہوگئے صفحہ ۴۶ سطر ۱۱

آیت اُخری جناب نان جنگ بدر کا حال تو بہت ہی اچھا آپ کو معلوم ہوتا ہے اور راوی ہے جس بھروسہ پر آپ فرمایا چاہتے ہین فرمائے ہم تو حملہ حیدری ہی کے اشعار سے اوس اترای کا سمان دکہلائین گے ہم نے تو انصاف کی آنکھہ بند کی نہ ایمان کے کان یہہ شعار تو آپ ہی کے ستودہ اطوار این ہستے ہین لیجے پہلے ہم حملہ حیدری کے اشعار کے تحریف کا الزام آپ کو دیتے ہین اور کہتے ہین کہ آپ نے باوجود کیکہ جناب رضوان مآب کا صحیح کیا ہوا جیسا کہ آپ نے خود قبول کیا ہے نسخہ موجود تہا جس مین یہہ شعر تہا کہ شعر باین زاری و عجز رسیدہ بود ٭ کہ خواہش ابفر بان حق در بود ٭ اوس مین آپ نے یہہ تصرف کیا ٭ باین زاری و عجز رنجیدہ بود ٭ کہ خواہش ابفر بان حق در بود ٭ فرمائی رنجیدہ کا فاعل کون ہوتا ہے آیا جناب رسول خدا یا جمیع صاحب حملہ حیدری نے لکہا تہا ہرگز نہین ہرگز نہین غور تو کیجے کہ اسکے معنی کیا ہو صریحا یہہ کہ رسول خدا صلعم زاری و عجز کرتے کرتے رنجیدہ ہو گئے دوسرے مصرعہ کے تو آپ ہی معنی سمجہہ سکتے ہونگے یون ہی آپ نے اس مصرعہ کے ٭ دران دم صف خصم نزدیک شد ٭ یمی گشت بنای او و رمزار فیع با ذل کی روح کو صدمہ پہونچایا بھلا صف خصم اور پھر اوسکے گرد لینے چہ یون برگین کو ہرکس لکہکر یہہ مصرعہ بحکم تو بستند ہرکس میان تباہ کیا اور یون ہی بیار کو بیار لکہکر مضمون خراب کیا ہے دیکہہ لیجے بیارید شمشیر بر دشمنان کیسی بہونڈی بات ہے بہادر تلوار دشمن پر برساتے ہین نہ کہ تلوار

دشمن کے سامنے لاتے ہین بعد اس کے بلہاں ادب عرض کرتے ہین کہ ہم پہلے بھی اقرار کر چکے اور اب بھی عرض کرتے ہین :: ابوبکر نزد بھی دانست جاسے مگر تو بھی ہمارے سمجھ مین نہین ایا کہ اپ کو اسکے فرمانے کی :: کہ ایمان بھی اور اخلاص بھی اور ہجرت بھی اور نصرت بھی مہاجرین د انصار کا ثابت ہوگیا :: کیا ضرورت تھی کیا ہم کو سارے صحابہ کے ان اوصاف مین تامل ہے یا کہ جو مناجات جناب رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم نے کی اوسکا ہم کو انکار ہے مگر دل خوش کر لیجیے اور ان تن چند مین صرف آپ حضرات ابوبکر وعمر کو شمار کر لیجیے مگر اور تو کوئی بھی اونہین دو کو نہ مانیگا اور ہم تو اون چند تن مین جسکے لیئے رسول اللہ نے دعا کی حضرت مقداد اور سعد ابن معاذ کو اور نیز اون کو جنہون سے جانبازی کی شمار کرین گے بہرکیف جو آپ نتیجہ نکالنے کی فکر کر رہے ہین وہ اوسوقت مترتب ہو گا جب اون صحابہ سے پہلے افعال مستلزم الطعن کا دھبہ چھوٹ جائے چونکہ آپ کو جنگ بدر سے خاص کر تعلق اور دل چسپی ہے لہذا ہم بھی اوسکو بجنسہٖ عرض کرتے ہین کہ جب حضرت سعد ابن معاذ کے حق مین حضرت نے دعا فرمائی اوسکے بعد انجام یہ ہوا کفار مستعد بکارزار ہوئے اور لڑائی کا ڈنکا بجا قرنا پھنکا اور اونہون نے چیڑ ہائی کی تو جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم نے اپنی فوج ظفر موج کو بھی حکم دیا چونکہ حضرات مقداد و سعد ابن معاذ کی بہادرانہ ومعتقدانہ تقریر سے سب کے دل براگنیختہ تھے حضرات ابوبکر وعمر کے پستی ہمت بے اثر ہوگئی تھی وہ سب آمادہ نبرد اور دشمن کے خون بہانے کو دست بقبضہ شمشیر ہوکر میدان مین آئے جناب رسول خدا نے صف بندی فرمائی اور ہر صحابی جس جگہہ کا سزاوار تھا اوسکو اوس مقام پر تعینات فرمایا اور حکم دیا کہ اپنی اپنی صفون اور مقامات پر جمے رہین اور ہرگز نہ ہلین اور بدون ہمارے

حکم قضا شیم کے تلوارین نیام کے باہر نہ نکالین غرضکہ جب مثل دیوار آہن فوج اسلام
صف بستہ ہو کر جم گئی تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مقام محفوظ
پر تشریف لائے اور حضرت سعد ابن معاذ کو جو جانباز اور جان نثار اور انتہا درجہ
اختصاص رکھتے تھے ایسا فرمایا کہ تم چند مردم رزم ساز کو لیکر ہمارے عریش کے گرد محافظ رہو
اور قریش کو موقع شر نہ دو جب یہہ سب اہتمام ہو چکا تو حضرت صرف مناجات
ہوئے اور سجدہ کے لئے پیشانی مبارک کو خاک پر رکھا اور حمد الہی بجا لائے اور
نہایت عجز و زاری سے دعا فتح و ظفر کی یہان تک کی کہ نزول وحی کا ہوا اور غشی
بظاہر طاری ہوئی یہان حضرت اوسی حالت مین تھے کہ فوج دشمن کی بڑھی اور اون
روسیاہون کی آمد سے ایسی خاک اوڑی کہ آفتاب پر چھا گئی زمین ہلگئی تب تو حضرت
ابوبکر صدیق کا حسب عادت پتہ پانی ہو گیا اور اوسیطرح کی کیفیت اون پر طاری
ہوئی جو غار مین آمد دشمنون سے ہوئی تھی اور باوجود اینہمہ کہ صف جنگ سے دور اور
حفاظت جانبازان ہمراہی سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ مین مستور اور عریش مین حضرت
رسول اللہ کے کھڑے تھے مگر صدمہ دشمنون سے جان ہی تو نکل گئی اور مارے ڈر کے
ایسے مضطر اور مضطرب ہوگئے کہ بلا خیال اس کے کہ ایسے وقت مین جناب رسول اللہ
کا سونا کیسا یقین کر لیا کہ آپ سو گئے ہین اور چونکہ یہہ حکم سن چکے تھے کہ بدون حکم حضرت
کے کوئی تلوار نہ کھینچے تو بیٹھے بیٹھے حواس باختہ ہوئے اور چلا اوٹھے کہ اے خلق کے رہنما آپ
کیا پڑے سوتے ہین جاگئے کہ سپاہ ضلال مستعد جنگ و جدال آ پہونچے اب اون کے
قتال مین کیا ارشاد ہے اور ارشاد اللہ یہہ سوال بھی ایسا تھا کہ جناب رسول اللہ
ستعال کے حکم کو پاتے ہی دامن سنبھال میدان قتال مین جا ہی تو پڑین گے غرضکہ
اون کی چلاہٹ پر رسول خدا نے آنکھ کھول دی اور بسرور و انبساط جو کچھ حق تعالی
سے انجام جنگ سنا تھا کہہ سنایا اور میدان جنگ مین تشریف لائے تو شعر

سران سپہ را ہمہ کشتہ دیدہ سپہ را رخ از رزم برگشتہ دیدہ چنانچہ اب مین حملۂ حیدری کے وہ اشعار کہ جن مین سے چند آپ نے لیئے ہین نقل کرتا ہون اب میری تقریر کو مقابلہ کریجیے

اشعار حملۂ حیدری

چنین گفت راوی کہ چون اہل شر
بہ پیوست ستوران گرفتند جاسے
چنان خاست از کوس حربی غریو
روان شد پس آن لشکر کینہ خواہ
حبیب خدا اے جہان آفرین +
بفرمود تا اہل اسلام نیز +
انہ پان او در زمان پُر دلان
تبرا نیدہ پر وان و نیروی دین +
بمیدان پرخاش کردند رو +
بقول خدا اسرور خاص و عام
بہر جا کہ ہر کس سزاوار بود +
کشیدہ شد آن صف زمردان چنان
ز آرایش صف چو پرداخت باز
بفرمود کز صف خود نگسلید +
کہ آمید نزدیک اہل عنو د ور
چو استادہ صف رو بروئی قریش
بفرمود انکہ بسعد معاذ +

باآن طیش بستند بر کین کمر
برآمد خروشیدن کرناسے +
کہ شد آب از ان زہرۂ نرہ دیو
خروشان و جوشان بناوردگاہ
چو دید آن کمر بندی از مشرکین
کمر تنگ بندند بہر ستیز +
بہ بستند بر جنگ اعدا میان
بفرمودہ سیّد المرسلین +
چو شمشیر بستہ بہ خون عدو +
بہ ترتیب صف خود نمود اہتمام
بران دشت کین ایستادہ نمود
کہ بنیان مرصوص شد وصف آن
باآن نامداران گردن فراز
نہ بے حکم من تیغ بیرون کشید
بہ تیر از بر خویش سازید دور
بہ دولت خود آمد بسوے عریش
کہ با چندے از مردم رزم ساز

باستند در گرد و پیش عرشش بدارند پاسش ز شر قریش
پس آورد رو سوی یزدان پاک بنالید و مالید رو را بخاک +
بگفت ای نماینده عدل و داد فرستندهٔ انبیا بر عباد +
نگون ساز سازندهٔ قوم عود برآرنده بیخ عاد و ثمود +
نباشد بر تو هیچ امری خطیر بهر کار دشوار ذاتت قدیر
تو دانی که من رهنمای قریش بحکم تو بودم نه بر رای خویش
بدعوت نکردم کم و کاستی + نیامد دل قوم بر راستی + +
بمن انچه کردند این ناکسان از آن هم تو آگاهی ای غیب دان
کشیدم بر ایشان بحکم تو تیغ بکن نصرت خویش از من دریغ
الٰهی گر این چند تن از عباد که کردند امر ترا انقیاد +
بحکم تو بستند بر کین میان + نه دیدند بیش و کم دشمنان
بمانند از فتح کوتاه دست بیابند از دست اعدا شکست
بروی زمین تا قیامت دگر + نگردد پرستنده این وادگر +
بکن یاری دین خود از کرم + ظفر بخش ما را بر اهل ستم +
باین زاری و عجز در سجده بود که خوابش بفرمان حق در ربود
در آندم صف خصم نزدیک شد ز بس گرد خورشید تاریک شد
بجوشید میدان ز مردان کین هوا آتشین شد زمین آهنی +
ز بس گرد گردشت پرخاش خاست زمین دگر بر هوا گشت راست
ابوبکر نزد نبی داشت جای بگفت ای بحق خلق را رهنمای
در آمد به تنگی سپاه ضلال چه فرمایی اکنون برای قتال
از آن حرف بیدار شد آنجناب فرحناک از لطف حق کامیاب

کہ رانندہ حکم بر مایشا ٭ نمودش بخواب انچہ بودش ہوا
بروحال اعدائے وین عرض کرد ٭ نشان واودش انجام وشت نبرد
سران سپہ راہمہ کشتہ دید ٭ سپہ را رخ ازرزم برگشتہ دید

فرمائی کہ ابو بکر نزدبنی داشت جائی ٭ سے کیا فضیلت اور بہادری ثابت ہوئی یہہ ہی نہ کہ اپنی جان بچانے کو عریش مین جناب رسول خداؐ کے پاس تھے اگر کہے محافظت رسول خداؐ کرتے تھے تو خیر سے وہ بھی نہین محافظ تو حضرت سعد بن معاذ تھے آپ کا یہہ ارمان بھی ویسا ہے جیسا کہ جنگ خیبر مین باوجود فرار یہہ سنکر کہ جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہٖ وسلم کے سرکار سے صبح کو اوس کرار کو جو غیر فرار ہے لوا عطا ہوگا جو خدا اور رسول کا دوست ہے حضرات ابو بکر اور عمر متمنی حصول لوا تھے خاطر جمع رکھئے اور چونکہ ان دونون صاحبون نے استفسار رسول مختار صلعم پر لڑنیکا ارادہ پہلے ظاہر نہین کیا تھا لہذا الہی گر بن جیدتن از عباد ٭ کہ کروند امر ترا انقیاد ٭ سے خارج اور دعا رسول خدا سے باہر تھے ۔ لکھئے اب لجمعی ہوئی کہ جنگ بدر مین حضرات ابو بکر و عمر نہ کسی سے لڑے نہ کسی کو قتل کیا پس جہان تک کہ آپ نے سعی کی تھی وہ حملہ حیدری ہے کے اشعار سے گئی گذرے ہوئی پیچ ہے ع جو نہٹی کو یلون کی آگ کیا ٹہرے مگر جو آپ خارجیون کے پردہ مین جناب امیر علیہ السلام کے ایمان کا ثبوت ہم سے چاہتے ہین تو حضور کو جناب کی حاجت ہے کیا ہے اور آپ کو جناب امیر علیہ السلام کے معاذ اللہ بے ایمان کہنے مین کیا تردد ہے جبکہ آپ ان سب لوگون کو جنہون نے جناب امیر علیہ السلام پر بمطلب خون حضرت عثمان چڑہائی کی اور لڑے مسلمان اور باایمان جانتے ہین تو حضرت علی کا ایمان کہان رہگیا اور جبکہ آپ نے کھلے کھلا ادا لا کہ جو محارب حضرت علی کا از راہ بغض نہو وہ مسلمان ہے صفحہ (۲۶) تحفہ

اثناعشری) اور لڑائی بلابغض وعناد ہو نہین سکتی تو لڑنے والے باوجود شباب ہین تو وہی ایمان وارتھے جو لڑے اور حضرت علی کا اسلام کہان آپ نے ناخیر ور پردہ یا علانیہ جو آپ ایمان جناب امیر علیہ السلام کا ثبوت ہمسے چاہتے ہین تو ہم خفاش کے آگے وجود آفتاب کے ثابت کرنا بیکار جانتے ہین مگر آپ کو حضرت صدیق کی قسم دیتے ہین کہ آپ یقین کیجئے کہ جناب امیر علیہ السلام کا نام یا اونکا ایمان قرآن مین نہین ہے اور حضرت صدیق کا نام قرآن مجید سے ڈہونڈہ کر تعویذ بنائے اور اگر آپ صرف اسی کے مدعی ہین کہ ابو بکر نزد نبی داشت جاے اور اوس سے یہہ مطلب ہے کہ اونکو قریب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا تو ہم کب کہتے ہین کہ نہین تھا اور ہم یا کوئی کیونکر کہیگا اون کے لخت جگر پارہ دل نور نظر بی بی عایشہ حضرت رسول خدا صلعم کی حرم محترم تہین پس اس سے بڑہ کر اور کیا قربت ہوگی مگر چونکہ آپ نے حملہ حیدری کے نظم سے دل حسیبی ظاہر کی ہے لہذا ہم اور بھی اشعار نذر کرتے ہین جو ضرور ہے کہ آپ کو زہر ہلاہل سے بھی ناگوار ہون تو ہمکو اسکی پروا نہین ہے کہ آپ اونپر اعتبار کرین یا نہ کرین مگر ہم یہہ دکھلاتے ہین کہ صاحب حملہ حیدری کو حضرت ابو بکر کے خدمت اقدس مین کس درجہ کو نیاز و اختصاص تہا اور حضرت ابو بکر اور اون کے صاحبزادے نے بعد انتقال جناب رسول اللہ کیا افعال کئے اور جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے کیسی آنکھین پہیرلین اور کیسے سلوک کئے ای جناب موافق ایما شریف واشارہ منیف ہم نے دعا جناب خیر البشر پر بخوبی غور کرلیا وہ اونہین حضرات کیواسطے تہے جو جان بکف تھے نہ اونکے لئے جو یاران نانی یار زبانی تھے یہہ آپ نے سنا ہوگا شعر دلا یاران سہ قسم اند اے ابدانی + زبانی اند و نانی اند و جانی + آپکو یاران زبانی کے حق مین جو ہمہ تن اونکے دل دادہ مثل اوس منتظر کے حال رکھتے ہین جو کہتا

تمتع هرچه پیدا می شود از وی در پندارم توئی + دعا جناب رسول خدا این داخل ہون
کریم اونکو یاران زبانی مین گننے پر مجبور ہین آپ کو اختیار ہے کہ نفاق و کفر کو اپنا ایمان

حکایت حذیفه وجبرئیل که بصورت دحیه سر مبارک سرور کائنات صلی الله و علیه و آله او در زانو داشت و آمدن مرتضی علی علیه السلام و سلام کردن و جواب دادن جبرئیل امیرمومنان او را خطاب فرمودن و بیدار شدن پیغمبر و فرمودن که جبرئیل بود صفحه ۱۶۲ از آغاز داستان

روایت کند راوی خاص و عام	که در عهد خیر الانام
یکی گشته با دیگری مدعی	ببردند دعوی به نزد نبی +
کسی گو بدعوی زبان می گماشت	گواهی بغیر از حذیفه نداشت
نمودش برای شهادت طلب	حذیفه به تصدیق بکشود لب +
عیان بود چون صدق او بر رسول	بجای دو شاهد نمودش قبول +
از ان روز در اهل صدق و ادب	شدش صاحب دو شهادت لقب
روایت کند راوی از وی چنین	که زان پیشتر کاشرف مرسلین
فرستد علی را بسوی یمن +	برای سوالی یکی رود من
برفتم بدرگاه سالار دین	چو برداشتم پرده دیدم چنین
که دحیه سر اقدس آنجناب	بزانو گرفته است و سید بخواب
چو نشنیده بودم از او این سخن	که هرگه بود دحیه و اپیش من
بیاید در مجلس بی حجاب	نماید از آمدن اجتناب
که اکثر بفرمان رب جلیل	بدان صورت آید بزم جبرئیل
برفتم به بیت الشرف زان سبب	نهادم قدم باز پس از ادب
نمودم ره خانه خویش سر	که آیم برش باز وقت دگر

در اثنای ره شد دوچارم علی — که میرفت او نیز نزد نبی
چو من دیدم او را نمودم سلام — جواب سلامم بلطف تمام
بداد آنجناب و تبسم کنان — بپرسید من این ابن الیمان
بپاسخ بگفتم باو این چنین + — که می آیم از نزد سالار دین +
دگر باره پرسید آن شهریار — برش رفته بودی برای چکار
بگفتم سوالی مرا بود ازو — ولی بُد چون دحیه در پیش او
بیاد آمد از منع خیر البشر + — نرفتم درون بازگشتم ز در
چنین گفت آنگاه آن سرفراز — بیا همره من مکن احتراز +
که امروز میخواهم از بهر خویش — بگیرم ترا شاهدای صدق کیش
که بعد از پیمبر برین انجمن — تو باشی گواره من وحق من
شنیدم چو گفتار شاه نجف — شدم همرهش تا به بیت الشرف
چو آمد بدرگاه عرش افتخار — ز در پرده برداشت آن شهریار
درون رفت من ایستادم برون — بگوشم من آمد صدا از درون
که بر دحیه فرمود شیر خدا + — ز روی کرم در سلام ابتدا
پس آنگاه دحیه بمصر تمام — بدو گفت ما داد رد و سلام
ز من بر تو ای مومنان را امیر — سر ابن عم خود از من بگیر
که هستی برین کار تو بیگمان — سزاوار تر از من و دیگران
غضنفر بشد پیش و زانو گذاشت — بزانوش دحیه سر او گذاشت
نشستش ببالین چو شیر خدا — برون رفت دحیه ز دولت سرا
چو آن نامور رفت از در برون — مرا خواند شیر خدا اندرون
برفتم نشستم برش بنده وار — سر شاه دین بودش اندر کنار

حبیب خدا سے مجید ودود — پس از ساعتی چشم اقدس کشود

چو دید آن شرف بخش ارض وسما — سر خویش بر زانوے مرتضی

بسویش نگه کرد وگفت از کرم — که بگذشت بر زانوے تو سرم

چنین داد پاسخ شه اولیا — که ای سید اشرف انبیا

باین دو دست بے بدل امتیاز — نصیبم شد از وحیٔه سرفراز

تبسم کنان گفت با وے نبی — که او بود روح الامین یا علی

بیان کن کنون یک بیک نزد من — کرآمد چنان با تو او در سخن

کلامیکه او گفته بد بالتمام — علی داشت معروض خیر الانام

بدو گفت آنکه شفیع امم — مبارک مبارک ترا یا ابن عم

نمی باشد اعزاز ازین بیشتر — که از ساکنان زمین بیشتر

شنودند سکان عرش برین — سلامست با لاری مومنین

بدان آنکه او با تو زنسیان سخن — بحکم خدا گفت یا ابو الحسن

بمن نیز امروز بعد از سلام — رسانید از نزد حق این پیام

که وا سبب نمایم بنزد وی عمل — اگر خواهش اوست عز و جل

پس آورد در سوی من انجناب — بدین گونه فرمود با من خطاب

بگو ای حذیفه شنیدی تو خود — کلامے که صادر ز جبرئیل شد

بگفتم بحق خدا ے جلیل * — شنیدم بگوش خود از جبرئیل

بفرمود آنگاه سید بمن — بهر کس رسی تو زین انجمن

بگو انچه خود کرده استماع — ز جبرئیل و از من بلا اشتاع

ز افشای آن من بحکم رسول — نهادم بدو دیده دست قبول

برون آمدم چون ز بیت الشرف — شدم مدح خوان امیر نجف

رسیدی ز اصحاب هر کس بمن | باو گفتمی بر ملا آن سخن

یکی روز هم گشت با من دو چار | عمر از قضا در یکی راه گذار

بگفت ای حذیفه شنیدم چنین | رسی تو بهر کس که از اهل دین

رسانی ز روح الامین و نبی | پیام امارت برای علی

بگفتم که آری چنین است من | بگویم بحکم نبی این سخن

عمر گفت آهسته زیر لب | کز آید مرا زین حکایت عجب

وزان پس بهندی سعلی ولی | بملک یمن شد بحکم نبی

خیان در یمن بود آن محترم | که رستید بر آمد بحج حرم

سفر را سبب راوی حق گزین | روایت کند از حذیفه چنین

برآمدن رسول الله صلی الله علیه و آله بر منبر و دست حضرت مرتضی علی گرفتن و بالای منبر بردن و دل حاسدان غمگین شدن و دوستان مشعوف گردیدن

چو رسید ما استاد و با مرتضی | بگفتند کروبیان مرحبا

فرستاد حق رحمتی بیشمار | فلک کرد انجم برایشان نثار

بیارید نور از سپهر القدر | که شد خاک آن دشت کحل البصر

زبان ساخت گویا ز عرش برین | با لحمد لله روح الامین

بیاراست رضوان بهشت از سرور | نمودند زینت چه غلمان چه حور

بجوشید در کوثر و سلسبیل | شرابا طهورا چو آب سبیل

بفردوس حوران برقص از نشاط | ملایک بر افلاک از انبساط

زبان کرده وا زان سر در نعیم | بحمد سپاس علی عظیم

بهر آسمان انبیاء سلف | بنظاره با قدسیان بسته صف

ز عرشش برین تا به سطح زمین
مطیعان حق جمله بهجت قرین

ز مهر رو ز خورشید تابنده تر
بروی زمین نور باشنده تر

ملایک شده بهن ورنشش جهت
شیاطین سراسیمه رو به صفت

ز بیم ملایک بحال تباه
بهر سو گریزان برای پناه

بعالم نیافتاد در دست شان
پناهی بجز قالب حاسدان

بدیدند چون حاسدان علی
که با او برآمد بمنبر نبی

ز حالی بحالی شدند آنچنان
که وصفش نیاید بشرح و بیان

یکی خم ز بس غم برابرو فگند
یکی چینه رشک بر رو فگند

یکی بینی از غصه بالا کشید
یکی را دل از غیظ در خون طپید

یکی لب بدندان گزیدن گرفت
ز چشم یکی خون چکیدن گرفت

یکی گریه ناک و غمین و خجل
یکی غوطها خورده در خون دل

یکی دست افسوس بر دست سود
یکی را نگه زهر آلود بود

ز حیرت یکی سر ببالا فراخت
بحسرت یکی ز آتش دل گداخت

یکی بر دو دندان فرو در جگر
یکی را بخوار حسد زد بسر

یکی در شکنجه یکی در گذار
یکی غرق اندیشهای دراز

ز احوال اعدا گذشت آن سخن
کنون حالت دوستان گوش کن

یکی رخ برافروخت چون لعل تر
یکی سر برافراخت چون شیر نر

یکی را لب از خرمی خنده ریز
یکی را دماغ از طرب مشک بیز

یکی خواست تا جان نماید نثار
یکی خواست برپا فتد چون غبار

یکی را گل از هر بن مو شگفت
یکی را هزاران گل اندر رو شگفت

یکی را برخ پهن گشته نشاط
یکی سینه واکرده از انبساط

یکی سوی او کرد چشم نیاز　　یکی لب به شکر خدا کرد باز
یکی در فزایش نیازش یکی　　دل خویش را در نوازش یکی
یکی کرده هم چشم و هم گوش چار　　که زو بشنود حکم پروردگار

آغاز خطبه فرمودن سرور کائنات صلی الله و علیه و آله وسلم

سخن کرد پس ختم سالار دین　　بحمد سپاس جهان آفرین
چو شد فارغ از خطبه خیر الانام　　بیکبارگی اهل ملت تمام
چه اصحاب هجرت چه انصار دین　　چه از سابقین و چه از لاحقین
چه شهری چه دشتی چه برنا چه پیر　　ز حر و ز عبد و صغیر و کبیر
چه اهل نفاق و چه اهل وفاق　　همه کرده با یکدگر اتفاق
بگفتند با صوت های جلی　　شنیدیم و کردیم فرمان بری
بر امر خدا و رسول خدا　　بدل باز با لفظ و با دستها
پس از بهر بیعت بذوق تمام　　نمودند از چار سو ازدحام
پس اول ابابکر و انگه عمر　　تصافح نمودند عثمان دگر
دگر بود سفیان دگر بود را او　　که کردند بیعت بذوق غلو
عمر در حضور شه انبیا　　چنین گفت خندان بشیر خدا
ز روی محبت بصوت جلی　　مبارک مبارک ترا یا علی
که امروز را صبح کردی بکام　　شدی بر من و اهل ایمان امام
علی هم ز حرفش تبسم نمود　　که از آخر کار آگاه بود

ذکر تدبیر نمودن صاحبان هوش و رای در چنین اختصار رسول خدا صلی الله و علیه و آله در باب گرفتن خلافت از شاه اولیا

کنون میر دم بر سر داستان　　بوصافی حالت همگنان

چنین گفت راوی که سالار دین — در آندم که بودش دم واپسین
هماندم حمیرا به نزد پدر — کسی را فرستاد و کردش خبر
که یکدم نبی را نمانده ست بیش — مشو غافل اکنون تو از کار خویش
فرستاد و گفت آن سخن آشکار — که دارد رسول خدا احتضار
ولی گفت این حرف آهسته تر — که باشید از کار خود با خبر
بزرگان دین دوستان نبی — دگر دوست با خاندان نبی
ز تغییر حال رسول خدا — نمودند آه و فغان برملا ◆
ور آن ضمن گفتند با درد و سوز — که اسلام را هست اوّل هنوز
بسی دشمنان اند در گرد و پیش — که دانند این روز را عید خویش
درین انتظار اند هر سو خفی — که تا چشم برهم گذارد نبی
نمایند هر یک بجنگ و جدال — نمایند اسلام را پایمال
ضرورست بر ما همه پاس دین — که بد بعثت او برای همین
همین ست تدبیر اینکار و بس — که چون در کشد صاحب دین نفس
هماندم یکی را خلیفه کنیم ◆ — باعدای ملت نه فرصت دهیم
بباید که یک لحظه بعد از نبی ◆ — نماند مقر خلافت تهی
گروهی که بودند همدست شان — کشودند یکسر به تحسین زبان
بگفتند الحق بود این چنین — که هستند اعدای دین در کمین
نباید بآن قوم مهلت دهیم — هماندم خلیفه مقرر کنیم
ولی مردم بی غرض در جواب — بگفتند چون میکنند اضطراب
همه از رفع و دفع خلل میزنید — خلل خود درین کار می افگنید ◆
بحکم خدا کرده بر ما نبی — علی را امام و امیر و ولی

اگر گر رسید ز عالم سفر — نشیند بجائے وے آن شیر نر
کسی را نماند دگر آن مجال — که آرد فساد و خلل در خیال
که از هیبت تیغ آن شهسوار — نماند دل دشمنان استوار
بگفتند همگان سازان جواب — که بود آنچه گفتیم یکسر صواب
شما نیستند آگه از ستر کار — که این حرفها را نگیرند اعتبار
وزان پس ابو بکر و دیگر عمر — دگر خالد و بو عبیده دگر
ازان جمع عام برخاستند — کنار دگر خلوت آراستند
نشستند باهم به تدبیر کار — نمودند تمهید را استوار
که چون پرده از روی کار افگنیم — نهانی خود آشکارا کنیم
چنین گوییم آندم من و تو چنان — نمائیم پس لابد با دیگران
به لطف زبان و بحسن کلام — ستانیم بیعت نخست از عوام
زخاصان بمانند اگر چند تن — نه پیچند آخر سر از انجمن
درین کار اهمال نبود روا — بباید یکدیگر این کار را
ازآن پیشتر کرده باید ولے — که فارغ بگردد ز دفنش علی
هنوز از بزرگان روشن روان — بهم داشتند این سخن درمیان
که برخواست شیون ز دولت سرا — طپش در دل افتاد اصحاب را
بسوی در حجره بشتافتند — خبر ز ارتحال نبی یافتند
چو تحقیق شد بر عمر ارتحال — بزد دست بر تیغ و گفت این مقال
برای فریب عوام جهول — که دانندش از مخلصان رسول
که هرگز نمیرد رسول خدا — بود مرگ نسبت باو افترا
کسے کو براند ز موتش سخن — سرش را ببرم باین تیغ من

به و گفت ابوبکر انگه چنین / که بر صدق اخلاصت ای مرد دین
سزد گر نمایم سر و جان فدا / بخواندی ولی در کتاب خدا
که فرمود از امر حق آن جناب / خدا انک میت در کتاب
عمر کرد تحسین او در جواب / که دادی نجاتم ازین اضطراب
زمویش تعجب مرا میفزود / که مضمون این آیه یادم نبود
ابوبکر چون دید آن انقلاب / که دارند اصحاب دین اضطراب
ز سطح زمین تا به سقف سما / رسیدست فریاد واسیدا
بایستاد بر منبر مصطفی / چنین کرد تسکین اهل عزا
که بودید اگر بندگان نبی / بدانید کو مرد و شد مختفی
وگر آنکه هستند حق را عبید / بود دایم لایموت آن وحید
بگفت این و آمد ز منبر فرود / عمر گفتش اکنون نباید غنود
بود تا علی را درین قیل و قال / به تجهیز و تکفین او اشتغال
بامر خلافت بباریم دست / که از پای اکنون نباید نشست
جواب این مندرز اصحاب بود / ز فاروق چون این حکایت شنود
لبی زان سخن شد تعجب پذیر / که دی روز سید بخم غدیر
علی را بآن جهد و آن اهتمام / نموده براشت امیر و امام
بزرگان دینند از توفیق مند / ز حالا باین فکر افتاده اند
نباید چو حکم پیمبر نفاذ / ندانیم ما دیگری را معاذ
جهان به که من نیز سرعت کنم / بنزدیک سعد عباده روم
[illegible] سرور انصار اوست / بگوییم که در قوم این گفتگوست
بدین عزم آمد ز مسجد برون / شوی سعد شد با دلی پر ز خون

عمر یافت کان رفتن از بهر چیست — در آن رفتنش بوی از خیر نیست
همان دم بگوشش ابوبکر زد — که اکنون حباب این خبر میبرد

رفتن حباب ابن منذر نزد سعد بن عباده و رسانیدن خبر نکث بیعت غدیر خم و از عقب او رفتن خلافت طلبان جهت انفصال

مبادا که انصار سردار ازمند — به تجویز خود فکر دیگر کنند
ابن مهم
همان به که ما نیز آنجا رویم — کنند ار تخالف معارض شویم
علی را گذاریم با مصطفی — که آرد بجا حق مهر و وفا
پسندید بوبکر تدبیر او — بحضار آنگه نمودند رو
بحسن ادا در خور هر مذاق — نمودند تکلیف در اتفاق
نخست از همه مبغضان علی — رفاقت نمودند با خوشدلی
دگر بعضی از شرم و بعضی ز عذر — گروهی هم از وعدهٔ جاه و قدر
یکی از طمع دیگری هم ز بیم — برای تماشا گروه عظیم
بهم متفق گشته با های و هوی — بسوی سقیفه نمودند روی
چو سلمان و بوذر چو مقداد نیز — چو عمار و چون جابر آن دو عزیز
چو ایشان دگر چند تن از کبار — که بودند سی کس همه در شمار
نرفتند همراه آن مسلمین — نشستند در کنج مسجد حزین *
هم از رفتن سید انبیا * — هم از سر برآوردن فتنها
علی داشت با خاطر پر ملال — به تغسیل و تکفین او اشتغال
کنون حال سعد عباده شنو — سخن بی کم و بی زیاده شنو
در آن روزها سعد بیمار بود * — دلش بیقرار و تنش زار بود
به بستر شب و روز میداشت جای — که قادر نبودش برفتار پای

رسید این خبر چون باو ناگهان — که فرمود رحلت نبی از جهان *
شده بیخود از غایت اضطراب — بر آمد ز خانه بحال خراب
نه در پای تاب و نه در تن توان — بهر حال بر خاک خود را کشان
بیامد بایوان مهمان سرا — نماند ز غم عقل و هوشش بجا
بهر کس که افتادی او را نظر — به پرسیدی احوال خیر البشر
در آمد بهمان دم هم از وی جواب — خبر داده او را از آن انقلاب
که چون روح پاک رسول خدا — بشد عازم درگه کبریا
عمر گفت آن و ابوبکر این — نه غمناک شد کس نه اندوهگین
نه دردی بدل ز ارتحال نبی — نه افسوسی از انتقال نبی
نه پروای تغسیل و تکفین او — نه در فکر تجهیز و تدفین او
ازین فکر دلها شده منجلی — که باید خلافت ستاند از علی
بود تا که مشغول این جان نشین — به تکفین و تجهیز سالار دین
نباید که ما فرصت از کف دهیم — بباید تا پای در ره نهیم
نمائیم از خود یکی را امام — که باشد بر آرندهٔ آن مقام
بوعده و وعید و بخوف و رجا — به بیعت در آریم این خلق را
بدل گرد و ازین کار فارغ علی — اگر آنکه گردد بما مدعی
بهم آید در آن دم ز تنها تنش — بود گرچه آن تن از آهنش *
علی را که با آن همه اهتمام — نبی کرد دی روز بر ما امام
غرض آنچنان نقش زد و ها زده — که پنداری امروز هرگز نبود
نماند است گوئی کسی را بیاد — که باید علی را نمود انقیاد
که خود را احق میشمارند از و — درین کار دارند بجد غلو

چو من دیدم اندر از یاران چنین — برت آمدم تا بگوییم همین
که حکم رسالت پناهی نماند — امارت بامر الهی نماند
گر ایشان نمایند از خود امام — باو چون نماییم ما اهتمام
امامی که نبود ز نزد خدا — خلافش نباشد گناه و خطا
چرا ما بغیر حق خود بگرویم — برای خود از خود امامی کنیم
که برداشتن حکمش از کم و بیش — نداند کسی خفت و عار خویش
ولی هر کسی مرد این کار نیست — کسی جز تو آنرا سزاوار نیست
چو آنجا رساند این سخن را جواب — چنین داد سعد عباده جواب
معاذ الله ای دوست زین آرزو — تو دیگر چنین ناصوابی مگو
بدوزخ تن سعد را نیست تاب — که به نماید این امر را ارتکاب
خلافت نباشد ز کس جز علی — که داوند او را خدا و نبی
اگر هست ما را امامی علی است — جز او دیگری کاذب و مفتری است
درآندم ز انصار برنا و پیر — بر سعد بودند جمعی کثیر
شنودند با او بدین شان خطاب — که معقول میگوید این را جواب
چرا با فلان و فلان بگرویم — برای چه دنبال ایشان رویم
نماییم از خود یکی را کلان — نباشیم محتاج بیگانگان
به پاسخ چنین گفت سعد آن زمان — که من نیستم مانع همگنان
ولی خود باین کار لایق نیم — نه بیعت بکس جز علی میکنم
درین گفتگو بود آن ارجمند — که از در عمر نیز اندرون آمدند
گشودند بر سعد باب سلام — بناچار داد او جواب سلام

کیونکہ حضرت خفا نہو جیو مین نہایت ہی مؤدّب ہوکر اب عرض کرتا ہون

کیون حضرت خفا ہوجئے مین نہایت ہی مودب ہوکر اب
نے حالت حیات جناب رسول اللہؐ مین جان فشانی کی اظہار کی تہی اور جناب
رسول خدا سے صلہ پاے تہے اور اونکا بدلہ یہہ ہے تہا مجہے اسپر یقین ہے
کہ حضرت علی علیہ السلام کے فضایل مین جو آیت اور حدیث پیش کیجاے
اوسکی تاویلات رکیکہ کرنے مین آپ آندہی سے بہی بڑہکر کام کرینگے
آیہ انما ولیکم اللہ سے منقصت مرتبہ جناب امیر علیہ السلام
کے ٹہرائینگے مگر آیہ غار سے آپ نے وہ فضایل حضرت ابو بکر صدیق کے
پیدا کیئے ہین جو خدا کے علم مین بہی نہ تہے بہتر ہے آپ قرآن مجید سے چاہے
اپنی تصدیق کی گواہی لائے چاہے حدیثون سے اور کسی کی نہ سنئے مگر جنگ
بدر کا حال بقیہ جو آپ ہی کے دفتر مین لکہا ہے اوسے تو سنئے سند احمد بن
حنبل عبد اللہ بن سلیمان ابن اشعث نے اپنی سند سے اور حرث او علی سے
روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے ایک شب بدر مین فرمایا کہ وہ کون ہے
کہ اس رات کو پانی ہمکو پہونچاے تو کسی نے ہمت نہ کی اور سب پلٹ گئے علی اوٹھے
اور ایک مشک کاندہے پر رکہکر کنوئین کی جانب چلے وہ رات نہایت اندہیری
تہی اور وہ جنگل تہا نہایت خشک اور کنوان بہی نہایت عمیق تہا علی اوس کنوئین
مین اوتر گئے خدا تعالے نے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کو فرمایا کہ واسطے نصرت
محمدؐ کے آمادہ و مہیا ہو پس ملایکہ آسمان سے آے اور ایسے الفاظ سے کلام کیا
کہ ہر کوئی سن سکتا تہا اور ڈر سکتا تہا جب وہ کنوئین کے نزدیک آئے تو
خدا کی جانب سے حضرت علی پر سلام کیا اور اون حضرت کی تعظیم و توقیر کی اور
ابن شہر آشوب نے ابن مسعود فلکی سے اپنے تفسیر مین اپنے اسناد سے محمد بن
الحنیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے غزوہ بدر مین حضرت علی کو پانی لانیکو

بہی جبکہ اور اصحاب سے کہہ چکے تھے اور کسی نے اقدام نکیا تہا جب وہ کنوئین پر آئے
اور مشک بہری تو ہوا سخت چلی اور پانی مشک کا گر گیا اور اسیطرح دو دفعہ اور
ہوا چوتھے مرتبہ پانی بہر کے مشک رسول خدا کے روبرو حاضر کی اور جو گذرا تہا بیان
کیا تو حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ پہلی ہوا حضرت جبرئیل تھے جنکی ساتھ ہزار
ملائکہ تہی جو تم پر سلام کرتی تہی اور دوسرے میکائیل تہی ہزار ملائکہ کے ساتھ جو تم
پر سلام کرتے تھے اور دوسرے روایت مین فرمایا کہ وہ نہین آئے تھے مگر تمہاری
حفاظت کو ابو صالح نے اپنی سند سے لیث کی روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے
ایک فصل مین تین ہزار تین منقبت حضرت علی کی فرمائین و اسی خبر کو حمیری
نے روایت کر کے کہا ہے وَسَلَّمَ جِبْرِئِیْلُ وَمِیْکَالُ لَیْلَةً عَلَیْهِ وَحَیَّاهُ
اِسْرَافِیْلُ مُغْرِبًا اَحَاطُوْا بِهٖ وَفِیْ هٰذِهٖ جَالَیْسَتِیْ وَکَانَ عَلَی الْقَلِیْبِ
قَدْ تَحَزَّبَا ثَلٰثَةُ اٰلَافِ مَلَائِكٍ سَلَّمُوْا عَلَیْهِ فَادْنَاهُمْ وَحَیَّا
وَرَحَّبَا و فقیہ ابن مغازلی شافعی نے اپنی سند سے ابو جعفر محمد بن علی سے روایت
کی ہے کہ فرمایا کہ ایک فرشتہ نے جسے رضوان کہتے ہین اور بدر کو ندا کی لَا سَیْفَ
اِلَّا ذُوالْفِقَارِ وَلَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ و ابن مغازلی شافعی نے بسند
خود محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع سے روایت کی ہے کہ نَادٰی یَوْمَ اُحُدٍ مَلَكٌ
مِنَ السَّمَاءِ یُقَالُ لَهٗ رِضْوَانُ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ وَلَا فَتٰی
اِلَّا عَلِیٌّ و سمعانی نے کتاب فضائل الصحابہ سے بہ سند خود ابو جعفر محمد بن
علی سے روایت کی ہے کہ نَادٰی مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ یُقَالُ لَهٗ رِضْوَانُ
لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ وَلَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ آپ ان سب کو چھوڑتے
ہین ؏ اور ابو بکر نزد بنی داشت جائے کو ؏ رٹتی ہین جو سنی گا وہ ہے کہیگا
زین قصہ ہفت گنبد افلاک پر صدا است ؏ کوتہ نظر یہ مین کہ سخن مختصر گرفت

اور تیسرے اسرافیل تھے جنکے ساتھ ہزار ملائکہ تھے جو تم پر سلام کرتے تھے ۱۲

بعد آس کے حملہ حیدری کے اشعار کو ملحوظ فرمائی تو عنایت ہے اور غور فرمائی
کہ حضرت عایشہ کیسی سپوت دختر تھین کہ جنھون نے رسول اللہؐ سے معزز
شوہر کی موت کا ذرا خیال اور اپنے بیوہ ہونیکا مطلق ملال نہ کرکے آپا کو کہلا
بھیجا کہ موقع ہاتھ سے نہ دو یہان دم واپسین ہے جلد مسند شاہی بچھاؤ اور جلوس
آرا ہوجاؤ ایسا نہو کہ است حضرت علی کو بہ تعمیل حکم رسولؐ خدا اپنا ولی بنا لین
آہ آہ اگر علاوہ اشعار حملہ حیدری مین بھی اون اعمال کا جو حضرت ابو بکر
صدیق سے بر روی کار آئے لکھنا شروع کرون تو دفتر کے دفتر سیاہ کرون
مگر میری عرض کی حاجت کیا ہے ساری تاریخین پکار رہی ہین اور وہ کون ہے
جو نہین جانتا پس اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی روح مبارک اونسے فرماتی ہوگی شعر ترک یاران کردہ ای
بیوفا یار این کند۔ دل ز یمان برگرفتی ہیچ دلدار این کند۔ ترک ما کردی و
کردی دشمنی با دوستان۔ شرم بادت این عملہا یار با یاران کند۔ اور آپ
کا دعوی بلندی جو کل طویل النخ کے مثل کے نہایت مناسب ہے آپ کو مبارک رہے
آیات **بینات** از الفاظ قران کو جانے دو اوسکو بیاض عثمانی صفحہ ۴۶
سطر ۱۲ تا الفاظ زیادہ ہو نہ وہ کم ہین صفحہ ۴۶ سطر ۲۲۔
آیت اُخریٰ قصور معاف خوارج اگر بھائی ہین تو آپ کے ہین اسلئے کہ آپ
اور وہ دونون بانی اور مصداق خلافت ہین اور اون سب کی محب اور
دوست ہین جنکی آپ اونکو اور اپنے کو البتہ کانٹے پر رکھکر بنام خلیفہ تول
ڈالئی اگر سرمو فرق نکلے تب ہی کھئی مگر مجھسے اور اونسے تو زمین و آسمان
کا فاصلہ ہے ہان صرف آپ مین اور اونمین اتنا ہی فرق ہے کہ آپ بظاہر دم
دوستی جناب امیر علیہ السلام کا مارتے ہین اور وہ دل مین کچھ نہین ہے وہ

ظاہر و باطن مین یکسان دشمن جناب امیر علیہ السلام اور اہلبیت نبویؐ کے ہین وہ آیات فضایل کے گرد جناب امیر علیہ السلام کو پہٹکنے نہین دیتے اور آپ کبہی ہان تو کہہ جاتے ہین مگر باتین بنا کے پہر اونہین کے ساتہی ہو جاتے ہین ایسی صورت مین ہم کوئی کسطرح اور آپ کو موافق ہندی دوہے کے خیال کرتے ہین دوہرا اوجل تن اتیم گت بگلے کیسا بہیکہ ۰ تم سی تو کاگا بہلے کہ باہر بہیتر ایک ۰ غرض ہم کو نہ خوارج کی کتابون سے غرض نہ اونکے اقوال سے بحث آج اپ ہمسے یہہ فرماتے ہین کہ خوارج کی کتابون سے جناب امیر علیہ السلام کے فضائل ثابت کرو کل اپکی یہہ استدعا ہوگی کہ جناب رسالتمآب کے فضایل کا اثبات یہودی و نصرانیون کی کتابون سے لاؤ اور اونکو گن کے علیحدہ کرو اور پہر ہم سے شمار کرکے اونسے تین حصہ زیادہ دلایل تکذیب رسالت لو اور جس طرح ہم ردّ ثبوت کا ثبوت لاوینگے اوسطرح سے جناب صحابہ کے فضایل ہماری کتابون مین دکہلائینگے سو بہتر جو آپ سے بن پڑے نہ جو کئی ہم کو مطلق حاجت نہین ہے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کے اثبات ایمان کی فکر کرین ہان آپ ہماری کتابون سے جنکی فضیلت ثابت کرنا مد نظر ہے ثابت فرمائین صرف کفر و نفاق کے دہبے دہونے مین سیاہی کا خون کاغذ پر نہ بہائین۔

آیات بینات از الفاظ پس ذرا انصاف کرو صفحہ ۴۶ سطر ۴ تا الفاظ اب آگے جاہو تم مانو نہ مانو صفحہ ۴۷ سطر ۱۶۔

آیت اُخریٰ یہہ آپ کا قول بالکل صحیح ہے کہ جنکی دشمنی ہمارے معتقدات سے ہے اونکی ایسی فضیلت کا ہم ہرگز اقرار نہین کرسکتے جس سے یہہ باور ہو کہ وہ ناجی اور رستگار ہونگے اور یہہ ہمارا ہی انکا اعتقاد نہین ہے بلکہ تمام اون لوگونکا اعتقاد ہے جو وجود حق تعالےٰ اور اوسکی عدالت اور وعدہ اور وعید کو حق جانتے

ہین مگر یہہ آپ کا قول کہ ہمارے عالمون اور محدثون نے کوئی فقرہ ایسا لکھدیا ہو کہ جنکی
دشمنی ہمارے معتقدات سے ہے وہ آتش جہنم سے نجات پائینگے ایسا ہی کہ آپ
دن کو رات کہین اور فرمائین کہ ہمارے عالمون اور محدثون نے مال لیا جن روایتون
کو آپ ہمارے علما سے منسوب کرتے ہین اونکی اصل جو کوئی دیکھیگا اتنی ہی تجاوز کیگا
کہ یا تو وہ اہل سنت کی کتابون سے اون کے قایل کرنے کو لکھی گئی یا اوس وقت
تک کے واسطے ہے جب تک اونکا نفاق مثل آفتاب نیم روز ظاہر نہین ہوا چنانچہ
اب آپ خود تسلیم کرچکے ہین کہ ہمارا یہہ قول ہے کہ جبتک کسی کا ایمان پر خاتمہ ثابت
نہوگا ہم مصداق فضایل اوسکو نہ جانینگے ایسی صورت مین درمیان امور خارج
از بحث ہین جنکا مذکور موجب نہایت شرم کا ہے اور یہہ تو طرفہ بیان ہے کہ آپ
کبھے تو یہہ کہہ جائین کہ ہزار حدیث سے ہمارے یہان اون صحابہ کی شان مین جنکی
ہم نفاق کے قایل ہین متجاوز ہین کبھی کہین کہ سوتک اور اونکو ہم لکھہ چکے وحالانکہ
یہہ سب غلط ہے مگر ہمارے مورخین کے یہان سے جو آپ نے دعوی اثبات
ایمان اور مراتب فضیلت کا کیا اور تاریخ مین حملہ حیدری کو آپ نے سند گردانا
ہے سو ہم آپ کی خاطر سے حملہ حیدری کے اشعار کی بہار بھی آپ کے نذر کرچکے ہین
گو کہ دراصل وہ بھی آپ ہی کی کتابون کا خلاصہ ہے جسکو صرف صاحب حملہ حیدری
نے نظم کردیا ہے جا بجا سیر ملاحظہ فرمائی اور جو براہ مہربانی آپ نے ہم کو نصیحت
فرمائی ہم اوسکے نہایت شکر گذار ہین مگر شعر انکہ پندم می دہی نزدیک تو آسان است
لیک ٭ آن کسے داند کہ ویرانخانہ ویران میشود ٭ ہم کو آپ جادہ مستقیم سے
سرکشی کی ترغیب دیکر اندھے کنوئین مین ڈھکیلا چاہتے ہین اور آفتاب سے
چھوڑا کے ستارون کا مرید کیا چاہتے ہین وحالانکہ شعر از نصیحت باز کے
گردد وسے کان خو گرفت ٭ ہوزم آن ذرہ کہ با خورشید تابان خو گرفت ٭ سچ ہی

اور سراپا حق ہے شعر جسکو کرے ذلیل تو اے رب دوسرا اللہ اوسکو عزیز کون
کرے خلق مین بہلا اور کچھہ شبہہ نہین کہ اپنے اپنے اعمال ساتھ ہین پس اسی پر
اگر سرکار کا غور رہو تو بیڑا پار ہو جاوے مگر غور کا سلیقہ تو اوسکو ہو سکتا ہے جسکو
خدا کا خوف ہو رسول سے شرم ہو آپ نے تو ایک بات دھر لی ہے کہ جدہر بہت
آدمی ہوتے وہ ہی حق پر ہوتے جنکو لاکھون نے اچھا کہا وہ کیونکر بری ہو سکتے ہین اور
اس خیال سے فہم و فراست عقل و کیاست آپ سے لیکر انصاف کو بھلا دیا اور
چراغ عقل کو گل کر ڈالا ہے ایسی صورت مین ہم کس آواز سے چلائین اور کیونکر
آپ کے ذہن اقدس مین حالی کرین افسوس یہہ کہکر شعر بسکہ بہرہ نیست
از گرد کدورت خانہ اش ؎ ہمچو میل سرمہ باشد شمع در کاشانہ اش ؎ اگر جو آپ
ہمہ تن خمسین نہ ہوتے تو حضور سمجھتے کہ ایک خدا کی تین کہنے والے کتنے ہین اور
وحدہ لاشریک ماننے والے کس قدر بت پرستون کی کیا تعداد ہے اور خدا
پرست کا کیا شمار ہے دنیا مین عالم کتنے ہین اور جاہلون کی کتنی گنتی ہے اگر اودہر
طرف گذر نہین تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہی سے
ہوشیار ہو کر متنبہ ہونا ممکن ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے ۷۳ فرقے
ہون گے اونمین ۷۲ ناری اور ایک صرف ناجی پس جہنم جانے والونکو خلد نشینون
سے کیا نسبت ہے اور کثرت کو فوق ہے یا قلت کو افسوس صد افسوس کہ
اگر ہم پر بغض و عناد اپنے فضایل مآب صحابہ کا الزام ہے تو آپ کو اونکی محبت
اس قدر غلو ہے کہ آپ نے اونکو معصوم ہی سمجھہ لیا ہے اور جو کہلی ہوئی اونکی فضیحت
ہے اوسپر نظر ہی نہین کرتے اور مطلق نہین سوچتے کہ اصحاب نبی کہلا کے
اونہون نے آخر کو کیا کیا خیر آپ نے اچھا سمجھا ہم کو پتا دیا اور جناب [illegible]
عمل بجا یا گیا بجا یا مگر ہم عرض کرتے ہین شعر زبانش فارغ کہ [illegible] ندارم

پیروای این دستور روشن کے ـــ

آیات بینات از الفاظ غرضکہ جو آیہ لولا کتاب من اللہ کو صفحہ ۴۷ سطر ۱۷ تا الفاظ تفضلہ فراغت ہو گئی صفحہ ۴۷ سطر ۲۲ ـــ

آیت الکرسی کیا خوب اگر فراغت ہو گئی تو خوش ہو جیے کہ جو کچھ پیٹ مین تہا منہہ کی راہ سے زبان پر آیا دماغ اور معدہ صاف ہو گیا اور دوسرا سامان خلیفہ صاحبون کی مدح اور رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کی قدح کا بہم پہونچا گئی

آیات بینات از الفاظ اب مین ایک اور چوتھی آیت کو صفحہ ۴۷ سطر ۲۲ تا الفاظ بت اوسنی یہہ ارشاد فرمایا صفحہ ۴۹ سطر ۲۲ ـــ

آیت الکرسی اے جناب آپ ناحق ناحق اس آیت کا حوالہ دیتے ہین اس آیت سے تو سارا نقشہ ہے آپ کا بگڑا جاتا ہے آپ کا مذہب تو یہہ ہے کہ مشورہ کرکے جو چاہین کر ڈالین خلافت قایم کرین نایب رسول بناوین اور یہہ آیت موافق آپ کے علم اور یقین اور اعتقاد کے ثابت کرتی ہے کہ ایسا مشورہ بہی جس مین خود جناب رسول خدا تک نفس نفیس شامل تہے مقبول اور منظور حق تعالے نہ ٹہرا پس آپ کے مذہب کی بنا اس آیت سے قایم رہتی ہے یا اکھڑتی ہے اور اجماع امت کا نقشہ مضبوط کرتی ہے یا بگاڑتی ہے ہم کو تعجب معلوم ہوتا ہے جو آپ نے اپنے مذہب کے زایل ثابت کرنیوالی آیت پر استدلال کیا اور اوس کے سوا مین الاغیار اس کا اظہار کیا کہ معاذ اللہ رسول پروردگار تک خفیف الرای تہے اور غلبہ راے مردود و بیکار ہو العوذ باللہ من ذالک رہا وہ مطلب کہ جسنے سب کچھ آپ کو بھلا دیا ہے سو خیر ہے باین ہمہ بیبا کی جو اختیار فرمائے گئے پیدا نہین ہوتا چنانچہ جو کچھ جناب غفران مآب نے فرمایا ہے اوسکو مین اوپر عرض کر چکا ہون ملاحظہ فرما لیجیے بار بار ایک ہی بات کی تکرار پسند

نہین کرتا ہان صاحب ہان یہہ سچ ہے کہ بدرین اخذ فدیہ کے بابت جو حق تعالے نے ارشاد فرمایا تہا وہ یہہ نہی تہا کہ اگر پہلے سے یہہ حکم ہوچکا ہوتا کہ نہی صریح کے خلاف کرنیوالون پر عذاب ہوگا تو جو کچہہ اخذ فدیہ مین تمنے کیا اوسکی بنا پر عذاب عظیم ہوتا مگر آخر اس ارشاد حق تعالے کا فایدہ تو اتنا ہی ہے کہ خیر جنہون نے فدیہ لیا اون پر حق تعالے نے عذاب کو موقوف رکہا نہ یہہ کہ سارے فدیہ کہانیوالون کو معصوم بنا کے سجل بہشت عطا فرمایا ماشاء اللہ کیا فہم عالی ہے ایک سیدہی سی بات ہے کہ جب کفار گرفتار ہوئے اور اون کے بابت تجویز دریپش ہوئی اور رخصتار اپنے اپنے سے کہہ چکے تو جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یہہ معاملہ تین حال سے خالی نہین یا قیدی ایمان لائین یا فدیہ دین یا ٹرائی کا دن مقرر کرین اون قیدیون نے فدیہ دنیا منظور کیا اور فدیہ لیا گیا چونکہ درحقیقت فدیہ منظور کرنے کا حکم دنیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موافق حکم الہی تہا مگر جنہون نے فدیہ لینے کی راے دی تہی اونکی راے مبنی بحطام دنیوی تہی لہذا اون صاحبان مجمع کی نسبت حق تعالے نے فرمایا کہ اگر تمہارے لیئے پہلے سے عذاب مقرر کردیا گیا ہوتا تو سخت عذاب مین مبتلا ہوتے چلئے معاملہ ختم ہوا مگر جو اونمین سنجیدہ اور فہمیدہ تہے وہ اوس فدیہ کے تصرف مین متامل ہوئے تو حق تعالے نے صریحاً یہہ بہی فرمایا فکلوا مما غنمتم حلالاً طیباً واتقوا اللہ ان اللہ غفور الرحیم یعنے جو کچہہ غنیمت اور فدیہ مین پایا ہے وہ سب غنیمت ہے اور اوسکا کہانا حلال اور پاک ہے جن باتون کے کرنے پر مامور ہوے ہو اور جن سے روکے گئے ہو اور خدا سے ڈرو کہ خدا غفور الرحیم ہے چونکہ جناب والا نے تفسیر خلاصۃ المنہج سے استدلال کیا ہے سو اوس تفسیر سے جو الفاظ آپ نے لیئے اون سے آپکا دعوی

نہین نکلتا مجھی تو ہسے طور سے یہہ بہی بیان کرنا ضرور ہوا اوہ یہہ ہے لولا کتاب
من اللہ واگر حکمی و فرمانے نمی بود از خدائے سبق پیشی گرفتہ شدہ اثبات
آن در لوح محفوظ کہ بے نہی صریح عقوبت نفرماید یا اصحاب بدر را عذاب بکند
لمسکم ہر آئنہ میرسید بہ شما فیما اخذتم درانچہ فرا گرفتند از فدا عذاب
عظیم نداے دردناک اب اگر چشم بصیرت سے تو یہہ الفاظ عقوبت
نفرماید یا اصحاب بدر را عذاب بکند صرف اوسی واقعہ متعلقہ کے بابت ہین جو
اخذ فدیہ سے واسطے رکھتے ہین یا ہمیشہ ہر گناہ کے لیئے جسکے بابتہ لوح محفوظ
مین باثبات عذاب مقرر ہے نازم بر راسے والا، تو واگر ہنوز تشفی نہوتی ہو تو
اور سنئے تفسیر مذکو مین یہہ بھی مستور ہے کہ بعد از آن کہ ہمہ اخذ فدا کردند آیت
مذکور نازل شد وچون حضرت صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم منکر فدا بود ومیل قلبی
او قتل اساری بود اما چون نہی درین باب وارد شد مع ذالک اکثر اصحاب
مایل فدیہ بودند از غایت حلمی کہ داشت ساکت شد پس عتاب راجع بسوی
ابوبکر باشد نہ بحضرت ومرویست کہ بعد نزول این آیت کہ متضمن تہدید است
وعتاب از اخذ فدا اصحاب ہراسان شدہ از فدیہ دست کشیدند و گرد آن نگشتند
حق تعالے این آیہ فرستاد فکلوا مما غنمتم الی آخرہ اب ذرا اور غور فرمائی
کہ اگر صحابہ بالکل ہی مطمین ہر گناہ کے عذاب سے ہوجاتے تو تصرف فدا مین
کیون متامل ہوتے اگر با وجود این ہمہ بہی آپ نہ سمجہین تو خدا ہی آپ کو سمجہا
سکتا ہے اور جو آیہ یاایہا الذین امنوا الخ - کی بابت آپ نے خامہ فرسائی
کی و اعلموا ما شئتم فقد غفرت لکم کی حدیث کو سپر ساری جرایم اہل
بدر کو ٹھہرایا ہے وہ بہی اسی قبیل سے لغو ہے ایک ادنی سمجہہ کا آدمی بہی ایسی
رائے قایم نہین کرسکتا جیسی سرکار نے یا اونہون نے جنسے آپ نے سبق پڑہا ہے

انتقال رسول کی ہے چونکہ پیشتر بھی صاحب تحفہ ایسا ہی کچھ فرما چکے ہین اور جواب اونکو
ملا ہے لہذا مین اوسی کو پہلے جناب والا کے نذر کرونگا اور جو کچھ آپ نے بیان
فرمایا وہ سب آپ کے دل خوش کر لینے کی باتین ہین اور ہم بھی آپ کے خوش کرنے
کے لیئے لکھتے ہین کہ حضرات شیخین جنگ بدر مین حاضر تھے بدر کی لڑائی ضرور ہوی
تھی شیخین دنیا مین ضرور پیدا ہوے تھے ~~شیخین دنیا مین ضرور پیدا ہوے تھے~~
پیغمبر صاحب نے دعوی پیغمبری ہی نہین کیا تھا وہ پیغمبر برحق تھے ذرا آپ اونہین
حضرت کی پیغمبری یہود و نصارا کے روبرو ثابت کر دیجئے تو ہم جانین اور جب
منکرون کے روبرو ایک بھی نہین چلتے تو آپ ہمین کہین جنگ بدر کے گناہون
کی معافی کبھی احد کے فرار کا عفو کہین جناب امیر علیہ السلام کے انکار امامت کو
فسق مین داخل کر کے فضایل شیخین کیونکر باور کرایا چاہتے ہین اور اونکے حرکات
مابعد انتقال رسول ایزد متعال پر پردہ ڈلوایا چاہتے ہین خیر اب اوسکو سنئے
اعلموا ما شئتم فقد غفرت لکم کی نسبت جناب رضوان مآب
نے فرمایا ہے سوال در تفسیر خلاصۃ المنہج در سورہ ممتحنہ بمطاوی حاطب ابن
ابی بلتعہ مسطور است کہ در سال ہشتم از ہجرت کہ بعد از دو سال بودہ از مراجعت
بدر حضرت رسالت بطریق اخفا عزیمت مکہ داشت سارہ کنیز عمرو بن صیفی بن
ہشام در مکہ مغنیہ و نایحہ بود از مکہ مدینہ آمد رسول از و استفسار کرد کہ بجہت
اسلام آوردن باینجانب آمدہ گفتہ نہ فرمود کہ بجہت مہاجرت آمدہ گفت نہ بلکہ
آمدہ ام تا مرا طعام و لباس دہید و باز بمکہ رجوع کنم رسول فرمود چرا از اہل مکہ
طعام نہ طلبیدی گفت بعد از واقعہ بدر کسے لغنا و نوحہ من توجہ نہ کردہ وصلہ بمن
ندادہ رسول فرزندان عبد المطلب را گفت کہ ویرا چیزے بدہید ایشان ویرا
جامہ و دینار دادہ و راحلہ داد ندلیس نزدیک حاطب بن ابی بلتعہ آمد و از وے چیزے

طلبید او نامه نوشت باهل مکه بدین مضمون که این نامه ایست از حاطب بن ابی
بلتعه سوی مکه بدانید که رسول خدا قصد شما وارد پس اسلحه را بیرون کنید و آماده
قتال باشید نامه را بوی داد و ده دینار و بروایتی ده درم باو عطا کرد و بردی
در و پوشانید وگفت این نامه را باهل مکه رسان ساره نامه را بستد و در میان
موی سر خود پنهان کرد و روی بمکه نهاد جبرئیل حضرت رسول را ازین قضیه خبر
داد آن حضرت امیر المومنین را با طلحه و زبیر و عمار و مقداد و عثمان و عمر را امر کرد
که براه مکه متوجه شوید و در روضه خاخ زنی را یابید نامه داشته باشد تا باهل مکه رساند
و آن نامه متضمن اعلام اهل مکه باشد از قصد ما آن جانب انرا بستانید و بیارید
ایشان حسب الامر عمل نموده سوار شده بآن موضع رفتند و آن زن را آنجا
یافتند پس قصد رجوع کردند امیر المومنین علی فرمودند که بخدا سوگند که هرگز پیغمبر خدا
دروغ نگفته و آنچه فرموده به اخبار جبرئیل بوده پس شمشیر را از غلاف برکشید
نزد وی رفت وگفت مرا می شناسی بخدا سوگند اگر نامه ندهی گردنت بزنم زن
بترسید وگفت زنهار یا بن ابی طالب روی بگردان تا من نامه را بتو دهم پس
موی سر خود را بگشود و نامه را از آن بیرون آورده بآنحضرت داد حضرت آن نامه
را نزد رسول خدا برد مرویست که در روز فتح مکه همه مکیان را امان داد الا چهار
زن و ساره از ایشان بود القصه رسول بر منبر رفت و خطبه بخواند وگفت
یکی از شما نامه باهل مکه نوشته تا ایشان را از قصد ما آگاه کند اگر برخیزد و بآن
معترف شود فهو المراد والا او را رسوا کنیم دو نوبت اعاده فرمود کسی جواب نداد
نوبت سیوم حاطب برخواست وگفت یا رسول الله منم صاحب نامه و خدای
داناست که بعد از اسلام نفاق نه ورزیده ام و از دین اسلام بر نه گشته ام
و مرا در آنجا قبیله و عشیره نیست تا حمایت من کنند بلکه آنجا غریب افتاده ام

خواستم تا ملاحظه آن کرده رعایت من کنند و خاطر جوئی اہل من نمایند کہ انچار و یم و اگر
نہ من از سر یقین می دانم غضب خدا بر ایشان نازل خواہد شد و این نامہ فائدہ
بر ایشان نخواہد داد پیغمبر خدا تصدیق او نمودہ عذر او را قبول فرمود عمر خطاب
برخاست و گفت یا رسول اللہ بفرما تا گردن این منافق بزنم رسول فرمود او از
اہل بدر است و خدا تعالے بدریان را وعدہ مغفرت دادہ و ایشان را بخطاب
مستطاب اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ نوازش فرمودہ امید
ہست کہ باب مغفرت نامہ سیاہ او را بشوید انتہی کلامہ بلفظہ پس بنا بر این وا
حال اصحاب ثلاثہ و اعراب شان چہ باشد جواب اصل این روایت در کتب
اہل سنت موجود است و صاحب خلاصۃ المنہج این روایت را مستند بکتب شیعہ
نکردہ است از کجا کہ از اہلسنت نقل نکردہ باشد و اگر قطع نظر ازین نمودہ شود
پس نیست این روایت مگر از جملہ اخبار احاد و معارض ادلہ قطعیہ نمی تواند
شد و بر تقدیر تنزل چون ظاہر این روایت بطور فرقہ اباحیہ دلالت میکند
بر اینکہ حکیم علی الاطلاق عنان بدریان نمودہ کہ ہرچہ خواستہ باشند بکنند و
ہر کفر و زندقہ کہ باشد بعمل آرند پس این چنین روایات را کہ دلالت بر اغرا
بقبیح دارد فریقین باید باول دانند و عموم آنرا مخصص سازند چنانچہ مشہور است
ما من عام الا وقد خص عجب است از صاحب تحفہ کہ عموم بعض اخبار احاد را
مناط طعن و مدار تشنیع دانستہ بکلمات مزخرفہ متفوہ گشتہ حیث قال ہفوہ
پانزدہم آنکہ گویند کہ حق تعالے کرام کاتبین را فرمودہ کہ تا سہ روز از قتل عمر قلم
را از جمیع خلائق بردارند و ہیچ گناہ بر کسی نہ نویسند رواہ علی بن مظاہر الواسطی
عن احمد بن اسحق القمی عن العسکری علیہ السلام عن النبی صلی اللہ
علیہ و آلہ فیما حکاہ عن ربہ عز و جل و این روایت صریح افترا و کذب است

زیراکہ مخالف اصول شریعت است و مکذب متواترات بیانش آنکہ اگر فرض کنیم کہ شخصے دراول روز قبل عمر سید بلوغ رسیدہ و دریں سہ روز بت پرستی و با خواہر وبا در خود زناکرد و سب علی الطریق وظیفہ آغاز نمود و سرقہ و شرب خمر و لواطہ و قتل و جمیع کبایر را ارتکاب نمود و در آخر روز سوم مرد باید کہ بغیر حساب بہ بہشت درآید و لبطلانہ لایخفی علی احد من اہل الدین والعقل انتہی اگر یکے از شیعیان در مقابل کلام این سرکردہ سنیان بگوید کہ ظاہر روایت حاطب ابن بلتعہ مخالف اصول شریعت و مکذب متواترات چہ اگر فرض کنیم کہ یکے از حضرات خلفای ثلثہ و نظرای شان از روز بدر تا انتہاے عمر بت پرستی و با خواہر و با در خود زنا میکرد و کلمات سوء ادب نسبت بجناب رسالت مآب العیاذ باللہ بطریق وظیفہ آغاز نمودہ سرقہ و شرب خمر و لواطہ و قتل و جمیع کبایر را ارتکاب می نمود و دریں حال می مرد میبایست کہ بمفاد اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ در حال طاعت می مرد و بغیر حساب داخل بہشت می شد و لبطلانہ لایخفی علی احد من اہل الدین والعقل جوابش چہ خواہند داد فما ہو جوابہم فہو جوابنا باز رجوع میکنم بطرف اصل مطلب و میگویم کہ احادیث بسیار و اخبار بے شمار در مسانید فریقین واقع است کہ دلالت بعمومہا بر تحقق مغفرت و تحتم دخول باد نی عملی از اعمال خیر میکند و کسے از فریقین آنرا بر عموم آن نمی گذارد و بلکہ برای آن محققات و شرایط قرار می دہد چہ نظر بر ہیچ حدیثی بانفرادہ نمی شاید نظر بمجموع ادلہ و احادیث می باید چہ میان احادیث عام ہست و خاص مطلق و مقید و مجمل و مبین تا وقتیکہ ہمہ آنرا پیش نظر ندارند چگونہ بمطلوب شارع دامی توانند رسید اخرج ابوداؤد والنسائی قال سمعت رسول اللہ یقول یعجب ربک من راعی غنم فی راس شظیۃ الجبل یؤذن بالصلوۃ ویصلی فیقول اللہ عزوجل انظر الی عبدی ھذا یؤذن ویقیم الصلوۃ یخاف منی فقد غفرت لعبدی

وادخلہ الجنۃ و این حدیث چنانچہ می بینی دلالت صریحہ دارد برینکہ اذان و نماز اذانی باعث مغفرت و دخول جنت ست کائنا ما کان پس لازم می آید کہ اگرچہ ذنوب ثقلین را بجا آرد بموجب حدیث مذکور مصداق غفرت لعبدے و ادخلہ الجنۃ بودہ باشد و صیغہ ماضی درچنین مقام دلالت بر وقوع حتمی مغفرت و دخول جنت دارد کما قالوا فی قولہ فی اہل بدر فقد غفرت لکم و فی جامع الاصول نقلا عن صحیح مسلم فی حدیث انہ قال النبی یا اباہریرۃ واعطانی نعلیہ فقال اذھب بنعلی ھاتین فمن لقیت من وراء ھذا الحائط یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ فبشرہ بالجنۃ وکان اول من لقیت عمر فقال ما ھاتان النعلان یا اباہریرۃ قلت ھاتان نعلا رسول اللہ بعثنی بھما من لقیت یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ لبشرتہ بالجنۃ فضرب عمر بین ثدیی فخررت لاستی فقال ارجع یا اباہریرۃ فرجعت الی رسول اللہ فاجھشت بالبکاء ورکبنی عمر فاذا ھو علی اثری فقال رسول اللہ ما لک یا اباہریرۃ قلت لقیت عمر فاخبرتہ بالذی بعثتنی بہ فضرب بین ثدیی ضربۃ فخررت لاستی الی اخر الحدیث پس بنابر عموم روایت لازم می آید کہ کافہ خلق تا خلق کہ متفوہ بکلمہ توحید شوند از اہل جنت باشند خواہ بدرین باشند خواہ غیر شان پس وجہ تخصیص مغفوریت باہل بدر چہ باشد خلاصہ انیکہ مغفرت محدودین مومنین و نجات شان مشروط ست بایمان و حسن خاتمہ و چون تحقیق این ہر دو امر در اصحاب ثلثہ ممنوع ست پس روایت مذکورہ نفعی بحال شان نخواہد بخشید رروی صاحب تیسیر الاصول فی الفصل الثانی من کتاب الجھاد عن ابی النصر قال مر النبی لشھداء احد فقال ھؤلاء اشھد علیھم فقال ابوبکر السنا باخوانھم

یارسول الله اسلمنا کما اسلموا وجاهدنا کما جاهدوا فقال بلی ولا کن
لا ادری ما تحدثون بعدی فبکی ابوبکر ثم بکی ثم قال انا لکائنون بعدک
و این روایت را صاحب جامع الاصول نیز از موطی آورده و هرگاه جناب رسالت
مآب صلعم در حق شیخ بکری بدری چنین کلامی و چنین خطابی متکلم شده باشند دیگر افتخار
برای اهل بدر بروایت مذکوره چه گنجایش دارد و شیخ عبدالحق دهلوی در جذب
القلوب و ترجمه بعض روایات احد چنین نوشته و بعد آن جای دیگر بر سر شهدای
احد باستاد و فرمود اینها اصحاب من اند که روز قیامت برایشان گواهم و هم ابوبکر
صدیق گفت یارسول الله صلی الله علیه وآله ما نه اصحاب توایم فرمود بلی شما اصحاب
مید ولیکن ندانم که شما بعد از من چه کنید ایشان خود بسلامت از دار دنیا رفتند و انجا
که ظاهر حدیث حاطب بر مذهب هیچ یک از فرق اسلامیه منطبق نمی شود اهل سنت
نیز با وصف افتخار شان باین حدیث که آنرا حجت قطعیه مغفرت اهل بدر می نهند از خود
در تفسیر و بیان مضامین آن دست و پا مثل ناقه عشوا زده کلمات مضطربه نوشته
اند که در حقیقت نفی بحال شان نمی بخشد قال الطیبی فی شرح المشکوة قوله فقد غفرت
لکم هذا فی الآخرة واما فی الدنیا فلو توجه علی احد منهم حد او غیره اقیم علیه
واقام رسول الله صلی الله علیه وآله علی مسطح حد القریة وکان بدریا انتهی
ازینجا معلوم شد که اعملوا ما شئتم بر عموم خود باقی نیست چه اگر مراد ان می بود که
جمیع اعمال شان شایسته ست و هرچه خواهند بکنند از جانب جناب باری جای
مواخذه و شکایت نخواهد بود چگونه در مواخذه اعمال قبیحه در حد و تعزیر از جانب بشیر
و نذیر گرفتاری شدند و همچنین عموم قد غفرت لکم بر تقدیر فرض شمول آن امور مستقبله
را بر عموم خود باقی نماند و اهل سنت را ضرورت تخصیص با خرت هم رسید پس
هرگاه معنی ظاهری این کلام باجماع اهل اسلام مراد نباشد و نوبت بتخصیص مرتکب

ظاهر بملاحظه این باب تقدیر و تاویل وسیع است اگر شیعیان نیز تخصیص آن بصورت
خاصه نمایند گنجایش خواهد داشت که تخصیصے از تخصیص اول نیست ثم قال و
فعل حاطب کان کبیرة قطعاً لانه یتضمن ایذاء النبی صلی الله علیه و اله
لقوله ان الذین یوذون الله ورسوله لعنهم الله انتهی مخفی نماند که کلام این
حاطب اللیل صریح است در آنکه فعل حاطب کبیره بود پس احتمال رفع قلم از اهل
بدر سازمیان بدر رفت و عصیان شان ثابت گشت باقی ماند مغفوریت گناهان
شان پس اولا لانسلم که غفرت لکم دلالت بر مغفرت اعمال مستقبله دارد چه آن
صیغه ماضی است و ماضی حقیقت است در زمان گذشته پس حمل آن بر آینده خلاف
حقیقت خواهد بود و لابد لصرف الکلام عن الظاهر من دلیل باهر و لو تنزلنا
من ذلک فنقول ظاهر مغفرت بعمومها شامل مغفرت دنیا و آخرت است وانتفای
آن در دنیا که بشهادت شارح محقق گشت باقی ماند مغفرت آخرت و چون ان الذین
یوذون الآیه محتوی است بر قول او تعالی لعنهم الله فی الدنیا والاخرة پس
بهمان دلیلی که شارح عصیان شان در دار دنیا باثبات رسانیده مغفرت اخرویه
شان نیز منتفی خواهد شد لان قوله لعنهم الله فی الدنیا والاخرة تصریح فی طردهم
ولعنهم الله فی الدنیا والاخرة سواء فلا وجه للحکم بالمغفرة الاخرویة ولعله
انما ترک عجز الایة بعجزه عن جواب عجزها و تستراً عما یلزمه مما یرید الهرب
دیگر مقام تعجب است که شارح از شرح فقره اعملوا ما شئتم بالکلیه اعراض نموده
و از بیان حقیقت حال چشم پوشی کرده حال آنکه فقره مذکوره محل اشکال و محط قیل
و قال است قال العسقلانی وقد استشکل قوله اعملوا ما شئتم فان ظاهره
انه للاباحة وهو خلاف عقد الشرع واجیب بانه اخبار عن الماضی ای کل
عمل کان لکم فهو مغفور قال ویؤیده انه لو کان لما یستقبلونه من العمل لم یقع

بلفظ الماضي ويقال سأغفره لكم وتعقب بانه لو كان للماضي لما حسن الاستدلال
به في قصة حاطب الى اخره وقيل ان صيغة الامر في قوله اعملوا للتشريف والتكريم
فالمراد عدم المواخذة بما يصدر منهم بعد ذالك وانهم خصوا بذالك لما
حصلت لهم من الحالة العظيمة التي اقتضت مغفرة ذنوبهم سابقة وتاهلوا
لان يغفر الله لهم الذنوب اللاحقة ان وقعت اى كلما عملتموه بعد
هذه الواقعة من اى عمل كان فهو مغفور قيل هي بشارة بعدم وقوع
الذنوب منهم وفيه نظر ظاهر لما سياتي في قصة قدامة بن مظعون حين شرب
الخمر في ايام عمر فحده بسبب ذالك فراى عمر في المنام من يامره بمصالحته وكان
قدامة بدريا قال والذي يفهم من سياق القصة الاحتمال الثاني قال
واتفقوا على ان البشارة المذكورة فيما يتعلق باحكام الاخرة لا باحكام الدنيا
من اقامة الحد وغيرها در اینجا دست و پا زدن حضرات اهل سنت را بنظر
تعمق باید دید و استدلال ایشان را بر قطعیت نجات بدریین باوصف تطرق
چندین احتمالات در لفظ حدیث بنظر انصاف باید سنجید احتمال اول که مقوله ابن جوزی
است کما یظهر من هذا اشهر فی موضع اخر منه اگرچه از دایره وسیعه اباحت بدریین را رد
لیکن نفعی بحال اهل بدر نمی بخشد و حال استقبال از ان ازین تقریر مطلقا استفاد
نمی شود پس بر قول ابن جوزی استدلال باین حدیث بر نجات اهل بدر هرگز نمی
شاید و احتمال ثالث راجع است بسوی اینکه حق تعالی هرگاه بعلم خود دانست
که اهل بدر گناه نخواهند کرد فرمود اعملوا ما شئتم لانهم لا یعملون الا ما زکی اوطاب
وبطلان هذا الاحتمال ظاهر مما ذكره الشارح في نقض هذا المقال فعاد
الاشکال و احتمال دوم که صدر است بقول قوله اعملوا للتشریف اگر مراد از ان محض
تکریم است گو مواخذه ذنوب از ایشان باقی ماند باز نفعی بحال شان عاید نمی شود.

و اگر مراد ازان اینست که تکریم ایشان بر ترک مواخذه ہست من ای عمل کان کما
یدل علیه صریح کلامه فی بیان مرامه پس این خود در معنی اباحت ست زیرا که
ہرگاه حق تعالی بر جمیع افعال قبیحه که از ایشان صادر شود خواه نسیاناً باشد خواه عمداً
و خواه از جوارح باشد خواه اعمال قلبیه مواخذه نماید دیگر با اباحت کرام فرق باقی
ماند پس لازم می آید که جمیع محرمات نسبت باهل بدر مباح بوده فیه باشد و کفر و شرک
شان محل مواخذه نباشد و یلزم علی ذالک ترک المواخذة علی النفاق فان
عمر بن الخطاب لما قال للنبی اضرب عنق هذا المنافق قال النبی لعل
الله اطلع الخ و لعل را درینجا نسبت به بنی کلمه تحقیق داشته اند پس بنابر
این ظاهر این کلام دلالت خواهد داشت بر ترک مواخذه علی النفاق الذی
هو اشد من الکفر و لا یعتقده الا کافر او منافق و نیز این کلام اگر بر عموم
خود باقی باشد مواخذه دنیا و آخرت باید از ایشان ساقط شود و هو مخالف
الاجماع الذی صرح به الشارح و اگر بر عموم خود باقی نباشد لایق استدلال
در محل نزاع نخواهد بود چه ہرگاه احتمال تخصیص متطرق شد پس امامیه را میرسد که
این را مخصوص بتابعین غیر مصرین سازند و لنذکر حدیثا رواه البخاری باسناده
عن ابی هریرة قال سمعت النبی قال ان عبداً اصاب ذنبا و ربما قال اذنب
ذنبا فقال رب اذنبت و ربما قال اصبت ذنبا فاغفر لی فقال ربه اعلم عبدی
ان له ربا یغفر الذنب و یاخذ به غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء الله ثم اصاب
ذنبا قال رب اذنبت او اصبت آخر فاغفره فقال اعلم عبدی ان له ربا
یغفر الذنب و یاخذ به غفرت لعبدی ثم اذنب ذنبا و ربما قال اصاب ذنبا قال
رب اصبت او قال اذنبت آخر فاغفره لی فقال اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب و یاخذ به
غفرت لعبدی ثلثا فلیعمل ما شاء چه قدر رسا نسبت این حدیث بحدیث مروی فی شان اهل بدر پس اگر این حدیث دلالت بر

مغفرت مطلقہ مندرج در این روایت ہا وصیغہ دیدن تو بر شکنی ہای بندگان دلالت مطلقہ بر مغفرت شان
نخواہد داشت ولا یقول بہ عاقل وکذالک العسقلانی بنفسہ اونا قلا عن النووی
قولہ اعملوا ما شئتم معناما دمت فتنوب لیس ہرگاہ ذنب غفرت لک و در اینجا مغفرت علی اطلاق مراد نباشد بلکہ مشروط
بتوبہ باشد و حدیث اہل بدر ہیچ نخواہد بود کہ گفتہ اند یک بام دو ہوا ندارد و ہر گاہ این
را دانستی پس بدانکہ بر تقدیر تسلیم این روایت معنی آخر برای آن محتمل ست کہ
بران احتمال استدلال اہل سنت یکسر ساقط میگردد و آن اینست کہ اعمال ناشایستہ
شمای اہل بدر بخشیدہ شدہ مجاہد اینکہ در غزوہ بدر بعمل آوردید و بدین سبب پروردگار
رحیم از گناہان گذشتہ شما درگذشت فاعملوا ما شئتم من الان من اعمال الخیر
یعنی حکم آیندہ باقی ماند نہ شود کہ بعد رہائی از عذاب الٰہی باز خود را گرفتار بلا سازید
کما ورد فی کثیر من الاخبار فی فضل من اتی بعمل من اعمال الخیر فقد غفر اللہ لہ
فلیستانف العمل وھذا ما قد نبہ علیہ القاضی نور اللہ مرقدہ ہر چند این احتمال را
مخالفین بسبب عدم مساعدت ظاہر قصہ حاطب با آن انکار خواہند کرد لیکن بطبق
بقصہ حاطب صعوبتی ندارد چہ کسانیکہ حضرت رب العزت از گناہان گذشتہ
ایشان درگذشتہ انہا را بمراقبہ اعمال شان مامور ساختہ باشد از آنہا صدور نفاق
شقاق مستبعد می شود پس اگر حضرت رسالت در دفع توہم عمر در بارہ نفاق موہوم
حاطب مغفوریت گذاشتہ بیادش آوردہ باشد چہ عجیب خواہد بود ولا یلزم من
ذالک امتناع صدور النفاق عنہم فی فیجب بہ التشبث فی مثل ذالک لا
الاقدام بالحکم بالنفاق علی سبیل الحکم مخالفا للتصدیق الصادر من النبی بمغالتہ
حاطب انتہی اب آپ پر اچھی طرح ظاہر ہے کہ اعملوا ما شئتم فقد غفرت
لکم کی بابت ہم کیا لکھتے ہیں وہی نہ جیسا کہ خود جناب نے صفحہ ۹ ۴ میں اقرار کیا ہے
بعض حضرات شیعہ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ یہ امر بعید از قیاس ہے کہ خدا کسی

وعدی کرے کہ جو چاہو کرو ہمنے بخش دیا اور راون کے واسطے محرمات کو حلال کر دیے
اور بعد اس اقرار کے دو جواب دئی ہین ایک تحقیق تو یہہ ہے اللہ اعلم حیث
یجعل رسالتہ کہ خدا کو خوب خبر ہر شخص کی ہے کہ وہ موافق اپنے اور علم تقدیر
کے ہر کام کرتا ہے جب اوسکو اهل بدر پر اطمینان تہا تب اوسنے یہہ ارشاد فرمایا
مین عرش کرتا ہون کہ جو کلمہ آپ کے قلم سے نکل گیا وہ تو آپ کے نزدیک لوح
محفوظ کا نوشتہ ہے مگر ایسی بات کسی دیندار کے منہہ سے نہین نکل سکتی کہ صریحاً
یہہ بھی دیکھی کہ عزازیل کیا مرتبہ رکھتا تہا اور انجام اوسکا کیا ہوا ہرگاہ وہ مقرب
الہی تہا تو ضرور وہ آپ سے زیادہ عقیل تہا او گونگا نہ تہا اگر وہ خداوند کریم سے
عرض کرتا کہ خداوندا مجہکو تو خوب ہر شخص کی خبر ہے پس میرے انجام کو کیون
بھولا ہوا تہا جو مجہے مرتبہ دیا تہا اور اب دہتا بتاتا ہے غرضکہ یہہ آپ کا قول نہایت
ہی گناہ الود ہے غور تو کیجیے کہ اگر عمر صاحب نے جناب رسول خدا کو ہلاک
کیا ہوتا یا ابو بکر صاحب نے جناب رسول خدا کو زہر دیا ہوتا تو بھی آپ کیا
یہہ ہی جواب دیتے اعملوا ما شئتم سوا اسکے اہل سنت کا اعتقاد ہے
کہ جو لا الہ الا اللہ کہے گا وہ داخل جنت ہوگا تو مین پوچہتا ہون کہ جو
محمد رسول اللہ نہ کہے گا اور اعتقاد رسالت رکھیگا اوسکو بھی آپ بہشت
مین لیجاینگے حالانکہ خلاف اپنے اعتقاد کے صفحہ ۵ سطر ۹ مین قید اقرار
نبوت کی بہی لگا دی پس شیعہ کیون قصوروار ٹہرائے جاتے ہین اور
اگر شان شیطان سے اطمینان نہو تو اسپر غور کیا ہوتا کہ حضرت آدم کے
انجام سے بہی خدا ناواقف تہا جو پہلے مسجود ملایک کیا اور جب اونسے ترک
اولی پایا تو بہشت سے نکالا اور برسون رولایا حضرت اللہ اللہ کیجیے
اور ایسے خرافات باتون سے دل خوش نہ کیجیے عذاب الہی کو آسان نہ

مغفرت مطلقه خود می‌آرد این روایت را وصف ضدین تو بر شکنی های بندگان دلالت مطلقه بر مغفرت ایشان
خواهد داشت ولا یقول به عاقل ولذالک العسقلانی بنفسه او ما قلنا عن النووی
قوله اعمل ما شئت معناه ما دمت فتتوب پس هرگاه (الذنب غفرت لک) در اینجا مغفرت علی الاطلاق مراد نباشد بلکه مشروط
بتوبه باشد و در حدیث اهل بدر هم چنین خواهد بود که گفته اند یک بام و دو هوا ندارد و هرگاه این
را دانستی پس بدانکه بر تقدیر تسلیم این روایت معنی آخر برای آن محتمل ست که
بران احتمال استدلال اهل سنت یکسر ساقط میگردد و آن اینست که اعمال ناشایسته
شما ای اهل بدر بخشیده شد بمجاهد اینکه در غزوه بدر بعمل آورده دیده بدین سبب پروردگار
رحیم از گناهان گذشته شما در گذشت فاعملوا ما شئتم من الان من اعمال الخیر
یعنی فکر آینده باقی ماند نه شود که بعد رهائی از عذاب الهی باز خود را گرفتار بلا سازید
کما ورد فی کثیر من الاخبار فی فضل من اتی بعمل من اعمال الخیر فقد غفر الله له
فلیستانف العمل وهذا ما قد نبه علیه القاضی نور الله مرقده هر چند این احتمال را
مخالفین بسبب عدم مساعدت ظاهر قصه حاطب بآن انکار خواهند کرد لیکن لطبق
بقصه حاطب معوقتی ندارد چه کسانیکه حضرت رب العزت از گناهان گذشته
ایشان در گذشته انها را بمراقبه اعمال شان مامور ساخته باشد از آنها صدور نفاق
شقاق مستبعد نمی نمود پس اگر حضرت رسالت در دفع توهم عمر درباره نفاق موهوم
حاطب مغفوریت گذاشته بیادش آورده باشد چه عجب خواهد بود ولا یلزم من
ذالک امتناع صدور النفاق منهم فی یجب به التثبت فی مثل ذالک لا
الاقدام بالحکم بالنفاق علی سبیل الحکم مخالفا للتصدیق الصادر من النبی بمقالة
حاطب انتهی اب آپ پر اچھی طرح ظاہر ہے کہ اعملوا ما شئتم فقد غفرت
لکم کی بابت ہم کیا لکھتے ہیں وہی نہ جیسا کہ خود جناب نے صفحہ ۴۹ میں اقرار کیا ہے
بعض حضرات شیعہ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ یہ امر بعید از قیاس ہے کہ خدا کسی

وعدہ ہی کرے کہ جو چاہو کرو ہمنے بخش دیا اور اون کے واسطے محرمات کو حلال کر دیے
اور بعد اس اقرار کے دو جواب دئی ہین ایک تحقیق تو یہہ ہے اللہ اعلم حیث
یجعل رسالتہ کہ خدا کو خوب خبر ہر شخص کی ہے کہ وہ موافق اپنے اور علم تقدیر
کے ہر کام کرتا ہے جب اوسکو اہل بدر پر اطمینان تھا تب اوسنے یہہ ارشاد فرمایا
مین عرض کرتا ہون کہ جو کلمہ آپ کے قلم سے نکل گیا وہ تو آپ کے نزدیک لوح
محفوظ کا نوشتہ ہے مگر ایسی بات کسی دیندار کے منہ سے نہین نکل سکتی کہ صریحاً
یہہ بھی دیکھیی کہ عزازیل کیا مرتبہ رکھتا تھا اور انجام اوسکا کیا ہوا ہرگاہ وہ مقرب
الہی تھا تو ضرور وہ آپ سے زیادہ عقیل تھا او گو نگاہ تھا اگر وہ خداوند کریم سے
عرض کرتا کہ خداوندا تجھکو تو خوب ہر شخص کی خبر ہے پس میرے انجام کو کیون
بھولا ہو اتھا جو مجھے مرتبہ دیا تھا اور اب دھتا بتاتا ہے غرضکہ یہہ آپ کا قول نہایت
ہی گناہ آلودہ ہے غور تو کیجیے کہ اگر عمر صاحب نے جناب رسول خدا کو ہلاک
کیا ہوتا یا ابو بکر صاحب نے جناب رسول خدا کو زہر دیا ہوتا تو بھی آپ کیا
یہہ ہی جواب دیتے اعملوا ما شئتم سوا اسکے اہل سنت کو اعتقاد ہے
کہ جو لا الہ الا اللہ کہے گا وہ داخل جنت ہو گا تو مین پوچھتا ہون کہ جو
محمد رسول اللہ نہ کہے گا اور اعتقاد رسالت رکھیگا اوسکو بھی آپ بہشت
مین لیجائینگے حالانکہ خلاف اپنے اعتقاد کے صفحہ ۵ سطر ۸ مین قید اقرار
نبوت کی بھی لگا دی پس شیعہ کیون قصوروار ٹہرائے جاتے ہین اور
اگر مثال شیطان سے اطمینان نہو تو اسپر غور کیا ہوتا کہ حضرت آدم کے
انجام سے بھی خدا ناواقف تھا جو پہلے مسجود ملایک کیا اور جب اونے ترک
اولیٰ پایا تو بہشت سے نکالا اور برسون رولایا حضرت اللہ اللہ کیجیے
اور ایسے خرافات باتون سے دل خوش نہ کیجیے عذاب الہی کو آسان نہ

جانتے اگر یہہ خیال ہیرا مون حال ہو کہ ہین نے بہت دور کی سند پیش کین تو لیجے
اب اہل بدر کا خاص حال سُنئے کہ مسطح اور حسان بن ثابت اہل بدر سے تھے یا نہین
اور اگر تھے تو خود جناب رسول خدا نے اونپر حد قذف جاری کی ہے یا نہین پھر یہہ
بھی دیکھئے کہ کعب ابن مالک و مرارہ بن اسمع و ہلال بن امیہ مین دو شریک
جنگ بدر تھے اور وہ جنگ تبوک سے پہلو چرا گئے تو اونکی سزا پچاس
روز تک اخراج کے حضور رسول اللہ صلعم نے پا سے یا نہین اور اونکی حق
مین آیہ وعلی الثلثۃ الذین خلفوضاقت علیہم الارض کے صادر ہوئی یا نہین
اگر انکار فرمائیگا تو نہین چلنے کا اسواسطہ کہ تیسیر الاصول کے صفحہ ۲۱ مین تفصیل کے ساتھ ہو یہ ذکر ہے
جواب فرمائی کہ اب بھی آپ خدا کو الزام دینگے کہ اوسنے سمجھ بوجھ کے بدریون کو سند
اعملوا ماشئتم دی ہے نعوذ باللہ من ھفواتھم
آیات بینات از الفاظ اور جواب الزامی یہہ ہے صفحہ ۴۹ سطر ۲۲ تا
الفاظ گذر گئی ہو گی بخش دیگا صفحہ ۵۰ سطر ۹ —
آیت اخرٰی — حضرت ہان ہم یہہ کہتے ہین اور ڈنکہ بجا کے کہتے ہین کہ
دوستی علی علیہ السلام کے مقابلہ مین کسی گناہ کی پرسش نہین ہے شعر
مانی دار جنت ہین ہمارا نام لکھا ہے ٭ قبالہ مین سجل مین خط مین پروانہ مین دفتر
مین ٭ اور آپ کو کسی قول کی سند لانے کی مطلق حاجت نہین ہے اور جن
الزام سے آپ ہم کو خایف کرنا چاہتے ہین اوس سے بھی ہم بے پروای
محض ہین اور صاف صاف بلا لاف و گزاف ہم صدق دل سے اس کے
معتقد ہین بولا سے علی علیہ السلام کہ اگر خدا نخواستہ بقول آپ کے ہم گنہ
کرتے ہین تو باشد اور رہ لگے ہاتھ آپ کو یاد دلائے دیتے ہین کہ آپ کے
مذہب کے موافق اٹھائیس ۲۸ حدیث ہین جو پکارتے ہین علی قسیم الجنۃ والنار

اور گیارہ حدیث آپ کے مذہب کی مسلمہ کہہ رہی ہین علی لواء الحمد و ولی
الحوض اور آٹھ حدیث گواہی دیتی ہین کہ بغیر واسطہ علی علیہ السلام کے کوئی
صراط سے نہ گذر سکیگا نہ بہشت مین داخل ہوگا اگر آپ کو اون حدیثون
کے ملاحظہ کا شوق ہو تو غایۃ المرام سے سبق لیکر ملاحظہ فرمائی اور خوب
سوچ لیجئے کہ بلا دوستی علی اگر آپ خیال کرتے ہین کہ یار غار یا فاروق یا ذا
یا اون کے ساتھی حضار جنگ بدر یا کسی اور نیک کردار کی محنت کا فائدہ
اوٹھائین تو صرف یہ خیالی پلاؤ ہے بلا سکے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب
علیہ السلام سے ولا ہو جناب رسول خدا کی ولا سے وہ محروم ہین گھر چھوڑنے
ہجرت کرنے عزیزون قریبون سے قطع علاقہ کرنے اپنے مال و دولت
لٹانے اپنی جان و مال کو خدا کی راہ مین نثار کرنے اور اپنے بھائی بندون کے
قتل پر مستعد ہونے اور اون کے مارنے مین بمقابلہ محبت خدا کے کچھ بھی
نہ جھجکنے سے سر مو نفع نہین ہونیکا اور جسطرح کبھی سے یکی مومن کی سارے
نیکیان جہاد و عبادت اور سخاوت و عنایت وغیرہ قتل عمد مومن سے ضایع
اور برباد ہو کر اسکو لائق جہنم کر دیتے ہین اونکا بھی ہمارے اعتقاد مین یہ
ہی ہونا ہے چاہو آپ کے اعتقاد مین اسکی برعکس ہی کیون نہو اور جیسا خارجی جناب
امیر علیہ السلام کو سمجھتے ہین ویسا ہی آپ چاہے سمجھ لین ہان اگر یہ آپ فرمائین
ع بدان را بہ نیکان ببخشد کریم * تو ہمکو عذر نہین ہے حق تعالے غفور الرحیم
ہے اور جناب امیر علیہ السلام کا دریائے رحم و کرم بے پایان ہے عدالت
اور بخشش مین فرق زمین و آسمان ہے پس اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ و
علیہ و آلہ و ابن عمہ و وصیہ شفیع ہون جسکی امید ہم کو نہین تو خیر ہم بھی اپنے
آقا کے ساتھی ہین جو مرضی ہو مگر چاہو آپ جس لطافت اور بلاغت سے

فرمائین یہہ کوئی نہین سُنیگا کہ فرشتے حضرات ثلثہ کی مدد کو آئے تھے بہلا ایسا بھی کہین ہو سکتا ہے کہ لشکریون کی مدد کیواسطے کسیکی سپاہ آدے اسی حضرت ملایکہ کو خدا تعالے نے اپنے پیغمبر کی مدد کو بہجوایا تہا —

آیات بینات از الفاظ پس جب ایسے سرداران روئے دنیا کے بادشاہ صفحہ ۵۰ سطر ۹ تا الفاظ بیعت مین ہو کیون نہین سمجہتے صفحہ ۵۱ سطر ۱۱ —

آیت آخری جناب ہم سارے مدارج اور شہدار وجمعدار وجمعدار کے جانتے ہین اور ہر ایک کی بہادری اور جانبازی کے انعام کا اندازہ بھی خوب کرسکتے ہین مگر آپ نے تو دیکھا ہوگا کہ جن سپاہی اور حوالدار اور جمعدار وصوبیدارون نے کابل اور پنجاب کی لڑائیون مین جان جوکہم کی تہی اور دل کہول کہول کر لڑے تہے کیسے کیسے تمغے پائے تھے کہ سارا انکا سینہ اولنسے ڈہنکا ہوا تہا مگر جب وہی بے ایمان ۱۸۵۷ء مین اپنے محسن اور آقا سے پہرے تو کتے کی موت مرے اور جو پکڑے گئے وہ دیڑہ ہاتھ کی رسی مین لٹکادے گئے براہ مہربانی شکرین امانت اور اصل بغاوت کا انہین پر قیاس فرما لیجئے ہمکو اور کہنے کی ضرورت نہین ہے —

ایات بینات از الفاظ دیکھو حدیث شریف مین آیا ہے صفحہ ۵۱ سطر ۱۱ تا الفاظ ہمان روز کریم بر تو نثار صفحہ ۵۲ سطر ۱۱ —

آیت آخری — جناب والا ہم کو کسی حدیث کے حوالہ کی کچہہ حاجت نہین ہے ہم خود رحمت ارحم الراحمین کی وسعت کو جانتے ہین اور سمجہتے ہین اور اوسکو غفور الرحیم سمجہتے ہین مگر آپ کیطرح ہم ڈہل مل یقین وہی نہین ہین ہم اوس قواعد اور قوانین مقررہ حق تعالے کی جو ہم کو حضرت خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہونچے پابند ہین اور جنکے افعال واعتقاد و شریعت حقہ کے بموجب پاتے ہین اونسے وعدہ الٰہی کو متعلق جانتے ہین اور جن کے شعار واطوار

کو خلاف یقین کرتے ہین اونکی نسبت مواعید حضرت ایزد قہار کو متعلق مانتے
ہین اگرہم ایسا کرین تو پھر ہمکو پابندی دین حق کی حاجت کیا ہے حق تعالے
جو رب العالمین ہے نہ صرف رب المسلمین پس اوسکی رحمت عام اور پرورش تام
کو جو کفار اور فساق اور مسلمانون پر یکسان ساری جہانمین دیکھتے ہین اوسی کو
دار عقبا مین بھی یقین کرکے مستغنی ہوجائین اور دین اسلام سے مستعفی آپ
کو اختیار ہے کہ جیسا آپ خیال کرتے ہین سمجھتے رہین ہم نے آپ کے ساری اوراق
کو بار بار پڑہا ہے اور بجز لسانی کے اونمین کچھہ نہین پایا اور خیالی طومار کے
سوا کچھہ نہ دیکھا آپ اپنے خیالون کو طرح طرح کے سانچون مین ڈہالنے
کی کوشش کرتے ہین غلط کو سچ باور کراتے ہین آپ کو اچھی مہارت ہے *
چشم بد دور کہ خوش بیانی دارد * مگر وہ خوش بیانی صاحبان عقل اور
امتیاز کی نگاہون مین مطلق وقعت نہین رکھتے آپ نے جو کچھہ اسادگی جہاد
حضرات شیخین بیان فرمائے اوسکی ملمع کاری مین کہول چکا ہون اگر جی چاہے
پھر پڑھ لیجئے حیف ہے کہ کسیکے قول کو شیخین کے حوالہ کرکے ہین سنانے
اور جو بات ایکدفعہ آپ کہہ چکے ہین اوسی سے آپ کو عشق ہوجاتا ہے
اور اوسی کی بیان مثل کیطرح رٹ لگا دیتے ہین جی ہان جسطرح حضرت
صدیق کے زبان کے موافق آپ نے قطعہ ٹھرایا ہے اوس سے بھی پڑھ کر جناب
صدیق نے فرمایا ہوگا مگر افسوس کہ جو کچھہ اونہون نے فرمایا ہو اور جسکو سچ
باور کرایا ہو اوسکا ثبات اور قرار اوتنا ہی تہا جتنا حباب کا ہوتا ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی حالت احتضار ہی مین سب کو پس پشت ڈال
دیا ہم اور دیکھنے والے زیادہ خوش ہوتے اگر آپ کسی تاریخ سے
یا کسی کلام سے دکھلاتے کہ آپ کے حضرات شیخین نے فلان غزوہ مین یہہ بہادری

کی فلان کافر سے ہم نبرد ہوئے یون تلوار چلائی تا معترضون کا یہہ قول ہے
بھگوڑون کے سدا رہتے تھے آگے؛ نیچے پڑتا مگر حضرت عمر کے بابت جو آپ
نے مرزا رفیع با ذل کی شعر کو تحریف دی اور سنئے حضرت عمر کو واقعی خوب بنایا ہے
وزان پس عمر نیز مو کرد رست اسکے یہہ معنی آپ نے نمالبًا لئے ہون
کہ حضرت ابوبکر کی تقریر سنکر حضرت عمر کے رونگٹے کہڑے ہوگئے کیونکہ
سوا اس کے اور معنی مو راست کردن کے میری تو سمجہہ مین نہین آتے —
آیات بینات از الفاظ پس جب اون اہل بدر کے شوق اور محبت صفحہ
۵۲ سطر ۱۰ تا الفاظ اون کے معایب کو تلاش کرتے ہو صفحہ ۲ ۵ سطر ۱
آیت اخری اعملوا ما شئتم کے تمغہ سے ہمکو تو انکار ہی نہین جو
بار بار بصد تکرار ارشاد ہوتا ہے اور جو کچہہ مہاجرین و انصار کے حق مین قرآن
مجید گواہی دیتا ہے اوسکو ہم کب نہین مانتے مگر وہ سب آیات اور فضایل
مصرحہ آیات ہم اونکی شان مین جانتے ہین جنکا خاتمہ ایمان پر ہوا چنانچہ آپ
بھی اسکو اچھی طرح مانتے ہین مگر جس اوسی کو دوہراتے ہین ہم کو اسکا خوب
یقین ہے کہ آپ کا بھی دل اسکو قبول نکرتا ہوگا کہ اعملوا ما شئتم سے
یہان تک مطلق العنانی شرکاء جنگ بدر کو ہوگئی تھی کہ جسکو چاہین مار ڈالین
جس سے چاہین زنا کرین اور ایسی ہی معاصی کے مرتکب ہون مگر چونکہ
سخن پروری ہے اور اپنے اسلاف کی طرفداری اور کہلے ہوئے الزامون
پر خاک ڈالنا اسلئے آپ جو چاہتے ہین منہہ سے کہدیتے ہین مگر ظاہر ہے
کہ یہہ بہات تاویلات سے نہین ہٹ سکتے سنئے جناب جن آیات کا آپنے
حوالہ دیا وہ حق ہین اور اون کے سوا اور بھی آیات ہین اور صحابہ تو صاحب
مرتبہ تھے حقتعالے اپنے مومنین کے بھی حق مین بکمال مرحمت جابجا وعدے فرمائی

ہین پس ہر ایک مومن حق تعالے کے وعدون رحمت پر یقین رکھتا ہے
لیکن اگر آپ یہہ سمجہہ لین کہ نمایشی مسلمان بھی آیات رحمت مین داخل ہو سکتے
ہین تو ہم آپ کو باز نہین رکھہ سکتے اور جو بات سمجھنے کا قصد ہی نکرے اوس کے
حق مین بجز اسکے کہ ع ندہی گر نکند فہم سخن گو سر وخشت ٭ کیا کہین ہین یو چھتا ہون
کہ جس طرح آپ نے بے دھڑک اعملوما شئتم کو تمغہ خوشخطی
پہناکے اور آیات فضایل صحابہ کو یاد کر کے اون سب کو جنہون نے بعد رسول
افعال خود غرضی کر کے ظلم وجبر اہلبیت اطہار پر کئے مومن ٹھراتے ہین اور
اعملوما شئتم سے یہہ باور کرتے ہین کہ جو جنگ بدر مین شریک تھے
وہ سید ہے بہشتی ہین تو ہین باوصف اس کے کہ اسکے پہلے خاص شرکاء
اہل بدر پر گنا ہون اور قصور کا صدور اور سزا پایابی بیاق کر چکا ہون
پہر مین دلیلون سے آپ کے دعوی کو باطل کرتا ہون اول تو یہہ ہے
کہ اگر اعملوما شئتم کی یہہ مراد تہی کہ اہل بدر جو چاہین کرین تو حضرت
عمر نے حاطب ابن بلتعہ کا جو شریک جنگ بدر تہا مار ڈالنے کا کیون قصد
کیا غور تو فرمائی کہ آپ تو اتنے عرصہ گذرے ہوئے پر قیاس جما تے
ہین اور حضرت عمر کو تو تمغہ اعملوما شئتم مل چکا تہا وہ کیونکر واقف
ہوتے پس ظاہر ہے کہ اوس تمغہ کی مراد وہ نہین ہے جو آپ سمجھتے ہین اگر
یہہ فرمائی کہ حضرت عمر یا کسی کو اوسوقت تک کہ حاطب پکڑا گیا تمغہ ندکور
نہین ملا تہا تو دوسری دلیل حاضر ہے بعد گرفتاری ورہائی حاطب تو سب
کے سینون پر تمغا اعملوما شئتم ٹنک گئے تھے اور سب مطلع
ہو گئے تھے مغیرہ بن سعید جو ۱۷۰۳ حاضرین جنگ بدر مین شمار ہے جرم
زنا گرفتار ہوا حضرت عمر نے بھی کہکر کہ یہہ تمغہ اعملوما شئتم کا رکھتا ہے

کیون نہ رہا کیا کسواسطے تحقیقات جرم کی کر کے بری کیا اگر یہہ بات نبائی
جاوے کہ تحقیق کے بعد باعزت بری کرنا مقصود تہا تا یہہ بہی دنیا مین مشہور
ہو کہ جنکو اعملوا ما شئتم کا تمغہ ملا تہا اونسے سرزد ہونا زنا کا امکان سے
باہر ہے تو ہم یہہ کہین گے کہ آپ خود ہی یہہ فرماتے ہین کہ شرکا رجنگ بدر
کو خدا نے جانچ کے خود مختار کیا تہا اور جب خدا اسنے خود جانچ لیا تہا تو اب
بین الاقران تحقیقات کی کیا ضرورت ہی ہتی تیسرے حجت تیہہ ہے کہ جب
حضرت ابو بکر شریک جنگ بدر تہے تو اونہون نے جناب رسول خدا سے
اپنی بابت کیون سوال کیا تہا اور جواب پایا کہ تم کیا جانے کیا احداث کروگے
اور یہہ جواب پا کر باوجودیکہ تمغہ اعملوا ما شئتم پہنے ہتے کیون روئے
اگر اس سوال وجواب کو دیکہنا ہوے اور کتابون کی تلاش مین وقت ہو تو
ترجمہ جذب القلوب شاہ عبد الحق کا جو مطبع منشی نول کشور لکہنو مین چہپا ہے
موجود ہے اوس کے صفحہ ۹۳ اور ۱۲۷ کو ملاحظہ فرمائی پارہ الاباب مین دیکہہ
لیجئے پس آپکا یہہ فرمانا ہی کہ بدریون پر حق تعالے کو اطمینان تہا کہ گناہ
نکرینگے سرتاپا باطل ہو گیا اور شبہہ نہین رہا کہ حضور کو قول عسقلانی سے پوری
ندامت ہو گی جس مین تصریح ہے کہ بعد حضرت عمر قدامہ بن مظعون بدری شراب
نوشی مین مطعون ہی نہین ہوا بلکہ اوسنے شراب پی ہان یہہ بات اور ہے
کہ آپ کہہ اوٹہین کہ قدامہ کے پرگنہ مین ویسی ہی غلطی ہو گئی جیسی حق تعالے سے
شیطان کے بچانی مین ہوئی تہی نعوذ باللہ حضور والا ایسی بیہودہ گفتگو سے
باز آئیے اگر آپ سے یہود و نصاریٰ اس آیت کو اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ سپارہ ۶ رکوع ۱۲

پیش کرکے عرض کرین کہ جناب ہم خدا اور قیامت پر ایمان لاے ہین اور
عمل نیک کرتے ہین گو آپ کے پیغمبر صاحب کو پیغمبر نہین مانتے تو ہم بہشت
مین کیون نہ جائینگے تو معلوم نہین کہ آپ کیا فرمائین اور نہ معلوم کیا بات
بنائین مگر ہم سے جو وہ پوچہین تو ہم بالضرور یہہ کہین گے کہ آپ لیے اسلیے کہ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہی ایمان لائین نجات نہ پائین گے
پس آپ کی یہہ گہیر گہار بیکار ہے کہ حضرات ثلاثہ پہلے تو ایمان دار تہے
اور جب وہ ابتدا اگر ایماندار تہے اور صحابہ رسول اللہ اور اونکی ایمان کی حمایت
مین حق تعالے نے صحابہ نبوی کی شان مین آیات فضایل نازل فرمائین
تو وہ تینون صاحب بدرجہ اولی داخل ہوگئے اور جب داخل ہوگئے
تو چاہو جو اونہون نے کیا ہو وہ اعملوا ما شئتم کے تمغہ سے معاف
ہے اور ہرگز فضایل سے وہ خارج نہین ہو سکتے تو ع کاندرین طغرا
نشان حسبۃ للہ نیست ۔ کوئی ذی عقل ایماندار چاہو کسی دین اور مذہب
کا پیرو ہو اسکو نہین مانیگا کہ چاہو کوئی ہو اور پہلے کیسا ہی دین دار رہا ہو
مگر جب آخر مین بے ایمان ہو گیا تو اوسکے پہلے ایمانداریون کی شہادت
پہلے بے ایمانی کے دفع کرنے کے لئے پیش کیجائین آپ بہی ایک لحظہ کے
لئے کدورت کو چہاڑ دین اور غور فرمائین کہ زید پچاس برس کی عمر تک صالح
اور ابرار رہا ہو جہاد کیا ہو اپنا مال راہ خدا مین لٹایا ہو پیادہ حج کو گیا
ہو اور اکاون برس کی شروع مین وہی زید شراب پیکر ایک مومن کو مار ڈالے
تو وہ نار جہنم سے بچیگا اور کہلی ہوئی قصور کو پہلے ثواب دار عدالت مین
سزا او قصاص سے بچاوینگے اگر آپ کہین کہ ہان تو ہم کہین کیا سارے
ذی عقل جنہون نے رات و دن دیکہا ہے صبح اور شام کو پہچانا ہے

ابھی بردن کو جا نچا ہے جو رد شاہ کو بیر کہا ہے تاریخین پڑھی ہین حضرت
آدم و شیطان کے قصتہ کو قران مجید مین تلاوت کیا ہے توریت نہ سہی
قرآن مجید ہی سسی حضرت موسی کی امت والون کے گوسالہ پرستی کی کیفیت
جانی ہے انجیل مین حضرت مسیح علیہ السّلام کے گرفتار کرانے والے کا نام
ملاحظہ کیا ہے وہ سب آپ کی شان مین کہین گے ۔ سخن شناس نۂ دلبرا
خطا اینست ۔ پس جب یہہ حال ہے توخبابن خطا معاف جنہون نے
جہاد کی رسول اللہ کے ساتہہ ہجرت کی اپنا خون خباب رسول مقبول کے
پسینے پر گرانے کا ارادہ ظاہر کیا ہو جب اونہین کی نافرمانی بغاوت بدسلوکی
جگر گوشگان رسول خدا کے ساتہہ ثابت ہو جاوے تو پہلے افعال رذیل
قیاس و خیال کئے جائینگے کوئی آیت جو آپ پیش کر سکتے ہین اون
سب مین ایمان کی شرط بہی پائین گے مگر جس آیت کا آپ نے حوالہ
دیا ہے اوس کے کسی مصلحت سے آپ نے تین ٹکڑے کئے ہین وہا لانکہ
وہ ایک ہے یہہ آیت ہے والسّبقون الاولون من المھجرین و
الانصار والذین تبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم ورضو عنہ
واعدلھم جنت تجری تحتھا الانھر خالدین فیھا ابدا ذالک
الفوز العظیم اس آیت کے ساتہہ آپ اسکو بہی تلاوت فرمائی لا تجد
قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو
کانوا اباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم ط اولئک کتب فی قلوبھم
الایمان وایدھم بروح منہ ط ویدخلھم جنت تجری من
تحتھا الانھار خالدین فیھا ط رضی اللہ عنھم ورضو عنہ ط
اولئک حزب اللہ ط الا ان حزب اللہ ھم المفلحون ۵ سورہ

بحوالہ پارہ ۲۸ وجا ہو متعہ اعملوا شئتم کا لگی ہین ہو یا رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ
کا اس آیت وعید سے والذین ینقضون عهد الله من بعد میثاقه
ویقطعون ما امر الله به ان یوصل ویفسدون فی الارض
اولئك لهم اللعنة ولهم سوء الدار ۔ یعنے وہ لوگ کہ توڑتے
ہین پیمان خدا کو بعد محکم کرنے اوس کے اور قطع کرتے ہین اوس چیز کو
کہ حکم کیا ہے خدا نے ساتھہ اوس کے کہ پیوند کیا جاوے اور فساد کرتے
ہین بیچ زمین کے اونکے واسطہ دوری رحمت سے ہے اور واسطے اونکے
بدی آخرت کے ہے سورہ رعد سیپارہ ۱۲ خارج نہین ہین پس جنہون
نے اوس پیمان کو جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کیا
تھا توڑ دیا اور زوال دنیا کے ہو رہے وہ اس آیت مین ضرور داخل ہین
اور اونکو کوئی خارج نہ سمجھے گا مگر وہی جنہون نے ہنوز عقل سنبھالنے
نہین پائی ہی کہ بگاڑ دئے گئے یا جو آنکھون سے اندھے اور کانون سے
بہرے کر دئے گئے یا جنہون نے سوا صبح کے شام دیکھی ہے نہین
یا جنکو بچپنے سے یہہ سکہلایا گیا ہو کہ افضل خلق بعد انبیا و رسل و ملک امیر المومنین
ابو بکر صدیق ہست و بعدہ امیر المومنین عمر فاروق و بعدہ امیر المومنین عثمان ذو النورین
و بعدہ امیر المومنین علی مرتضی ہین (ان بیچارے کے ساتھہ کوئی بھی خطاب نہین) اور پھر اس جھوٹی
حدیث کا جھو منتر کانون مین پھونکا گیا ہو جس کو خود الفاظ اوس کے جھوٹھ ہونے پر گواہی دے
رہے ہین اور کہہ رہے ہین کہ ہرگز ہرگز جناب رسول خدا نے نہین فرمائے
قال ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کنا قعودا الخ جس کا ترجمہ یہہ ہے قال
ابو ہریرہ بودیم ما نشستہ با نبی آمد ابو بکر پس گفت خوشی باد مر دوست
کنندہ من تمام حال خود را و اختیار کنندہ مر او جود خود پس آمد عمر فرمود کہ خوشی

باد بوزیر من و فرق کنندہ من ای فرق کنندہ در حق و باطل و آنکسے کہ عزت
داد اللہ تعالے بسبب او دین را و نا امید شمار الہ تعالے بسبب او مومنین
بعد او آمد عثمان فرمود خوشی باد داماد من و زوج دختران من آنکسے کہ
کہ جمع کردہ شد براے او دو نور و عذاب ہست براے قاتل او بالش بعدہ
آمد علی فرمود خوشی باد آمد برادر من و پسر عم من و پدر اولاد من و آن کسی کہ
پیدا کردہ شدہ ام من و آن از یکی ای گروہ آدمی تا این چہار اند نہ متفق
شود محبت ایشان مگر در دل مومن و تفریق محبت نمی شود یکی از ایشان در دل
احدی مگر آن کسے کہ باشد منافق پس آن کسے کہ دوست میدارد ایشان را کہ
پس بسبب محبت من و آنکسے کہ دشمنی میکند ایشان را پس سبب دشمنی من
دشمنی میکنم اوشان را این جماعت سادات المومنین ای سردار مومنان
در دنیا و آخرت و دشمنی نمی کند ایشان را مگر کسے کہ بدبخت باشد و دوستی
نمی کند ایشان را مگر کسی کہ نیک باشد پس جوانب حیطان و آستانہ و مسجد
گفتند اللہم العن مبغضیہم ای بارخدایا لعنت نازل کن کسی را کہ بغض دارد
ایشان را صفحہ ۱۵ متن و حاشیہ فتاوی برہنہ مطبوعہ مطبع نول کشور لکھنو
اور زیادہ تصدیق کے لیئے یہہ بھی کہدیا کہ اس حدیث اور معجزہ کو سنکر
قیس یہودی اور پچاس منافق مسلمان ہوگئے مگر جن کی عقل درست ہے
وہ کب ایسے جھوٹی اور مصنوعی حدیثوں کو مانتے ہیں وہ تو ایک ایک لفظ
پر اس حدیث کی صحت کریں گے اور جب آیت کو آپنے تین ٹکڑے کر کے
پڑھے اوسکے پہلے اگر اس آیت کو آپ پڑھیں انما المومنون الذین
آمنوا باللہ و رسولہ ثم لم یرتابوا و جاھدوا باموالہم وانفسہم
فی سبیل اللہ ط اولئک ھم الصّٰدقون۔ یعنی حقیقی مومن وہ لوگ

ہین جو ایمان لائے خدا اور رسول پر اور پھر اونہون نے شک نہین کیا اور جہاد کیا اپنے مالون سے اور اپنے ذاتون سے خدا کی راہ مین اور وہی ہین سچے تو تمہاری گذارش سمجھ مین آجائے گی کہ جو وعدہ الہی آپ کے پیش کردہ آیت مین ہے وہ صادقون کے شان مین ہے اگر آپ شان نزول اس آیت سے بحث کرین تو بیکار ہے چاہو کسیکی وجہ اور ایمان کے اظہار سے یہہ آیت نازل ہوئی مگر صادقون کو اچھی طرح ممتاز کرتی ہے آیات بینات اے یارو ذرا انصاف کرو صفحہ ۲۵ سطر ۱۶ تا الفاظ دشمن می بودن دہمرنگ ستان زیستن صفحہ ۵۵ سطر ۱۵۔

آیت اخریٰ یہہ کوفہ کے باشندون کی کیفیت بیان کرنے کی بھی ایک ہی ہوئی بظاہر کوفیون کے حال بیان کرنے سے آپ کی دو غرض معلوم ہوتی ہین ایک یہہ کہ ہرگاہ کوفیون کا حال طشت از بام افتادہ ہے تو ائمہ نے اونکی تعریف نہ کی ہوگی مگر مجتہدون نے اپنی طرف سے لکھ ڈالا پس اونکا بیان لغو لاطایل ہے اور جب کوفیون کی مدح قیاس مین نہیں آتی تو شیخین اور اونکے ساتھیون کی جو قدح لکھی گئی وہ بھی ایسی ہوگی جیسے کوفیون کی مدح دوسرے یہہ کہ آپ اون صحابہ کا جنکو ہم فضایل مصرحہ قرآن مجید سے مدح کرتے ہین کوفیون سے مقابلہ کرکے یہہ ہمکو یاد کرانا چاہتے ہین کہ حضرت ہمارے ائمہ علیہم السلام نے باوجود بیوفائی اور ظلم اہل کوفہ کے حق مین اپنی خوشنودی ظاہر کی اور اونکو برا نہ سمجھا یونہی خداوند تعالی نے بھی باوجود افعال زشت صحابہ مذکور کو فضایل سے محروم نہین کیا ہے سو خاطر جمع رکھئے آپ کی تحریر سے تفرقہ معکوس پیدا ہوگیا افسوس ہے کہ آپ نے اسپر خیال نہ کیا کہ مرد آخر بین مبارک بندہ ہست اور جن

مین آیا للہ ڈالا اسنے حضرت کوفیون ہی کی دو حالتین بیان کرنے سے ہماری راستی اور دیانت ٹھیک رہی ہے جبکہ اہل کوفہ اچھے تھے اونکو اچھا کہا اور جب وہ برے ہو گئے تب اونکو برا کہا اور یہی بجنسہ حال ہمارے نقال کا اون صحابہ کی نسبت ہے جنکی فضایل کو ہمنے ایک سو کردی ہین یعنے جب تک اون کے خیال درست تھے اوسوقت تک وہ اچھے تھے پھر جب اونسے بیوفائی سرزد ہوئی تو برے ہو گئے مگر آپ نے جو کچھ فرمایا ہے اوسکی بابت بھی چار و ناچار عرض کرنا پڑا عہد رونق افروزی جناب امیر المومنین علی علیہ السلام مین اہل کوفہ وفادار تھے اچھے تھے مگر بعد شہادت حضرت کے معاویہ نے جب اونپر تسلط پایا اور دبایا اور جس طرح اہل مدینہ بعد انتقال جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم شیخین کے دباو مین آگئے تھے کوفہ بھی بگڑ گئے اور جس طرح عرق انگور یا گنّے کا عرق جو دراصل میٹھا ہوتا ہے اور دھوپ مین رکھنے سے کھٹا ہو جاتا ہے وہ بھی خراب ہو گئے اور جو کچھ عہد معاویہ اور یزید مین اون سب نے کیا وہ لایق لعنت اور پھٹکار ہے اور جو کچھ مؤرخون اور کتابون مین تحریر ہے وہ سچ ہے جب وہ دور ظلم مٹا تو چونکہ کوفیون کی اصل درست تھی پھر اپنے اصالت پر آگئے اور اسواسطے معصوم علیہ السلام نے اونکی تعریف کی وہ اگر اور بھی آپکو سننا ہے تو ہم سنانے کو حاضر ہین ہم معترض ہین کہ جن کوفیون نے حضرت علی علیہ السلام کا ساتھ چھوڑا اور جنھون نے حضرت امام حسن علیہ السلام کا ساتھ نہ دیا اور جنھون نے حضرت مسلم کے ساتھ بیعت کی اور وقت پر سب کے سب تتر بتر ہو گئے وہ سب تو ایسے ہی تھے جیسے وہ مدینہ والے تھے جنھون نے اول مقام خم غدیر مین جناب رسول خدا کے حضور ہی مین جناب امیر علیہ السلام سے بیعت کی

تہی اور بعد جناب رسول خدا کے وفات کے پہر گئے اور جنہون نے بعد قتل جامع القرآن صاحب کے جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ ظاہری بہی بنایا اور بیعت کی اور پہر اوسکو بالاے طاق رکہہ کر حضرت عائشہ کے ساتہہ ہوے اور جناب امیر علیہ السلام سے لڑے اور پہر معاویہ کے کاسہ لیس اور جاگیردار بنگے جناب امیر علیہ السلام سے محارب ہوے اور پہر حضرت امام حسن کے مخالف ہوے اور بعد شہادت بہی عداوت سے باز نہ آئے جنازہ پر تیر چلاے اور وہ وہی اہل مدینہ تہے جنہون نے جناب رسول خدا کی حفاظت اور حمایت کا عہد کیا تہا مگر جگر گوشۂ رسول خدا سید الشہدا خامس آل عبا علیہ تحیۃ والثنا کو جنہین سید شباب اهل الجنۃ رسول خدا سے سن چکے تہے اور جنکے ذریعہ سے تکملہ فضایل رسول خدا جانتے تہے آوارہ وطن ہونے دیا اور ہم اون مدینہ کے رہنے والون کو جنسے افعال مذکورۂ بالا سرزد ہوے ویسے ہی بددعاؤن شامل کرتے ہین جیسے کوفہ والونکو آہ وہ ہی مدینہ والے تہے کہ جناب رسول خدا کے سامنے ہزارون طرح سے اپنی جان نثاری و وفاداری کے وعدے کرتے تہے اور جنہون نے بڑے بڑے عہد کئے تہے

اشعار حملہ حیدری

دراثناے بیعت بگفت آن کلام	بزرگے ز انصار عباس نام
کہ ای قوم ازین کار ہیچ آگہید	کہ بیعت چہ با نبی میکنید
بدادند انصار پاسخ باو	کہ مطلب ترا چیست زین گفتگو
چنین کرد عباس انجام بیان	کہ بیعت برین است ای دوستان

که چون دشمنان شہنشاہ دین | نمایند آغاز پرخاش و کین
کشد کار پرخاش آخر بہ تیغ | نداریم اندر از وجان دریغ
بمال و تن و جان خویش و تبار | نمائیم یاری گہ کارزار
برآریم کردار بد اندیش او | سر و جان ببازیم در پیش او
چنان باشد این عہد و بیعت بجا | بود تا سر یکتن از ما بپا +
وگرنہ شود صرف چون ما بہا | بمیدان بغلطند چون سایہ ما
شما پاے خویش آن زبائیں بہند | از آن بہ کہ دست خود اکنون کشند
شنیدند انصار چون آنکلام | بگفتند از صدق نیت تمام
کہ کردیم این شرط ہا را قبول | نمودیم بیعت چنین با رسول

مگر وہی حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدد کو نا آ گئے اور باوجود یکہ آپ شہید ہونگے معہ اہل و عیال جانے دیا کسی نے نہ کہا کہ آپ مدینہ مین رہین اور جو ہمنے آپکے نانا سے وعدہ کیا ہے اوسکو پورا کرینگے مگر اوس بیوفائی کی کیسی جلدی سزا پائی کہ یزید نے مسلم بن عقبہ کو مدینہ مین متعین کرکے مدینہ والون کے مکانون کو خراب کیا اون کی عورتون سے حرامی بچہ جنوائے اور باقی زندہ و گزند کر دیا اور جسطرح ہم نے اون سکنای مدینہ اور کوفی ہوا اون کا جنہون نے ایذا جناب امیر و حضرت امام حسین علیہ السلام کو دی مساوی درجہ کا سمجھتے ہین ویسا ہی اون مکہ کے رہنے والون کو بھی جانتے ہین جنہون نے جناب رسول خدا کو مکہ چھوڑنے پر مجبور کیا تھا حالانکہ وہی مکہ ہے اور وہی مدینہ ہے کہ جنکے اعزاز و حرمت کے بابت رسول خدا نے فرمایا اور جناب رسول خدا کو ہم کی و مدنی کہتے ہین اور جسطرح رسول خدا صلعم نے مدینہ کی انصار کی تعریف فرمائی تھی ویسی ہی

جناب امام زین العابدین و جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اہل کوفہ کا گلا فرمایا تھا مگر جناب نے یہہ سب تعین فرمایا کہ ملا باقر مجلسی نے مجالس المومنین مین لکھا ہے کہ اگر آپ سچے ہین تو ملا باقر مجلسی علیہ الرحمۃ کی کتاب مجالس المومنین مین ڈھونڈھ دیں مگر تو بھی ہم کو حق تعالے نے انسان بنایا ہے ہم اس کے منکر نہیں ہین کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اہل کوفہ کی مدح فرمائی ہے اور اس سے تو کسی ذی فہم کو انکار نہوگا کہ کسی شہر کی عزت و حرمت دو طرح ہوتی ہے ایک بوجہ لطافت آب و ہوا دوسری بوجہ اہل شہر وہی مکہ تھا کہ جہان کعبہ کی بنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی یا وہی مکہ تھا کہ جہان بت پوجے جاتے تھے اور مسکن بت پرستان مشہور ہو گیا تھا یا پھر وہی مکہ تھا کہ جہان ہم کو حج کرنا فرض ہے وہ کوئی زمانہ تھا کہ مدینہ والے اہل اور انصار رسول مختار تھے یا وہی نا اہل ہو گئے تھے یون ہی اہل کوفہ تھی کہ جناب امیر علیہ السلام پر فدا تھے یا وہی ایسے بگڑ گئے کہ جناب سید الشہدا کو بلا کر پھر گئے مگر آخر کو پھر وہ سب سنبھل گئے اور مدینہ والے ایسے بگڑے کہ تھوڑے اونہین سے بنے جس زمانہ مین اہل کوفہ لایق قدح تھے معصوم علیہ السلام نے اونکو برا کہا اور اونکو الکوفی لایوفی کا خطاب خلق سے بلا اور مرزا دبیر اور میر انیس نے صحیح مرثیون مین اونکی برائی کی مگر ان کوفیونکی اونہین کی جو اوس کے سزاوار تھے چونکہ ہم آپ کا سا عقیدہ نہین رکھتے کہ جسکے چند فعل اچھے دیکھین اونکی اعتبار سے چاہو وہ ہزار بدفعلیان کرے اونہین اعملوما شئتم کہکر اچھا ہی کہے جائین یا جنسے ایک برائی دیکھین تو پھر بعد برائی کے جو اونسے نیک کام سرزد ہون اونسے قطع نظر کرین اگر آپ کو کوفیون کی مدح مین شک ہو تو دیکھیے تھوڑے ہی وقتون سے

بعد جب مختار نے خروج کیا تو وہ راہ راست پر آ گئے یزیدیون سے لڑنیکو
طیار ہو گئے عورتون نے اپنے اپنے مہر شوہرون کو بخش کے آمادہ نبرد کیا
بعد اس انقلاب کے البتہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اونکی
جو مدح کی ہے پس اوسپر آپ کو تعجب کیون ہے جو درمیانی کوفیون کی نسبت
دیگر بدریون کے کردار سابق سے مقابلہ کیا لازم یہہ تہا کہ بدریون اور کوفیون
کے آخر کردار سے مقابلہ کرکے جو کہنا تہا فرماتے مگر یزید اور اوسکے تابعین
اور نیز کوفیان بدشعار نے جو جناب خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا کے
ساتہہ معاملہ کیا اور جو ظلم اور جور اون سے سرزد ہوا وہ اوس درخت کے
شاخ برگ وبار تہا جسکو آپ کے اون صحابہ کبار نے جن کے لئے کبہی آپ
رضی اللہ عنہ کی سند لاتے ہین کبہی اعملوا ماشئتم وغیرہ وغیرہ سقیفہ بنی ساعدہ
مین لگایا تہا اسلئے ہماری طرف سے جو یاد دہی ہر سال ہوا کرتی ہے وہ حضور
اور حضور کے دوستون کو ناگوار ہوا ہے جا ہے آپ کا مطلب تو یہہ ہے
کہ جناب سید الشہدا کی شہادت کا ذکر ہے نہو تا کہ بنا سے شقاوت اشقیا
چند روز مین ڈہونڈہے نہ ملے یا وجہہ شہادت پر بہی ویسی ہی باتین بن
سکین جیسی بنا سے خلافت پہ بنائی گئین رہا جو سرکار نے دوسری غرض
پیدا کی ہے وہ عین ہمارے موافق ہے اور آپ نے اہل کوفہ کے ساتہہ
جو اون صحابہ کا جنکی فضایل کا ہمکو انکار ہے مقابلہ کیا یہہ بہت ہی مناسب
ہے ہم بہی کہتے ہین کہ جن صحابہ کی حق تعالے نے مدح کی اونکا حال بجنسہ ایسا ہی
تہا جیسا اون اہل کوفہ کا تہا جنہون نے جناب امیر علیہ السلام کے ساتہہ
وفاداری کی اور جادہ استقلال پر قایم رہ کر اپنی جان دی اور وہ ضرور
اوسی قسم مین داخل تہے گئے اور اونکو ہم اوسیطرح کا سمجہتے ہین جیسے وہ

صحابہ رسول اللہ صلعم تھے کہ جنہون نے رسول خدا کے حضور مین حاضر رہکر مساعی جمیلہ کین اور جس ایمان پر اونکا خاتمہ ہوگیا اور جن کو فیون نے بیوفائی کی اونکو ہم اون صحابہ کا ہم پلہ جانتے ہین جنکی خوبیان آپ ہم سے منوانے کی فکر مین ہین مگر جن کو فیون کی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہہ مدح فرمائی اونکی مقابلہ کے واسطے حضور کے سامنے کوئی گروہ نہین ہے کہ جنکی مثال آپ دین اور صرف مقال ہون اور استدلال کرین اور اون کے زشتی اعمال کو مٹا سکین اور یہہ کیونکر ممکن ہے جب وہ جو کرنا تہا کر گئے دنیا سے انتقال کر گئے تھے لیکن یہہ کہ اپنے اپنے نفس پر قیاس فرما کر جناب غفران مآب کے آیہ سورہ منافقون کو آیات فضیلت صحابہ کے معارضے مین پیش کرنے پر غصہ فرمایا ہے اوس کے رفع کرنے کو مین صرف یہہ کہکر آپ کے غم ناحق کو برطرف کرنا چاہتا ہون کہ یہہ عادت خود بدولت ہی کی ہے کہ اپنے مطلب کے مضمون کو لین اور جس سے جتنی اون صاحبون کی ہوتی ہو جن کے آپ طرفدار ہین اوسکو چھوڑ دین سبحان اللہ اوپر اور نیچے کی آیات لکھکر سورہ منافقون کی جو تفسیر لکھکر باتین بنائین وہ محض بیکار ہین یہہ مانا کہ عبداللہ بن ابی باعث نزول سورہ ہوا اگر حق تعالے نے سارے منافقین کا ذکر فرمایا نہ صرف ایک کا پس جو آگے چلکر جناب غفران مآب کا یہہ ارشاد جو نندگانوالا نے نقل کیا و امثال این دیگر آیات ست پس لابدست کہ در جمیع این الایات گفتہ شود کہ مورد آیات مناقب غیر مورد آیات ذم است پس بعضے صحابہ آنحضرت عموماً ممدوح باشند و بعضے مذموم و این عین مطلوب شیعیان ہست کیونکہ آپ کے قران خوانی سے غلط ہوگیا آپ تو

ایسی باتین بناتے ہین کہ جتنے دعویدار صحابیت تھے اونمین سے کوئی بڑا
ہو ہی نہین سکتا سبحان اللہ سبحان اللہ یہہ دعوی صرف آپ ہی کو زیبا ہے
اور اپنے دہن مین چاہو آپ ثابت بھی کرلین مگر کوئی اہل سنت بہی نہ مانیگا اور نہ
کیونکر مانینگے ملاحظہ فرمائی کہ منہاج النبوت مطبوعہ مطبع منشی نولکشور جلد اول
کے صفحہ ۲۷۷ پر مرقوم ہے کہ حضرت رسول خدا نے ایکروز عمر ابن سعد کے سر پر
دست مبارک پھیرا اور برکت کیواسطے دعا کی اسی برس کا ہوا پر جوان ہی رہا
تو چاہو جو اوسنے کیا وہ صحابہ ہی بنا رہا گو یہہ حدیث جہوٹی ہے پر غالبًا آپکو
اس حدیث پر اطلاع نہین ہوئی ورنہ ضرور اسپر بھی حجت پیدا کرکے کہتے کہ
دیکھو جناب رسول خدا کو جبکہ علم شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کا تہا
تو ضرور آپ قاتل اور محاربین کا نام اور اونکے افسرون جمعدار رسالدار سپاہیان
کا نام جانتے رہتے ہونگے باین ہمہ عمر ابن سعد پر دست شفقت پہیر کر سعید
کردیا تہا تو اگر وہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے لڑا تو اوسپر کیونکر بدگمانی
ہوسکتی ہے اور شیعہ ناحق ایسے سعید کی عیب چینی کرتے ہین ہم آپ کے
تہ دل سے منت گذار ہین کہ آپ نے اسکو قبول کیا جو آیتین کافرون اور
منافقون کی شان مین ہین اونسے مہاجرین و انصار و اصحاب نبوی کو کچہہ تعلق
نہین ہے اور یہہ آیتین جن مین کفر و نفاق اور دین مین سستی وغیرہ کا ذکر ہے
وہ شان مین منافقون کے ہین جو اصحاب نبوی مین داخل نہین ہین اصحاب نبوی
مین اور منافقون مین نسبت تناقض کی ہے نہ توافق کی لیئے اون آیتون کا
جو اصحاب کی تعریف مین ہین اون آیتون سے ملانا جو کہ منافقین کے مذمت
مین ہین درحقیقت جمع بین الایات نہین ہے سبحان اللہ اس سے ہمکو غرض
نہین ہے کہ آپ کیا سمجھے ہوئے ہین مگر یہہ تو ہم کہین گے کہ آپ کا یہہ قول ہے

کہ ایک گروہ مہاجر کا تھا دوسرا انصار کا اور ان دونوں کے سوا تیسرا گروہ
منافق کا تھا اور جب یہہ آپ کا خیال ہے تو معلوم نہین کہ تیسرے قسم کے لوگ
کہان سے آئے تھے جو نہ مہاجر تھے نہ انصار اور جو منافق تھے وہ کہان سے
آن ٹپکے تھے شاید جناب کو ہنوز پوری پوری تعریف اصحاب کی بہی معلوم نہین
ہے اور مولوی عبدالرحمن جامی کا شعر جسکے عقاید نامہ کا مذکور شاہ عبدالعزیز
صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ کے باب امامت مین کیا آپ کو مطلق یاد نہین تا
شعر ہرکرا روے بہ بہبود نداشت * دیدن روی نبی سود نداشت * پس
آپ کو اپنے مذہب کے موافق تعریف اصحاب کی پہلے تحقیق فرمانا تھا تب
میدان مناظرہ مین آنا تھا پس اگر آپ تعریف صحابہ مسلمہ اہلسنت نہین جانتے
تو ہمکو اوسکی شرح کی ضرورت بھی نہین ہے بہتر ہے آپ نہ جانئے ہمکو آپ
کی جرأت بیان پر نہایت تعجب ہوتا ہے کہ بے ہک وہک جو آپ کے زبان
مبارک پر آتا ہے کہہ گذرتے ہین اور خوبی یہہ ہے کہ اس عنوان سے بیان کرتے
ہین کہ سُننے والے سچ جانین مین عرض کرتا ہون کہ اگر آپ کو ادعاء صدق بیانی
ہے تو ملا باقر مجلسی کے مجالس المومنین مین آپ ڈہونڈہ دین اور راستی ہی سچائی
اپنی ظاہر کرکے اپنے دوستون مین سرخ روی حاصل کرین افسوس کے
ساتھ ہم کو کہنا پڑا قصور معاف ہو آپ خود جھوٹ لولین اور صریحًا جھوٹ بولین
اور خدا اسکے اس وعید سے جو جھوٹ بولنے والون کے حق مین ہے نہ ڈرین
اور ہمارے علما کو جھوٹا کہین اور اوسپر بھی اکتفا نہ فرماکر جو ظلم و جور آپ
کے خلفا سے اہلبیت طاہرۂ رسول اللہ اور جناب سیدالشہدا علیہ السلام
کے حرم محترم پر ہوئے اونکو قصص و حکایات اباطیل مین داخل کرین اور
خود باطل کی پیروی کرکے ہم کو تشیع سے نفرت دلائین اور خود اپنے

علما اور محدثین کے بیانات کا ذبہ اور اقوال صحابہ کے نقل کرنے پر کچھ غیرت ایمانی
کا آپ جوش نہ دکھلائین بلکہ سب کو غلط ہو یا صحیح جہوٹہ ہو یا سچ امنا وصدقنا
کہکے تصدیق کرین اور ہرگز اسپر دھیان نکرین کہ آپ کے علما عمر ابن سعد
تک کو صحابی مین شمار کرکے اوسکے معترف ہین مگر جب ہم اون لوگون کے
جنھون نے رسول خدا کے روبرو ادعای حواریت کیا اور سینہ پر خون
گرانے کے دعوی کئے جب اونکے صحیح افعال دیکھلائین تو کانون مین اونگلیان
ٹھونس کر بہرے بن جائین اور کہین اعلموا ما شئتم کا سہارا لین پہر
یہہ حدیث بگھارین کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ کو یاد نہ کرو
مگر ساتہہ خیر کے کہین معاویہ کو باغی سے داعی بنائین ایک کہی کہ وہ باغی تہا
دوسرا کہے کہ نہین اوسکے اعمال کی تاویل کرو اور آپ دونون کو صادق
اور اپنا پیشوا کہین اور جو اونہین مختلف بیان کرنیوالے پر گرفت ہو
تو حضور کا خون جوش کرنے لگے تمام جسم آتش التعصب سے بہک جائے
تسنن کا غلبہ ہو رگ رگ مارے غصہ کے پہول جاوے عداوت کا وہ
غلیان ہو کہ سودا صفرا سب ایک ہو جاوے اور سیدہے پولیس کے
تہانہ کو آپ دوڑین عدالت فوجداری مین جا کر استغاثہ کرین کوری
دوکان دوکان مانگ کر چندہ جمع کرین وکیل و بیرسٹر مقرر کرکے لڑتے پہرین
یہان تک طرفدار مختلف بیان کرنے والون کے کرین کہ جسکی حد نہین
غور فرمائی کہ ہم کو آپ کے اقوال ناسنجیدہ پر جوش واشتعال طبیع پیدا
ہوا مگر ہم نے انصاف کیجئے کہ کیا ضبط کیا اور سوا اونہین الفاظ کے
جو آپ نے ہمارے لیئے جنمی یعنی کوئی لفظ نہین لکہا ای جناب ہم اون لوگون
سے کہ جو جادہ اطاعت رسول اللہ پر بعد انتقال رسول خدا ثابت قدم رہے

اوس سے ہزار چند رتبہ جانتے ہین جسکو آپ مانتے ہین آپ کبھی بھولے بھٹکے
اونکا خیال کرتے ہونگے ہم ہر نماز کے بعد اونپر سلام کرتے ہین اور
انصار رسول اللہ کیکر تسلیم بجا لاتے ہین علی ہذا جن کو فیون نے وفا کی اور
بعد شہادت جناب سید الشہدا علیہ السلام مختار کے ساتھ ہو کر شقا کون کی
خبر لی اون کے رتبہ شناسی سے بھی اعراض نہین کرتے مگر یہہ آپ کا کون
ایمان ہے کہ نام تو لو رسول کا اور کلمہ پڑہو خلفای ثلاثہ کا اور خود مریدہو
عبد اللہ بن سبا کے اور اہتمام اوس کے ارادت کا ہمیر کروسیع ہے آپ کیون
نہ خلفاء ثلاثہ کے بہاٹ بنین کہ آپ کو اونہین کے جہاد کی بدولت ایمان ملاہے
پس جسکا کہاے اوسیکا گائے ہمیے کیون اون کے جناب ہین امید شکر
کی رکھتے ہین جہنون نے خاندان نبوت کے حقوق تہ تہین لئے اور خود حاکم
بن گئے اور عنوان دین کو بدلا بدعتون کو جاری کیا حلال کو حرام کر دیا کسی
نے سادات کا خون بہایا کسی نے زندہ مومنین وشیعیان جناب امیر
علیہ السلام کو دیوارون مین چنوا دیا اور رسول کے حدیثون اور ایمہ کے
قولون کو چند مفتری اور مکارون کے فقرون مین آکر اپنے مفید گڑہ گڑہ
منصف وصاحب ورع بن گئے افسوس ہے سارے ظلم وجور کو عدل
وانصاف دکہاتے ہو اور ہم کو جہتلاتے ہو خدا تعالی ذرا تو سوچو کہ آپ
کا یہہ کیسا دین ہے اور کس قسم کا ایمان یا تو مسلمانی چھوڑو یا پک صاف
یہودی یا وہی پورانی اون دیوتاؤن کے پوجنے والے بن جاؤ جنکو
حضور کے اصحاب ثلاثہ پوجتے رہے اور اگر آپ مسلمان ہین تو جناب
امیر علیہ السلام کے ایسے عقیدے رکہے کہ جہنون نے بت کو کبھی سجدہ
نہین کیا اس خرافات واہیات مذہب پر جو آپ نے دہوکہے دہڑی

مین اختیار کر لیا ہے اور جس کی بنا سراسر جھوٹ اور فریب پر ہے تبرا بھیجئے اور اوسکے بانیون پر لعنت کیجئے ایک بڑا دعوی ایمان کا آپکے بڑے منھہ سے اچھا معلوم نہین ہوتا مسلمان ہونا اور پھر نفس رسول اللہ اور جگر گوشہ خیر الانبیا سے انحراف کرنا اور اونکو امام برحق و منجانب خدا نہ جاننا اونکے خون بہانیوالون اور ہتک حرمت کرنیوالون کو سراہنا اور ایسی باتین بنانا کہ جو بڑے تادیلیون کی بات ہے بات ہی [illegible] اور جس سکے جگر معنی نہین اور اوسکے ہڈیان بھی ہڈیان ہین جنمین سے اگو وا بھی نہین ہے اوسپر غش ہو جی شعر ماشاء اللہ کہ بد مگوئیم ❊ زان ہم از پیش خود نمی گوئیم مگر جو آپ کا دل اوسی مذہب کا دلدادہ ہے جسکے پیرو ہدون سے لڑتے ہین اور اونکو بھی حال قال کی مجلس مین لاکر بٹھلانا چاہتے ہین اور شراب پینے والون کو کافر نسبت کہتے ہین تو مجبوری ہے تاہم ہماری ہمدردی اسکے کہنے پر مجبور ہین شعر دل را برای جسم زمی میکنی خراب ❊ تعمیر ویرا ازگل محراب میکنی ــــ

ایات بینات از الفاظ غرض کہ جو فضیلت خدا نے اہل بدر کو دی صفحہ ۵ سطر ۶ تا الفاظ نعوذ باللہ من ہفواتہم صفحہ ۵ سطر ۲۲

آیت آخری چونکہ جناب والا کی عادت مین داخل ہے کہ بیچارے کھلا کو اوہوری عبارت دیکہا دین جو جی مین آجاوے اوسے اپنے مرضی کے موافق کہکر گہبراہٹ مین ڈالدین چنانچہ اب مقالہ کی کتاب کھولی تو بہی اوسکی پوری عبارت نقل نہ کرکے جناب غفرانمآب علیہ الرحمتہ پر الزام لگادیا اجی حضرت ہم تو آپ کو خوب سمجھ گئے ہین اور کسی شیعہ سے امید نہین کرسکتے کہ آپ سکے دہوکے کی عبارت مین آجائین پس ہم کو ضرور نہین

ہے کہ سارے نالہ وما علیہ تحریر جناب غفران مآب کی لکھکر تطویل لاطایل کریں مگر بار بار کہہ ای اور پھر کہتے ہیں کہ مجرم چاہو معاف کردیا جاوے مگر اوسکے جرم کا بیان سوقع پر ضرور رہے آویگا پس بیکار آپ اصرار کر رہے ہیں۔

آیات بینات انا لفاظ مجتہد صاحب قبلہ ذوالفقار ہین صفحہ ۵۵ سطر ۲۲ تا الفاظ جنکو جانا منافقین ہین شامل کیا صفحہ ۵۸ سطر ۷۔

آیت آخری جناب والانے جو اعتراض جناب غفران مآب پر فرمایا وہ تو آپ کی عادت ہی ہوگئی ہے ورنہ آپ کا اعتراض تو اوسوقت صحیح ہوتا کہ طبقہ منافقون کا صحابہ کی تعریف سے باہر ہوتا جیسا ہین اوپر عرض کر چکا اور جب صحابہ ہی ہین سے منافق بھی تھے تو جناب غفران مآب نے جو فرمایا اوس پر آپ کو غصہ کرنیکی کیا حاجت تھی اور مبارک سورہ کی تلاوت کی اور اوس کے تفسیر لکھنے کی کب گنجایش تھی مطلب تو یہہ ہے کہ صحابہ ہی سے منافق بھی تھے اور وہ منافق آیات فضایل مین شامل نہین رہ سکتے اور جیسی اونکی رفتار و کردار آخر کو ہوئے اوسکی سزا کے سزاوار ہون گے پھر اس مین چاہے اصحاب کبار ہون چاہو خلفاء نامدار و اشداء علی الکفار یہہ آپ کا لکھنا کہ سورہ منافقون خاص کر عبداللہ بن ابی کے لئے ہے آپ ہی کو مبارک ہے عبداللہ کے کردار پھر سورہ کا نزول تو ہوا مگر کیا صرف عبداللہ ہی منافق تھا اور اور کوئی اہل نفاق اوسوقت موجود نہ تھا افسوس ہے کہ جب آپ کو اپنے سخن پروری کی حاجت ہوتی ہے تو بال کی کہال پر استدلال ہوتا ہے اور جب گریز کرنا ہوتا ہے تو پھر نہ جمع کا صیغہ یاد رہتا نہ تثنیہ کا

بلکہ حق سے کوسون دور رہ جاتے ہین آپ نے جو ساری عبارت واضح ہو کہ لفظ سے شروع کر کے سنا ہی کی لفظ تک لکھکر نقطہ پر انتہا کی آخین کون لفظ اور حرف جھوٹھ ہے جو آپ نے یہہ لکھدیا کہ ایک بڑے مفسر سے ثابت ہوا کہ یہہ سورہ شان مین عبد اللہ بن ابی کے ہے کیا آپ نے کہین سے ثابت کیا ہے کہ جناب غفران مآب نے سورہ منافقون کی علت نزول سوائے عبد اللہ بن ابی کے اور کچھہ فرمائے ہے اگر نہین تو اس طوالت بے سود سے کیا حاصل ہوا یہہ بھی تو آپ نے ثابت نہین کیا کہ سورہ منافقون خاص عبد اللہ بن ابی کی ذات کے حصے مین ہے داور لاحق و فایق منافق اوس کی لعنت سے قطعاً محروم اور بے نصیب ہین مگر ہان اب چونکہ یہہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہین یہہ آپ لکھداوین کہ سورہ منافقون مین سوائے عبد اللہ بن ابی کے کوئی اور داخل ہو ہی نہین سکتا لہذا کچھہ اور گذارش کر کے یوہی پراگندگی آپ کی دماغ اقدس مین موجود کرتا ہون ملاحظہ فرمایئے تفسیر قادری کہ اوسمین یہہ بھی خبیر سے لکھا ہے کہ ابن ابی مرد جسیم اور خوبصورت اور شیرین سخن اور فصیح تھا اور دوسرے منافقون کی صورت اوسکی قریب قریب تھی جب یہہ منافق جناب رسول خداؐ کی مجلس مین آتے تو آپ اونکی شکلون اور باتون سے متعجب ہوتے تو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اذا رایتہم تعجبک واگر آپ یہہ بات بنائین کہ سورہ منافقون صرف منافقان انصار کے لیئے تھے مہاجرین کے لئے نہین تو گستاخی معاف یہہ آپ کا گمان بلا دلیل و برہان نشل وسوسہ شیطان ہوگا اسلئے کوئی مسلمان آپ کے توہم ضعیف البنیان کو نہ مان سکیگا کیونکہ ہر وعید کے لیئے کوئی نہ کوئی وجہ خاص بھی مثلاً حرمت شراب

کے بابت آپ کی بڑی معتبر تاریخ روضۃ الاحباب مین وقایع سال چہارم ہجری
مرقوم ہے،، درین سال بقول مشہور و بقولے در سال ششم شراب حرام
شد و شیخ ابن حجر رحمتہ اللہ در شرح صحیح بخاری ترجیح قول آخر کردہ ارباب
سیر رحمہم اللہ آوردہ اند کہ حق تعالے اوّل آیتی کہ در باب خمر فرستادہ
بود سپارہ ۱۴ رکوع ۱۵ و من ثمرات النخیل والاعناب تتخذون
منہ سکرا و رزقا حسنا ط مسلمانان باین اشتغال می نمودند و
دران زمان مثل سایر مباحات بود لیکن جمعی از صحابہ کہ کمال عقل و خود رائے
بود ایشان را بنابر مفاسدی کہ بر آن مترتب میگردید پیوستہ از حکم خمر استفسار
می نمودند از حضرت تا آیت آمد یسالونک عن الخمر والمیسر قل
فیھما اثم کبیر و منافع للناس و اثمھما اکبر من نفعھما پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر یاران خواند و فرمود این مقدمہ تحریم خمر است
و چون این آیت را بر عمر خطاب خواند گفت اللھم بین لنا بیانا
شافیا فی الخمر جماعتی از عقلا صحابہ گفتند چیزی کہ در وی اثم کبیر است
ترک آن اولی است دیگر شرب آن قیام نمودند و جماعتی دیگر بملاحظہ
و منافع للناس بآن اشتغال می نمودند تا روزی عبد الرحمن بن عوف
بعضے از یاران را ضیافت کردہ بود شراب خوردند چندانکہ بحد سکر رسیدند
نماز شام در آمد یکی از یاران امامت کرد و در نماز سورۃ قل یا ایھا الکافرون
خواند بطرح لا آنت حق تعالے آیت فرستاد یا ایھا الذین امنوا
لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون طایفہ
دیگر از صحابہ گفتند چیزے کہ متحیر میگردد و بترک نماز انسب آنست کہ گردِ آن
نگردند از ان کار باز ایستادند و جماعتی دیگر چنان می آشامیدند کہ در اوقات

نماز سکر ندا شتند تا زمانے کہ عتبان بن مالک انصاری جمع از صحابہ را مہمانی نمود و کلہ شتر بحیت ایشان بریان کردہ بود چون طعام خوردند خمر آشامیدند و سکر آن گشتند و بریکدیگر تفاخر مے نمودند و اشعار کہ مبنی از تفاخر و مدح و ذم باشد میخواندند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قصیدہ النشاء کرد کہ در آن قصیدہ ہجو انصار و فخر قوم او بود مردے از انصار استخوان ولحی آن کلہ شتر بریان را برداشت و بر سر سعد بن ابی وقاص زد و سر او را بشکست سعد بنزد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آمد و از انصاری شکایت کرد عمر خطاب چون از ان حال وقوف یافت دست بدعا برداشت و گفت اللہم بین لنا بیانا شافیا فی الخمر حق تعالے این آیت فرستاد کہ یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ○ انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فہل انتم منتہون ○ سیپارہ ۷ رکوع ۲ عمر خطاب چون این آیت شنید گفت انتہینا یا رب و در روایتی آنکہ گفت انتہینا انتہینا انہا تذہب المال و تذہب العقل رسول صلی اللہ علیہ سلم فرمود تا در بازارہای مدینہ ندا کردند کہ الا انما الخمر قد حرمت بدانید و آگاہ باشید کہ البتہ بتحقیق خمر حرام گردانیدہ شد ہر کس کہ شنید و بخوردن خمر مشغول بود در زمان دست و دہن را بشست و ترک کرد و در ہر خانہ کہ شراب بود ہمہ را برریختند چنانچہ شراب مانند آب در بازارہای مدینہ روان شد یون ہی کتاب انالاصول ببر الوصول کتاب الخلافت حرف ج صفحہ ۴۵ بیہ

پر تحریر ہے عن عمر ابن الخطاب قال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا
شفاء فنزلت التی فی البقر یسئلونک عن الخمر والمیسر قل
فیھما اثم کبیر الخ فدعی عمر فقرات علیہ فقال اللھم بیانا
شفاء فنزلت التی فی النساء یا ایھا الذین امنوا لا تقرب
الصلوٰۃ وانتم سکاری فدعیہ عمر وقرئت علیہ فقال
اللھم بین لنا بیانا شفاء فنزلت التی فی المائدۃ انما یرید
الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر
ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فدعہ عمر فقرئت
علیہ فقال انتہینا انتہینا جسکا مطلب ظاہر ہے کہ حضرت
عمر شراب کی حرمت کی باینہمہ کہ سورۂ بقر مین پہلی مرتبہ اور پھر سورہ
نساء مین دوسری مرتبہ حرمت شراب نازل ہوئی مگر وہ حضرت اپنے علم
وفضل کیوجہ سے بامید اس کے کہ اونکی مرضی کے موافق خدا آیات نازل
فرمایا کرتا تہا قائل حرمت نہوئی مگر آخر کو جب بعد انتظار بسیار مایوس
ہوئے تو منہ سے خیر کہہ گذرے کہ ہان حرمت شراب کا مین بھی قائل
ہوا مگر باینہمہ چونکہ حضرت کو اوسکا ذوق وشوق باقی تھا مرتے وقت
بھی اوسی سے کام پڑا چنانچہ صفحہ ۲۵ کتاب مرقومہ بالا مین یون لکھا ہے
کہ عمر ابن میمون نے کہا کہ نبیذ حضرت عمر کے سامنے لائی گئی اور اونہون
نے نوش فرمایا مگر بہت سے نکل گئی بوجہ جراحت کے بعد اوس کے
دودہ پلایا گیا وہ بھی اوسی زخم سے نکل پڑا تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ
شراب کی حرمت اونہین اشخاص خاص کے لیئے تھی جو شراب پی پی
کر مستوالے اور دیوانے ہوتے ظاہر ہے کہ جا ہو صاحبان لمست قسیخ

ایسا ہین مگر مسلمان تو ہرگز نہ کہہ سکین گے اور تمام مسلمانون پر حرام ہے
البتہ ابو حنیفہ کو چونکہ الزام سے حضرت عمر کو بچانا تہا اسلئے چار قسم کی شراب
کو اونہون نے حرام مین داخل کیا اور نبیذ کو اپنے اجتہاد سے حرمت
سے خارج کیا اور اس طرفداری مین یقیناً اونہون نے بہی خوب شراب
اوڑائی ہوگی مگر شکر ہے کہ اونکا فتوی اونہین کے مقلدین نے مردود کیا
و باقی تین آپ کے امامون نے تو صریحاً جملہ شرابون کو حرام کیا ہے
اگر میرے اس کلام مین کچہہ شبہہ ہو تو دیکھہ لیجئے مالابد منہ کی کتاب التقوی
کے صفحہ ۹۸ مطبوعہ مطبع مصطفائی مین بجنسہ یہہ مسئلہ ہے مسئلہ شراب
انگوری از آب خام انگور کہ مسکر شود و کف آرد نجس است بنجاست غلیظہ
و حرام است قطعی منکر آن کافر ست و شرابیکہ از آب خرماے تر سازند
یا از کشمش کہ مسکر شود و طلا کہ آب انگور را بہ پزند چون کمتر از دو ثلث خشک
شود مگر از شدت مسکر شود و کف آرد از این ہر سہ قسم نجس است بنجاست خفیفہ
ہمچنین مگر اشربہ از تمر یا زبیب یعنی کشمش بعد پختن از عسل یا انجیر یا گندم
یا جو یا جوار و غیرہ آن انچہ مسکر باشد و ہمچنین ثلث کہ آب انگور بعد از پختن
یک ثلث باقی ماندہ باشد این ہمہ مسکر است نزد محمد حرام است اگرچہ یک
قطرہ از ان خورد نجس است نہ نجاست خفیفہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم فرمود ہرچہ کثیر آن سکر آرد قطرہ از ان حرام است و ہرچہ مسکر است
خمر است یعنی مثل خمر است در حرمتش و نجاست و نزد امام اعظم سواے
چہار شراب سابقہ از اشربہ لاحقہ انچہ بقصد لہو خورد حرام است و اگر
بقصد قوت خورد جائز باشد لیکن این قول او متروک است خیر حضرت
عمر کی نبیذ نوشی کے لئے امام اعظم نے اپنے کو تو یون خراب کیا مگر

اسمین ہرگز مسلمان کلام نکرینگے کہ جسطرح باعث نزول آیہ وعید کوئی خاص ہو اتو مہاجرین یا انصار اوس وعید سے مستثنی رہے تاریخ خمیس آپ کے یہان معتبر تاریخ ہے چنانچہ میرے ایک مخدوم نے جو حنفی الطریق ہین اوس کی نسبت یون لکھا ہے تاریخ خمیس مین اوسکے مصنف علیہ الرحمہ نے بڑی تحقیق سے مع حوالہ کتب معتبرہ حدیث و تفسیر و کتب سیر نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تالیف کی ہے اوسمین تحریر ہے کہ ہرگز عبداللہ ابن ابی منافق نے جو رئیس منافقین اہل مدینہ میں رہا جبکہ مقام شط درمیان راہ غزوہ احد سے معہ گروہ دیگر منافقین کے ارادہ رجوع مدینہ کے کیا اوس سے حضرت عمر ابن حزم انصاری رضی اللہ تعالے نے فرمایا انشدکم اللہ فی نبیکم وانفسکم فقال ابن ابی لو نعلم قتالا لا تبعناکم الخ جواب عذر رجعت میں اپنے کہا معلوم ہوتا ہے کہ لڑائی نہو گی اگر لڑائی ہونا ہم سمجھتے تو تمہارے ساتھہ رہتے اگرچہ یہہ بیان عذر اوسکا حیلہ ظاہری تھا تاہم بغاوت صریح کہ جو کامل طور پر مستوجب مواخذہ ہو ہویدا نہین ہوتی اور رسول اللہ صلعم بباعث نہ وارد ہونے حکم الہی جزیات قتل و اخراج منافقین کے اونکے جنایات سے عذرات ظاہری پر بھی اغماض فرماتے تھے چنانچہ مطالعہ کتب سیر و احادیث سے یہہ امر بخوبی ہویدا ہے وجہہ خاص عدم مواخذہ اس رجعت کے غزوہ احد سے متصور ہوتی ہے کہ شہادت حضرت امیر حمزہ سید الشہدا رضی اللہ عنہ سے اونکی مفارقت کا رنج والم جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو ازبس تھا متوجہ تفتیش نفاق اور اوس کے مکافات کے نہوئے اور کوئی حکم الہی بھی متعلق اوسکے صادر نتھا کہ توجہ بلا زمی ہوتی

لہذا منافق مذکور نے اپنے کو شامل گروہ رکھکر حوصلہ شمول غزوات مابعد کا باقی کیا چنانچہ صراحت بیان آیندہ سے بداہتہ یہہ حال ہویدا ہے شک نہیں کہ خباثت عبد اللہ ابن ابی کے غزوہ بنی المصطلق مین کہ جسکو غزوہ المریسیع بھی کہتے ہین بمقابلہ خباثت غزوہ اُحد کے بدرجہا اقبح و اخبث ہے کہ جسکی وجہہ سے نزول سورہ منافقون ہوا ہے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوجہہ نہونے صراحت حکم اخراج وقتل کے نص مین اوس سے بھی درگذر ہی فرمائے بلکہ تاریخ مذکور مین متعلق اس واقعہ کے لکہا ہے کہ جب حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالے عنہ نے ذکر کلمات ناشایستہ منافق مذکور کا خدمت مبارک نبی صلعم مین عرض کیا اوسوقت حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ موجود تھے اونہون نے واقف حال ہوکر جناب نبی صلعم سے اذن چاہا مجھکو اجازت ملے کہ اوس منافق کی گردن اوتار لاؤن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذن ترعد انف کثیرہ لیثرب یعنی یہہ امر اہل مدینہ کو ناگوار ہوگا مکرر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کیا اگر آپ یہہ پسند نہین فرماتے کہ مہاجر اوسکو قتل کرون تو عباد بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ کو فرما دیجیے کہ وہ اوس منافق کو قتل کرین بجواب اوس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ بات مشہور ہو گئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین اب یہان سے کوچ کا حکم دیا جاتا ہے اور اس حکمت سے کہ لوگ تعلق اس قضیہ کو چھوڑ کے سامان سفر کیطرف مصروف ہوجاوین جبکہ واقعات متعلقہ اتفاق عبد اللہ بن ابی سے بیٹا اوسکا عبد اللہ بن ابی کو قتل کرنیکا قصد فرمایا مین تو محمد

جازت فرمائی کہ اوسکا سر پیشتر مین خود اوتار کر حضور مین پیش کرین اوسکے
واب مین بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لینت سے یہہ کلمات فرمائے
رفق به ونحسن به ما بقے معنا یعنی ہم نرمی کرینگے اور احسان
کرینگے اور احسان کرینگے اوسکے ساتھ جب تک وہ ہمارے ساتھ شامل
رہیگا ایتہ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ الخ اسی شان رحمت جناب
صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ ہے" اب تو غالبًا ہر طرح جناب والا کو تشفی
ہوگئی کہ باوجود نص کے بھی جناب رسول اللہ نے عبداللہ بن ابی کے
نہ تو اخراج ہی کا حکم دیا نہ قتل کا بلکہ بقول منہاج النبوت کے جب وہ مرا
تو اپنے پیراہن سے جناب رسول خدا نے اوسکا کفن کیا اور جنازہ پر
نماز پڑھی منہاج النبوت صفحہ ۵۰ مطبوعہ مطبع نول کشور پس اسکو ذہن
نشین فرمائی اور اتنا لکھکر کہ عبداللہ بن ابی منافق تھا اوس کلام نہ گردانئے
اور اگر انصاف کیجئے تو سارے منافقون کو جو علت نزول سورہ منافقون
ہوئے تھے و دوسرون کو جو بعد نزول سورہ مذکور منافق ہوئے اوسی
شناخت اور تعریف سے جو سورہ مین لکھی ہے پہچانئے رہا علم وفضل
جناب غفرانمآب وہ مثل آفتاب روشن ہے کیا آپ کی تحریر سے
کوئی سنی بھی یہہ مان لیگا کہ جناب غفرانمآب نہ عربی پڑھ سکتے
نہ معنی قرآن سمجھتے تھے نہ تفاسیر پر مطلع تھے اگر ہم کو اس کا خیال نہوتا کہ
اپنی کتاب کو مختصر رکھین تو بعضے آپ کے صحابہ کے افعال کا مقابلہ ہم
نمرود و شداد کے افعال سے بھی کرتے آپ کی تمثیل ایما کی کردیتے اور
جو آیات نمرود و شداد کی شان مین آپ مخصوص سمجھتے ہین وہ اونپر وارد
کرتے مگر افسوس کہ ہم کو اختصار پر نظر ہے اگر آپ نے جماعت صحابہ

پس قاعدے کے روسے منافقین کا گروہ خارج کیا ہے تو پھر چاہیے کہ
ممتنع اور آپ کے نزدیک ممکن ہے پس اپنے لئے آپ گھر بیٹھے جو چاہیے
قرآن کے معنی کیجئے جو چاہے تفسیر اپنے جاہل دوستون کو سنا دیجئے
اور جسکو چاہئے منافق کہئے اور چاہے جیسے موافق ہمکو آپ کے فراغت
و عدم فراغت سے کوئی سروکار نہین ہے

آیات بینات از الفاظ پانچوین دلیل صحابہ کے منافق ہونیکی جو شخص
قرآن مجید پر ایمان رکھتا ہوگا صفحہ ۵ سطر ۲ تا الفاظ فاستمعوا له
لعلکم ترحمون ۰۰ سطر اخیر

آیت آخری مجھے بڑی حیرت ہے کہ ایک ہی بات آپ کے مرتبہ اور کس
کس طریقہ سے فرمائی کا اگر آپ کو ان آیات کے اعتبار پر بھی منافقین
کے پہچان کے احکام مین حضرات خلفاء ثلثہ کو بچانا مدنظر ہے تو مجھے بہت
امید جناب والا سے ہے کہ کہین آپ اور آیات جو کفار و فرعون و قوم
عاد و ثمود و نوح کے بارہ مین ہین اونکو سند گردانین اور جن کافرون سے
آپ کو محبت ہو اون کے بچانیکی تدبیر نکالین اور کہنے لگین کہ حضرت
ابراہیم نے ایک گبر کے بسم اللہ نہ کہنے سے تنفر کیا تو حق تعالی نے اون
کہا شعر منش داد صد سال روزی و جان ¤ ترا نفرت آمد از و یک زمان
غرض آپ نے بڑے معلم کامل سے سبق حاصل کیا ہے اسلئے جو فرمایا
اوسکو کہتے ہی چلے جاتے ہین لیکن میری گذارش بھی سنئے کہ جو شخص قرآن
پر ایمان رکھتا ہوگا اور کلام اللہ کو سچ جانتا ہوگا اور عقلمندون مین شمار کیا جاتا
وہ آپ کی عبارت کے دہوکے مین ہرگز نہین آویگا اور جس قدر تحریف
آپ قرآن مجید کی کر رہے ہین اوس پر فورا آگاہ ہو جاوے گا

رتب جانتے ہین کہ مہاجر وہ ہی ہین جو مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو آئے تھے اور انصار وہ ہین جو مدینہ کے رہنے والے تھے اور جنہون نے جناب رسول خدا سے نصرت کا وعدہ کیا تہا اگر مجھے سہو اور نسیان نہین ہے تو آپ جو قرآن دانی کے مدعی ہین تبلا دین کہ منافقین ہین کون کون سے تھے جو مکہ سے تو ہجرت کرکے آئے اور منافق بھی تھے مگر مہاجرین مین داخل نہ ہون ہی مدینہ کے رہنے والون کے نام گنا ے کہ اونہون نے وعدہ نصرت تو کیا تہا مگر زمرہ انصار سے خارج تھے استغفر اللہ آپ کن کے نام لین گے غرض یہہ کہدینا کہ ایماندار مہاجر و انصار کے نسبت منافق کی لفظ کو ہرگز اطلاق نہ کریگا آپ ہی کا حصہ ہے اگر آپ کی یہہ مراد ہے آپ کے اس ارشاد کا کہ منافقین سے نہ ملتے اور ناخوش رہتے وغیرہ کا جو قران مجید مین ہرگاہ حکم ہو چکا تہا تو اوس سے یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ مہاجر و انصار گروہ کے سوا ایک گروہ منافقین کا تہا تو واقعی آپ بڑے ایمان دار ہین اور کچھہ شبہہ نہین کہ حضور لامع النور ہے قران مجید پر پورا یقین رکھتے ہین مگر سمجھنے والا فوراً سمجھے گا کہ یہہ فقرہ صرف جناب خلفاء نامدار اور او رفقا اور دوستون کو الزام سے بچانے کو آپ نے گڑہ لیا ہے خیر یہہ کیا مطلب جس منافق کو آپ چاہین مہاجر و انصار مین داخل خارج فرمائین بلکہ آپ کو اختیار ہے کہ جہان جہان حق تعالے نے قران مجید مین فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا اوس مین سے بہی جسکو آپ چاہین نکال ڈالین مگر اس اہتمام سے کچھہ بہی بریت حضرات خلفاء ثلاثہ اور اون کے احبابی اون الزامون سے جو اونپر عاید کئے گئے ہین حضور کی باتین بنانے سے نہین ہو سکتے آپ فرماتے ہین کہ اگر اصحاب ثلاثہ منافق ہوتے تو کیون پیغمبر

اونکو ذلیل نہ کرتے اور کیون اونکو اپنے ساتھہ جہاد مین رکھتے تو آپکی
خوش بیانی کی داد اسی جگہہ دی دیتا ہون کیئے آپنے یہہ ارشاد فرمایا ہی
کہ سورۂ منافقون عبد اللہ ابن ابی کی وجہ سے نازل ہوا اور تفسیر علی ابن
ابراہیم کو بھی آپنے قبول کرکے یہہ مان لیا کہ ۵ھ ہجری مین جبکہ غزوہ
بنی المصطلق پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لیگئے اور پلٹتے وقت
عبد اللہ بن ابی کے افعال کی بابت سورۂ منافقون نازل ہوا فرمائیے اسکے
خلاف تو اور کوئی گہڑت نہین ہوگی اگر نہین تو جنگ احد کا حال پہلے پڑھ لیجئے
جو ۳ھ ہجری مین ہوئی تھی اور تاریخ روضۃ الاحباب یا تاریخ خمیس گو یا جسپر
آپکو اعتبار ہو اوسی ذریعے سے اطمینان حاصل کیجئے کہ جنگ احد مین عبد اللہ
بن ابی کو جناب رسول خدا ساتھہ لے گئے تھے یا نہین اور تین سو سوار لیکر گیا تھا
یا نہین مگر جبکہ جناب رسول خدا جنگ کے لئے سوار ہوئے تو وہ مدینہ کو پلٹ آیا تھا یا نہین اور جبکہ
ہمنام خلیفہ اول اور پسر منافق راشد کو یعنی عبد اللہ ابن عمر نے اوسکا پیچھا کیا اور نفرین کی تو اوسنے
یہی کہا کہ محمد زمایاری از چشم داشت ۔ چرا پای از شہر بیرون گذاشت ۔ پہر جب آپکو اس سے اطمینان
ہو جاوے ۔ اوسوقت یا تو مان لیجئے کہ مہاجر و انصار رہے مین منافق تھے اور وہ پہر
جناب رسول خدا کے جہاد مین بھی جاتے تھے اور اونسے جو عہد اور بد عہدی ہوئی تھی
اوسپر وہ روکے تو کے جاتے تھے یا نہین اور پہر اس کے پہلے جو ہم تاریخ
خمیس سے لکھہ آئے ہین اور جسکے لئے تکلیف دے چکے ہین کہ ذہن مین
رکھئیے اگر یاد ہو تو خیر ورنہ پہر ملاحظہ فرمائی کہ باین ہمہ کہ جنگ احد سے
عبد اللہ بن ابی بھاگا تو پہر جناب رسول خدا نے اوسکو کیون ساتھہ رکھا
اگر عذر فرمائی کہ بدری تھا اور جنگ احد کا قصور معاف ہو گیا تھا اسواسطے
غزوہ ابی مصطلق مین ساتھہ گیا تو چشم ما روشن لیکن جب سورۂ منافقون

نازل ہوا اور حکم محکم ہیونچا کہ اللہ اوسکو معاف نہ کریگا تو فرمائی وہ سارے
علم خدا کے جنکا تذکرہ آپ نے دلیل دویم مین کیا ہے عبد اللہ بن ابی سے
متعلق نہین ہو سکے اگر ہوئی تو حضرت رسول خدا صلعم نے اوسے کیون اپنی صحبت
سے نہ نکلوا دیا اور نکالنا کیا معنی کہ اوسکو کفن عنایت کیا اور جنازہ پر نماز
پڑھی اگر آپ اس مقام پر یہہ کہین شعر دوستان را کجا کنی محروم * تو کہ
با دشمنان نظر داری * تو بہتر فرمائی اور ہمکو مجاز کیجیے کہ ہم کہین جناب
رسول خدا کے مشتاق عنایت سے چشم پوشی نفاق باطنی آپ کے
مانع ہوئے صحابہ سے ایسی ہی فرمائی جیسے عبد اللہ بن ابی کے نفاق ظاہری
پر عتاب ظاہری اٹھا یا اور عمر کے کہنے پر قتل نہ کروایا مین نہین جانتا
کہ اب آپ اور کیا کوڑا کرکٹ جمع کر سکین گے مجھے افسوس ہے ایسے
بعید تذکرون اور دیگر آیات کی تحریر کی آپ نے ناحق زحمت اوٹھائی
مگر یہہ ضرور کہونگا کہ آپ نے غلطی سے عبد اللہ بن ابی کا نام لے دیا
جس سے ساری بناوٹ بابت اعملوا ما شئتم فقد غفرت
لکم کو خاک مین ملا دیا اور جیسا اہل بدر اور احد کی معافی جناب غفران مآب
نے لکھی تھی ثابت ہو گئی پس اب آپکو ضرور ہے کہ آپ جناب غفران مآب
کے حضور مین معذرت کر کے عرض کرین کہ خواہ قصور داران غزوہ احد
ہون یا بدر سب کے لئے یہہ جناب کا قول صحیح ہے کہ معافی ایک قصور سے
لیکر سب قصور بخشی کہ یاد شوار ہے اسواسطے کہ باوجود عفو ظاہر ظہور عبد اللہ
بن ابی کے نتیجہ جہنم کا دید وجود تو دوسرے کیونکر الواع واقسام کے
گناہ کر کے امید غفران و پناہ از نیران کہہ سکتے ہین افسوس ہے کہ آپ
کیا کیا رنگ دے دے کر فرماتے ہین کہ جن صحابہ کے افعال پر ہم معترض

ہین اونپر جناب رسول خدا نے اعتراض کھلا کھلا کیون نکر دیا اور کسلئے حذیفہ سے چھپا کر کہا تو اسکو حذیفہ سے آپ قیامت کے روز پوچھہ سکین تو پوچھہ لیجے گا اور عمل مسمریزم کے ذریعہ سے یا کشف و کرامات کے حیلہ سے معلوم ہو سکے تو تپا لگا لیجے اور ہم کو جو کہنا تہا کئی مرتبہ ہم کہہ چکے ہین پہر بہی چاہیے تو اوراق الٹئے اور پڑھئے بہتر ہے آپ اپنے بہائی سلمانونکو خوب باور کرائے کہ اگر مہاجر و انصار منافق ہوتے تو پیغمبر صاحب اون کے نفاق کو کیون ظاہر نکرتے اور کیون وہ ذلیل نہوتے اور اوسکے ساتہہ اسکی وجوہات بہی اونکو باور کرا دیجے کہ عبد اللہ ابن ابی جو عبد اللہ ابن سبا کا دادا تہا رسول خدا خنگ احد مین اوسکو کس اعتبار سے لے گئے تہے اور اگر نا گوار نہو تو جو صاحب تحفہ نے حضرت ابوبکر صدیق کی بابت عذر کیا ہے کہ اگر جناب فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا کے دعوی کو بہو کی شہادت پر وہ مان لیتے تو آیندہ کو بڑی قباحت پیدا ہوتین کہ مفتی اوسیکو سند گردانتے اور حجت پکڑتے اور یہہ بہی اپنے دوستون کو یاد دلا دیجئے اگر جناب رسول خدا بلا صدور خطا اپنے علم پر کان پکڑوا اون لوگون جنہون نے بیوفائی کی اور وصایا کو بہلا کر تخت خلافت پر جلوس فرمایا نکلوا دیتے تو تا قیام قیامت ہم سبکو بہی وہ حکم دلیل ہوجاتا اور جسے چاہتے بے ثبوت و شہادت خود ہی مار ڈالا کرتے اور جہان جہان آپ اون حضرات اولی العزم کے فتح روم و شام و ایران کا مذکور یا عزت و حرمت و اقبال کا ذکر کرین اور حجت گردانین وہان وہان براہ مہربانی جو کچہہ آپ سے امیر یا تو قیر معاویہ اور اوس کے نور چشم و سرور سینہ نے فتح و فیروزی جناب امیر علیہ السلام و جناب

سیّدالشہدا پر حاصل کی اوسکا بہی مذکور کرتے چلے جائین اور بے وسواس سند و دلیل لائین اسلئے کہ وہ بھی نہ رسوا ہوئے نہ ذلیل ہوسے اور نہ قتل ہوئے نہ زخمی بلکہ اگر جی چاہے تو خود تقیہ کی چادر اوتار پہینکیں اور زردار ہوجی میں ہے کہہ ڈالئے کہ وہ کیون ذلیل ہوتے جناب امیر علیہ السلام نے خود ناحق کوشش کی ہتی اور جناب خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا سے تو بغاوت کہلی ہوئی ہتی اور پہر سایر خلفا مروانیہ و عباسیہ و نادرشاہ و چنگیز خان وغیرہ سبکو عزت داروں میں گنا جائیے اور جو دہمکی تحریر جواب مطاعن آپ سے صحابہ کے ارشاد فرمائی جب سرکار کو آپ سے بحث تک فرصت کافی اور مہلت وافی ہو نہایت طوالت اور کمال لطافت سے لکہیں تو بہتر ہے اور جتنے لمبی چوڑے جی مین آوسے امامت ائمہ اثناعشر کے بابتہ بہی بحث فرمائین مگر آپ کی اس تقریر دل پذیر سے یہہ تو معلوم ہوچکا کہ اتنک جو آپ نے فرمایا اور ۶۰ صفحہ اپنی کتاب کے ضایع کئے اونسے صرف آپ نے یہہ کہا کہ اگر اصحاب خصوصا خلفاء ثلثہ خدا اور رسول پر ایمان رکہتے تہے اور صرف اتنا اور لیبیث مین فرمایا کہ اصول امامت نکے منکر ہوسنے کیوجہ سے جو شیعہ اونکو کافر کہتے مین تو اوسکا جواب ابہی آپ نے اجمالی دیا ہے آیندہ تفصیلی آپ دین سگے افسوس ہے کہ اتنک جو تکلیف شدید آپ سنے اوٹہائی وہ صرف اتنی ہی تہی کہ جن کی خدمت مین ہم کو وہ نیاز حاصل نہین ہے جو اصحاب رسول خدا سے ہے وہ قایل وحدانیت حق تعالے اور رسالت خاتم انبیا تہے سو ظاہر ہے کہ محض تضیع اوقات کی اسواسطے کہ اللہ و محمد کے نام پر تو آپ کے خلفا بکتے ہی سہتے اگر اللہ و محمد کا نام

وہ نہ لیتے تو پہر مسند محمدی پر بیٹھ کیونکر سکتے رہا دوسرے کفر کا انکار
تو بقول خود آپ کو اپنے جواب پر ہنوز اطمینان حاصل نہین ہے اور
جواب تفصیلی دینے کی حاجت ہے اور جب آپ کی زحمت کی یہہ حالت ہے
تو ظاہر ہے کہ اتنک مفت تہائین تہاین کی اور کچہہ شک نہین ہے کہ آیندہ
جو کچہہ آپ بالتفصیل لکہین گے وہ بہی اسی قبیل سے ہوگا —
آیات بینات از الفاظ جواب دوسرا شیعونکا آیات فضیلت
صحابہ سے صفحہ ۱۱ سطر ۱ تا الفاظ اوسکی ہمیشہ یہہ مراد با تاثیرا صفحہ ۲ سطر ۶
آیت آخری ہم کو تو امید تہی کہ آپ اپنا وعدہ ایفا کرینگے اور اس قدر
فضول گوئی کے بعد ہمارے علما کے روایتون یا ایمہ علیہم السلام
کے حدیثون سے اون صحابہ کی بزرگی جن کے اعمال کو ہم حبط و خبط مانے
ہوئے ہین ثابت کر کے شکر گذار کرین گے تو ایفا عہد کا توقع وثوق
نہین ہے مگر آپ دوسرا رنگ لائے ع زبان بگڑی تو بگڑی تہی خبر لیجئے
دہن بگڑا — کلمات توہین کے جو شان علما مین نازیبا ہین آپ نے
جناب غفران مآب کے حق مین کہے اوس کے بابت ہم مثل مشہور کو
یاد کرتے ہین ؎ ور استحقاق بزرگان گوشیدن دلیل سفاہت است
اور یہہ سمجہکر ع تم اپنی خو نہ چہوڑو گے ٭ ہم اپنی وضع کیون بدلین ٭ صرف
یہہ عرض کرتے ہین کہ آپ کی تحریر و تقریر سے بجز اسکے کہ شاہ صاحب
کی ہوا ٹہی بہت بڑی بچی آپ کے صحابہ کے حق مین کیا نتیجہ اور فائدہ
ہوتی ہے اگر جناب غفران مآب کو الزام دینا پیش نہاد خاطر تہا تو
لازم یہہ تہا کہ آپ قبل اس کے کہ آپ جناب غفران مآب اعتراض
فرمائے صاحب تحفہ کی عبارت استدلالیہ کو لکہتے پہر یہہ بہی بیان کرتے

سبقت ہجرت ونصرت پیمبر سے خدا راضی ہوا اور اچھی طرح سمجھا دیتے
مراد یہ ہے کہ جنہون نے ہجرت مین سبقت کی اونسے خدا راضی ہوا
اور جو ہجرت مین پیچھے گیا وہ گیا گذرا ہوا اور خاص کر ہجرت ہی کے باعث
سے خدا مہاجرین سے اور مہاجرین خدا سے راضی ہوئے اور تب جناب
غفران مآب کی تحریر کی نقل فرمائی اور سمجھتے تو مضائقہ بھی نہ تھا آپ کے
معترضین بھی آپ کے تحریر کی داد دیتے اور یون تو ایسی باتین جنمین
کوئی مطلب نہو مذاق کے سانچہ مین ڈہالنا صرف اپنا دل خوش کرنا ہے
خیر جو آپ نے حسب عادت خود فرمایا بہتر ہے اب میری یہ گذارش
ہے کہ اس سے تو قطع نظر کر ڈالئے کہ کون بھلا اور کون برا ہوا کون
مومن رہا اور کس کے حصہ مین فسق آیا اور صرف اسپر غور فرمائی
کہ یہ حکم محکم حق تعالے کا ہے من یرتدد منکم عن دینہ فیمت
وھو کافر فاولئک حبطت اعمالھم جمع منکم یعنی جو کوئی تم مین سے
اپنے دین سے برگشتہ ہو جاوے اور اوسی حالت مین کہ وہ کافر ہے
مر جاوے تو وہ لوگ وہ ہین جن کے اعمال حبط ہو گئے اور جب ایسا
حکم صریح وصاف ہے تو جو کوئی مرتد ہوگا وہ وعدہ رحمت رضی اللہ عنہم
سے محروم ہو جاویگا اور تابع وعید ان الذین ارتدوا علی ادبارھم یعنی
بدرستیکہ وہ لوگ پھرے اوپر پشتہائے اپنے کے اور جیسا ابتدا مین
تہا ویسا ہی انتہا مین کورا اعمال کی گرد جہاڑ کے بے ایمان رہ جائیگا اور
جن صاحبون کے بابت بحث ہے وہ نہ تو معصوم تھے نہ محفوظ اور
صدور گناہ امکان مین تہا اور آیات مذکورہ بالا مین داخل ہونیکا ممکن
تو وہ تہا اگر یہ آپ کی برلے اور انصاف کے موافق ہے تو بہت آسان

ہے کہ صحابہ کے ایمان اعتقاد مین انقلاب امکان مین ہے اور حبط اعمال
سے وہ مامون ومصئون نہین ہین تو نیچہ اسی پر آخر آگیا کہ خاتمہ نیک ہوا
ہو مگر باوجود اسکے بھی آپ کا تعصب ہرگز آپ کو میری راے مین مجاز
نہ کریگا اور نیک وبد کے دیکھنے کی آنکھین بند کرکے اپنے مذہب کے
اسلاف اور شاہ صاحب کی طرفداری پر نظر ہوگی کہ اپنے صحابہ کو اہل
ایمان سے خارج کرکے اور محفوظ از گناہ سے بھی بڑہا کے معصوم کا
درجہ عطا فرماکے یہہ فرمائی کہ مہاجرین وانصار سے جو وعدہ ہوا وہ قیامت
تک کے لیئے ہے اور اوس مین خدا کو گنجائش انحراف کی نہین ہے بجز
تو مین خدا کا واسطہ دیکر عرض کرتا ہون کہ آپ سورہ بینہ کی تلاوت فرما
سمجہ جائیے کہ جیسا مومنین سے وعدہ ابدی ہے ویسا ہی مہاجر وانصار
سے بھی قیامت تک کے لئے حق تعالے نے فرمایا ہے جسطرح مومنین
پابند اعمال صالحہ کے ہین ویسی ہی مہاجرین وانصار اور بھی سورہ بینہ سے
یقیناً آپ کے یہہ بھی تسکین ہوگی کہ جناب شاہ صاحب نے صفت ذات
مہاجر وانصار کے جو والسّٰبقون الخ سے نکالی ہے وہ درحقیقت صفت
فعل ہے جیسا کہ حق تعالی نے تمام مومنین سے سورہ بینہ مین فرمایا ہے
کہ جو ایمان لائے اور عمل صالح بھی کئیے وہ اشخاص بہترین خلق ہین اور
اونکے لیے جزا اوسکی خدا کے نزدیک وہ جنتین ہین کہ جن کے نیچے نہرین
جاری ہین اور یہہ فضیلت اونکے لئیے ہے جو گناہ کے بارہ مین خوف
الٰہی رکھتے ہین اور بعد اسکے جو کچہ شاہ صاحب نے تحفہ مین لعنت اللہ
علی الظالمین کے تاویل باب ہفتم مین عدم جواز لعن معاویہ کے نسبت
فرمائی ہے اوسکو بھی یاد کرلیجئے پس جسطرح صفت ظلم یا صفت کذب

خدا نے لعنت کی ہے اوسیطرح صفت ہجرت و نصرت رسول اللہ پر اظہار
اپنے رضامندی کا کیا ہے نہ ذات مہاجرین و انصار سے و اگر یہان یہہ تاویل
نہین ہوتی تو لعنت کے بارہ مین بھی نہو سکیگی + سوا اسکے کمال استعجاب
ہوتا ہے جب کہ آپ نہین دیکھتے کہ حق تعالے نے پہلے آیہ و السابقون
مین مہاجرین و انصار فرمایا ہے اور تب رضی اللہ عنہم ارشاد کیا ویسا ہی
سورہ بینہ مین وہی وعدہ رحمت رضی اللہ عنہم تمام مومنین کے حق مین
کیا ہے ہر چند اتنا ہی میرا عرض کرنا کافی ہے لیکن اگر اور بھی کہنے کی اجازت
ہے تو سنئے کہ جس آیت کی بحث درپیش ہے اوس کے سوا سورۂ واقعہ
مین بھی و السابقون السابقون حق تعالے نے فرمایا ہے پس اگر آپ
کو سبقت الی الایمان و الاسلام سے محبت ہے تو دیکھی ابراہیم بن محمد
الحموینی نے اپنے استاد سے جو سلیم بن قیس الہلالی ہے ایک حدیث
طویل نقل کی ہے اور محمد الحموینی آپ کے علما سے ہے خلاصہ حدیث
کا یہہ ہے کہ مجمع کثیر مین جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ نے
سوال کیا کہ آیا تم جانتے ہو خدا نے سابق کو مسبوق پر فضیلت دی ہے
یعنے پہلے ایمان لانیوالے کو پچھلے ایمان لانے والے پر پس مجھسے پہلے
کسی نے خدا اور رسول کیطرف سبقت نہین کی ہے دوسرے یہ
آیا تم جانتے ہو کہ بروقت نزول و السابقون الاولون و السابقون اولئک
کے رسول خدا نے کیا فرمایا آیا یہہ کہ انبیا اور اوصیا کے حق مین یہہ آیات
ہین اور مین رسولون مین بہتر ہون اور علی ابن ابیطالب میرا وصی و افضل
اوصیا ہے سب نے مجمع مین سے کہا کہ سچ ہے یونہی مالک بن انس
نے ابن ابی صالح سے اور اونھون نے عبد اللہ ابن عباس سے روایت

کی ہے جسکو ابن شہر اشوب نے ایک جماعت آپ کی مفسرین سے
توثیق کی ہے کہ آیہ السابقون الاولون علی امیر المومنین کے شان مین
ہے اسواسطے کہ وہ ایمان لانے والون مین سب سے پہلے ہین اونہون نے
دونون قبلہ یعنی بیت المقدس اور کعبہ کیطرف نماز پڑہے ہے اور یہی وہ
دونون بیعتون مین شریک تہے یعنے بیعت بدر و بیعت رضوان مین
اور بہی اونہون نے دو ہجرت کین پہلے جعفر طیار کے ساتہہ حبش کو دوسرے
مدینہ کو اور فقیہ ابن المغازلی شافعی نے کتاب مناقب مین حدیث
نزول آیہ السابقون السابقون کو مرفوع طرف عبد اللہ بن عباس کے
کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ سبقت کرنیوالے تین شخص ہین پہلے
یوشع بن النون نے سبقت کی طرف موسی کے دوسری اور صاحب
یس نے حضرت عیسی کیطرف تیسری اور علی نے میری طرف مگر علی افضل
سابقین ہین اور سب سے لطیف تر یہہ حدیث ہے جو ابو المؤید موفق بن
احمد نے اپنے استاد سے طرف ابراہیم ابن ابی سعید جوہری وصی مامون
کی روایت کی ہے چنانچہ اوسکا قول یہہ ہے کہ مجہسے امیر المومنین رشید نے
اپنے باپ اور دادا عبد اللہ بن عباس کے حوالہ سے یون فرمایا ہے
کہ (مجہسے اپنے جد و اباسے) سنا کہ عمر بن خطاب سے جو وقت اونکے
پاس ایک جماعت حاضر تہی تو اون سب نے (جماعت نے) سابقین الی
الاسلام کے بارہ مین پوچہا تو عمر نے کہا کہ مین نے رسول خدا سے سنا
کہ علی مین تین صفت ہین اور مین آرزو کرتا ہون کہ اونمین سے ایک بہی
میرے لئے ہوتی تو میرے نزدیک وہ تمام اشیا سے جنپر آفتاب طالع
ہوا حبیب تر ہوتی مین اور ابو عبیدہ ابو بکر اور ایک جماعت صحابہ موجود

کو رسول خدا نے علی کے شانہ پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ اے علی تو ایمان لانیوالون
مین پہلا مومن ہے اور اسلام مین پہلا مسلمان اور تو میرے لئے ویسا ہی
جیسا موسیٰ کے لئے ہارون تہا اگر انصاف اور ایمان کا پاس ہے تو
اسیقدر کافی اور وافی ہے اور اگر صرف ضد اور ہٹ ہے تو ہمارا دفتر
دفتر سیاہ کرنا بیکار ہے تاہم چونکہ آپ کو دعوی ہے کہ آیت والسابقون
الخ آپکے اون صحابہ کے شان مین ہے جنکی فضایل لکھنے کا آپ نے
بیڑا اٹہایا ہے ایمہ سے اوٹہایا اور پورا نہ کرسکے کوئی لولی لنگڑی سے حدیث
اپنی ہی دفتر سے نکال کے مدعی ہوتے کہ یہہ حدیث آیت کو خلفا کے حق مین
ثابت کرتی ہے تاکہ ہم اوس حدیث ہی سے بحث کرتے اور آپ کے
قول کو رد کرتے مگر حدیث کیسی آپ نے ظاہری معنی کہکر اپنی کامیابی
کا نقارہ بجادیا اور ناسمجھون کے سمجہنے کو لکہدیا کہ بار خدایا تیرا کلام کیا
چیستان ہے یا کوئی معما اور اسکا مطلق دہیان نہ کیا کہ جس آیت کو آپ
چیستان کہہ گئے وہ آیت متشابہات سے ہے اور آیات متشابہات
کے بابت حق تعالے نے خود فرمایا ہے کہ اونکی معنی صرف راسخان
علم سمجھتے ہین اور تمام قران کی بابت بھی ارشاد کیا انا انزلنا علیک
القران لتبین للناس ما انزل الیہم یعنی ہمنے قران کو تجہہ پر
نازل کیا ہے تو بیان واضح کردی پس اس فرمان حق تعالے سے
آپکو معلوم ہوگا کہ قران مجید کے معنی کہدینے کا تا اور لے دوڑے
نہین ہے مگر حق تعالے نے جو کلام کیا وہ اپنی رسول سے نہ جہول سے
یعنی رسول اللہ اوسکو سمجہتے تھے یا وہ جنکو رسول اللہ نے سمجہایا اور
جنہون نے راسخان علم کا رتبہ پایا اور آپ تو آپ حضرات خلفاء ثلاثہ

بھی اسکے محتاج تھے کہ اون پر کلام واضح کیا جاوے چنانچہ حضرت عمر کے
قول جو حرمت شراب مین تھی اوپر عرض کر چکا ہون و دیگر حضرات بھی
سر منبر اپنا جہل ظاہر کر چکے ہین تو ایسی صورت مین آپ کا تقاضا اور
جیستان کہنا بھی قرآن کو ناروا نہین ہے اگر آپ مدعی ہین کہ قرآن
کے معنی سمجھ ہین تو فرماوے قران مین جو لکہا ہے ولا رطب ولا
یابس الا فی کتاب مبین جسکے ظاہری معنی یہہ ہین کہ جو کچھہ دنیا
و ما فیہا مین ہے وہ سب قران مجید مین موجود ہے تو کیا آپ سے
جو کچھہ ہم پوچھین آپ قرآن سے جواب دینگے ظاہر ہے کہ نہین اور
اگر آپ قرآن سے جواب نہ دے سکین تو خدا کو معاذ اللہ ڈینگ باز
کہین گے چاہے آپ کہین مگر ہمارا تو یہہ مقدور نہین ہے ہم صرف انجان
علم سے اوس کے معنی اور تفسیر کے محتاج ہونگے یا یون اپنا من سمجھوتا
کر لین کہ جس طرح ہمارے دل کو خدا نے ایسا پیدا کیا کہ جو باتین ہمکو سکہلائی
بھی نہین گئین اور نہ ہمارے نظر پڑین جب اون کی ضرورت ہوتی ہے
تو ہمارا دل اونکو پیدا کرتا ہے یا متنبہ کرتا ہے پس جسطرح ہمارے دل مین
دنیا بھر کی باتین موجود سمجھی جائین اوسیطرح قرآن مین بھی موجود ہین اور ہر
سوال کا جواب اور تمام حکمت اوس مین شامل ہین مگر اونکا سمجھنا اور بتلانا
ائمہ علیہم السلام کا کام ہے غرضکہ قصور معاف آپنے یا اپنے ہی سے خود
اون لوگون کے عقل کے بہرے سے پر اون صحابہ کو جن کے آپ فضایل
ہم کو سنانے کو بیٹھے گئے ہین وعدہ رحمت مین داخل نہ فرماوی و اگر آپ
اسپر گہبرائے کہ جناب امیر علیہ السلام تنہا کیونکر داخل آیت ہین اور اپنی
عادت کے موافق بچلین اور غل مچائین کہ آیت مین تو جمع کا صیغہ ہے پہنچ

جمع واحد یعنی جہ تو اس کے جواب مین ہم اور بک بک نہ کرکے آپ کے ہی
قول کو پیش کرتے ہین جو صفحہ ۲۰ حصہ اول کے حاشیہ پر آپ نے تحریر
فرمایا ہے اور اگر یاد نہ رہا ہو تو سُنئے کہ آپ نے یا ایہا الذین امنوا
کا ترجمہ اے مومنین لکھکر ارقام کیا ہے کہ یہہ خطاب اونہین بعض سے
ہے جو کہ جہاد پر جانے سے تساہل کرتے تھے نہ کل مہاجرین والانصار سے
ہے جو کہ جہاد پر جانے سے تساہل کرتے تھے نہ کل مہاجرین وانصار سے
اور خطاب کل سے کرنا اور بعض سے مراد ہونا عرب مین جاری ہے
آیات بینات از الفاظ اب خیال کرو کہ جو علتین تامہ اور ناقصہ صفحہ
۴۶ سطر ۱۲ تا الفاظ مطلب رہا ادا نمایند نہ بصیغہ ماضی صفحہ ۴۶ سطر ۱۰
آیت اخری سرکار کا بات بات پر یہہ کہنا کہ مجتہد صاحب نے تحریف
کی ہے ویسا ہی سخن تکیہ ہو گیا ہے کہ جیسا ایک سخن تکیہ تھا کہ ہر جملہ کے
مصرع مین کہتا تھا ہان بیٹیا نصرت چنانچہ کسی چالاک کے ساتھہ اوسکو
مرافعہ مین جانا پڑا جس کے قاضی تھے مولوی نصرت اللہ صاحب سخن
تکیہ نے وقت جواب وہی ہان بیٹیا نصرت کہکر جو آغاز سخن کیا تو قاضی
صاحب چکرائے اور بار بار بیٹیا نصرت کا لفظ مکروہ سمجھکر بگڑے کہ کیا بکتا
ہے تو مدعی نے جڑ دیا کہ حضور یہہ نہایت ہی بے ادب ہے ہر حاکم کو بیٹا
کہتا ہے یہہ سنتے ہی حاکم صاحب بر افروختہ ہوئے چالاک اپنی چالاکی
سے بازی لیگیا پس جناب آپ کچھہ بھی کہئے آپ کے فرمانے سے
وہ خاص خطاب تحریف کا جو کہ نکل چکا اوسی کو مبارک ہے آپ کے
طعن و تشنیع سے جناب غفرانمآب پر عاید نہین ہونے کا اب
علتین تامہ اور ناقصہ کے بابت جو آپ نے گفتگو فرمائی تو سُنئے جناب

جناب یہہ ساری علتیں تو اس وجہہ سے عاید ہوتی ہین کہ جن کے لئے آپ
آیت باندہا چاہتے ہین اون کے خاتمہ بالخیر ہونے پر آپ کا تو یقین ہے
مگر ہمارا اور ہمارے عالمون کا اعتقاد نہین ہے پس حسن خاتمہ کے ثابت
کرنیکا اہتمام آپ کو فرمانا چاہئے نہ کہ جڑ کو چہوڑ کے ڈال اور بات بات پر
کود نے کا قصد کرنا مگر آپ آیات کے معنی جو کلام الہی ہے اور جسکو مخبر
صادق علیہ السلام نے نہ کسی سے سنا نہ اوسکے مطلب کو سمجہا آپ
نہایت آسانی سے یہہ کہدیتے ہین کہ خدا نے تعالی نے یون ہی کہا ہے
کہ ہین اونسے وہ مجہسے راضی تو جناب جو حدیث مخبر صادق کی منہ سیدہی
سادی ہین اور جن کے بابت کوی آیت ہے نہ حدیث کہ جناب رسول
خدا جو فرماتے تہے وہ مثل آیات متشابہات کے سمجہے جائین اون کے
معنی آپ کیون گہماتے ہین اور پکڑ پکڑ کے کیا سے کیا بناتے ہین جناب
اس موقع پر آپ کو دکہلاتا ہون کہ جناب صاحب تحفہ نے حدیث منزلت
کی بابت کیا رنگ ہے سنئے جناب شاہ صاحب تحفہ اثناعشری جنکی طرفداری
مین بات بات پر آپ کو جناب غفران مآب طاب ثراہ پر بیزاری
ہے اور جنکا کلام با دلیل بین وحجت روشن آپ کے ایمان اور ایقان
اور انصاف مین داخل ہے باب ہفتم مین بذیل از تمہید کلام و تقریر مرام
یعنے تردید فضایل حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہین صفحہ ۲۳۲ مطبوعہ
مطبع منشی نول کشور لکہنو حدیث دویم در بخاری و مسلم از براء بن عازب
روایت آمدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر را در غزوہ تبوک
بر اہلبیت و نسا و بنات خلیفہ کردہ گذاشتہ خود بغزوہ متوجہ شدند حضرت
امیر عرض کرد یا رسول اللہ تخلفنی فی النساء والصبیان پس پیغمبر

نمبر۵ اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی

ترجمہ آیا راضی نمی شوی کہ باشی از من در مقام ہارون از موسی مگر آنکہ ہیچ پیغمبر نیست بعد از من گویند کہ منزلت اسم جنس مضاف است بسوی علم پس عام باشد جمیع منازل را بصحة الاستثنا و چون مرتبہ نبوت را استثنا فرمود جمیع منازل ثابتہ بہارون براے حضرت امیر ثابت شد و از جملہ آن منازل است امامت و افتراض طاعت ہم ہست اگر ہارون بعد از موسی زندہ می بود زیراکہ در حال حیات موسی این مرتبہ داشت بعد از وفات موسیٰ اگر این مرتبہ ازو زایل می شد لازم می آمد عزل او و عزل نبی جایز نیست زیراکہ اہانت اوست پس این مرتبہ ہم بحضرت امیر ثابت شد و ہو الامامت اصل این حدیث ہم دلیل اہل سنت ہست در اثبات فضیلت حضرت امیر و در صحت امامت ایشان در وقت خود زیراکہ ازین حدیث مستفاد می شود استحقاق انتخاب برائی امامت اب غور فرمائی کہ ہمارے مطالب اور مقاصد کو کس ڈہنگ سے اپنی سانچے مین ڈہالا ہے اور سادہ لوحون کے دلون مین ہمارا مطلب کیونکر پہونچایا ہے اور کیسی کاریگری کا یہہ جزا ہے اصل این حدیث ہم دلیل اہل سنت ہست در اثبات فضیلت حضرت امیر و در صحت امامت ایشان اس مقام کو ملاحظہ فرمای کہ کس متانت اور کیسی عقلمندی سے ایسے صاف و صریح حدیث کو گول کیا ہے اور اگر قبول کیا ہے تو صرف اسلئے کہ ناصبی کہتے تھے کہ حضرت علی کو کیا رتبہ تہا کہ وہ خلیفہ ہوں لہذا حضرت اہل سنت نے مہربانی سے اس حدیث کو ان نالایق ناصبیوں کے مقابلہ مین تمسک کیا تا کہ اونکی زبان بند ہو اور باتین کہ اپنی ہمارے مین

اسی حدیث کے اعتبار پر حضرت علی کو حق خلافت کا تھا نہ کہ پہلے ہی مرتبہ بعد
رسول اللہ کے جیسا کہ بلا فاصلہ حضرت موسی کے ہارون کو ہوتا پہر جناب
موصوف قواعد منطق کے دامن سنبھال کر لکتے ہین اور نہایت ہی دیانت
اور امانت کو کام فرماتے ہین آمدیم بر نفی امامت غیر او و آنکہ امام بلافصل
حضرت امیر بود پس ازین حدیث فہمیدہ نمی شود ہر چند نواصب خذلہم
اللہ در تمسک اہل سنت ہم قدح کردہ اند و گفتہ اند کہ این خلافت
نہ آن خلافت بود کہ محل نزاع ست تا استحقاق آن خلافت بداون این
خلافت ثابت شود زیرا کہ باجماع اہل سیر محمد بن مسلمہ را صوبہ دار مدینہ
و سباع بن عرفطہ را کوتوال مدینہ و ابن ام مکتوم را پیش نماز مسجد خود کردہ
بودند و اگر خلافت مرتضی مطلق می بود این امور معنی نداشت پس معلوم
شد کہ این خلافت محض در امور خانگی و خبرداری اہل عیال بود چون این امور
موقوف بر محرمیت اطلاع بر امور مستورات ست لابد فرزند و داماد و امثال
ایشان برائے این کار متعین می باشند ہر چند کہ باشند پس دلیل استحقاق
خلافت کبری نمیتواند شد و بفضل اللہ تعالے اہل سنت ازین قدح
ایشان جوابہائے دندان شکن در کتب خود آوردہ اند کہ در مقام خود
مذکور ست ✽ اس موقع پر گنوارون کی نقل یاد آئی وہ یہہ ہے کہ کسی کے
کہلیان کی ضبطی پر عامل نے شحنہ مقرر کیا تہا وہ شحنہ چونا کلا اور اوسکی
گرفتاری کے لئے پیادہ پہونچے تو شحنہ غایب ہو گیا پیادے ڈہونڈہتے
پڑے پہرتے تھے اور ہر ایک سے جویا سراغ تھے کسی نے اوس موضع
کے رہنے والون سے یون کہا کہ شحنہ گہسا پیال مین کو کہ بیری ہوئے
یعنی شحنہ پیال مین چہپ رہا ہے مگر کوئی یہہ کہے اور اوسکا دشمن بنے خیانچہ

صاحب تحفہ نے بھی کمال ایمانداری اور بڑا تقدس اور کمال ہی حمایت
جناب امیر علیہ السلام اپنے بیان بلاغت فرجام مین دکھلائی ہے کہ
ہم تو نہین مگر ناصبی ایسا کہتے ہین اور مراد دلی یہہ ہے کہ تا اہل سنت کے
دل کسی قدر تو اصحاب پر گرم ہوجائین مگر ساتھ اوس کے یہہ بھی سمجھ جائین
کہ حضرت علی کو قابلیت خلافت کبری کی حضرت ثلاثہ کے موجودگی
مین تھے ہی نہین اور بہی ہندوستانی مسلمان اپنے اس رسوم پر قیاس کرین
کہ داماد سے اوس کے سگی ساس اور سوتیلی ساسین یا اونکی جورو کی
خالہ یا پھوپیان وغیرہ پردہ نہین کرتین اور چچیری بہائی کے سامنے
بھاوج کا رشتہ مان کر آتے ہین آسانی سے قبول کرین کہ حضرت علی کو صرف
نسوان کی حوائج ضروری کے رفع کرنے کی خلافت ایسی دی گئی تہی جیسے
لونڈیون اور ماماں کو حوالہ ہوتی ہے تا ضروریات رفع ہون اسواسطے کہ
صوبہ دار اور کوتوال شہر تو موجود ہی تھے جو کچھ اونسے حضرات امیر المومنین
کو احتیاج ہوتی ماما کہہ آتی اور باسانی انجام پاتی الا یہہ خیال نہین فرمایا
کہ اور بہی کوئی صاحب تحفہ کے کہنے کو جب یہہ سوچیگا کہ سواے ام المومنین
کے جو تمام امت پر حرام تہین اور کوئی نسوان مین جناب رسول خدا کے
نہ تہا تو اونکی خلافت کے لیے حضرت امیر ہی کیون چہانٹے جاتے اور
فرزند و داماد سمجھے جاتے اور ام المومنین کی وجہہ سے محرمیت یا حضرت
عثمان کی دامادیت سے قطع نظر کرنے لابد ہوتی مگر کیا کہنا ہے ناصبیون
کے پردہ مین جو کہنا تہا کہہ گئے اور خود اپنے قول کی ایسی رکیک تاویل
کر گئے ٹال گئے اور اتنے ہی پر اکتفا کی کہ ہماری کتابون مین ناصبیون کے
اعتراض کے جواب دندان شکن لکہے ہین حالانکہ سمجھنے والے اپنی طرح

سمجھ سکتے ہیں کہ جواب کیا خاک لکھے ہونگے جبکہ خود ہی اپنے قول کو آپ
رد کرتے ہیں اوسکے بعد پھر جناب مولانا بفصل ادلانا ارقام فرماتے ہیں
و طریق تمسک شیعہ باین حدیث بطریقی کہ مذکور شد کمال تنقیح و تہذیب
کلام ایشان ست و الا در کتب ایشان باید دید کہ چہ قدر سخنان پراگندہ
درین تمسک ذکر نمودہ اند و بمطالب نرسیدہ و ہنوز ہم درین تمسک
بوجوہ بسیار اختلال باقی ست۔
دیکھئے کہ کیا تمہید ماقلا نہ حضرت صاحب تحفہ نے اوٹھایے
ہے اور کیا سنگ لاخ میدان ہم شیعہ کے لیئے آپ ایسی صاحبون
کی نظرون میں دکہلایا ہے اور صرف اوتنی ہی عبارت عربی کو کہ جس کا ترجمہ
خود مصنف تحفہ نے یہہ کردیا ہے کہ آیا راضی نمیشوی کہ باشی از من در مقام
ہارون از موسی جسکی ہندی یہین جندی یہہ ہے کہ کیا تم راضی نہیں ہو کہ رہو تم
بجاے میرے جیسے ہارون تہے موسی کے لئے مگر کوئی پیغمبر بعد میرے
نہین ہے اور پہر اسیکو کیسی پہیلی بنائی ہے اور اوس کا بوجھنے والا نجانے کس
کیطرح خود اپنے کو بنایا ہے چنانچہ بلا اسکے کہ کسی کتاب کا حوالہ دیا ہوتا
کسی علماء شیعہ کا نام لیا ہو مگر سنیون کو دہوکہا دلانے کیو اسطے صرف
اتنا لکہکر،، گوئید کہ بمنزلت الخ جیسا اوپر ہم لکہہ آئے ہیں شیعون کا قول ہے
اور پہر بڑے ایمانداری سے جواب دینا شروع کیا اوّل انکہ اسم جنس
مضاف بسوی علم از الفاظ عموم نیست نزد جمیع اصولیین بلکہ تصریح کردہ
اند بانکہ برائی عہد ست در غلام زید یعنی غلام خاص مرادمی باشد نہ جمیع
غلام و امثال ان و اگر قرینہ عہد موجود نباشد نہایت الامر اطلاق ثابت
خواہد شد و چہ می تواند گفت کسی در مثل رکبت فرس زید بست ثوب زید

درایت این زیدیا بداہت عموم باطل ست و درینجا قرینہ عہد موجود است
وهو قوله استخلفني في النساء والصبيان یعنی چنانچہ حضرت ہارون
خلیفہ حضرت موسی بود در وقت توجہ بطور حضرت امیر خلیفہ پیغمبر بود
در وقت توجہ بغزوہ تبوک و استخلافی کہ مفید بمدت غیبت باشد بعد انقضا
آن مدت باقی نمی ماند چنانچہ در حق حضرت ہارون ہم باقی نماند انقطاع
این استخلاف را عزل نتوان گفت کہ موجب اہانت در حق کسی باشد
و بحث استثنا و تقی و لیل عموم می شود کہ استثنا متصل باشد و درینجا استثنا
منقطع ست بالضرورۃ لفظاً و معناً اما لفظاً پس از انجہت کہ الا انہ لا نبی
بعدی جملہ خبریہ ست و او را از منازل ہارون مستثنی نمی توان کرد و
بعد از تاویل جملہ بمفرد بدخول آن حکم الا عدم النبوۃ پیدا کردہ ظاہرست
کہ عدم نبوت از منازل ہارون نیست تا استثنا او صحیح باشد و اما معنی پس بجہت آنکہ کی زمنازل
ہارون نیست کہ از حضرت موسی در سن اکبر بود و دیگر آنکہ افصح بود از موسی لسان و دیگر آنکہ در نبوت
او شریک بود و دیگر آنکہ برادر حقیقی او بود و از نسبت و این ہمہ منازل بالاجماع حضرت
امیر را ثابت نیست پس اگر استثنا را متصل گردانیم و منزلت
را بر عموم حمل کنیم کذب در کلام معصوم لازم خواہد آمد ملاحظہ ہو کہ ذرا
سی بات کو کیسا پہاڑ بنایا ہے اور سیدھے کلام میں کیسے کیسے پیچید گی
قایم کردیں اگر ہم صاحب تحفہ کی ابتدا عبارت اول آنکہ اسم جنس سے
تا لازم خواہد آمد تک کی چیتھار کرنا شروع کردیں تو ناحق سیاہی اور
کاغذ کا خون ہو گا مگر بطور اختصار اگر پسند ہے تو وہ بھی سنئے کہ افادہ
اضافت معنوی کا تعریف مضاف کے اوپر بتقدیر تعریف مضاف الیہ
کی اور سر اہیسب سے ہے کہ صورت ترکیب اضافت معنوی ہو منوع ہے

واسطے دلالت سکے اوپر معلومیت مضاف کے جب مضاف الیہ معرفہ ہو نہ اوس سبب سے کہ نسبت ایک امر کے طرف ایک امر کے مستلزم معلومیت منسوب کے ہوتی ہو والا مضاف باضافت لفظی مثل ضارب زید بہی معرفہ ہو ولم یقل بہ احد پس غلام زید نہ کہا ئیگا مگر جبوقت کہ غلام درمیان متکلم اور مخاطب کے معہود ہو ھکذا قال العلامۃ التفتازانی وھو من ائمۃ الاصول پس قول اسکا یا آنکہ براے عہدیست در غلام زید و امثال آن مطلقاً اور ہر حال مین مقام تعجب اور محل غرابت ہے اسواسطے کہ واسطے عہد کے اسوقت ہوگا جب درمیان متکلم اور مخاطب کے معہود ہو واذ لیس فلیس علاوہ اسکے قرائن اوسوقت مفید ہو سکتے ہین کہ معارض ساتہہ قرائن آخر کے اقوی اوس سے نہون و در ما نحن فیہ اطلاق و عموم ثابت اسواسطے کہ استثنا مخصوص واسطے عموم سکے ہے اور علامات عموم سے ہے والعموم باق علی عمومہ پس منزلت ہارون مین عموم نہ لینا اور قرینہ عہد فرض کرنا ستم جان انصاف پر کرنا ہے اور عموم اوپر اطلاق اس حدیث شریف مین کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا اور آشکارا ہے دلالت کرتا ہے اوپر عموم کے اس میری گذارش کے آپ صاحب تحفہ کی طرفداری مین جو چاہین کہین الا کوئی ایماندار اور سمجہہ دار آدمی سواے اس کے کہ حضرت رسول خدا نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ تم اوسیطرح کہ جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے مقام پر تہی میرے لیئے ہو اگرچہ بعد میرے پیغمبر کوئی نہوگا ایسی دور از قیاس باتین نہ بتاویگا یہہ صرف صاحب تحفہ کو زیبا ہے کہ کبہی حضرت ہارون کی عمر جتانا کبہی اونکو فصیح البیان گردانا کبہی سگا بہائی بتلانا اسکو تو ایک

ہوئی عقل دالا بھی سمجھہ لیوے گا کہ اگر صرف اپنی بی بیون پر جناب رسول نے حضرت علی علیہ السلام کو خلیفہ کیا تھا تو نہ من حیث برادر عم زاد نہ بحیثیت داماد جناب امیر علیہ السلام اون ازواج رسول اللہ صلعم کے محرم ستھے جو بروقت تقریر خلافت موجود نہین اسلیئے کہ ازواج پر خلافت کرنے کے لیئے سسرون سے کوئی اور بہتر نہین ہو سکتا۔

تو خیر سے حضرت ابو بکر و عمر دونون سسر تھے جناب رسول خدا اون دونون مین سے کسیکو مقرر فرما دیتے اور اسکو تو ہر ایک صاحب فہم جانتے ہین اور بخوبی سمجھتے ہین کہ جب کوئی شخص کسی سے کسیکو مثال دیتا ہے تو مثال دینے والے کی کیا مراد ہوتی ہے مثلاً اگر کسی نے کسیکے نسبت کہا کہ یہہ تو ویسی ہی ہین جیسے رستم یا کسی نے کہا کہ میان یہہ پھول تو گلاب ہی معلوم ہوتا ہے یا کسی نے کہا شاہ عبد العزیز تو ویسے ہی معلوم ہوتے ہین جیسے نصر اللہ کابلی تو کیا ایسی مثال سننے والے یہہ یقین کرتے ہین کہ جیسے مثال ذکر کی گئی اوسمین سارے خواص رستم کے یا گلاب کے یا نصر اللہ کے ہتے یا آنکہ جو تشبیہ کسیکو کسی سے دیتا ہے اوسکی یہی مراد ہوتی ہے کہ سارے اوس کے اوصاف جس سے تشبیہ دی گئی اوسمین موجود ہین ظاہر ہے کہ ہرگز نہین کوئی کہتا ہے کہ فلان کا چاند سا منہہ ہے یا فلان کی بال سی کمر ہے فلان کا شیر کا ایسا سینہ ہے فلان کی ہرن کی ایسی آنکہہ ہے تو تشبیہ دینے والے کا سننے والے گلا دبائین اور تصدیق چاہین کہ دکھلاے صاحب چہرہ کی لمبائی چوڑائی چمک چاند کی ایسی ہے یا کہین کہ چاند کے ناک آنکہہ منہہ کہان ہے پس جبکہ دنیا بھر کی بول چال

یون ہی تو غور فرمائی جو صاحب تحفہ نے حدیث مذکور کے معنی بگاڑنے
مین سعی ظاہر فرمائی ہے وہ سب دلایل اور براہین سے مالامال ہے
اور وہ سچ ہے جو جناب والا فرماتے ہین کہ صاحب تحفہ نے دلیل و برہان
قدم ہی نہین اوٹھاتے ہم کو اس کا بہی افسوس ہے کہ اپنی اثنا سخن پروری
مین جناب مستطاب صاحب تحفہ اور خود جناب عالی حضرت عمر کے
مقولہ کو بہی بھول گئے اور یاد نہ رہا کہ خود حضرت عمر نے عبداللہ ابن عباس
سے فرمایا ہے کہ حضرت علی کے حق مین جناب رسول خدا نے تین خصلت
فرمائی ہین ایک یہہ کہ اول مومن ہین دوسری اول مسلمان ہین تیسرے
منزلت ہارون رکھتے ہین اور اگر ان تین مین سے ایک خصلت مجہہ مین
ہوتی تو میرے واسطے بہتر ہوتی تمام چیزون سے جن پر آفتاب چمکتا ہے
پس اگر وہ بچون اور عورتون کے خلاف نہی اور برائے نام ہارون و
موسی کے مرتبہ کا امتیاز دکہلاتا تہا تو حضرت عمر کو اوسکی تمنا ہی کیون ہوتی
اور اگر واقعی بقول صاحب تحفہ کے صرف بچون اور عورتون پر حضرت علی
کو رسول خدا نے تا معاودت خود از جنگ تبوک خلیفہ مقرر فرمایا تہا اور
حضرت علی کی گذارش پر یہہ فقرہ جناب رسول خدا صلعم نے کہدیا تہا کہ
تم میرے لیئے اوسی مقام پر ہو جیسے موسی کے لئے ہارون تہے تو حضرت
امیر علیہ السلام معاذ اللہ نہ نادان تہے نہ آپ صاحبون مین سے کسی نے
حضرت امیر علیہ السلام کی نسبت الزام غباوت یا کمی حافظہ کا دیا ہے
کہ جناب رسول خدا کا یہلا نا مان لیتے اور وہ جناب رسول خدا کی خدمت
مین اوسی طور سے کہ جیسا بقول آپ صاحبون کے علما نے یہہ کہا تہا کہ آپ
مجہے بچون اور عورتون کی مدد کو چہوڑے جاتے ہین اوسیطرح سے

جسطرح آپ کے معتمد و معتبر صاحب روضۃ الاحباب سے نے لکھا ہے رسول اللہ
نے یہہ بھی کہتے کہ جب جنگ احد کو آپ تشریف لیگئے تھے تب تو ایک
غیر محرم عبد اللہ بن ام مکتوم کو خلیفہ مدینہ کا مقرر فرما گئے تھے اب نئی بات
یون کرتے ہین جو مجھکو عورتون پر خلیفہ کرتے ہین اور مرتبہ بڑہاتے ہین کہ تم
کو بمنزلہ ہارون کے چھوڑتا ہون کیا یون ہی عورتون کی احتیاجون کے برلانے
کو حضرت موسی حضرت ہارون کو چھوڑ گئے تھے اور اگر یہہ ہی منزلت ہارون
ہے تو اسکی پہلی آپ عبد اللہ ابن ام مکتوم کو بھی دے چکے ہین وا اگر حضرت
علی کے نسبت یقین تہا کہ اون جناب کو ایسی باتین یاد نہین رہ سکتی تھین
تو معلوم نہین ہوتا کہ اس قدر گہوم گہا کے حضرت صاحب تحفہ کو کیا ضرورت
ہوی سیدہی طرح کہدیتے کہ صاحبو جسطرح عبد اللہ ابن ام مکتوم کو جنگ
احد پر جاتے وقت رسول خدا خلیفہ کر کے مدینہ مین چھوڑ گئے تھے ویسی ہی
جب جنگ تبوک کو جانے لگے تو حضرت علی کو خلیفہ کر گئے اور جب دونون
غزوات سے واپس آئے پہلے خلافت عارضی آئی گئی ہوی تو ظاہر ہے اس قدر
طول کلام اور بناوٹ کی مطلق حاجت نہ ہوتی اور ایک جہہ تہہ کے لیے سوجھ بوجھ
لینے کی ضرورت نہ رہتی خیر آپ آگے سنئے کہ پہر مولانا صاحب یہہ کہتے ہین
سیوم آنکہ آنچہ گفتہ اند کہ اگر این مرتبہ از ہارون زایل می شد لازم می آید عزل
او و عزل نبی لازم نیست گو بحکم انقطاع عمل را عزل گفتن خلاف عرف و
لغت ست زیرا کہ پادشاہان در حین برآمدن خود از دار السلطنت تا بایان
رکابت نگاہ خود را خلیفہ خود میگذارند و لیکن از معاودت و مراجعت خود
آنچہ این خلافت منقطع می شود و ہیچ کس آنہا را معزول نمیداند و نہ در حق
انہا اہانت می فہمد و اگر عزل ہم باشند چون نبوت استقلالی بعد از نبوت

موسیٰ به هارون میرسید که مرتبه اعلیٰ است به هزار درجه از خلافت چرا موجب
نقصان و اهانت او می شد بلکه در رنگ او آن می شد که نایب وزیر را بعد از
نبوت وزیر عزل کرده وزیر مستقل سازند و نیز چون حضرت امیر را تشبیه داده اند
بحضرت هارون و معلوم است که حضرت هارون را در حیات حضرت موسیٰ
بعد از غیبت ایشان خلیفه بود و بعد وفات حضرت موسیٰ حضرت یوشع بن
نون و کالب بن یوفنا خلیفه شدند لازم آمد که حضرت امیر نیز خلیفه آن حضرت
باشد و در حیات ایشان بعد از غیبت نه بعد از وفات بلکه بعد از وفات
دیگران باشند تا تشبیه کامل شود و تشبیهی که در کلام رسول واقع شود آنرا
بر تشبیه ناقص حمل کردن کمان سلیقه دانی است واه واه واه کیا خوب
کبھی تو اوس تشبیہ کو جو رسول اللہ نے دی تو اوسکی نسبت یہہ کہنا کہ تشبیہ
ناقص پر حمل کرنا بددیانتی ہے کبھی تو خود ہی فرماتے ہین کہ بادشاہ جب دار السلطنت
سے باہر جاتے ہین تو کسیکو خلیفہ کر جاتے ہین اور اوسکو تشبیہ ناقص
نہین جانتے ہین اور ایسے وصی اور بددیانتی ہین اوسکو داخل نہین کرتے
اور جب تشبیہ کو اپنے موافق نہین پاتے تو کلام معصوم پر جھوٹہ کہکر ازحد
ہین کہ جو تشبیہ پیغمبر نے دی وہ ہر طرح سے پوری ہوتے جاتی چونکہ ہمکو
تشبیہ ناقص اور کامل کی بابت ہی پوری طور سے سمجہانے کی ضرورت
معلوم ہوتی ہے لہذا پہلی وجہہ تشبیہ جناب امام حسن و امام حسین و حضرت
محسن علیہم السلام کے گوش ہوش ہو لیکر اور رشیدی اور قاموس کو اگر کتب
خانہ عالی مین ہو تو دیکھ کر نکالئے اور ملاحظہ فرمائی دوسری کتاب مین
بھی تلاش فرمائی اور دیکھئے کہ شہاب الدین نے یہہ ہی لکھا ہے یا کچھہ اور
ان رسول اللہ قال ان اللہ جل جلالہ امر موسیٰ بن عمران

ان یبنی مسجدًا طاهرا لا یسکنه الا هو وهارون وابن هارون
شبر وشبیر وان الله جل جلاله قد امرنی ان ابنی مسجدًا
لا یسکنه الا انا وعلی والحسن والحسین سد وا هذه الابواب
الا باب علی وفیه عن اسما بنت عمیس قالت سمعت رسول
الله یقول اللهم انی اقول کما قال اخی موسیٰ اجعل لی وزیرا من
اهلی علیا اشدد به ازری واشرکه فی امری کی نسبحک
کثیرا ونذکرک کثیرا انک کنت بنا بصیرا رواه الطبری وقال اخرجه
احمد فی المناقب الی غیر ذالک من الشواهد الکثیرة
اثبات مرتبہ ہارونیہ جناب امیر کے لئے اشارہ واضح اور انحراف اور
ارتداد امت کا اون حضرت کے عدم متابعت کا ماننا ہے کہ ارتداد امت آ
کی متابعت سے اون حضرت کی جیسا کہ امت موسیٰ نے بمتیت ہارون سے
ہاتھ کھینچا اور انحراف قبول کیا تھا اخبار مشہور متواترہ میں وارد ہوا کہ جناب
رسالت مآب نے فرمایا کہ جو کچھ کہ بنی اسرائیل میں واقع ہوا اس امت
میں بھی مثل اوسکے واقع ہوتا ہے صاحب نہایہ وغیرہ نے روایت کی ہے
کہ آنحضرت نے فرمایا لترکبن سنن من کان قبلکم حذو النعل
بالنعل والقذة بالقذة وذکر جار الله الزمخشری فی الکشاف
انه قال انتم اشبه الامم ببنی اسرائیل لترکبن طریقهم
حذو النعل بالنعل والقذة غیر انی لا ادری اتعبدون العجل
ام لا اور بعضی روایات میں وارد ہوا کہ اگر وہ سب داخل سوراخ سوسمار
ہوں تم بھی ہوگی انتهی محصله اور معلوم ہے کہ بنی اسرائیل میں کوئی
عظیم تر قضیہ عجل اور سامری سے نہ تھا پس چاہئے کہ اس امت میں بھی

قتل اوس کے واقع ہوا اور اس امت مین کوئی امر کہ اوس شبیہ سے مشابہ ہو سوا اس کے نہتا کہ ہاتہ متابعت خلیفہ برحق سے اوٹہایا موید اسکی ہے وہ حدیث کہ جسکو فریقین نے نقل کیا ہے کہ جب حضرت امیر کو واسطے بیعت ابوبکر کے مسجد مین لائے اونحضرت نے منہہ اپنا طرف قبر حضرت رسول کے کیا اور اون آیت کو پڑہا جو کہ مشتمل تہی اوپر تظلم ہارون کے نزدیک موسی کے اور شکایت اونکی قوم سے اپنے اور کہا یابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی اور یونہی اپنی کتابون مین اپنی ہی راویون سے یہہ بہی پڑہیے قال النبی فی خلافة علی لو فعلت لتفرقتم عنه تفرق بنی اسرائیل عن ھارون پس لامحالہ بسبب انکار نص جلی اور استنکاف متابعت صاحب منزلہ ہارونی سے آپ کے صحابہ کبار کا جو حال ہوگا آپ سمجہہ لین گے ہماری تقریر صرف یہہ ہے کہ اگر حسب مفروضہ آپ کے منزلت ہارون مین عموم نہین ہے بلکہ عہد اسلئے کہ قرینہ عہد موجود ہے وھو تخلفنی فی النساء والصبیان پس اس سے بہی مدعا ہمارا ثابت ہے کیونکہ اطلاق صبیان کا جیساکہ اول طفولیت مین ہوتا ہے آخر نموتا ہے بہی ہوتا ہے اور استعمال صبیان کا آخر نمو تک کہ قریب ۳۰ سال کے ہے استعمال لفظ کا حقیقت مین ہے نہ مجاز مین پس اس سے بہی منزلت جناب علی ابن ابیطالب علی کل رجال والنساء ثابت اور متحقق ہوئے والحمد لله رب العالمین وصرنا السفینة آل الرسول راکبین جب یہان تک مین عرض کرچکا تو پہر جناب شاہ محمد النور صاحب کے قول پر رجوع کرتا ہون خیر سے اونہون نے بہی سر الشہادتین مین فرمایا ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے جو اپنے فرزندون کے

نام رکھے تھے اونکو جناب رسول خدا نے یہہ کہکر یہ لوا دئے کہ مثل اسماء فرزندان
ہارون نام ان کے ہونا چاہیئے اور جب یہہ قول خود حضرت شاہ صاحب کا
ہے تو وہ ذمہ دار ہین کہ جسطور اور طریقہ پر شہادت ہر سہ فرزندان
جناب امیر علیہ السلام کی ہوئی اوسیطرح حضرت ہارون کے صاحبزادون
کی بھی ثابت کردی جاوے اور اونہین کے ذریعہ سے تکمیل فضیلت
شہادت حضرت ہارون بھی دکھلای جاوے واگر نہ دکھلائی جای تو جناب
رسول خدا کا حضرت ہارون کے فرزندون کے نام پر جناب امیر علیہ السلام
کے صاحبزادون کا نام رکھنا بھی ناقص پڑیگا مگر چونکہ جناب غفران مآب کا
مقولہ تو ہے نہین کہ آپ آتش غضب سے بہک اوٹہین یہہ تناقض کلام
جناب شاہ صاحب کی ہے جنکا ہر قول میزان عدل مین دلایل ساطعہ و
براہین قاطعہ سے تلا ہوا ہے پس وہ کیونکر بد دیانتی مین داخل ہوسکتی
نہین آپنے قول کو محمود اور غیر کے کلام کو معیوب ٹہرای مگر کیون جناب
شاہ صاحب کی بھی دیانت ہے اور اونکا کلام بلا دلیل ساطع و برہان
قاطع نہین ہوتا اور یہہ سچ ہے کہ جناب رسالت مآب نے جو تشبیہ دی
تھی وہ نہایت ہی کامل تھی تو براہ عنایت ثابت فرمائی کہ حضرت ہارون
کو حضرت موسی جورو اور بچون پر خلیفہ کر گئے تھے اگر آپ نے ذمانت
کو خلل دیکر کچھہ فرمایا تو شاہ صاحب نے تو کلام معصوم کو ناقص ہونیکی حکم
دی ہے مین آپ کو ڈر رہا ہون کہ کلام الہی کے باطل کرنے کی آپ مرتکب
ہو جاینگے اسواسطے کہ کلام اللہ مین موجود ہے کہ چھوٹے بہیانے
بڑے بہیا کی ڈاڑہی گوسالہ پرستی ہوجانے کیوجہہ سے گہسیٹی تھی اور
خود جناب شاہ صاحب نے باب ۱۲ التحفہ مین صفحہ ۶۳۴ پر اوسکا حوالا

ویلہے انصافاً غور کیجئے کہ یہہ کیسا اندہیر ہے کہ جناب رسول خدا کو حضرت
شاہ صاحب جہاں چاہتے ہیں بے تکان بادشاہان زمان سے مثال
دیجاتی ہیں اور آپ بہی اونکے طرفداری مین کہہ ڈالتے ہین کہ وہ سب بے سہارے
قدم نہین اوٹہا سکتے مین بید ہڑک ایسی مثال کے بابت بہی آپ سے ثبوت
چاہتا ہون کہ جس بہروسہ پر شاہ صاحب نے بادشاہ کی مثال دیدی ہے
اوسکو آپ پیش کیجئے اور فرمائی کہ جس طرح حضرت موسی حضرت ہارون کو
اپنا قایم مقام چھوڑ کے کوہ طور پر تشریف لیگئے تھے کون بادشاہ خدا سے
باتین کرنے اور ہدایت لینے کو کسی اپنا قایم مقام چھوڑ کے گیا تہا اور ہدایت
ورہنمای خلائق پر مامور کر گیا تہا حضرت کیا کہوں آپ اپنے قول کی سرسبزی کے
لئے ایسی ہی فکرین کیجاتی ہین جیسی کسی حریف اور سعدی نے کین نہین جیسا
مشہور ہے کہ ایکروز سعدی کسی مسجد مین وضو کر رہے تھے کہ ایک حریف
یا ظریف وارد ہوا اور پوچھہ بیٹھا کہ چہ میکنی سعدی نے کہا کہ بدی میشویم او نے
کہا کہ بدبروزن بدپس درمسجد بدمی شوی تب سعدی نے استفسار کیا کہ آپکا اسم
شریف ظریف تے کہا حاجی تو سعدی نے حاجی کو معرب کر کے کہا کہ حاجی
بروزن جاجی وجاجی گوشہ کمان رامیگویند وکمان بہ شکل کمان وکمان بمعنی
شک وشک تجنیس سگ است پس گفتہ سگ راچہ اعتبار اب پہر عرض
کرتا ہون کہ مین نے جو شاہ صاحب کی لمبی چوڑی تقریر مدلل کے نقل کی زحمت
اوٹہائی اور اوس کی بابت جو کچھہ لکہا اوسکی غرض صرف اتنی تہی کہ تشبیہ
کامل اور غیر کامل کی بابت شاہ صاحب نے کیا کچھہ لکہا ہے ورنہ مجھے
اس مقام پر حدیث منزلت کی بحث سے سروکار نہ تہا غرضکہ یہہ اچھی طرح
مین نے ثابت کیا کہ اپنے غرض اور مطلب کے لئے کیسی حجت تشبیہ

کے بابت شاہ صاحب لائے ہین جنکی آپ طرفداری فرماتے تھے ہین اور یہ
خلاف اوسکے جناب غفرانمآب پرلے ڈھب جناب والا خفا ہوتے
ہین انصاف فرمائی کہ ہرگاہ ایک سیدھے اور صاف جملہ کو جو علی رؤس
الاشہاد رسول خدا نے فرمایا اور جس کے معنی ہر سنی والا سمجھتا تھا اوسکی
تحریف آپ کے علما نے بعد سیکڑون برس کے کرنی شروع کر کے دوسرے
مطلب پر ڈہائے اور یہ چون کیطرح بھی کرنی شروع کی اور جبکہ حدیث
کے معنی بتانے اور سمجھنے مین یہہ وقت آخر منی ہے اور حدیث حضور کے
مذہب مین پہلی سے بڑہکر سمجھی جاتی ہے تو پھر آپ جلدی سے آیہ والسابقون
کے جو جی مین آئی معنی کہنے اور لکھنے مین اندہی ہوگئے سچ ہے اپنے مطلب
کی جب سوجھتی ہے تو چاہو کیسی ہی دشوار گذار راہ ہو اور اوس مین پہاڑ حایل
اور سمندر حایل ہو مگر تقریر سے سب کہود ے اور ٹالے جاتے ہین اور
بے اسکے کہ پہاڑ پر چڑہین یا جہاز پر سوار ہوون خشکی ہی پر کاغذی گھوڑے
آپ کے علما دوڑاتے ہین کہین دنیا کی مثال سے مثال لاتے ہین کہین
مان بیٹی کا رشتہ ٹہراتے ہین اور کبھی اونہین ماں باپ بھائی کو کافر و فاسق
ٹہرا کے جنہون نے قتل کا مشورہ دیا اونکی مدح کرتے ہین کبھی بادشاہون
مین جناب رسول خدا کو داخل کر کے مثال اپنے مطلب کی بادشاہون اور
امرا سے ڈہونڈتے ہین اور اون آپ کے علما اور آپ ہی کو کبھی تو یہہ
اختیار ہے کہ کلام اللہ کی تفسیر اپنے من مانی اور بہاکر سنائی یعنی جیسے
آقا اور حکام کو پسند ہو لکہہ ڈالین کر گذرین یا کبھی یہہ لکہدین کہ نہین تفسیر
بالراے جایز نہین جو علما سابقین کہہ گئے وہ صحیح ہے وما لا ملکہ سابقین و
لاحقین مین وجہ امتیاز بجز چون چرا دعون غون کے کچھ نہین بتلاسکتے

پس جبکہ یہہ حال آپکے یہان ہے تو اوسیکے غصہ مین سرکار ہمارے مجتہد پر مشتبہ آتے ہین الا ہم کہتے ہین کہ جو آپکو کلام اللہ پر اعتراض ہے اور جس سے آپکو انکار ہے وہ کلام اللہ ہے مین موجود ہے کہ آیات متشابہات کا مطلب جہان نہ سمجھو تو راسخون فی العلم سے انکشاف کرو اور جو جناب غفران مآب کی اس ارشاد پر کہ حق تعالی بصیغہ مضارع کے برضو باشد این مطلب را ادا نماید نہ بصیغہ ماضی تو اول اوسکو اون اقوال صاحب تحفہ کو جنسے تحریف معنی ابنا ءنا و انفسنا کی ہوتی ہے مقابلہ فرمائی جو صفحہ ۳۲۶ پر صاحب تحفہ نے تحریر فرمایا ہے اور تب یہہ فرمادیجے کہ موافق آپکے اعتقاد کے آیہ والسابقون مین وہ مہاجر اور انصار داخل ہین یا نہین جو قبل نزول آیہ مذکور شہید ہوکر حضور خدا وند اقدس مین حاضر ہوگئے تھے اگر آپکا دین اور ایمان اس کے اقرار پر آپکو مجبور کرتا ہے کہ جو مہاجر و انصار پہلے نزول آیہ سے شہید ہوچکے تھے اور جو بعد نزول آیہ اور جناب رسول اللہ اون سے راضی تھے وعدہ الہی مین داخل ہین تو جناب غفران مآب یا کسی شیعہ پر خبط کا ایمان و اعتقاد صاف یہہ ہے کہ مراد سبقت سے صفت اسلے الایمان و اسلے عبادۃ اللہ ہے بگرنا لے سو دے ہے اسلئے کہ جو کچھ اور کہا جاتا ہے وہ آپ ہی کی ضد اور اصرار پر کہا جاتا ہے نہ کسی اور وجہ سے۔

آیات مثیات از الفاظ اول تو یہہ فرمایا احدیث کا صفحہ ۴ سطر ... اتنا الفنا لقی جانتے ہین صفحہ ۴ سطر ۱۔

آیت اخرٰی ہم کو نہین معلوم کہ آپ سید سے کو اولٹ پھیر کیون کرتے ہین کیا یہہ دستور ہے کہ جب بات گہوتا ہو تو صیغہ ماضی اور

اور مضارع گردانے لگے اور لفظ لفظ سے بحث کیجئی اور جب اوس سے مطلب نہ نکلی تو اصطلاح پر اتر جاوے مگر جب وہ ہی اعتراض ہمارے جانب سے ہو تو حیرت ہین اگر عقل بجای مطلب جناب غفران مآب کا یہہ ہے کہ سرکار حق تعالے نے فرمایا کہ رضی اللہ عنہ ورضوعنہ تو اوس کے یہہ معنی ہوئے کہ راضی ہوا اللہ اونسے اور راضی ہوے وہ اوس سے تو راضی ہو جانا داخل ماضی ہے چونکہ آپ کی غرض یہہ ہے کہ سارے صحابہ جاہو وہ کیسے ہی ہون اون کیو اسطے یہہ آیت سپر ہو جاوے اور یہہ کہہ کر کہ جیسے ہی آیت واتّ لبقون نازل ہوی اوس مین وہ سب زندہ مردہ داخل ہو گئے جاہو وہ ایمان مین مقدم تھے چاہے اسلام مین چاہے عزت مین اور خدا اونسے راضی ہوگیا اور وہ خدا سے اور یہہ اصرار اس لئے ہی کہ شیعہ کسی طرح کا الزام اون صحابہ پر جو ملزم بانواع جرایم ہوسے قایم نہ کر سکیں اور اسکی کچھ پروا آپ کو نہین ہے کہ ایسے معنی جو سمجھنے اوسکو چاہا ہو آپ کی بات لغا ہر اچھی معلوم ہو مگر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی حدیث کے تو منافی آپ کے معنی ہو جائین گے سلیے کہ جناب رسول خدا صلعم نے صریحا استغفار اجلہ صحابہ پر فرمایا کہ قیامت کے روز بہت سے صحابہ میرے پاس دوڑین گے اور فرشتے اونکو اس جرم مین ہٹادین گے کہ بعد وفات میرے دنیا مین بدعتین او نہون نے قایم کی ہین اگر جناب والا کو وہ حدیث یاد نہ رہی ہون تو ردالاباستہ جو آپ کے حصہ اول کے رد مین مختصر سا رسالہ ہے اوسی مین پڑہ لیجئے اور تو اس مختصر مین بھی جابجا اعادہ کر چکا ہون تاہم پھر آپ کے ذہن اور حافظہ کی دعوت کرتا ہون دیکھہ لیجئے کہ بخاری اور مسلم دونون نے اس حدیث کو نقل کی ہے

ہے جیسی ۔۔۔ صحیح ۔۔۔ مطبوعہ ۔۔۔ ۔۔۔ مل سکتی ہے

اخرج الشیخان عن ابن مسعودٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا فرطکم علی الحوض ولیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت الیھم لانا ولھم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن بدل بعدی یعنی ہر آئینہ (حوض کوثر) پر ایک قوم وارد ہوگی اور وہ واپس کیجائیگی تو مین کہونگا کہ یہہ میرے اصحاب ہین تب مجھسے کہا جائیگا کہ آپ نہین جانتے ہین کہ اونہون کیا احداث (بدعت) آپکے بعد کیا ہے۔ اگر بخاری اور مسلم کے ڈہونڈہنے مین تردد اور دقت ہو تو صفحہ ۲۰۴ فصل رابع فصل حوض میزان بصر اما کتاب تیسیر الاصول الی جامع الاصول مین اسی کے قریب دوسری حدیث پڑہیے اور اگر وہ بھی کمیاب ہو تو چہہ ٹکے کو مطبع منشی نول کشور سی آئی ای مین ترجمہ مرغوب جذب القلوب جس کے مصنف بڑے سندی سنی ہین لیکر صفحہ ۱۹۳ ملاحظہ فرمائی کہ رسول خدا نے شہدای احد پر دعا کی اور پہر اہیون کو سلام پڑہنے کو فرمایا اور یہہ بھی ارشاد کیا یہہ میرے اصحاب ہین آنپر قیامت کے دن گواہی دونگا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے اصحاب نہین ہین فرمایا ہان کیون نہین ہو لیکن مین نہین جانتا کہ تم بعد میرے کیا کروگے اور یہہ لوگ دنیا سے میرے سامنے اچھی طرح گئے ہین اور اگر آپ یہہ فرمائی کہ جا ہو کر دونون حدیث خلاف ہون کچہہ پروا نہین تو ہم ابھی ابھی اسی بحث مین صاحب تحفہ کا قول بحث حدیث منزلت آپ کے روبرو پیش کر چکے اسے پہر ملاحظہ فرمائی کہ صرف تشبیہ کا قائل

ذ ناقص کے بارہ مین اونہون نے فرمایا و تشبیہی کہ در کلام رسول واقع شود آنرا بر تشبیہ ناقص حمل کردن کمال بی دیانتی است ۹ اگر معنی سمجھنے مین اس فقرہ کے وقت ہو تو کہلے ہوئے ہین کہ رسول خدا نے جو تشبیہ دی ہو اوسکو ناقص سمجھنا کمال بے دیانتی ہے اب تو آپ غور فرمائینگے کہ جو شخص تشبیہ فرمودہ رسول کو ناقص سمجھے اوسکے درجہ مین اور جو حدیث کے غلط معنی کرے ہے اوسکے رتبہ بد دیانتی مین کتنا فرق ہو گا افسوس ہے کہ آپ معاویہ کو خاطی سے مومن محارب جناب امیر علیہ السلام سے موافق بنانے مین اور امیر قبول کرنے کے لئے کیسی تاویلات کرین اور جناب صاحب فتاوی برہنہ صفحہ ۱۶ ایر دیکہو مطبوعہ منشی نولکشور لکہنو بابت حرب و نزاع صحابہ کی بابت فرمائی کہ تحامل تاویلات دارد اور ہم جو موافق حدیث کلام معصوم کو قایم رکہکر معنی لین وہ آپ کے سمجہہ ہی مین نہ آوین مجہے اسکا یقین ہے کہ بعد ملاحظہ اوس ارشاد کے جو حضرت ابوبکر سے جناب رسول خدا نے شہدائے احد کے بابتہ فرمایا تہا آپکو یاد رہو گا کہ جناب غفران مآب نے بالکل ٹہیک اور ہتواہتو وہ ہی فرمایا ہے جو جناب رسول خدا نے فرمایا تہا اور سمجہہ جائیگا کہ اگر دنیا مین صحابہ کا خدا سے راضی ہونا یا قطعی صحابہ سے خدا کا راضی ہو جانا جناب رسول خدا یقین فرماتے تو کیون حضرت ابوبکر صدیق سے جان نثار اصحاب سے فرما دیتے کہ مین نہین جانتا کہ میرے بعد تم کیا کروگے اب آپ اسپنے واسطے جو چاہتے سمجہی ہزار کہیے کہ ہم خدا سے راضی ہین تو وہ آپ ہی کا دل جانتا ہو گا کسیکے لئے سند نہین ہے اور ہم ہرگز خلاف حدیث کے معنی آیت کے نہ لین گے —

آیات بینات الفاظ دوسرے یہ سب علیتین نامہ اور ناقصہ از صفحہ ۴۶ سطر ۶ تا الفاظ تصور فرماوین صفحہ ۴۶ سطر ۱۲ —

آیت آخری جناب اون سب مین کہ جن مین علتین موجود یا علتون کے ہونیکا احتمال ہے اونکی فضایل مین جو حدیث یا آیت آپ ایسی بیان فرماینگے کہ جن سے کوئی فضیلت خلاف حدیث سلمہ ہمارے اور آپ کے ظاہر ہوتی ہو اوسمین ضرور ساری احتمالات ہمکو لانے پڑینگے مگر اہلبیت علیہم السّلام کی شان اقدس کے متعلق نہ کوئی ہمکو شبہہ ہوگا نہ احتمال اسواسطے کہ وہ ہمارے اعتقاد مین معصوم اور آپ کے نزدیک محفوظ تھے لیکن اگر آپ کو اہلبیت علیہم السّلام سے کیسیطرح کی نسبت سوء ظن ہو تو آپکو اختیار ہے کہ آپ احتمال اور شکبیہ جو چاہین پیدا کرین اور ہمکو جو شبہہ اور فساد آپ یا خوارج اہلبیت علیہم السّلام کے نسبت کرین اوس کے جواب دینے کی کوئی ضرورت نہین ہے اسواسطے کہ ہمکو جسطرح یہہ یقین ہے کہ آفتاب کو خاک نہین چہپا سکتے یا ابر اور گہن خورشید جہان آرا کے آڑے نہین آسکتے تو اسیطرح ہمکو یقین ہے کہ کسی دشمن دین کے چہپانے یا مٹانے یا جہگڑنے یا بحث کرنے سے اون معصومین کی فضائل پر پردہ نہین پڑسکتا اور جسطرح جناب رسوؐل خدا کی نبوت یہود اور نصارا سے اور گبر و ترسا پر ہمین ثابت کرنا ضرور نہین اوسیطرح آپ یا خوارج کے سامنے آئمہ علیہم السّلام کے فضایل کے ثابت کرنے کی حاجت ہم کو نہین ہے نہ اب یا خوارج کے انکار فضایل زمنیہ ماضی و مضارع کے گردانیکی ضرورت اسواسطے کہ غرض ثبوت فضایل اور وقار کی او نہین کیواسطے ہے کہ جن کے خاتمہ بالخیر مین کلام ہی اگر آپ

کو اون صحابہ کے حسن خاتمہ کا ویسا ہی یقین ہوتا جیسا ہمکو اپنے ایمہ علیہم السلام
کی بابت ہی تو ہرگز ہمارے انکار اور اعتراض پر اعتنا نہ ہوتا اور شل ہمارے
بے پروا ہوتے مگر چونکہ خود آپ پوری طرح مطمئین نہین ہین اسلئے اُلجھتے اور
جھگڑتے پھرتے ہین ورنہ ہم لاکھ بکتے اوسیطرح خبر نہو لی جسطرح یہود و نصاری
کے اقوال پر جو شان اقدس خاتم المرسلین مین سر بازار ہوتے ہین کان نہین دہرے
مگر یہہ تو اوسی صورت مین ممکن ہو کہ جب آپ خود مطمئین ہون آپ کیا اسکو
نہین دیکھتے کہ ہم اپنے ایمہ علیہم السلام کے جو فضایل لکھتی ہین بسر منبر بیان
کرتے ہین اور ہمین نہ کسی معترض سے ڈرتے ہین نہ کسی خارجی کے قول کا رد کرتے
ہین پہر آپ بہی اپنے صحابہ کے فضایل نویسی مین ہماری طرح دلیری کیون نہین
کرتے مگر آپ کرین تو کیا کرین جہان کسی فضیلت کے لکھنے کا ارادہ کیا وہان ہمارے
الزامون نے ہجوم کیا پس فضیلت تو درکنار فسق و کفر کی مٹانے کا اہتمام شروع
ہوا اسکو بہی دیکھئے کہ ہم کسی خارجی سے یہہ کہتے ہین کہ ہم اپنے ایمہ کی فضایل
تمہاری کتابون سے ثابت کرینگے ظاہر ہے کہ ہم اونکے کیون لکہین اور
اونکی کتابون کی کیون سند لین —

آیات بینات از الفاظ تیسری مجتہد صاحب نے صفحہ ۴۴ سطر ۱ تا الفاظ آیہ
متعال واضح گردد صفحہ ۵۶ سطر ۵ —

آیت آخر ی آپ ہرگز نہ گھبرائی جناب غفرانمآب نے چاہو جیسی عجلت
مین کتاب لکہی ہو آپ ہرگز نہ ڈری کہ اونہون سے کوئی غلطی یا خطا کی ہے
اگر تردد آپ کو ہے تو سنئے آیہ والسابقون بیشک جناب امیر علیہ السلام
کے لیے ہے جیسا ہم اوپر عرض کر چکے اور بے دغدغہ ہم آیت موصوف کے
وعدہ مین جناب امیر علیہ السلام کو سب سمجھتے ہین اسلئے کہ اونکی حسن خاتمہ پر دو ز

سے ہمکو ویسا ہی اعتقاد ہے جیسا جناب رسول خدا کے حسن خاتمہ پر اسواسطے
کہ وہ نفس رسول ہین —

آیات بینات از الفاظ جو تہی جناب قبلہ و کعبہ کا ماضی مضارع صفحہ ۶ سطر ۶
تا الفاظ فسحقا لاصحاب السعیر ۵ صفحہ ۶۶ سطر ۳ —

آیت آخری ہمارا ملک دین بہت بڑا ہے مگر جس راہ آپ چلنا چاہتے ہین
اوسی سے آپ ہی کا قافیہ تنگ ہوگا اور جیسا کہ جن آیات کا آپ نے حوالہ
دیا اونکو کوئی بھی نہین کہہ سکتا کہ آل عبا کے سوا کسی اور کے حق مین ہین تو بحث
آپ کے ساتھ میزان نرمی کی ہمکو ضرورت نہین ہے اور کسی ایسے شخص سے
جو اتنا بھی نہ سمجھے کہ جب ایک فعل کا فاعل موجود ہو اور حال مین فعل کیا جاے
تو کہا جاتا ہے کہ اوسنے کیا ہمکو بحث کی حاجت نہین ہے جب کہ یہہ ظاہر
ہے کہ جب کوی کلمہ کسی منھہ سے نکلتا ہے تو چاہو وہ مضارع مین داخل ہو
یا ماضی مین مگر قرینہ اور محل کلام سے معنی استنباط کیئے جاتے ہین مگر بے محل
و موقع ماضی کو مستقبل مانا نہین ہوسکتا کہ جو جاگ رہا ہے اوسکی حق مین یہہ
معنی سلے لئے جائین کہ سو گیا اور جو خراٹے لے سو رہا ہے اوسکی نسبت
مان لین کہ جاگتا ہے اور شبہہ نہین ہے جو کوئی ایسے معنی خلاف حدیث
معصوم کے لیگا تو وہ باعث تکذیب رسول اللہ کر کے اذیت دہ رسول
ہو کر داخل وعید ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ
فی الدنیا والاخرہ واعد لھم عذابا مھینا ہوگا —

آیات بینات از الفاظ پس حضرات شیعہ کے تعصب صفحہ ۶ سطر ۴
تا الفاظ جاتی شکایت نہین ہے صفحہ ۶۶ سطر ۷ —

آیت آخری یہہ کلام ملامت الضمام آپ کا اپنے بھائیون کے ساتھہ ہوگا

تو خوب اوسے کہئی اور وہ شوق سے سنین اور خوش ہولیجئے کہ حضرت علی مراد و مقصد آیت سے خارج ہوئے جاتے ہین یا چاہئے یہہ بھی کہدیجئے کہ چونکہ حضرت علی کے نسبت رسول خدا نے فرمایا کہ اونکا جسم میرا ہے اور میرا اونکا اور وہ میرے نفس ہین تو چونکہ حضرت علی مصداق اور مراد آیت سے خارج ہوئے تو رسول اللہ صلعم بہی خارج ہوگئی تو بہی ہم آپ کا منہہ پکڑین گے بہت سے دنیا مین ایسے کہنے والے ہین اور وہ خدا ہی سے اپنے کہنے کی سزا پائین گے مگر اس موقع پر دوستانہ اتنا کہین گے کہ یہہ ضرور سچ ہے کہ عشق اور محبت تعصب عناد اور جہالت و نادانی پیدا کر کے اندہا بنا دیتی ہے اور پہر تین و چار مین بھی امتیاز نہین رہ جاتا چنانچہ آپ نے بھی بجاے اسکے کہ فرماتے ہمارے چاروں خلیفہ کو بہی علاوہ فضیلت سے نکال دیا تین ہی کا نام لیا سو اوسکی وجہ ظاہر ہے کہ اونہین سے تو آپ کو مزہ ملتا ہے اور حضرت علی علیہ السلام سے تو درحقیقت عداوت ہے اور اونکی فضیلت اور مرتبہ نہایت اکہرتا ہے اسلئے اونکو صرف ہمارا امام اول کہہ دیا مگر آپ کے رشک و جلن سے جو نقصان ہو وہ آپ ہی کیواسطے ہے۔

آیات بینات از الفاظ اس مقام پر یہہ امر بھی لکھتا صفحہ ۹ سطر ۶ تا الفاظ ان کنتم صادقین صفحہ ۲۲ سطر ۱۹۔

آیت آخری

جیسا مین نے عرض کیا تہا اوسکو آپ نے ثابت ہے کر دیا یعنی جناب نے آیہ موالات کو جس سے ثبوت خلافت حضرت علی کا کیا جاتا ہے او آپکے دلمین وہ نہایت کہٹکتا ہے پیش ہی کر دے سو بھی بے محل

اور موقع اسواسطے کہ دونون آیتون مین بڑا فرق ہے جیسا آئندہ کہل جائیگا
مگر مراد آپ کی صرف اتنی ہی نہ کہ آیہ مذکور مین جو کچہ خدا نے فرمایا وہ شرط
حسن خاتمہ پر ہے تو جناب غفرانمآب نے جو فرمایا وہ اس راہ سے ہتا
کہ کوئی غلام کی مثال آقا سے دے اور گدا کو امیر با در کرانا چاہے اور
گہیارے کو شہسوار سے مقابل کرے اور معصوم کو گنہگار اور خدا پرست
کو بت پرست اور شراب خوار سے مقابل کرے تو ضرور وہی الفاظ جو جناب
غفرانمآب نے لکہے ہین ہر کوئی کہدیگا لیکن آپ صاف صاف جواب
چاہتے ہین اور جناب صاحب تحفہ کی روح جو آپ سے خوش اور مطمین ہوگی
تو مین عرض کرتا ہون کہ جناب ہان آپ بالضرور سمجہ لیجے کہ ولایت شما باین
وصف متعلق ہست یعنی کہ اقامت الصلواۃ و ایتاء زکوۃ در حالت رکوع
و بقاء این وصف مشروط ہست بحسن خاتمہ لذا و کذا اور اگر ہوسکے تو آپ
شوق سے ثابت کیجئے کہ جناب رسول خدا کے انتقال کرتے ہی جناب
امیر علیہ السلام معاذ اللہ بے ایمان ہوگئے تہے اسلئے مقاصد
آیت سے خارج اور لایق خلافت اوسوقت نہ تہی کہ جب حضرت ابوبکر صدیق
مسند آرا ہوئے مگر پہر توبہ کرکے ایماندار ہوئے اور تب خلیفہ چہارم
مقرر ہوئے مگر پہر اپنے ہتہکنڈے پر آگئے اور حضرت عائشہ اور معاویہ
کے ساتہ جنگ جمل و صفین مین لڑے اور ہزار ہا مسلمان حملہ آور ہوکے
اونکو قتل کروایا اور حضرت عائشہ کو گرفتار کرکے گہر بٹہلایا تو بے دین ہوگئے
مگر پہر شاید کچہ توبہ کرلی کہ خلافت پر قایم رہے یا آخر کو کوئی اور فعل بے
دینی کا ایسا کیا کہ جسے آپ جانتے ہونگے اسلئے خاتمہ بخیر نہ ہوا اور
اپنی سچائی کے لئے کہئے ہفتصد ہفتاد قالب دیدہ ہست حق تعالے محفوظ

رکھنے ایسے ترددات سے۔

آیات بیّنات از الفاظ ای حضرات امامیہ صفحہ ۶۶ سطر ۹ تا الفاظ گاد لقلیم گورلی لتیلیم صفحہ ۶۷ سطر ۵۔

آیت اخری جبکہ آپ ہم سے مخاطب ہین توہم ضرور آپ کی خاطر جمع کرین گے کہ ہمکو اون مہاجرین اور انصار سے جنہون نے بعد انتقال جناب رسول ایزد متعال جناب امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السّلام کو خلافت سے گورو کا اور دوسرے کو ناحق خلیفہ اور امام حق نبایا ضرور عداوت ہے اور جناب ایمہ اثناعشر سے محبّت کامل ہے مگر باین ہمہ ایمان اور عدالت ہمارا ہی حصّہ ہے اور ربے ایمانی جس کی نصیب ہین ہے وہ ہی سمجھ سکتا ہے اور جو حکایت آپ نے تحریر فرمائی ہے اوسکو اوس مقام پر جہان صاحب تحفہ نے تشبیہ کامل کی بحث کی ہے اچھی طرح چپان کر دیجے ہین ایسے خرافات باتون کا جواب عرض کرنا بیکار سمجھتا ہون اور امید ہے کہ آپ کو بھی اصرار نہوگا تاکہ کوئی کلمہ خلاف آپکے اعزاز کے زبان پر نہ آجاوے۔

آیات بیّنات از الفاظ وہی حال ہی بعینہ مجتہد صاحب کا صفحہ ۶۷ سطر ۱۲ تا الفاظ من الاحیاء لہ لا ایمان لہ صفحہ ۶۷ سطر ۱۶

آیت اخری آیت موالات سے معاملہ ومعارضہ سوائے آپ کے یا آپ کے ساتھیون کے جنکو کھٹک رہی ہے اور کون کریگا چنانچہ اپنے تینون بیار دوں کے عدد پر آپ نے جو تین امر پیدا کئے یعنی اوّل تو صیغہ جمع کا ہے اور معنی واحد کے لیئے جاتے ہین دوسرے زکواۃ کو خیرات کہتے ہین وحالانکہ حضرت علی مال نرکھتے تھے کہ زکواۃ دیتے تیسرے رکوع

مسجد مین بات سنا خلاف خلوص ہے حقیقت مین ایسے عمدہ احتمالات سے
اس کے تو ہم ضرور قایل ہون گے کہ جب انسان ایمان اور حیا کا پابند نہ رہے
تب مختار ہے جو چاہے سو کہے بے حیا کا بول بالا مگر دنیا و عقبی مین منھ کالا
چونکہ صاحب تحفہ قبول کر چکے ہین کہ آیۂ انما ولیکم کو اون کے پیشوایان
داده اند در مقابلہ نواصب و خوارج کہ منکر فضیلت امامت حضرت امیر
بودند پیش جسنے باوجود ہرشہ اون احتمالات کے جو جناب ۔ الا کو ہین
نواصب کے مقابلہ مین پیش کیئے اوس کے حق مین پہلے تو وعید حق تعالے
یاد فرمائی اور ہمارے مقابلہ مین اون احتمالات کے پیش کرنے سے
شرمائی اسواسطے کہ تقریر مخالف ہو نہین سکتی تاہم البتہ کہے دیتے ہین کہ بلا
لحاظ حصر انما جو تخصیص نہین کرتا اور تعمیم مین لیجاتا ہو وہ نادان ہے چنانچہ صاحب
تحفہ نے انما کے حصر پر گفتگو کی وہ صرف اتنی ہی کہ اگر انما سے حصر آیت کا جناب
امیر علیہ السلام کے حق مین کیا جاوے تو گیارہ امام آیت سے خارج ہون
تو یہہ جناب صاحب تحفہ کی وہم کیا ہی سچ ہے ہم کہتے ہین کہ انما سے حصر ہو گیا
کہ جناب امیر علیہ السلام کی شان مین آیت ہے اور اگر اونکے زعم مین ہمارے
گیارہ امام خارج ہوئی جاتے ہین تو وہ اس کا قلق نکرین اسلئے کہ ہم عقیدہ رکھتے
ہین کہ ہمارے بارہ امام بحکم خدا و رسول مقرر ہین رہا یہہ کہ خلوص نماز مین
سماعت اور اشتغال سے یا اعطاء انگشتری سے خلوص مین خلل آیا تو یہہ
سوال خدا سے کیجئے کہ یا رب یہہ کہ خلوص مین خلل آگیا تھا پھر کیون نماز تونے
قبول کر لی اسواسطے کہ نماز پڑھنا جناب امیر علیہ السلام کا کام تھا اور
قبول اور عدم قبول حق تعالے کا اور جب خدا ایسے باوجود عدم خلوص
مدح جناب امیر فرمائی تو خدا کی قدح آپنے کی سو مبارک ہو مگر ذرا اپنے

مسایل نماز سنئے شرح وقایہ کا ترجمہ جو نور الہدایہ مطبع نظامی مین چھپا ہے
اوسکا باب مفسدات نماز ملاحظہ کیجئے کہ آپ کے یہان نماز حالت خواب
مین بھی ہو سکتی ہے اور خواب مین بھی کلام ہو سکتا ہے یعنی جسکو بڑا نا کہتے
ہین اور حالت خواب مین جو نماز ہو اوس مین کوئی بڑا اوٹھے تو بڑا اوٹھنا نماز
فاسد کریگا وجہ لفظ خواب ہمارے روبرو ہے دیکھ لیا اور ہے تو آپ
جانین اور آپ کی کتاب ہمکو خواب کو جواب پڑھنے کا اختیار نہین ہے
اور اگر یہہ تیرا لطیفہ معلوم ہو تو صفحہ ۱۱ باب حدیث مین ملاحظہ فرمائی
کہ یہہ لکھا ہے کہ مصلی کو اگر نماز مین حدث ہو وہی وضو کرکے تمام کر لیوے
اب فرمائی کہ نماز چھوڑکے وضو کرنے مین کس قدر دیر ہوگی اور کس قدر
فعل کثیر ہوگا مگر نماز ہوگی اور نسبت ملاحظہ فرمائی اگر اور نہ ملی تو صراح بھی
اوسمین زکواۃ کے معنی تصدق کے ہین آپ اپنے سخن فہمی اور معنی دانی پر
وجد فرمائی اور جی چاہے تو اشارۃ الصابہ وکشف الرایہ کو ملاحظہ فرمائی
جس مین شرح وبسط سے آیت عالی منزلت انما ولیکم کی بابت جو کچھ تحقیق
مین بناوٹ کی گئی ہے اوس کے بابت تحریر ہے البتہ آیت کے بابت
آپ کو یہہ دعوی ہوتا کہ اوس سے فضایل آپ کے صحابہ کے مترتب
ہوتے ہین تو البتہ اتنا فرض جانتا کہ اوس کے بابت آپ کی پوری تردید
کرون مگر آپ ایسا کہہ نہین سکتے چنانچہ اوپر مین عرض کرچکا ہون —
ایات بینات از الفاظ اب جو نئے معنی دالت بقول سے صفحہ ۶
سطر ۱ تا الفاظ فرشتہ بھی داد دیتے صفحہ ۹ سطر ۱ —
آیت اخری سرکار نے تو طوالت بیانی اور شاعری موجب استہزا
تمام آوری کا سمجھ رکھا ہے اسلئے جو زبان پر آتا ہے اپ فرماتے ہین

ہم یہہ جانتے کہ آپ ہجرت کے معنی نہین جانتے تو معذور رکھتے پس یدہ و دانستہ ہٹ دہرمی کرنا بات بات پہ بگڑنا قیامت ہی ہے ای حضرت ہجرت کے معنی جب یہہ ہوئے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانا یا اصطلاحاً جائے خوف سے جائے امن مین چلا جانا تو پہر جب آپ خود ہی فرماتے ہین کہ ہرگاہ رسول مقبول صلعم کو کفار نے بہت ستایا تو شعب ابوطالب مین حضرت نے قیام فرمایا تو یہہ ظاہر ہے کہ شعب ابوطالب مین امن تہا ایسی حالت مین موافق نقل یا اصطلاح محل خوف سے مقام امن مین نقل فرمانا کیون ہجرت مین داخل نہین ہے پہر جاہلون کو سمجہانا کہ جب تک کوسون نہ چلا جائے ہجرت نہین ہوتی نامناسب ہے غرضکہ ہم لکہتے ہین کہ حضرت رسول خدا نے جو شعب ابوطالب مین قیام فرمایا وہ ہجرت تہی اگر آپ کو کوئی فاصلہ ہجرت کا تحقیق ہوا تہا تو اوسکو معہ سند لکہتے اور ثابت کرتے کہ اس فاصلہ سے کم سفر کہ نیکو ہجرت نہین کہتے اوسوقت مضایقہ نہ تہا کہ اوچہلتے اور چہکتے ابتداءً تو معلوم ہوتا تہا کہ آپ قاضی نوراللہ شوستری صاحب سے بہت ہی راضی ہین مگر اب شاید بری لگنے لگے جو مصائب النواصب پڑہنے پڑے اور ہفوات کی بابت کچہہ عرض کرنے کی بہی ضرورت نہین اسواسطے کہ آپ خود اوسکو لغو جانتے ہونگے کیونکہ فرشتون کا زمین پر آنا بوجہہ خوف وحصول امن نہ تہا —

آیات بینات از الفاظ پانچوین معنی واث یقون کے صفحہ ۶۹ سطر ۱۹ تا الفاظ اور رہتو اجتہاد ہے دگر ہیچ صفحہ ۷۰ سطر ۱۵

آیت آخری ہرچند ہم کو اصرار نہین کہ حبشہ کے ہجرت کرنیوالون کے حق مین آیہ واث یقون ہے مگر ہم کو اسپر سخت افسوس آتا ہے کہ جناب

حق سے چشم پوشی کیون کرتے ہین کیا آپ نے نہین دیکھا اور نہین پڑہا
مالك ابن انس عن ابن ابی صالح عن ابن عباس قال السابقون
الاوّلون نزلت فی علی امیر المومنین سبق الناس کلھم
بالایمان وصلی القبلتین وبایع البیعتین بیعة بدرٍ وبیعة
الرضوان وھاجر الھجرتین مع جعفر الی الحبشة ومن الحبشة
الی المدینة رواہ ابن شھراشوب عن جماعة
من المفسرین مالک ابن انس نے ابن ابی صالح سے اور اونسے
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیۃ السابقون الاولون نازل
ہوئی ہے علی امیر المومنین کی شان مین کہ وہ سایر مردمان سے سابق ہین
طرف ایمان کے اور اونہون نے دونون بیعتون مین بیعت کی یعنی بیعت
بدر اور بیعت رضوان اور دو ہجرتین کین پہلے ہمراہ جعفر طیار کی طرف
حبشہ اور حبشہ سے طرف مدینہ کی انتہی ابو نعیم اصفہانی نے روایت
کی ہے اور اس آیت اور دیگر آیات کے بابت ابراہیم بن محمد حموینی
نے کہ اعیان علماء سرکار سے ہے بسند خود سلیم بن قیس ہلالی سے
بڑی حدیث روایت کی ہے چنانچہ بابت اس آیت کے اوس حدیث
مین ہے کہ جب آیۃ والسابقون الاولون من المھاجرین
والانصار والسابقون السابقون نازل ہوئی اور آنحضرت صلعم سے
سوال کیا تو فرمایا کہ حق تعالے نے یہہ آیات درخصوص انبیا و اوصیا
کے نازل فرمائی ہین اور مین افضل انبیا ہون و علی ابن ابی طالب
میری وصی اور افضل اوصیا ہین اگر آپ فرمائین کہ اس سے ہم نے
نہین پڑہا تھا تو ہم یا اور کوئی کس طرح یقین کریگا کہ آپ ایسے عالم

ایسے لایق ایسے قابل جو علما پر معترض ہونا اپنا شعار کئے ہوئے ہیں
جاہل ہوں گئے اور کاش اگر آپ جاہل تھے اور نجانتے تھے تو او سکا
لکھنا کیا ضرور رہتا مگر یان اپنی عبارت کی رسوائی کا اشتہار دنیا اب
دیکھئے تو سہی کہ کتنی آپ کی کرکری ہوگی کہ حبشہ کی ہجرت کو اپنے معتقد فیہ
قرار دیا اور خلفاء ثلاثہ کی عدم ہجرت جانب حبشہ مان لی اور بڑی بات
جو کہی تھی کہ جسطرح حضرات ثلاثہ حبشہ کو نہیں گئے تھے اوسیطرح حضرت
علی بھی نہیں گئے تھے وہ نیچے پڑے اور جناب جو حضرت علی مرتضیٰ
علیہ السلام کے نسبت آپ بار بار فرماتے ہیں کہ اس ایت سے خارج
ہوگئے یا اوس حدیث سے باہر ہوگئے یہہ آپ کا نرا تعصب ہے اور
ہمارا اتنا ہی کہنا کہ نبی و علی میں جدائی نہیں۔ خدا نفس ہمیشہ خواندہ
دگر را فضیلت بکس ماندہ ست ۔ اثر قل اعوذ برب الناس
کار کرتا ہے جس فضیلت سے رسول خدا کو آپ علیحدہ کریں گے اوس سے
جناب امیر علیہ السلام البتہ جدا ہوں گے ورنہ ایک جان دو قالب کیطرح
سب میں شریک رہینگی اور آپ ہر بار خارجی بن کر جناب امیر علیہ السلام
کے نسبت کیوں استفسار فرماتے ہیں اگر آپ جناب امیر علیہ السلام
کو مانتے اور داخل آیہ والسابقون جانتے ہیں تو ایسا سوال لغو کرنا کیا
ضرور ہے اور اگر فی الواقعی اب جناب امیر علیہ السلام کو داخل آیہ
نہیں جانتے تو پھر خارجی کے پردہ میں آنیکی کیا ضرورت ہے ہمسے
صریح بھی سوال کیجئے کہ ثبوت نبوت اور قرآن مجید کی منزل من اللہ
ہونے کا لا دجس میں والسابقون الاولون ہے تو سب سے بہتر تھا
اب تو یقیناً آپ نے جس قدر جوڑ توڑ لگا رکھے تھے سب ڈھیلے

ہوگئے ہون گے اور حمیری کی رنگت مین بھی اوداسی آگئی ہوگی اور چاہئے آپ تفسیر پڑہئے اور چاہئے متن مگر بدون خاتمہ بالخیر حضرات ثلاثہ کا ثابت کئے سب بیفائدہ ہے اور ہمارے نزدیک بیکار اور آپ بھی ضرور اچھی طرح جانتے ہین کہ جسنے عمر بہر بت پرستی کی ہو شراب پی ہو اور انواع معاصی کا مرتکب ہوا ہو مگر مرنیکی پہلی مسلمان ہوا ہو توبہ کی ہو تو وہ بہشت مین ہو چکیگا مگر کیا مسلمان ہوا ہو جیسی ہم ہین یا ورا دسنی علی ولی اللہ کی گواہی دے اور جناب امیر علیہ السلام کو بعد رسول خدا کے امام جانا ہو اور کسی دوسرے کی امامت کا بجز گیارہ اولاد جناب امیر علیہ السلام کا قائل نہو مگر جسنے عمر بہر عبادت کی ہو سدا تقامین بسر کی ہو سچ بولا ہو عدل کیا ہو حیا کی ہو مگر سر مو اطاعت الہی یا رسالت پناہی مین اوس سے فرق آیا ہو گا تو وہ سیدہا جہنم کو چلاجاویگا اور جب حب علی سے دل خالی ہوا اور اسلام سے گیا اور دوسری آیت کی تفسیر جو اپنی پڑہی اوسکی کوئی ضرورت نہین ہے صرف آپ کو اسمین سارا اہتمام فرمانا تہا کہ جنکی فضایل یہ آپ ہم کو یقین دلانا چاہتے ہین اونکا حسن خاتمہ ہم کو باور ہو جاوے اور بس ورنہ تا وقتیکہ اون حضرات کے حسن خاتمہ پر ہمکو اطمینان نہو جاوے ہم تاویلات کرتے جائینگے اور فضایل سے اونکو سبکدوش کرینگے

آیات بینات از الفاظ تبرا جواب شیعون کا آیات فضیلت صفحہ ۷ سطر ۹ آنا الفاظ قرآن شریف مین تحریف کردیجاوے صفحہ ۷ سطر ۱۴

آیت اخری حضرت سلامت جو حق تعالی سے خایف ہین اور جنکو

حقتعالے کے عدل وانصاف پر پورا یقین ہے وہ ہماری طرح کہین بہکے
کہ تا ن صاحب جن مہاجرین کے حق مین حق تعالے نے فرمایا کہ مین تو
اور وہ مجھسے راضی ہین اوہمین وہ سب مہاجر و انصار جو دواب و موشی
کیطرح پردیس کو آئے یا لدے پھندے پہرے مراد نہین ہین اور
ہم کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تو جناب صدیق
اکبر کا اطمینان کردیا تھا چنانچہ جذب القلوب کی حدیث اگر آپ کو یاد
نہیں ہو تو پھر پڑہ لیجئے اور بھی اوسی قسم کی حدیث دیکھہ لیجئے اگر جناب
خلافت مآب مطمین تھے کہ اونسے اللہ راضی ہے اور وہ خدا سے
راضی اور انکی پاس تمغہ اعملوا ماشئتم موجود ہے تو پھر اونکو کیا غم
تھا جو روئی اور رسول خدا صلعم سے سائل ہوئے اور جواب پایا کہ
معلوم نہین کہ تم بعد میرے کیا احداث کروگے دوسری حدیثون مین
تو جناب والا کو کہو بانی پہرانی باتون کے بنانے کا موقع ملتا اور یہہ
آپ فرماتے کہ جناب رسول خدا نے جو یہہ فرمایا کہ حوض کوثر سے
اکثر جو یہہ کہتے ہونگے کہ ہم اصحاب ہین اور مین بھی کہونگا کہ یہہ میرے
صحابہ ہین مگر فرشتے اونکو دھکیاتے شاد ہی سے اور یہہ کہین گے
کہ آپ نہین جانتے کہ انہون نے آپکے بعد کیا کیا ہے اون صحابہ سے
مراد ہے جو خارج از مہاجرین وانصار مثل عبد اللہ بن ابی کے تھے مگر
احقرنے ایسی حدیث کا حوالہ دیا ہے جو خود سر آمد مہاجر یار غار کے
استفسار پر ہی جس مین نہ چون ہوسکتی ہے نہ چرا ایسی غور فرمائیے
کہ جناب قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے جس قدر عبارت آپسے
نقل کی اور جسکو آپنے اونکی عبارت قرار دی ہے اور جسکے تصدیق سے لا

آپ ہی ذمہ دار ہین ہم آپ کے اعتبار پر رکھتے ہین کہ ایک نقطہ بھی اوسکا
بیکار نہین اور جرح سے خالی ہے یہہ آپ ہی کہہ سکتے ہین کہ ہیر پھیر فسق و
و اعتقاد مین بس ہت یا یہہ کہ چاہو اچہا ہو چاہو برا افعال ظاہر یہ بری
ہون یا بہلی جو مہاجر اور انصار کی صف مین لکہہ گیا وہ خدا سے راضی اور
اوس سے خدا راضی ہے مگر ہم ایسا نہین کہہ سکتے ہم اوسی کے حق مین
کہہ سکتے ہین جو مرتے دم تک کسی جرم کا ملزم نہین ہوا اور راستے ضرورت
سے ہمکو اور ہمارے تمام علما کو یہہ کہنا برا ہے اور قیامت تک کہین گے
کہ خدا نہین راضی ہوا مگر اوس سے جو کہ اوسکی اطاعت مین ثابت قدم رہا
اور جنت نہین طیار کی گئی مگر اوس کے لئے جو کہ اوس کے مرضی پر چلا
اور جو اوسکے گناہون سے بچا اور جو اوس حال پر ثابت قدم نہین رہا
اور اس سے نکل گیا محال ہے کہ وہ خدا کی رضا کا مستحق ہو آپ کو اختیار
ہے کہ آپ ہمارے سچے قول کو سراب بیابان کہہ کر مقولہ غول بیابان
کا یون پیش فرمائین کہ خدا راضی ہوا اون سب سے جو ہجرت کر کے
آئے یا جنہون نے نصرت کی اور اونہین کیواسطے جنت تیار کی گئی چاہو وہ
اوسکی مرضی پر چلے یا نہ چلے چاہو اونہون نے گناہ کی یا نہ کی چاہو وہ مثل
اوس وقت کے کی جب ہجرت کر کے آئی یا نصرت پر آمادہ ہوے بدستور
قایم رہے یا ڈگمگ ہو گئی وہ سب خدا کی رضا کے مستحق ہین اور یہہ لغو
جناب آپ کی عجب ہت ہے کہ سو طرح سمجہایا جاے مگر میان ٹہیکی
ایک رٹ کہ ہجرت نصرت بیعت رضوان جنہون نے کی وہ اوسوقت
کی ہی کہ جب غصب خلافت اور عداوت اہل بیت کا پتہ بہی نہ تہا اور
جبکہ قبل بنیاد غصب خلافت اور عداوت خطاب رضامندی الٰہی حاصل

ہو چکا تو وہ مٹ ہی نہین سکتا اس موقع پر مجھے ایک ذی رتبہ اہل سنت
کی تقریر یاد آگئی کہ اونہون نے فرمایا کہ فلان صاحب نے ایک انگریز
اپنے افسر کو ہر طرح اپنے کام کاج اور طریق عمل سے راضی کر لیا اور
سارٹی فکٹ حاصل کیا اوس کے بعد وہ کھلا کھلی بداعمالی کرنے لگے
کسی نے اونکے دوستون سے کہا کہ یار سارٹی فکٹ کی تو شرم کی ہوتی تو
اونہون نے جواب دیا کہ عجب سفینہ ہو سارٹی فکٹ دیانت کا جب
مل گیا تو کیا اب وہ منسوخ ہو سکتا ہے جیسے ہی اون ذی رتبہ نے
اپنی تقریر ختم کی تو مجھے حضور کی تحریر یاد آگئی کہ جب خلفاء ثلاثہ اور اونکے
تابعین کو سارٹی فکٹ رضی اللہ و رضوعنہ کا مل گیا تو پھر ارتکاب گناہ سے
وہ منسوخ نہین ہو سکتا اور نہایت عنسی آئی افسوس ہے کہ ہم سو سند
لاتے ہین یقین دلاتے ہین کہ جناب والا چاہو ہجرت کی ہو چاہو نصرت
مین مرتے ہون چاہو بیعت رضوان کی ہو مگر اونکو جنہون نے آخر کو اپنے
جوہر فطری دکھلائے کچھہ حاصل نہین ہوا اگر آپ فرمائین کہ عطیۂ الٰہی ضبط
نہین ہو سکتا تو خیر آپ ایسے ہی عالی خیال مین مبتلا رہین اور ہمکو تو آپ
ہی کے مانی ہوی حدیث جو حضرت صدیق کے استفسار پر جناب رسول
خدا نے فرمائی کہ معلوم نہین تم میرے بعد کیا کروگے آپ کے خاموش
کرنے کے لئے کافی معلوم ہوتی ہے اور زیادہ بکنے اور طوالت کی ضرورت
ہم نہین پاتے ماشاء اللہ و آیہ الذین آمنو و ہجروا کے پڑھنے سے آپکو
کیا فائدہ ہوا جبکہ ہم یہہ کہتے ہین کہ جو بعد جناب رسول خدا کے امامت
پر ایمان نہ لایا وہ درحقیقت رسول خدا پر ایمان نہ لایا تھا تو ہم اونکو
جو بعد جناب رسول خدا خود خلیفہ بنتے یا جن لوگون نے خلیفہ بنایا یا ما

ہم اون سے کے صاحب ایمان ہونیکے قایل کب ہین اور آپ بھی غور فرماوین
گے تو جو ہم سمجھے ہوئے ہین اوسیکو مانین گے آپ کو مغالطہ صرف یہہ ہے
کہ امامت کی بنا بعد وفات جناب رسول خدا ہوئی ہے وحالانکہ بنا ر آیات
بروز ازل ہوئی تہی جیسے ہی آپ کے سمجھ مین یہہ بہید آگیا اوسیوقت
آپ بھی مان لین گے کہ جو اسوقت تک سمجھے تہا غلط تہا ہم کہتے ہین کہ جن
لوگون نے امامت سے انکار کیا اونہون نے جو خدا اور رسول
کی تصدیق کی تہی وہ جو شرعی اور جو ہجرت اور نصرت سب کے متعلق
اونسے سرزد ہوا وہ لغو اور لا طایل اور بے سود تہا اور یہہ جو آپکو
خیال ہے کہ خدا نے یہہ نہین فرمایا کہ جو ایمان لاوینگے اور نیک کام کرینگے
اونکو جنت دونگا بلکہ وہ تبارک و تعالی ایک امر گذشتہ اور ایک گروہ
کے ایمان کی خبر دیتا ہے اور اونکو مومن تصدیق کرتا ہے سوا اسکے
یہی یقین ہے کہ جب آپ اوسی حدیث پر غور فرماوین گے جو صدیق صاحب
کے سوال پر ارشاد ہوئی اور یہی دوسری حدیثون پر جن مین صریح و صاف
ہے کہ اکثر مدعی صحابیت حوض کوثر پر میرے پاس آنا چاہین گے اور مین
بہی اون پر گمان صحابہ کا کرونگا مگر فرشتے اونکو ہٹا دین گے کہ یہہ وفادار
نہین رہے تو فرمودہ رسول کو خلاف نص الہی نہ پاکر ہمارے ہم اعتقاد
ہونگے کہ آیت مین اونہین ایمانداروں کی حصر ہے جو بعد رسول خدا امامت
کے قایل رہے یہہ آیات نہ قصص سے ہین نہ امر و نہی سے بلکہ متشابہات
مین اور اونکے معنی بجز راسخون فی العلم ہمارا آپکا کام جانے کا نہین ہے
یون اپنے من مانی گانٹھنے کا آپ کو اختیار ہے باقی مثال قصہ کی دیگر حضرات
منکرین امامت کو داخل وعدہ غفران الہی ٹہرانا اور آیات قصص کو

منطبق کرنا درحقیقت کلام الٰہی کا تحریف کرنا ہے۔

آیات بینات از الفاظ پس باوجود ایسے نص صریح کے صفحہ ۲ سطر ۱ تا الفاظ لہ و لیّا مرشدا صفحہ ۳ ۷ سطر ۵۔

آیت اُخریٰ جو کچھ آپ نے فرمایا اس سے تو ہمارے اعتقاد کی تصدیق ہوتی ہے نہ آپ کا مدعا ثابت ہوتا یہہ ہی تو ہم کہتے ہین کہ جو مہاجر و انصار پاک صاف دنیا سے گذر گئے تھے وہ ہی مصداق رضی اللہ و رضوعنہ ہین یا وہ کہ جنکا ایمان پر خاتمہ ہوا غور فرمائی کہ جسطرح بے تکلف اصحاب کہف کا نام آپ نے لیلیا اور اون اصحاب رسول خدا پر جنہون نے ایمان اہست سے انحراف کیا اونکے ایمان کا قصہ منطبق کرنا جیا ہا الیسا ممکن ہے دیکھئی وہ واقعی قصہ ہے اور جسطرح ایک اور ایک دو کے سوا کچھ نہین ہوسکتی دہان گنجایش نہین خلاف آیات مستدلہ کے اب مین صرف اتنا کہونگا کہ اگر آیات کے معنی یون ہی سے لینے اور معنی بنالینے اور تبانے کا اختیار رہے تو پھر اقرار نبوت اور تکالیف دین اسلام اور روزہ و نماز و اداے حج و خمس و زکواۃ وغیرہ اطاعت اوامر و نواہی بیکار ہے حق تعالے نے صاف صاف فرما دیا ہے ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اولئک اصحاب الجنۃ خالدین فیھا جزاء بما کانوا یعملون یعنی جن لوگون نے کہا پروردگار ہمارا خدا ہی اور قایم رہے اونکو خوف نہین ہے اور وہ غمگین ہونگے وہ لوگ صاحبان بہشت سے ہین اور ہمیشہ اوسمین رہنے والے ہین بدلہ ہے اوسکا جو وہ کرتے رہے فرمائی عندہ ان نر نکال جو تی سر و پیکے مانے والے اور وہ سب جو کہتے

کہا ہو ہم رام چندر جی کو پرمیشر نہین یا کرشن جی کو مراد ہماری خدا واحد سے
ہے اور ہر گز وہ خدا نہین ہین اگر رام چندر ہی خدا بن گیا اور اوسی نے کبھی اپنے
کو کرشن کہایا کبھی برہما بنا اور کبھی کچھ اور کبھی کچھ تو اوسکے واحدانیت تو نہین
بدلی اور قیامت کا اقرار کرکے اسی پر قایم رہین یا یہودی اور نصرانی
تکذیب جناب رسول مختار کی کی جاوین اور وحدانیت خدا کو مان کر قایم رہین
تو حسب معنی مسامہ آپ کے وہ سب بہشتی ہوی پہر اگر ان مدعیون سے کہے
رو برو سپارہ اول کے چوتھے رکوع سے فمن تبع ھدایا فلاخوف
علیھم ولا ھم یحزنون والذین کفروا وکذبوا بایاتنا اولئک
اصحاب النار ھم فیھا خالدون یعنی جو شخص پیروی کریگا
ہماری ہدایت کی وہ نہ غمگین ہوون گے اور وہ لوگ کہ انکار کیا اور
تکذیب کی آیات خدا کی وہ گروہ بلا زمان دوزخ کے ہین کہ وہ بیچ اوسکے
ہمیشہ رہین گے پڑہ کر قایل کیا چاہے کہ بہائی یہہ بھی تو قرآن شریف
مین موجود ہے کہ جو پیروی کریگا ہماری ہدایت کی اوسکو خوف نہین ہے
اور یہہ بھی تو دیکھو کہ حق تعالے نے منکرین آیات کو کافر اور مقام اونکا
جہنم فرمایا ہے تو وہ جواب مین یہہ آیت پہلے ہی سپارہ کے آٹھوین رکوع
سے پڑہ دین ان الذین امنوا والذین ھادوا والنصارے
والصابئین من امن باللہ والیوم الاخر وعمل صالحا فلھم
اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یعنی
وہ لوگ کہ ایمان لائے و یہودی و نصرانی اور وہ کہ خارج ہوی اونکا دین
ہے جو شخص کہ ایمان لاے خدا پر اور یوم قیامت پر اور عمل نیک کیے اون
کے واسطے نہین ہے خوف اور نہ وہ غمگین ہوون اور نہین کہ آیات سے

مراد اقرار یا شہادت نبوت آپ کے پیغمبر صاحب کے ہوتے تو یہود و نصاری تو صریحاً منکر نبوت خاتم المرسلین کے تھے اور صابئین کا مذہب تو کھلا ہوا تھا کہ محمد صاحب کے نبوت کو نہین مانتے تھے اونسے وعدہ بخشش کیون ہوا آیات سے مراد وہ ہی اوتار ہین یا منو مان جی کا لنکا مین آگ لگانا وغیرہ ہے جسکو ہم مانتے ہین تو اونکے آگے آپ ایسے مسلمان رو کردہ جائینگے اور قایل ہو جائینگے یا کہ آپ اپنے بزرگون کو پھر کوئی نئے معنی تلاش کرنے پڑین گے ہین آپ سے عرض کرتا ہون کہ ڈرئیے خدا سے اور خوف کیجئے روز حساب سے

آیات بینات — از الفاظ دلیل عقلی اگر اس تقریر سے صفحہ ۴۳ سطر ۶ تا الفاظ وہ کافر ہے نہ مسلمان صفحہ ۴۷ سطر ۳

آیت اخری جو تفسیر آپ کھولتے اور اپنے مطالب کے موافق ڈھونڈتے ہین تو ہمارے کتب مین جا ہو وہ تفسیر کی ہوئی جاھئی حدیث کی ہرگز نہین ملتی کی پھر تکلیف ما لا یطاق آپ ناحق اوٹھاتے ہین دیکھئے جو کچھ آپ نے مضمون ڈھونڈا اوس مین آمنوا موجود ہے اور آمنوا کی مراد غنیمت ہے کہ آپ نے سمجھ لی ہے کہ تصدیق رسالت ہے بس اب اتنی غلطی آپ کی ہے کہ رسالت کی تصدیق مین آپ امامت کی تصدیق کو شامل نہین جانتے غرض یہہ ہے کہ جہان امنوا آویگا وہان ہم تصدیق رسالت اور امامت دونون کو مراد لینگے اوس وقت آپ کے لسانی اور چرب زبانی بیکار جائیگی اور جب آمنوا کا لفظ موجود ہے تو ہر ایک مہاجر اور ہر ایک انصار کے نام کے ساتھ ہم امنوا لگا دینگے اور اگر اوسکا ایمان یعنی اقرار رسالت اور امامت ثابت ہوگا تو داخل آیت رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ماننگے ورنہ

خارج کرنیکے یہہ آپ ہی کا دل گردہ ہی کہ کہین کہ نجات کے لیے حسن خاتمہ
کی ضرورت نہین ہے اور بے ایمان داخل و عدۂ رضی اللہ عنہم ہین ہمارے
تو مقدور سے باہر ہے اور ایک یقین کرنا کہ خدا تعالے جبکہ یہہ علم رکہتا
تہا کہ شداد دعوی خدای کریگا اور بہشت بنائیگا اور فرعون بنی اسرائیل
کا معبود بنیگا تو پہر وہ ہی حق تعالے کیون اونکو پالتا اور پرورش کرکے
وہ رتبہ جس سے رضامندی خدا تعالی کی ظاہر ظہور معلوم ہوتی ہے عطا کرتا
اور سیدہی سمجہنے کی یہہ بات ہے کہ اب اون لوگون کا جو صریح تکذیب خدا
کی کرتے ہین رتبہ کیون بڑہتا جاتا ہے اور اگر خدا قادر ہے تو اون بیجون
کو سزا کیون نہین دیتا اگر یہہ جواب دیا جاوے کہ دنیا مین بدلہ نہین لیا جاتا
مگر عقبی مین اسواسطے یہان خدا اون پر اور اظہار رضامندی کا کرتا ہے
اور وہان شکنجہ عذاب مین جکڑیگا تو آپ ایسے بزرگ کیون مانیگے آپ
تو فوراً یہی کہین گے کہ جسکو خدا جانتا تہا کہ کافر ہوگا تو خدا پاک کے علم
غیب سے بعید ہے کہ وہ پہر اپنے رضامندی بیان کرتا یا حضرت معاویہ
کی شان مبارک مین رضی اللہ عنہ ہمارے زبان سے کہلواتا۔
آیات بینات از الفاظ خیال کرنیکی بات ہی صفحہ ۴۷ سطر ۴ تا الفاظ
مہاجرین و انصار مومن اور مخلص ہے صفحہ ۴۷ سطر ۱۵۔
آیت اخری حضور تو بلا خوف و خطر و اندیشہ قہر ایزدی جو جی مین آتا ہی
اپنے دوستون کے خوش کرنیکو کہہ اوٹہتے ہین اور مطلق میش و پس
نہین کرتے خیر اب ہم آپ کو آگاہ کرتے ہین کہ مہربانی کرکے اور تفسیر
کی تلاش مین وقت ہو تو تفسیر حسینی کو لیکر سورۂ ہود کو نکالئے اور
ملاحظہ فرمائی کہ آپ کے سفر آیہ **ویاقوم لا اسئلکم علیہ**

مالا ان اجری الا علی اللہ کیا تحریر فرماتے ہین آپ ہی سے کے
ایسے صاحب حضرت نوح سے کہتے تھے کہ قوم ارذال کو اپنے مجلس سے
خارج کر تو ہم تیرے پاس بیٹھین اور جنکی تو تعریف کرتا ہے وہ ظاہر مین تیرے
موافقت رکھتے ہین اور باطن مین تیرے مخالف ہین یہہ سنکر حق تعالے
فرماتا ہی کہ حضرت نوح نے جواب دیا ولا اقول لکم عندی
خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول انی ملک ولا اقول للذین تزدری
اعینکم لن یوتیہم اللہ خیرا اللہ اعلم بما فی انفسہم انی اذا
لمن الظالمین اور نہین کہتا ہون مین تمسے کہ میرے پاس خزانہ ہین علم
الہی کے اور نہین جانتا ہون غیب تا کہ لوگون کے باطن کی خبر دون
اور نہین کہتا ہون کہ مین بیشک فرشتہ ہون کہ تم کہو تو ہمارے مثل بشر ہے
اور نہین کہتا ہون واسطے اون لوگون کے جنہین ذلت کے ساتھ دیکھتے
ہین آنکھین تمہاری اور محتاجی کے سبب اونہین ارذال مین سے گنتے ہو
نہ دیگا اونہین اللہ بھلائی اسواسطے کہ حق تعالے نے آخرت مین اونہین
دینے کو جو کچھہ طیار کر رکھا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہین دنیا مین دیا
اللہ خوب جانتا ہے وہ بات جو اونکے جیون مین ہے صدق اور اخلاص
اور اگر مین ظاہر نکردون اونکے اسلام کا حکم کردون تو بیشک مین اسوقت
ظالمون سے ہون اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کو ظاہری پر حکم ہی چونکہ
مجھکو اخیر فقرہ آپ کی تفسیر کا دکھلانا تھا اسلئے طوالت پر مجبور ہوا تاکہ کچھہ تعلق
مین چیٹ نہ جای غرض عرض یہہ ہے کہ حق تعالے تو اپنی خلفا راشدین
اور اونکے مددگارون کے بطون پر واقف تھا اور جناب رسول خدا
صرف ظاہر پر اونکے بابت حکم کرتے تھے اور اسکے سوا ابھی ابھی تین آیات

ہم سورہ احزاب اور سورۂ بقر سے آپ کے حضور مین پیش کر چکے ہین
فرمائی وہ کفار کی شان مین حسب مراد و مقصد آپ کے ہین یا مسلمانون کے
لیئے ہین اب تو خدارا تھوڑا سا انصاف کیجئے دیکھئے تینون آیتون مین خدا نے
کفار اور یہود و نصارا سب کو موافق آپ کے خیال محال کی امید دی اور
سمجھا دیا کہ اونمین جو خدا کو مانتے ہین اور رسول کو نہین مانتے اور جنہون نے
اچھے کام کئے ہین اونکو کچھ خوف نہین ہے اور وہ بہشت مین رہینگے باقی
رہا یہہ دل خوش کرنا کہ جو ہجرت کر کے آیا اور بدعی نصرت ہوا وہ ضرور ہی
داخل آیت رضی اللہ ہے اور پھر ہمسے معارضہ کرنا کہ خدا نے خلاف اپنے
علم کے جو رضی اللہ کہا تو کیا تقیہ کیا تھا یہہ آپ کی غلطی ہے ہم کہتے ہین
کہ خدا نے اون سے جنہون نے امامت سے بعد رسول خدا کی وفات
کی انکار کیا وعدہ ہی نہین کیا اسواسطے کہ خدا اپنے علم سے اونکو پہلے سے
ایماندارون مین شمار نہین کرتا تھا اور اگر آپ اصرار سے کرتے جائین کہ
ایسا ہو ہی نہین سکتا تو خیر آپ ہی کے مسلمہ سے بحث کرتا ہون ملاحظہ
فرمائی کہ قرآن مجید مین سورہ ہود پارہ ۱۲ مین موجود ہے ونادی نوح
ربہ فقال رب ان ابنی من اہلی وان وعدک الحق وانت
احکم الحاکمین یعنی ندا کی نوح نے پروردگار سے کہا نوح نے ای
میرے پروردگار بیٹا میرا اہل میرے سے ہے اور وعدہ تیرا درست ہے
اور تو بہتر حکم کرنے والون کا ہے اس آیت سے صریح یہہ ہے معنی آیت کے
علما نے لئے ہین جو لکھے گئے اور ظاہر ہے کہ مراد یہہ ہے کہ پہلے سے حق تعالی نے
نے حضرت نوح سے کہدیا تھا کہ طوفان سے تمہارے اہل محفوظ رہینگے
اور اوسی اعتبار سے جب فرزند غرق آب ہونے لگا حضرت نوح چلائے

کہ میرا بیٹا تو میرے اہل سے ہے اور وہ ڈوبا جاتا ہے حالانکہ وعدہ تیرا
درست ہے تو حضرت نوح کو خدا نے جواب دیا قال یا نوح انہ لیس
من اھلک انہ عمل غیر صالح کہا خدا نے اے نوح وہ نہیں ہے اہل
تیرے سے اوسکا عمل غیر صالح ہے کہئے یہہ خاطر خواہ اور تشفی بخش جواب
ہے کیا آپ کہیں گے کہ معاذ اللہ خدا کو یہہ تمیز نہ تہا کہ اہل میں فرزند بھی شامل
ہے اگر خدا کو آپ جاہل ٹھرائیں تو حضرت نوح کو بہیر قایل کریں کہ اونھوں نے
خدا سے ایسا کیوں کہا کہ جس سے بیٹے کو خدا کا اہل سمجھا حضرت نوح نے
باور کر لیا تہا ایس یا تو آپ خدا کو جاہل کہکر پیچھا چھوڑا سکتے ہیں یا حضرت
نوح کو معاذ اللہ نافہم کہکر باتیں بنا سکتے ہیں مگر چلنے والی کوئی بات نہیں
نکلی یوں ہی حضرت جب وہ لوگ جنہوں نے بعد وقوع قیامت انتقال خیاء
رسول خدا انکار امامت کا کیا ہے خدا کے روبرو جب جاکر آیہ رضی اللہ عنہ
عرض کریں گے وہ عادل اور عالم ازل وابد فرمائیگا تم اونمیں نہیں ہوا اور اگر
آپ کا جی چاہے تو جس قدر آپ نے باتیں بنائی ہیں کہ خدا یوں آیہ رضی اللہ
عنہ میں شرط لگاتا اور یوں استثنا کرتا میں بھی فرمائی تو آیہ نادی نوح
میں بضامین آفرینی کروں اور دو تین جز میں اونکو سنا دوں چونکہ وہ
بیہودگیوں کا کام ہے میں کیوں کرنے لگا مگر دربردہ جو آپ نے تقیہ اور
بدا کا طعن کیا ہے سو اوس کا جواب یہاں بے محل ہے اور اوسکو کچھ تعلق
آپ کے اعتراض سے نہیں ہے اگر آئندہ خاص کر اپنی کچھ تقیہ اور
بدا سے نتیجہ فضیلت اون صحابہ کے جنکی خبط وخبط عن سے ہم معتقدین
کچھ نکالا تو ہم نے تقیہ آپ کے تقیہ کے بابت عرض کریں گے اور بدا بھی
ثابت کر دیں گے جکو اس میں کیا عذر ہے آپ اپنے اعمال واقوال کے

ذمہ دار ہین اپنے منہہ سے جو چاہے الزام خدا و رسول پر دیجئے اپنے
نزدیک جس چیز کو چاہے ساہ ٹھہرا لیجئے جس مجرم کے نسبت آپ کا جی
چاہے بری کیجئے ہزارون دلیل لائے عاقل کو جاہل جاہل کو فاضل ذلیل
کو جلیل جلیل کو خضر کیجئے کون آپ کی زبان پکڑ سکتا ہے ہم ہزار طرح
کہین لاکہہ سمجہائین مگر جب مادہ فہم ہی نہو مثل مشہور ہے جو اندہے کے
آگے روئے اپنے بہی آنکہہ کہوئے پہلے اس کے بہی کہہ چکے اور اب بہی
کہتے ہین کہ جناب رسول خدا اپنے علم پر خلاف ظاہر کیونکہ حکم دے سکتے
تہے آپ کے فاضل کامل صاحب تحفہ خود ہی معترف ہین کہ دعوی حضرت
فاطمہ جو بابت فدک کے ہوا اوسمین بیچارے ابو بکر پر سخت مشکل آپڑی
تہی کہ اگر وہ رعایت حضرت فاطمہ کی کرجاتے تو آیندہ قضات اور عمال
کو سند طرفداری کی ملجاتی بس یون ہی سمجہہ لیجئے کہ اگر جناب رسول خدا اپنے
علم پر بلا شہادت و ثبوت کوئی حکم دیتے تو کیونکر دیتے اور اگر دیتے
تو آیندہ کو سب ایماندارون کو بے ایمانی کے لیئے کتنے راستے کہلتے اور اگر
ضربالمثل قتل الموذی قبل الایذا ضرور ہے سانپ کو دیکہتے ہی مار ڈالتے ہیں
بچہو کو بخیال عادتش این ست ہلاک کرتے ہین اوسیطرح خلفا کی نسبت
اندیشہ غصب حق ائمہ تہا اونہین کیون نہ مار نکالا تو سانپ بچہو اور ان اما
ملاکو کی مثال ہو نہین سکتی ان ان مین عقل منفعلہ ہے آج کچہہ خیال کرلے
کلہ کچہہ سمجہا ہے اگر آج گناہ پر تلا تو کلہہ توبہ کی راہ نا پاتا ہے اگر ایسا ہی اندلاد
جانیہ ہوتا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تو خبر ضرور لیجاتی یا یزید کی پیدائش
کی رخنہ بندی ہوجاتی افسوس ہے کہ ایسے لایعنی اور بے معنی باتون سے
حضرات خلفاء ثلاثہ یا اونکی صاحبان معین کے فضایل ہماری روایتون میں

سے لکھنے کو آپ بیٹھے تھے آپ خدا کا کارخانہ کیون نہین دیکھتے کہ کروڑون
کافرون کو روزی دیتا ہے اور ہلاک نہین کرتا اونکو رتبہ بھی نہین دیتا ہے
اونکو بادشاہ بھی کرتا ہے قتل و قمع مومنین پر مقتدر کرتا ہے تو کیون کرتا ہے
کیا وہ نہین جانتا کہ ہلاکو کیا کرنے کو تھا اور فرعون اور شداد کے کیا مقاصد
تھے اگر آپ کے قدرت مین حق تعالی سے سوال کرتا و جواب حاصل کرنا ہو
تو پوچھئے کہ ہلاکو و جملہ کفار کو تو نے کیون پہلے ہی سے نہ اوڑا دیا اور
جب اوسکا فیصلہ کرا لیجئے تو اپنی تعداد اور کفار کا شمار کر ڈالئے اور ارشاد
فرمائی کہ کون زیادہ ہین و اور جو آپ نے لکھا ہے سو اگر وہ بہ تقلید پادری
عماد الدین کی ہے یعنی جیسا اوسنے اپنی عداوت سے حضرت رسول خدا کی
شان مبارک مین اپنی کتاب کے صفحہ ۱۹ مین لکھا ہے ویسا ہی اسنے
جناب امیر اور حضرت فاطمہ کی کیفیت استغاثہ و طلب اعانت کو لکھدیا ہے
تو اوسکی بابت ہمکو نہایت افسوس ہے و اگر آپ نے طعنًا لکھا ہے تو حق
تعالے سے آپ اوسکا بدلہ پائینگے اوسی عماد الدین کی تحریر صفحہ ۲۹۴ پر
آپ کے توجہ کو رجوع کرتا ہون وہ لکھتا ہے بریدہ کہتا ہے کہ مین نے خالد
سے اوس وقت کہا دیکھو اس علی نے کیا بیہودہ حرکت کی ہے پھر مین نے
علی سے کہا کہ آپ نے یہہ کیا کیا کہ محمد صاحب کے حصہ مین ہاتھ ڈالا پھر
مین نے مدینہ آکر محمد صاحب سے کہا وہ سنکر مجھسے خفا ہو گئے اور کہا علی
اور مین ایک ہین وہ میری بعد تمہارا بادشاہ ہوگا اوس سے دشمنی نرکھو
کہ جس سے ظاہر ہوگا کہ آفتاب پر خاک نہین پڑ سکتی اور جناب امیر علیہ السلام
پر جسنے اتہام لگایا کیا پھر پایا اور فضیلت کا رتبہ ایسا ہونا چاہئے نہ کھینچ
کھانچ سے باتین بنانا خیر آپ نے جو جو کلمات طعن لکھتے تھے لکھ ڈالئے

تو بھی مین کہتا ہون کہ اگر آپ کو غصہ نہوتا تو آپ ضرور دیکھتے کہ جناب سید الشہدا
حضرت امام حسین علیہ السلام کے نانا جناب رسول خدا تھے اور آپ کو انکار
نہین ہے کہ جناب امام حسین سید شباب اہل جنت ہین اور اونکا جہولا فرشتون
نے بحکم خدا جہولایا گودیون مین کہلایا اور اوس قدر منزلت پر مسلمان
آگاہ تھے اور صرف للعہ۶۰ برس کا زمانہ گذرا تہا کہ لا اقل دس ہزار اشرار
اونکو عرصہ کرب و بلا مین گہیرے کھڑے تھے اور وہ فرماتے تھے کہ مین
تمہارے رسول کا نواسہ ہون خود نہین آیا تمہارے بلانے سے
آیا ہون تم کو شرم نہین آتی کہ تمہارا مہمان ہون پیاسا ہون بے یار و
انصار رہگیا ہون تم اپنے کو جس اعتبار پر مسلمان کہتے ہو مین اوس اعتبار
کا امتحان ہون مگر کسی غدار کے کان پر جون نہ رینگی تو پھر ظلم و جور کا
جب دور ہو وقت کا فرنا پھنکے سختے اور بدعت کا ڈنکا بجے تو تب
مظلوم کی کون سنتا ہے پس جناب اگر جناب خامس آل عبا کا
استغاثہ کرنا صحیح اور اوسکی عدم شنوائی درست ہے تو جو کچھ آپنے بیان
وہ سب بجا اور درست ہے اور کچھ شبہہ نہین ہے کہ حضرت سید الشہدا کا
معاملہ بھی ویسا ہی تہا اور ہم کو کچھ عذر نہین ہے کہ جب حضرت فاطمہ صلوٰۃ
اللہ علیہا نے استغاثہ کیا اور جناب امیر علیہ السلام کی کسی نے نہ سنی
تو اوس وقت کے سننے والے بھی ایسے ہی تھے جیسے استغاثہ جناب سید الشہدا
پر کان نہ دینے والے مگر الحمد اللہ کہ جنہون نے جناب سیدہ صلواۃ اللہ
علیہا اور جناب امیر علیہ السلام کے استغاثون پر کان نہ دی تھے اونکی
بھی سزا اونہین کی قسم کی ادمی سے ہوگئی اور جیسے اونکی روحین ٹہیرانیکو
فرشتے عذاب کے لیئے نازل ہوے کتنے کی موت مارے گئے اور اونکی

جو رون کے رحم مین نطفہ حرام ڈالے گئے اگر باور نہو تو ترجمہ مرغوب جاد الغات
سے اطمینان حاصل فرمایئے ——

آیا بینات از الفاظ لیس ای حضرات شیعہ سوای ان صد تون کے
صفحہ ۶ ے سطر ۶ آ ۱۱ الفاظ حال لوگون کو معلوم ہوجاوے صفحہ ۷ سطر ۷ ۔
آیت آخری یہہ آپ ہی کو زیبا ہے کہ سیاہ و سفید مین امتیاز نکر سکین
اور راور شاہ کر نہ جانین آقا اور غلام مین تمیز نہ کر سکین آپ ہی کو ایسا اعتقاد
اور ایمان مبارک رہے جو آپ رحمت و غفران کی اوسیطرح قایل ہین
جیسے مسیحی خدا کی عدالت پر اس قدر مصر ہین کہ حضرت آدم کو جو بہشت سے
حق تعالی نے خارج کیا تھا تو اونکو اور اونکی اولاد کو توبہ و استغفار پر بہی
بہشت مین داخل نہین کر سکتا اور اگر داخل کرے تو منافی عدالت ہوجاوے
لیکن ہمی آپ کو بہی اسپر یقین نہ آوے کہ کبہی ایک ہی شخص گناہ کرتا ہے
اور عاصی ٹہرتا ہے کبہی وہ ہی توبہ کرکے مومن ہوتا ہے کاش جنکی بدا جی
ہین آپ صرف زبان ہین تو یہ ثابت ہوئے ہوتے تو ہم بہی آپ سے لیے ہم
ہوتے ہمکو نہایت تالم ہے جب آپ حضرت موسے کے حال سے واقف
ہین اور حضرت مسیح علیہ السلام کی کیفیت گرفتاری سے جاہل نہین ہین
اور یہہ بہی آپ کو معلوم ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کس ناچاری
سے بخوف یزید مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے۔ پہر پہر جاہل
بن کر تعجب کرنا اور یہہ لکہنا کہ وہ لوگ جنہون نے ساری عمر ایمان کی کروتیت
سی عقل اور ایمان اور حیا اور انصاف کے خلاف ہے کہ بگڑ جاتین بندہ نواز
جن اشخاص کے طبایع استعداد قبولیت کی رکہتے ہین وہ متاثر ہوسکتے ہین
اور جنکی طبیعت مین استعداد ہے نہین ہوتی اونپر نیک صحبت کا

اثر نہین ہوتا اگر آپ کو یاد نہو تو یاد فرمایئے کہ حضرات ابو بکر و عمر برابر یہانتک
سنا کیے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم پر شجر و حجر سلام
کرتے ہین پھر اون دونون صاحبون پر اوس سلام کا کچھہ اثر ہوا تھا مگر پھر
جو وہ اسلام لائے اور پھر اونہون نے امامت کے قبول سے انکار کیا اور
اپنے ساتھ ویسی ہی ایمان لانے والون کو منحرف کر دیا تو کیا عجب ہے
اگر اون کے دلون مین استعداد قبولیت کی ہوتی تو پیڑون اور درختون
کو یہہ کہتے ہوئے سنتے کہ السلام علیکم یا رسول اللہ اور دل مین اثر نہوتا اور
جب ایسی صریحی اور بدیہی عجیب اعجاز کا اون حضرات کے دلپہ اثر نہوا تو نری
باتون سے جو اثر ہوا ہو وہ کے گھڑی کا تھا مگر ایسے کھلے اور مسلمہ اعجاز
کی بابت آپ بلا لحاظ مرتبہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھہ
کچھہ فرمانے لگین تو مین ایک ایسی مثال عرض کرتا ہون کہ جس مین چون وچرا
کی گنجایش ہی نہین ہے اسلئے کہ آپ آپنے جناب امیر معاویہ کے نسبت
انکار نہین کر سکتے کہ وہ صحابی اور صحبت اور تربیت یافتہ مجلس جناب رسول اللہ
صلعم تھے اور جب وہ حاضر باش تھے اور اونکی حق مین جناب رسول خدا
صلعم کا دعا کرنا آپ کو قبول کرنا پڑیگا تو ظاہر ہے کہ وہ پکے صحابی تھے اور
اونپر پورا اثر صحبت رسول اللہ کا ہو گیا تھا پھر باین ہمہ اونکی شان اقدس
وارفع مین جو جناب شاہ عبد العزیز نے فرمایا کہ وہ ابتدا سے خلافت
جناب امیر علیہ السلام سے تا تفویض خلافت جو بجانب حضرت امام حسن
ہوئی باغی تھا اور سلاطین جابرہ مین شمار ہوا تو جب اوس امیر سے
بغاوت اختیار کی تھی تو تاثیر صحبت رسول مقبول کہان رکھدی تھی سوا اس
اسپہ بھی غور فرمائی کہ جیسا حضرت موسی علیہ السلام کے بھائی پر جانے سے

باین ہمہ کہ حضرت ہارون موجود تھے اونکے صحابی جو خیبر سے ویسی ہی فضیلت
مہاجری کی رکھتے تھے جو آپ کے حضرات کو نصیب تھی گوسالہ پرست ہوگئے
اور حضرت مسیح کو آونہین کی اون حواریین مین سے جو بہت کچھ معجزہ حضرت
کے دیکھ چکے اور صحبت مین رہ چکے تھے ایک نے گرفتار کرایا اور بہت
دن ایماندار رہکر بے ایمان ہوگیا تو پہر محل استعجاب کیا باقی رہگیا اور
اگر یہہ کہا جاے کہ انبیا کی صحبت انسانی تہی تو دور جائیے اور آسمان کی
خبر لیجیے شیطان کو دیکھئیے کہ باوصف اس کے کہ بروقت وہر لحظہ شان
کبریائی دیکھتا تہا اور کیسے جلیل القدر فرشتون کے ساتہہ رہتا تہا اوسی
صحبت نے کیا اثر کیا اگر فرمائی کہ وہ سب غیر تھے تو انبیا کے فرزندون
کو دیکھئیے کہ حضرت نوح اور حضرت یعقوب کے فرزندون پر صحبت نے
کیا تاثیر کی تہی افسوس ہے کہ ایسی باتین بنانا اور اونکو ہمارے سامنے
پیش کرنا سراسر مخالف عقل ہے یا ان اپنے معرفون کو احمق بنانا اور
اون کے کان مین کچھہ کہکر مرید کر لینا مضایقہ نہین کیونکہ ایسا تو ہوتا ہے
آیا ہے افسوس ہے کہ جن کے روبرو خاندان نبوی پر صریح ظلم ہوا اور
جس کے آپ کے علما مقر ہین اونکے وقوع پر نہ کسی نے زبان منہہ سے
نکالی اور نہ کسی نے آستین سے ہاتہہ باہر کیا اونکی آپ مثالین دیتے
ہین اور تداحی فرماتے ہین سو آپکو اختیار ہے جو کچھہ آپ نے اب فرمایا
اوسکو سنئے رد کا آدر انید ہ جو آپ لکہنا چاہتے ہین یا لکہین گے تو کون
ہاتہہ پکڑ سکے گا مگر ایمان ہو تو فرمائیے کہ مین نے جو کچھہ عرض کیا اوسکی
بابت بجز بجا و درست کے کیا فرماتے مین گے۔
آیات بینات از الفاظ اعلوا یا آیہا الخلائق ہدا کم اللہ تعالیٰ صفحہ ۷۷

سطر ۹ تا الفاظ اور اب اوس کا پتہ نہین چلتا صفحہ ۷ سطر ۲۲
آیت اخرٰی جو کچھ آپ نے بتحریر فرمایا وہ نری زٹل یا ہزل ہے اور ہم اوس کے متعلق کچھ لکھنا بیفائدہ جانتے ہین اور صرف اتنا آپ سے کہتے ہین کہ اگر آپ مین کچھ سچائی کی خو یا راستی کی بو ہوتی تو اون بارہ ہزار صحابیون کے نام لکھکر ہر ایک کے بابت جو آپ کو ثابت کرنا تھا ثابت کرتے اور تب ہم پر الزام دیتے۔
آیات بینات از الفاظ غرضکہ اب دو دعوی جو ایک دوسرے سے صفحہ ۷ سطر ۲۳ تا الفاظ خبر ارتداد دینے کا اطلاق ہے صفحہ ۹ سطر ۱۰
آیت اخرٰی جو کچھ آپ بیان فرما رہے ہین یہہ صرف آپ کا جوشش اور خروشش ہے یا کہین سے کوئی سند کسی کا قول کسی کتاب کا حوالہ ہے کہ جسکو انسان پہلے دیکھے پہر آپ کی تقریر کو جانچے کہ اوس کے مطابق ہے یا خلاف اور تب آپ کے خوشش بیانی کے پرخچے اوڑا دے اور یون تو ہم سب کچھ جانتے ہین اور جو کچھ صحابہ کی گت بدولت حضرات ابوبکر و عمر کے ہوئی وہ چھپی نہین ہے مگر چونکہ سرکار کو اعتراض ہے لہذا پہلے مواد جہان سے آپ نے جمع کیا ہے اوس کا نشان دیجئے تا ہم دیکہین کہ آپ اور کیا فساد ہے رہی آپ کی شوخ طبعی اور حسن مذاق تو وہ آپکو ابدالاباد مبارک رہے۔
آیات بینات از الفاظ بعد اس کے جب یہہ خیال کیا کہ منجملہ صفحہ ۹ سطر ۱۱ تا لفظ بازیچہ طفلان بنایا ہی صفحہ ۱۰ سطر ۱۲
آیت اخرٰی یہہ بہی جو کچھ آپ نے فرمایا وہ صرف آپ کی خوش بیانی ہے اور محض بیسود خیال ہے جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے اوس کے بابت آپ خود ہی فرماتے ہین کہ جو کچھ آپ بیان کر رہے ہین وہ کتب شیعہ مین

ایسے ایک دوسری سے مخالف ہین کہ کسی کی تصدیق کرنی موافق اصول شیعہ کے
محالات سے ہے تو پھر باتون کے بنانے سے سواے اسکے کہ جہلا آپ کے
تحریر کو حق سمجھین عقلا کے نزدیک کوئی فائدہ نہین ہے افسوس ہے کہ ناحق کاغذ سیاہی
کا آپنے خون فرمایا ہے مگر یہہ آپ کا فرمانا سچ ہے کہ خلیفہ ناحق بننے والے
تین تہے اور باقی اون کے معین اور مددگار تہے اور کچہہ شبہہ نہین مددگارون
کا شمار بہت زیادہ تہا اور اونہین کچہہ دباؤ اور امداد سے اپنے کرتب یہہ
تینون صاحب کامیاب ہوے اور یہہ بالکل سچ ہے کہ جو تینون صاحبون
کے افعال خلاف حکم خدا و رسول جانتے تہے وہ نہایت قلیل تہے سو وہ بہی
یاراے اظہار مخالفت نہین کر سکتے تہے پھر تلوار سے تلوار قربان کا زبان
اور لشکر کا لشکر سے جواب کون دیتا آپ نے سنا ہوگا کہ جنکی دیگ اونکی
تیغ پہلے حیلہ و مکر کا جال پھیلایا اور اوسمین جب کچہہ لوگ پہنس گئے تو اون کے
ذریعہ سے خلیفہ بنے اور جب بن گئے تو پھر بادشاہ تہے جسے چاہتے قتل کرتے
جسکو چاہتے لوٹ لیتے چنانچہ جنہون نے خلاف اونکے ایما و اشارہ کے کیا
اوسکو جلاوطن کیا طرح طرح کی کوشش کین اگر وہ خود مر رہا تو خیر ورنہ مروا
ڈالا چونکہ اسکی شرح اور توضیح ہین کہ کس کس اپنے مخالف سے اون تینون
بادشاہان اولی العزم نے کیا کیا سلوک کئے اور اپنے احباب خاص کو کیسے کیسے
ایسے امتیاز دئے آپ ہی کی تواریخ معتبر روضۃ الاحباب اور دوسری کتابون
سے لکہتا مگر چونکہ کچہہ فائدہ نہین دیکھتا اسلئے دنیا بہر کی یہہ گواہی اپنی سچائی
پر دلوا سکتا ہون کہ بادشاہ و فرمانرواے وقت کے خلاف کسی کا مقدور
نہین ہے کہ زبان چون و چرا ہلاوے اور حق کہہ کر بہی باغی نہ ٹہرے چنانچہ
آپکے اوستاد سعدی کا قول ہے شعر خلاف رای سلطان رای جستن

بخون خویش باید دست شستن ٭ اور شاہد مقال حضرت خامس آل عبا کا قصہ
ہے کہ سارے مسلمان جانتے تھے کہ یزید فاسق ہے شراب خوار قمار باز
زناکار دغاباز ہے اور جناب سید الشہدا کا کیا مرتبہ ہے لیکن چونکہ بیعت
یزید کی کر چکے تھے سب اوسیکی طرفدار ہو گئے اور جنہون نے دعوی دوستی
حضرت سید الشہدا کا کیا تھا وہ بھی اوسپر قایم نہ رہ سکے بعضے کھلا کھلی زر و
مال کی لالچ سے دوستی سے پھر گئے بعضے دلمین گو دوست رہے مگر
اپنی حرمت وحرمت دین پر عقبی کے لئے تصدق نہ کر سکے بعضے بہاگ گئے
دو چار دوست اصلی شاید رہ گئے اون مین ایک حر تھے جنہون نے
علانیہ اپنی فرض محبت اہلبیت کو ادا کیا غرضکہ جناب سید الشہدا علیہ
السلام کا سچا واقعہ سارے اون مفاسد اور نقاص کا جو بعد انتقال جناب
رسول خدا صلعم بر روی کار آئی اور جنکی فضایل اور مناقب کا اہتمام کیا
ہے پورا شاہد حال ومصدق مقال ہے کہ جسطرح جناب سید الشہدا
علیہ السلام کی جلالت قدر ومرتبہ سے مسلمان واقف تھے اوسیطرح
جناب امیر علیہ السلام کی حقیقت اور حدیث من کنت مولاہ پر صحابہ
بخوبی مطلع تھے مگر جبکہ وہ حکمت کے جال مین پہنس گئے اور اونکی زبان
سے طرفداری حضرت ابوبکر کی نکل گئی پھر اونکا عہد سے نکلنا دوبھر
ہو گیا اور سوا اس کے چارہ نہ تھا کہ دوسرون کو بھی اپنی طرح بنا لین
اور اسکا تو کسیکو کیا مقدور تھا کہ خلاف خلفا عہد کے ہان ہون کر سکے
مگر جناب امیر علیہ السلام سے بھی اللّو پتّو کرتے رہے مگر خالص طرفدار
وہمین اوتنی ہی تھے جتنے جناب سید الشہدا کے دوست غدارون مین
تھے یون تو اپنے سند لگانے اور باتون کے بنانے کا ہر طرح آنکو اختیار

ہے مگر بات ٹھکانے کی ہو تو سننے والا اوسپر غور کرے بھلا جبکہ آپ نے
یہہ تو مان رکہا ہے کہ صحابہ مین کسی ایک کی بہی امت محمدی مین سے
کوئی تقلید کرے تو ہدایت پاویگا مگر آپ نے مطلق اسکا ذکر نہین کیا کہ
آپ اصحاب کا اطلاق کس پر کرتے ہین اول آپ کو مناسب تہا کہ ایک
فہرست اون صحابہ کے بنانے جو بعد رسول خدا کے زندہ و سلامت تہے
اور ترتیب اون کے نامون کے مقابل مین یہہ لکھتے کہ ان صاحب کو شیعہ
اثنا عشری کیا کہتے ہین تب یا تو ہم آپ کے تحریر کا اقرار کرتے یا انکار اور
انکار پر صرف مدار گفتگو کا باقی رہ جاتا اور ترتیب بخوبی ظاہر ہو جاتا کہ
انکی بابت آپ سچے یا ہم سوا اس سے تو گریز ہے صرف صحابہ کا نام لیکر آپ
اونکو قلعہ امن امان مین نامون کیا چاہتے ہین سو کیجیے اللہ وہ ہمیں سب کو ملزم ٹہرا
اور جا ہو کتنا ہی زلزلہ آوے اور زمین ہلے مگر آپ کی قصر ایمان کی بنیاد جو ہی
دیوار ذرا مین شگاف ہون یعنی نجاست اور بے دینی اونکی جنکو آپ نے
صحابی مان لیا ہے کالشمس فی النہار کھل جاوے اور آپ لیپ پوت کرنے لگے
تو بہی آخر مرمت کی کچھ حد ہے اسکو تو سوچئے اور پورا غور کر ڈالئے کہ کیا آپ اون
صحابہ کو بہی جنہون نے جناب امیر علیہ السلام بہ شرکت حضرت عائشہ اور
امیر معاویہ محاربہ اور مقاتلہ کیا تہا ویسا ہی آپ مانے جائین گے جیسے رحلت
رسول خدا سے لیکر تا قتل حضرت عثمان کے وہ تہے اگر فرمائی کہ ہان تو ہم
ہو اون دونون کو سچے ہوئی ہین وہ ایکطرف اور دیگر مسلمانی کیا بے ایمان
تک آپ کے جامہ انصاف کے گریبان کے دھجیان اوڑا دین گے اسواسطے
کہ دونون کو اندہی سے اندہادہ گردہ مین بانٹ دیگا یہہ بات اور ہے کہ اون
لوگون کے منہہ سے جنہون نے جناب امیر علیہ السلام سے مقابلہ کیا

ہو سکتا ہی جو لڑائی اور ایسی تقریر کرے جیسے اظہار الہدی مطبوعہ مطبع
گلشن علم آگرہ کے صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے کہ آپ کے شروع زمانہ خلافت
مین ایسے قضیہ نامرضیہ درپیش ہوئے کہ لشکر اسلام مین بے انتظامی واقع
ہوگئی اور بڑا نزاع اور تفرقہ پیدا ہوگیا اکثر ملک مقبوضہ اور مفتوحہ اصحاب
ثلثہ کے آپ کے زمانہ خلافت مین قبضہ اسلام سے نکل گئے آپ سے
بے قصد و رضا سے فریقین کے دکیا پر معنی اور صحیح مطلب خیز جملہ ہے) تاہم
حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت امیر المومنین کہ جنکی تعریف بفضل الہی ہو رہی
ہے اور جنکے باپ کے سورہ توبہ ہی روشن ہیں اتفاقاً لڑائی ہوئی جب
امر حق ثابت ہوا پھر اوسیدم باہم اہل صفا کی صفائی ہوئی اسی طرح سے
آپ کو بہ نسبت خطای اجتہادی کے حضرت معاویہ سے مقابلہ ہوا
جانبین سے باہم مسلمانون مین مقابلہ ہوا یا اوسیطرح تحفہ اثنا عشری کے
باب ہفتم دوازدہم سے قول اظہار الہدی کو مضبوط کرکے آپ یہی باتین
بنائی مگر اس سے تو انکار نہو سکیگا کہ دو فرقہ ہو گئے تھے پھر شیعون نے
اگر دو ٹکڑے یا ثالث بالخیر کہہ کے تین پر تقسیم کیے تاکہ کسر نہ باقی رہے ہے
تو کیا ظلم کیا۔

سنئے جناب بڑا اندھیر تو یہ ہے کہ آپ جو چاہین کہین وہ جایز اور روا ہو
اور ہمارے منہہ سے چاہو کیسے ہی سیدہی بات نکلے وہ تبرا و سب و شتم
مین داخل ہو اور غل فساد مچ جاے چنانچہ اس جگہ مجھے میان حشمت علی
کی نقل یاد آگئی کہ اونکو جو کوئی میان کہتا تھا تو وہ جامہ سے باہر ہو جاتے تھے
اور صدہا گالیان دیکر کہنے والے کو مارنے دوڑتے تھے اور گو جیسا [illegible]
مین بہرتی تھی مگر ناظر منشی جو میان کہہ دیتا اوسکو بے نقط سنا دیتے تھے آخر وہ

بحاکم رسید حاکم صاحب نے بہی اون کے جڑ ہانیکو میان کہدیا تو چونکہ روز ہی
اون کے ہاتھ مین بہتی گالی دینے کی مجال نہ تہی تاہم کہہ گذرے کہ واہ واہ حضور
بہی بے تصور گالی دیتے ہین حاکم نے کہا کہ میان کی معنی تو بہت اچہے ہین ہم تم
کیا فتور پاتے ہو جو خفا ہوتے ہو ہمت علی نے کہا کہ حضور پرنور یہہ بدذات
کہتے تو میان ہین مگر معنی سسر کے لگاتے ہین بس یہی حال ہمارا ہے ہم نے
اگر یہہ کہا کہ بیت اصحاب نبی کہ چار یار اندہ چون چار کتاب در شمار آمدہ
تو فورًا منہہ پہولا اور جیسٹ یہہ تفسیر ہوئی کہ ہر گاہ تین کتابین منسوخ ہو گئی ہین
لہذا پہلے تین یار کو کتب منسوخ سے مثال دی ہے الہی تو بہ کچہہ کہتے ہی نہین
بنتی لہذا چار و ناچار ہم اب ایسے پیرایہ مین عرض کرتے ہین جو مسلمہ ہے
یعنی واقعہ کربلا و قصہ پرغصہ شہادت جناب سید الشہدا جس پہلو ہر طرح
اقرار ہی اوسمین غور کامل فرمائی کہ جب جناب سید الشہدا کو معلوم ہوا کہ مدینہ کی قیام مین سرا نحاطر
ہے اور کوئی بہی اہل مدینہ سی آڑے نہ آئیگا اور جو یزید کا عامل چاہیگا کر گذریگا اور اہل کوفہ پہ خط لکہتے
ہین اور بولاتے ہین تو آپ نے حضرت مسلم کو تو کوفہ کو روانہ کیا اور خود
متوجہ مکہ معظمہ کے ہوئے اور جب اطمینان ہوا کہ کوفی حضرت مسلم سے
بخوبی پیش آئے اور مکہ معظمہ مین بہی تا ایام حج رہنا آسان نہین تو جناب
سید الشہدا نے اپنا عزم بالجزم کو ظاہر فرمایا تو بہت سے اشخاص سنتے آپ سے
بیعت کی اور کوفہ کی جانب حضرت کے ساتھہ جانیکو تیار ہوئے چنانچہ
حضرت نے کوچ فرمایا مگر جب قریب کربلا پہونچ کر یہہ کہل گیا کہ فوج ستمر
موج یزید سے برآنا دشوار ہے تو ہمراہیان حضرت سے اکثر چل دیے
اور اعزا و خاص کے سوا صرف خالص و مخلص جان پر کہیلنے کو رہ گئے تو اسا
سے ظاہر و ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی ارادہ اور نیت سے مدعی نصرت ہو کر

~~حضرت سید الشہدا علیہ السلام کے ساتھہ بیعت کر کے جو اغیار آئے تھے~~
~~اونمین سے انجام کو بعض ہو گئے نکلے اور بعض کہرے اور جو اٹھارہ ہزار کوفی~~
بیعت کر کے جو اغیار آئے تھے اونمین سے انجام کو بعض کہوٹے نکلے
اور بعض کہرے اور جو اٹھارہ ہزار کوفی بیعت کر کے پھر گئے اونکا حال
تو ظاہر ہے پھر جب عاشورہ کا دن آیا اور بازار قتل و جان بازی
گرم ہوا اور خلیفہ ظاہر یزید بن معاویہ کا لشکر مسلح و تیار ہوا تو جناب
سیّد الشہدا علیہ السلام نے اونکی روبرو اپنا حسب و نسب و جلالت
قدر و منزلت پوری پوری طرح بیان کر کے ساری حجت پوری کین
اور استغاثہ نصرت و امداد کا فرمایا تو کسی نے کان نہ دیا مگر ایک حضرت حر نے
اور انجام یہہ ہوا کہ اصحاب خالص سے کوئی باقی نرہا و جناب سیّد الشہدا
علیہ السلام معہ اعزا و برادران و فرزند دلبند شہید ہوئے اور آپ کے
علمائے عالی تبار یہہ فرما چکے ہین کہ لعنت و دشنام مکروہ شود یزید بر اصح
رجال او معلوم نیست تو پھر آئینہ اوسکی تمکین اور وقار ہین کچھہ شبہہ آیلو نہین
ہے اسلیئے اگر ہم اوسے یزید سے نسبت خلفائے نامدار کو دین تو کچھہ قباحت
نہین ہے اسواسطے ہم کہتے ہین کہ جس قدر مدعی صحابیت ہجرت کر کے
مکہ معظمہ سے مدینہ مین تشریف لائے تھے اون سب کا درجہ اوتنا تھا جتنا
اون اشخاص کا جو مکۂ معظمہ سے حضرت سیّد الشہدا کے ساتھہ چل کر قریب
کربلا تک آئے تھے مگر اون مین سے جو بعد انتقال جناب رسول ایزد متعال
کے تجہیز و تدفین رسول خدا چھوڑ کے خلیفہ بنانے مین مشغول ہوئے اونکا
حال خیر مآل اون صحابہ جناب سیّد الشہدا سے موافق ہے جنسے جناب
خامس آل عبا نے فرمایا تھا کہ تم ہمارے ساتھہ اس غرض سے تو آئے ہی نہ تھے

کہ لڑو اور یہ مروت تم تو یار و سکہہ کے ساتھی تھے لیکن خلاف اوسکے یہان دکھ
پیش آیا پس ہم تمسے بیعت اوٹھا لیتے ہین اور کہتے ہین کہ جہان تمہارے
سینگ سمائین چلدو اور اگر ہو سکے تو اتنا کام اور کرو کہ میرے اہلبیت
سے جس کسیکی حفاظت کرسکو ساتھہ لے لو اور مجھے اس فوج کے نرغہ مین
چھوڑ دو کہ انکو تم سے نہ غرض ہے نہ سروکار صرف میرے یہہ دشمن ہین
اور خون کے پیاسے چنانچہ اس قدر حیلہ پاکر سر کو بیہنا کر وہ رات ہی
کو بھاگ گئے صبح عاشورہ بھی نہونے دی اور یہہ بھی اونسے نہو سکا کہ لاونی لی
اور بچون مین سے کسیکو اپنے حفاظت مین لے لین پس جو چلدے اور جو
حضرت سید الشہدا علیہ السلام کے ساتھہ رہے اگر نا انصافی نہ ہو تو اونکو
دو حصہ کیجیے اور دیکھئے کہ بڑا حصہ کدہر گیا اور تھوڑا کس طرف اور پھر جو
میدان کارزار مین جناب سید الشہدا کا استغاثہ اوسیطرح کرنا جیسا
آپ حضرت فاطمہ زہرا اور جناب علی مرتضی علیہ السلام کا تنظیر مضحکہ لکھ چکے
ہین سنکر متوجہ نہوئے ذہن نشین فرمائی اور پھر غور فرمائی کہ استغاثہ سننے
والون مین سے کسکے دل پر خوف الہی طاری ہوا تھا تو اوس عدم سماعت
کو اون ارباب صدق و صفا و خالص و مخلص دوستان رسول خدا کے حال
قیاس فرمائی جنہون نے استغاثہ جناب سیدہ و امام اول کا سنا اگر اونمین
حمیت تھی تو جنہون نے استغاثہ جناب سید الشہدا کا سنا اور چپ ہوئے
تو اونکو کس دلیل سے آپ بے حمیت کہہ سکتے ہین یقین ہے کہ یہہ مثال
سنکر آپ ہم کو معذور رکھین گے اور اپنے تقریر پر افسوس کرین گے
اس مقام پر مین یہہ بھی عرض کرتا ہون کہ جس طرح واقعہ حصول خلافت
اور طریق اخذ بیعت بعد انتقال جناب رسول ایزد متعال کو آپ حضرات

اختلاف مین ڈال دیا اور جنگ جمل صفین کو چنان وچنین مین مبتلا فرمایا ہے
اور اپیار کو جنبی اور وہ بہی نہایت ہیٹی آپ صاحبون نے بنالی ہے اسلیئے
مدنظر ہے کہ واقعہ کرب وبلا کو ٹہیک ہو اہو اسعا ملہ نصب خلافت سے ملتئم
و ہندلا ہو جاے اسلیئے آپ صاحبون کو کمال اہتمام ہے کہ واقعہ شہادت
کو آسان سہل اور معمولی کردیا جاوے تاکہ رفتہ رفتہ جس طرح جنگ جمل و
صفین کے واقعات کیواسطے باتین بنانیکا موقع ملا ہے اس واقعہ کو جسے
حقتعالے نے ذبح عظیم کہا ہے مدہم کردین چنانچہ ایک شخص نے اپنے
کو مولانا محمد جہانگیر خان لکہکر رسالہ اظہار الہدی تصنیف کیا اوسکے صفحہ ۸۳
پر لکہا ہے اہل سنت عاشورہ کے دن روزہ رکہین نوافل پڑہین غسل کرین
علماسے ملین واعظ و پند سنین بیمارونکو پوچہین فی سبیل اللہ محتاجون کو
صدقہ دین مسلمانون سے ملین اور ایک دوسرے بگڑے دل سنی صاحب
حاجی محمد داراب اللہ ساکن پٹنہ نے عورات سنیہ کیواسطے جو رسالہ نصیحۃ النسا
لکہکر منشی نول کشور کے مطبع لکہنؤ مین چہپوایا اوسکے صفحہ ۹ پر تحریر فرمایا
ہے اول دس تاریخ محرم کی راتون مین اپنے بی بی کے ساتہہ صحبت کرنا
سنت ہے مگر بہت سے نادان لوگ اس بات سے ڈرا اور پرہیز کرتے ہین
غرضکہ جہانگیر خان نے مردونکو اوبہارا اور عاشورہ کے دن کے سامان کرنے
کی صلاح دی اور میان داراب اللہ نے سنی عورتون کو لہادیا کہ پہلی
تاریخ محرم سے عاشورہ تک فلان کرایا کرین اور مولوی ساجد شاہ آبادی نے
جو کچہ فرمایا تہا وہ حرز ارفیع السوداسنے لکہا ہے شعر سنا ہے یون کہ کسی نے
ابہار فساد ✽ کہا یہ مولوی ساجد سے جاکے شاہ آباد ✽ مین پوچہنے آیا
ہون مولوی صاحب ✽ کسی کتاب مین ہووے تو کیجیے ارشاد ✽ کہ دیکہہ ماہ محرم

بنی کی اُمّت مین + درست ہے کہ یہہ دین یکدگر مبارکباد + ہمین لباس مکلف
بروز عاشورہ + کرین معانقہ آپس مین ہوکے خورم و شاد + دیا جواب کہ ہم سنیون
کے مذہب مین + عمل یہہ اندنون کرتے نہین ہین کچھ ایجاد + یہہ بات ہوتے
ہی آئی ہے عہد حضرت سے + ہزار جا ہے کتب بیچ اسکا استشہاد + یہہ سنکی کہنے لگا پھر
وہ مولوی جی سے + غم حسین کا پاس اسمین ہے مگر ایجاد + دیا جواب یہہ پھر مولوی نے اوسکے تئین +
غم حسین کا کیون جاوے یہہ خوشی برباد + حسین دے گیا غم ناحق اپنے شیعون کو + ملا کے پنجہ کو اپنے زپنجہ فولاد
مگر یہہ سمجھے تھا وہ ایہ اطیعوا اللہ + نبی یہ اوس کے کلام خدا ہے استشہاد
خلاف امر اولی الامر کا ہی ایسا کچھ + کہ جون چراغ رکھے کوئی بر دریچہ باد +
اگر یزید سے کہتا حسین بیعت کو + منی سکے اونکی بنیاد ہوئی کیون برباد +
مگر کسی کو کوئی واعظ اور کوئی پیر بے اسکے کامل نہین ہوتا کہ دیہہ بدیہہ قریہ بہ قریہ
قصائی کی خبر سے جولاہون دہنیون کو منع عزاداری محرم کا سبق نہ پڑہاتا پھرے
اور مصلحت اسکی ظاہر ہے کہ کسی زمانہ مین کوئی ایسی ہی حدیث جیسی تاریخ
الخلفا مین مولوی محمد مسیح الدین خان کاکوری کے صفحہ ۱۱۷ احوال معاویہ کے بابت
تحریر ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا تہا یہہ بیٹا حضرت امام حسین میرا سردار
ہے رجا ہے اللہ سے صلح کرے اللہ تعالے بہ سبب اوس کے دو گروہ
کے درمیان جناب سیّد الشہدا علیہ السلام و یزید کے گروہ لیجا دے اور
آیندہ یزید کی روسیاہی دہونے کا ڈہنگ نکلے سو ناممکن ہے اسواسطے
کچھ حدیث مذکورہ بالا بنائے مگر پھر ادہوری رہ گئی اور یہہ کہنے کی جرأت
نہ ہوئی کہ کن دو گروہ مین صلح ہو گئی آیا مسلمانون یا مومنون مین بس چاہیے ہو
جو اہتمام کیا جاوے یا جس حدیث کے بنانے اور عزاداری جناب
سیّد الشہدا علیہ السلام کی مٹانے کی تدبیر کیجائین وہ سب اکارت ہون گی

سطے کہ حضرت کی شہادت حق تعالی کے آیات مین سے ہی اور یہہ وجہہ ہے کہ
باوجود فرط تعصب دربارہ شہادت جناب سید الشہدا گلگون قباخامس
آل عبا علیہ السلام سر الشہادتین مین شاہ عبد العزیز نے بھی لکھا ہے جناب
رسول خدا نے حضرت جبرئیل اور میکائیل سے سنا تھا کہ جناب امام حسین علیہ السلام
کو سوختہ زمین کربلا پر شہید کرینگے اور خاک کربلا بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے حضرت رسول خدا کو دی تھی اور جناب رسول خدا نے صریحا یہہ فرمایا تھا کہ یہہ بیٹا
میرا مارا جائے گا اوس زمین مین جس کا نام کربلا ہے سو جو شخص تم لوگون مین سے
وہان موجود ہو اوسکی مددگاری کرے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ روایت کی احمد
نے بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ اونہون نے کہا کہ دیکھا مین نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین ایکدن دوپہر کو بال بکھرے ہوئے
گرد آلودہ آپ کے ہاتھ مین شیشہ ہے اوسمین خون بھرا ہے مین نے کہا کہ یہہ
کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ خون حسین اور اون کے ساتھیون کا ہے
مین اوٹھاتا ہون اوسے آج صبح سے ابن عباس کہتے ہین کہ یاد رکھا مین نے
اوسوقت کو کہ پھر خبر پہونچی مجھکو کہ حسین شہید ہوئے اوسیدن اور یہی لکھا ہے
کہ بروز شہادت سید الشہدا آسمان سے خون برسا اور تمام مٹکے اور ظروف
خون سے لبالب ہوگئے تھے اور پتھرون کے نیچے سے خون تازہ نکلتا تھا
اور جس دن سے جناب سید الشہدا شہید ہوئے تین دن اندھیرا رہا اور
جسنے زعفران منھہ پر ملی اوس کا منھہ جل گیا اور یہہ بھی لکھا ہے کہ جن حضرت
کی شہادت پر رووے اگرچہ جو کچھ شاہ صاحب نے لکھا دانہ از انبار و قطرہ
از بحار ہے مگر تو بھی اونھون نے اپنے تعصب کو اس مقام پر قربان کر ڈالا ہے
اور اوس سے بھی بڑھ کر فرمایا ہے جو اونھون نے ایک خط لکھا تھا کہ جسکی

نقل جسکو حضرت شیخ نجف علیخان صاحب حنفی سہارنپوری نے اپنی مہر کرکے دی جسکی بجنسہ نقل یہ ہے :-

نقل خط

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز کہ بہ علی محمد خان و احمد خان نبیرہ حافظ رحمت خان مرحوم نوشتہ بودند از فقیر عبدالعزیز بعد سلام مسنون مکشوف ضمیر کمالات تخمیر باد۔

کہ عنایت نامہ سامی بارِ دگر در مرثیہ خوانی وغیرہ وصول نمود آنچہ درین باب معمول فقیر است می نویسد ازہمین جا قیاس باید کرد در تمام سال دو مجلس در خانہ فقیر منعقد میشود یکی مجلس ذکر ولادت شریف دوم مجلس شہادت حسین و مردم در روز عاشورہ یا یک دو روز پیش ازین بقریب چہار صد یا پانصد کس بلکہ گاہی قریب بہ ہزار کس فراہم می آیند و درود میخوانند بعد از آن فقیر برمی آید و می نشیند و ذکر فضایل حسین کہ در حدیث وارد شدہ در بیان می آید و آنچہ در احادیث در اخبار شہادت این بزرگان و بدمآلی قاتلان ایشان وارد شدہ نیز مذکور می شود باین تقریب بعض شد آید کہ برجناب ایشان گذشتہ از روی احادیث معتبرہ بیان کردہ می شود و ہمدرین ضمن بعض مرثیہ ہاے کہ از غیر مردم یعنی جن و پری حضرت ام سلمہ و دیگر صحابہ شنیدند نیز مذکور میشود بعد از آن ختم قرآن و پنج آیت خواندہ بر ماحضر فاتحہ نمودہ می آید درین وقت اگر شخصے خوش الحان سلام میخواند یا مرثیہ شروع میکند اتفاق شنیدن میشود و ظاہر است کہ درین بین اکثر حضار مجلس را و این فقیر را ہم رقت و بکا لاحق میشود پس اگر این چیزہا نزد فقیر ہمین وضع کہ مذکور شد جایز نبود اقدام بر آن اصلا نمی کرد و آنچہ امور دیگر نا مشروع است حاجت بیان ندارد و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید

لو کان حب آل محمد فلیشهد الثقلان انی رافض ریاوه
بجز توفیق حسنات چه بر طراز د — ہوالعزیز ہو لے الرحیم

نقل انقل مطابق ہے ۲۳ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ ہجری نجف علی —
باوجود ان امور کے کہ واقع کربلا و شہادت حضرت خامس آل عبا آپ نہیں ہے کہ ان کے ذہن مین آسکے یا عقل کا دخل ہو مقام غور ہے کہ جناب رسول خدا خون شہدا شیشون مین بہرتے پہرین مٹی سرخ ہو جاوے خون آسمان سے برسی تین روز اندہیرا رہے اور اسکو کوئی معمولی واقعہ کہدے اور اس کو جو مشابہ واقعہ غصب خلافت ہی مٹا دے۔
آیات بینات از الفاظ غرضکہ اصحاب نبوی نواسئہ حبیب صفحہ ۸۰ سطر ۲۲ تا الفاظ احادیث کی سند موجود ہے صفحہ ۸۲ سطر ۲ —
آیت اُخریٰ خیر اب اصحاب سے درگذر کرکے آپ جناب امیر علیہ السلام پر متوجہ آئیے بہتر ہے سنئے جناب سرکار کو یقین ہوگا کہ با وصف ان کے کہ جناب رسول خدا نے ہدایت فرمائی تھی کہ حضرت امام حسین کے موجود ہوں مدد کریں مگر بجائے مدد کرنے کے کتنے قتل کرنے کو جمع ہوئے تھے یوں ہی جبکہ جناب امیر علیہ السلام خلیفہ ہو چکے تھے اونسے جا ہو کسی مغالطہ کر ہو جنگ سے کو اصحاب بہی نہ چوکی تو اگر جناب امیر علیہ السلام اونکے جیتے جاگتے امیر کبیر و خلیفہ وقت سے معارضہ کرتے تو کیا وہی نتیجہ نہ ہوتا جو جناب سید الشہدا کا ہوا اسیر ہی آپ غور فرمائیں کہ جب آپ اون صحابہ مین جو جنگ جمل اور صفین اور محاربہ کربلا مین شریک تھے یا وہ جنہوں نے جناب سید الشہدا کی اعانت نہ کی اور اونمین جو جنگ جناب امیر علیہ السلام مین شریک تھے

فرق کرین گے یا نہین اور اگر کرینگے تو ہم جو خط تفریق کھینچے ہین اوسمین کیا قباحت
ہے آپ جو یہہ حجت کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السّلام غالب کل غالب
تہے کیونکر بیعت پر بالجبر مجبور ہوتے تو مین پوچھتا ہون کہ جب بعد حضرت
عثمان آپ خلیفہ وقت ہوئے اور چاہو جس طرح ہو لوگ خون عثمان کے
مدعی ہو کر میدان قتال مین جناب امیر علیہ السّلام کے روبرو آئے تو جناب
امیر علیہ السّلام نے کیون ایسا موقع دیا اور کیون قاتلان حضرت عثمان سے
خود مقابلہ نکیا جو روز سیاہ دیکہا کہ حضرت عایشہ کو مقابلہ کے لئے آمادہ
کیا اگر فرمائیے کہ جناب امیر علیہ السّلام بر سر خطا تھے تو بہتر آپ ان حضرت کی
خلافت کو مٹا دیجئے اور اگر کہئے کہ حضرت کے اعوان و انصار اتنے نہ تھے
کہ آپ اون غدارون پر ظفریاب ہوتے تو ہم غالب کل غالب کا مسئلہ
پوچھینگے اور جو جواب آپ دینگے وہی ہمارا جواب بہی ہوگا مگر اوسکے
سوا ہم یہہ بہی پوچھینگے کہ کیون جناب جبکہ جناب سید الشہدا کے
گہوارہ جنبان فرشتہ تھے جن و پری اون کے سوگوار تھے تو چاہو آپ کے
اعتقاد مین اونمین ذاتی قوت غالب کل غالب کے نہتی تو لا اقل جن تو ملئکہ
کو نیست و نابود کر دیتے مگر کیون حضرت سید الشہدا میدان کف دشت
مین پس گردن سے شہید ہوئے لاشہ آپ کا کیون گہوڑون کے سمون
سے روندہ گیا اور کیون کسی جن نے مدد نہ کی اسکا جواب آخر یہہ ہی ہوگا کہ مرضی
خداوند عالم یہہ ہی تہی اور انصاف ہے تو چاہیے کہ آپ کو اسیر بہی کچھ عجب
نہو کہ جناب شیر خدا کو حضرت عمر حضرت ابو بکر کے پاس گہسیٹ لیگئے لیکن
اگر آپ کو جرأت حضرت عمر پر استعجاب ہو تو باب دوم کتاب منہاج النبوت
ترجمہ مدارج النبوت کہولئے اور مطبع نول کشور لکھنو کی چہپی ہوئی کتاب کے

صفحہ ۹۷ کو اوس کے پڑھ لیجئے کہ حضرت عمر نے جناب رسول خدا کا گریبان پکڑا
اور گھسیٹ لیا تو پھر حضرت علی علیہ السلام کا کھینچ لینا اون جری کو کیا دشوار نہ
تھا حضرت علی نے تو رسول مختار ہی کے زبان مبارک سے خطاب غالب
کل غالب کا پایا تھا جب خطاب دینے والی طاقت عمر صاحب سے کھینچ لی گئی
تھی اور حضرت عمر کی جرات ایسی بڑھی ہوئی تھی تو پھر جناب امیر پر اون عداوت
و جرات اور طاقت کا عمل مین لانا کیا دشوار تھا اور بھلا حضرت عمر کو صحابہ
مین آپ شمار کرتے ہین اور جناب رسول خدا کے سسر تو وہ ظاہر ہوتے ہین سبحان
اونہون نے جناب رسول اللہ پر حملہ کیا اور گھسیٹا اور حضرت گھسٹ گئے
تو خیر اب کچھ نہ کہا جائینگے کہ رعایت و مروت کو جناب رسول خدا نے دخل دیا
ہوگا مگر یہان کیا کہا جائیگا کہ پھر صفحہ ۹۰ منہاج النبوت مین لکھا ہے کہ ایک سائل
بدوی نے جناب رسول خدا کو گھسیٹ لیا غرضکہ ایسے ایسے بد غریب تقریر
سے کوئی عقلمند ہو کہا نہین کہا سکتا یون آپکو اختیار ہے کہ اپنی عداوت
کا اظہار فرمائی اور جو کچھ زبان یاری دے تفضیح جناب امیر علیہ السلام
و حضرت پیغمبر خدا کی فرمائی خدا کو جو چاہئے کہئے دنیا مین کوئی نقصان آپکا
نہین ہونیکا مگر عاقبت مین سو اسکو یہہ کہکر ٹال دیجئے کہ عاقبت کی خبر خدا
جانے غضب خدا کا ہے کہ آپ خدا سے بھی نہین ڈرتے پیغمبر سے بھی
شرم نہین کرتے بہتر ہے خدا سے سوالات جرح کرنے شروع کر دیجئے اور
دم لینے دیجئے پوچھئے کہ کیون اللہ میان باین ہمہ کہ دنیا کو ادنی اشارہ مین پیدا
کرنے اور مٹانے کا تو آپ کو اختیار ہے پھر بھلا یہہ کون آپ کی کرتوت
ہین کہ حضرت جرجیس کو پیغمبری کے رتبہ سے اعزاز دیا اور اونہین کو بیا لکفر
طرح طرح کی فضایح مین گرفتار اور انواع عقوبت مین مبتلا ہونے دیئے

ہوے دیکھا تختہ ہاے مسی پر کسے گئے تلوار سے گردن اوڑائی گئی حضرت
ابراہیم علیہ السّلام کو آگ مین ڈلوایا حضرت ذکریا کو آرے سے چیرنے دیا
حضرت موسیٰ کو پیدا ہوتے ہی مان کی گود سے پھکوایا حضرت مسیح کو ذلیل ہونے
دیا کہ کانٹون کی ٹوپی پہنا کر کفار نے صلیب پر کھینچا جناب رسول خدا کو دیکھا کیا
کہ کفار رسوا کرتے تھے اونٹ کی اوجھڑی گلے مین ڈالتے تھے بھاگنے کی بھی اون
حضرت کو قدرت نہ تھی کہ ابوبکر صاحب کے بیٹھ پر سوار ہو کر چھپنے کو غار مین گئے
اور چھپے تھی تو سانپ سے صدیق صاحب کو ڈسوایا اور صریح دہریون سے
خود کا بیان کہا کہ خوش خوش خدائی کر رہا ہے اور مطلق نہین بولتا کفار
کمینے بجا بجا بتون کو خدا کہتے ہین جنکو باوجود ادعاء جباری اور قہاری ناگوار
نہین ہوتا پس جو جواب خدا سے بابت اونکو ہماری طرف سے بھی جناب امیر
علیہ السّلام کے غلبہ کے کام مین نہ آنے کے بابت قبول فرمائیے اور اس تعجب
کو بھی ہر طرف کیجئے کہ جناب رسول خدا کو بعد انتقال جناب امیر علیہ السّلام
کے جبر وصبر پر تالم وبیقراری طاری ہوئی ہو گی اور اگر ایسا ہی گھبرا عجب
ہے تو اپنے دفتر سے جو شاہ عبد العزیز صاحب مان چکے ہین کہ حضرت رسول خدا
مزار اقدس سے نکل کر خون شہداء کربلا بحالت پریشان شیشون مین
بھرتے تھے دہو ڈالیئے یا حیدر کرار پر ظلم وستم ہوتے پر جو رسول اللہ کو بیقراری
ہوی اوسی حیرت سے نہ دیکھی اور جناب رسول خدا کی وصیت کی تضحیک
نفرمائی اگر اندک غور کو جناب والا گنجایش دیتے تو سمجھ جاتے
کہ جناب رسول خدا کو یہ تو اچھی طرح اطلاع ملی تھی کہ جناب سید الشہدا کہان
شہید ہون گے اور کون شہید کریگا پھر الات پیدایش یزید کو کیون قطع
نکر دیا اگر وصیت جناب رسول خدا پر عجب ہے کہ کیون ایسی وصیت فرمائی

تو پھر خدا کیطرف رجوع لیجائے کہ کبھی تو آو سنئے جناب رسول خدا ہی کو کفار سے
مقابلہ کرنیکا حکم دیا کبھی وسن صلح پر مجبور کیا جس سے حضرت عمر کو رسول خدا کی
نبوت مین شبہہ آگیا اور پوچھئے کہ ایسی صلح کیون کی کہ جس سے ہتک
اسلام کی ہوئی اور قوت وغلبہ شوکت اسلام مین بٹہ لگا حق تو یہہ ہے
کہ اگر جناب رسول خدا کی وہ وصیت جسپر سرکار کو اعتراض ہی نہوتی تو آج
ہم مین اور آپ مین فرق ہے کیا ہوتا اگر جناب امیر علیہ السلام کو مقابلہ کا
اختیار دیا جاتا تو سامان شہادت جناب خامس آل عبا کیونکر جمع ہوتا
اور تکمیل مرتبہ شہادت رسول خدا کا کیونکر ہوتا افسوس ہے کہ آپ کو
اسمین بھی شبہہ ہے کہ جناب رسول خدا کے پاس حضرت جبرئیل آتے
تھے اور اسپر بھی تعجب ہے کہ حق تعالی نے جناب امیر علیہ السلام کے
بابت وحی نہین فرمائی افسوس ہے کہ آپ نہین دیکھتے کہ یہہ وہی جناب
امیر علیہ السلام ہین کہ جنکی نماز کے قضا نہونے کے لئے حق تعالےٰ
نے آفتاب کو پھیر دیا یہہ وہی حیدر کرار غیر فرار ہین کہ جنکی شان مین لافتی
الا علی لاسیف الا ذوالفقار ہے اور اگر حق تعالے کے مصالح
مختلف پر جناب والا کو دھیان ہوتا تو ایسے کلمات جو کفر کے حد کو پہونچتے
ہین زبان فیض ترجمان پر نہ آتے اور یہی مصنف میزان الحق کاش نہ
ملامت اپنے کو نہ بناتے چنانچہ سورہ انفال وقاتلوهم حتی لاتکون
فتنه ویکون الدین کله لله یعنی کافرون سے مقابلہ کرو تا فتنہ باقی
نرہے اور دین بالکل خدا ہی کا ہوجائے سورۂ نسا فان تولوا فخذوهم
واقتلوهم حیث وجدتموهم یعنی جو لوگ اسلام سے پھر جاوین
اونہین پکڑو و قتل کرو جہان پاؤ سورہ تحریم یا ایها النبی جاهد الکفار

والمنافقین واغلظ علیهم یعنی اے پیغمبر کافرون اور منافقون پر
جهاد کر اور اونپر سختی کرو پہر خلاف اوس کے حق تعالے نے سورۂ بقر مین لا اکراہ
فی الدین یعنی دین مین جبر نہو اور سورہ غاشیہ مین فذکر انما انت
مذکر لست علیهم بمصیطر یعنی تو نصیحت دے کیونکہ تو نصیحت دینے
والا ہے تجھے اونپر کچھہ اور حکومت نہین ہے سورہ نور قل اطیعوا الله و
اطیعوا الرسول فان تولوا فانما علیه ما حمل وعلیکم ما
حملتم وان تطیعوه تهتدوا وما علی الرسول الا البلاغ
المبین یعنی کہ خدا اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر برگشتہ ہوجاو تو جس
کام کا اوسکو حکم ہوا ہے وہ کرے اور جو تمہین کرنا لازم ہے تم کرو اور
اگر اوسکی اطاعت کروگے تو تم ہدایت پاؤگے نہین تو جو بات تمہارے
رسول کو لایق ہے صرف کہلا کہلی وعظ کرنا ہے اور وہی مسیحی آپ ایسے
بزرگون کو یہہ لکہہ بہکاتا ہے کہ قران مین ایسی آیتین بھی ہین جنمین بے ایمان
کو ایمان کی تکلیف و دعوت ہوئے اور بیان کیا گیا ہے کہ اگر قران پر
ایمان نہ لاوینگے تو دوزخی ہونگے چنانچہ ان آیتون کے بموجب
اب ان کو ایمان کے رد و قبول کرنیکا اختیار باقی ہی نہین پہر دعوت
و نصیحت بیفائدہ و بیجا ہو جائے مگر ہم آپ کی طرح اپنے کلام مین
غیر مسلمانون کو چونکہ موقع قدح کا نہین دینا چاہتے لہذا صرف اس قدر
موافق آپ کے مذہب کے اختلاف عرض کرتے ہین کہ سورۂ بقر مین
حق تعالے نے فرمایا کہ تاوقتیکہ زنان کفار ایمان نہ لائین اونسے نکاح نکرو
مگر و سورۂ مائدہ مین فرمایا کہ زنان اہل الکتاب مسلمانون پر حلال کی گئین
اوہر آپ باوجودیکہ ہنود و کفار کو مشرک کہتے ہین مگر اطاعت آیۂ سورۂ

بھیڑ کو چھوڑ کے آیہ سورہ مایدہ کی اطاعت مین سرگرم ہین اور ایک زمانہ
کی مصلحت کے خلاف دوسری مصلحت کے قایل ہین —

آیات بیّنات از الفاظ خیر بہرحال اس نامی کے بدولت صفحہ ۲۸ سطر ۲
تا الفاظ اہلبیت کے اسی کو شاہد کیا صفحہ ۲۸ سطر آخر —

آیت اخریٰ یوں ہے پتہ و نشان ہم پر منہہ آئی کی دوا نہین جو جی مین
آئے بک دیجئے ہم بھی کہہ سکتے ہین کہ حضرت عمر کہتے تھے کہ میرے پاس
خود حضرت جبرئیل نے ایک سند پہونچائی ہے کہ بعد رسول خدا کے مجھے
حضرت ابوبکر کو جد و جہد و کوشش لاتعد کر کے بادشاہ بنانا و توقف و درنگ
کو کام مین نہ لانا تجہیز و تکفین جناب رسول خدا کی پروا نہ کرنا پھر جب حضرت
ابوبکر بادشاہ ہوں تو تم اونکے وزیر بنا اور ایران اور روم پر چڑہائی
کر کے خوب ملک رانی کرنا مگر خبردار کسی لڑائی پر خود نہ جانا حضرت علی کو
جہانتک ہو سکے ذلیل و رسوا کرنا اور اس سند کا ایک حرف بھی پیغمبر کو
ظاہر نہ کرنا اسلئے کہ ہمارے تمہارے راے ایک ہے رسول خدا کی حرکتین
کچھ ٹھیک نہین ہین کبھی جہاد مین جو ٹکڑا آتی ہین بجاے گردن اوڑانیکے مال
و دولت کی اوٹنے مین شامل ہوتے ہین کبھی فاسق کے جنازہ پر نماز میت
پڑھتے ہین حضرت علی جو نہ سلیقہ حکومت رکھتے ہین نہ اونکو شعور نظم و نسق
سلطنت کا ہے اپنا قایم مقام بنا کر من کنت مولاہ فعلی مولاہ
کہہ سکتے ہین کبھی اونکے نسبت یہ کہتے ہین کہ یہ میرے لئے ایسے ہین
جیسے موسیٰ کے لئے ہارون حالانکہ حضرت کو سنت کی خبر ہی نہین کہ جب
اونکے ہاتھ اسطرح جسطرح اندھے کے ہاتھ بٹیر لگ جاتی ہے سلطنت
کی عنان حکومت آویگی تو تمام ملک مفتوحہ کہو دینگے پس خبردار رہنا

کہ تمہارے مقدور بہر اونکو سلطنت مین دخل نہو گو تم کو خرق عادت نہو معجزہ
وکرامت نہو تو اوسکا تالم نکرو ایسے کرتب تو بہت سے جوگی اور راہب
کر گذرتے ہین اور یہہ بہی تمکو تبلا رکہتے ہین کہ جب تمہارا زمانہ سلطنت
ختم ہونے لگے گا تو ہم تمکو اس طرح خبر دین سگے کہ ابو لؤلؤ ایک غلام
کو رو بکاری کے لیئے بہجوائین سگے پس جب اوسکی رو بکاری پیش ہو تو
جاننا کہ زمانہ سلطنت تمہارا ختم ہوا لیکن کچہہ اوداس نہونا جسطرح ہنسنے اور
بڑے بڑے گرہونکو اشخاص مختلف کا نداح بنا دیا ہے تمہارے
معترف پیدا کرینگے وہ ہر وقت وہر لحظہ تمہاری تعریف کرین سگے اور
تم کو لازم ہے کہ جو فقرہ حی علی خیر العمل کا اذان مین ہے تو چار وقت
اوسکو کہنے دینا مگر نماز صبح کے اذان مین بجاے اوسکے الصلوٰۃ خیر من
النوم داخل کرنا اور بڑی یادگار اپنی یہہ قائم کرنا کہ بیس رکعت نماز
جماعت سے شبہاے ماہ صیام مین جاری کرنا تا خوب قران کی تلاوت
ہو اور چاہو قرآن مین تنسیخ متعہ نہو تو بہی متعہ کو بند کر دینا کہ تمہاری یادگار
رہے اگر آپ سچے ہتے تو ہماری کتب ہای مسلمہ کا نشان دیکر ثابت
کریئے دیکہئے ہم نے جو لکہا ہے آپ کے اون کتابون سے اوسکو
نقل کیا ہے جو بجاے قران کے آپ مانتے ہین یہہ کون مسخرا لکہتا ہے
کہ جناب امیر علیہ السّلام نے حضرت خلفاء ثلثہ کی بیعت کی دروغ گویم
بر روی تو بیعت کے یہہ معنی نہین ہین کہ خلفاء ثلثہ سے آپ برابر جہگڑا
نہ کرتے رہے بیعت اسکو نہین کہتے کہ اونکی حکومت وسلطنت مین
رخنہ انداز نہین ہوئے بیعت اسکو نہین کہتے کہ نیک صلاحون سے
اونہین محروم کیا ہو مگر بیعت اسکو کہتے ہین کہ جو احکام شریعت سمجہتے

اون کی تقریر و تفسیر مین اون تینون صاحبون کی تقلید کی ہوتی سو ہرگز آپ نے ایسا نہین کیا اگر اختلاف پوچھئے تو اتنا ہی بس ہے کہ حضرت عمر نے متعہ کے حرام کا حکم لگایا و جناب امیر علیہ السّلام نے اوسکو نہ مانا چنانچہ ازل سید احمد خانصاحب کی سی ایس آئی نے اپنے پرچہ تہذیب الاخلاق کے صفحہ ۱۶۰ یکم شوال ۱۲۹۰ ہجری مین جس کے نمبر سے آپ بھی معین ہین تحریر فرمایا ہے کہ متعہ کے غیر ممنوع ہونے پر حضرت علی مرتضی کو بھی خیال نہ تھا مگر ہان یہہ خیال جناب امیر علیہ السّلام کو ضرور تھا کہ عوام مذہب اسلام کو یہہ نہ سمجھین کہ صرف جناب رسول خدا کا دنیا حاصل کرنے کے لیئے ساختہ تھا اور بس آپ خوب یقین کرین کہ ہم بھی کہتے ہین کہ بیعت فاسق حرام ہے اور نہ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السّلام نے فاسق کی بیعت کی نہ جناب سید الشہدا نے مگر خلاف جناب امیر علیہ السّلام کے جناب سید الشہدا نے فوج کثیر یزید سے مقابلہ کیون کیا تو ابتداءً آپ کے معین اس قدر رہتے کہ آپ پر دفع مزاحمت لازم تھی مگر جب امداد سے مایوس ہوئے تو کوئی دقیقہ اس کے اظہار مین حضرت نے فروگذاشت نہین کیا کہ حضرت اون اشرار سے لڑائی نہین کیا چاہتے مگر اون نابکارون نے نہ مانا اور جو آپ نے ہمارا قول اپنے خلفا کے حق مین فرمایا وہ بالکل صحیح ہے سلف سے خلف تک آپ مین سے کوئی بھی مدعی اس کا نہین ہوا کہ حضرت اصحاب ثلاثہ کو اپنے اکفا و امثال مین عقلاً و علماً و نسباً کسی قسم کی تفضیل حاصل تھی مگر ہمارے ائمہ علیہ السّلام کی فضیلت اعجاز و کرامت کے آپ کے علما اور فضلا سب ہی قایل ہین اونسے فرشتون کے کلام

کرنے پر حضور کو استعجاب ہے تو مین آپ کے بیان پر حیران ہون جبکہ نواز
جنابانی اون حضرت کی مخبر جبرئیل تھی اور خود شاہ عبدالعزیز کے سر الشہادتین
کو پڑہ لیجیے کہ جناب سید الشہدا کے شہادت پر فرشتون کا کیا حال تہا غرضکہ
آپ کی تقریر پر آپ کے دوست یہہ کہین شعر ہر لحظہ بشکل آن بت عیار
برآمد ٭ بر دم بہ لباس دگران یار برآمد ٭ تو بہی حیرت نہو گی —
آیات بینات از الفاظ یہہ حال تو ایہ کا ہو اصفحہ ۴۳ سطر اول یا الفاظ
نعوذ باللہ من سفوا تہم صفحہ ۴۲ سطر ۲۳ —
آیت اُخریٰ اس بے ٹہکانے کے ہزیان پر دہیان کرنا اور قصد خامہ فرسائی
کرنا بیکار ہے اس مین ہمکو کچہہ عذر نہین ہے اسواسطے کہ جب اور کچہہ بن نہین
پڑتا تو ناچار ہر میون کیطرح ایک پہلوان ہی کچہہ بڑ بڑاتا ہے ایسی خرافات تقریر
اور بیکار تزویر سے آپ کو احتراز لازم تہا ورنہ یہود اور نصاریٰ اور تمام کفار
جناب رسول خدا کے ایسے ارشادات کو جنسے اُمت محمدی کی علومرتبت
اور سمو المنزلت حق تعالے کے حضور مین ثابت ہوتی ہے ویسے ہی حقارت
سے دیکہین گے جیسے بعض ارشاد ایمہ کے آپ تحقیر کر رہے ہین مگر ہم آپ کی
طرح نہ کہین گے بلکہ کمال استقلال سے تحمل کرینگے اور ہرگز جیسا آپ اور
آپ کے ہم مذہب اپنی مانی ہوی خلفا کی توقیر برقرار رکہنی کے لی جناب رسالتماب
کی اور جناب امیر علیہ السلام کے افعال اور اقوال کی مثال دیتے ہین ہرگز ایک
لفظ بہی نہ کہینگی مگر مشتے نمونہ از خروارے آپکے ہم مذہب اور خوش چین جہانگیر خان
مولف رسالہ اظہار الہدی کا قول ۱۶۵ اسسے حاضر کرتے ہین وہ بلا خوف خدا و
رسول اسطرح اپنے نامہ اعمال کو رنگتا ہے جناب امیر ہی کی زمانہ مین تمام مفسدات و مکروہات
پیدا ہوئین اور کیا شہری اور کیا لشکری سب مین بدنظمی پہیل گئی بہت سے ملک مفتوحہ خلفاء ثلاثہ آپ کے ہاتہ سے

باعتقاد شیعیان یہہ صفت ہے جناب امیر کے بدرجہ اتم کمال ہونیکی یعنی مرغی کی ایک ہی ٹانگ رہ گئی یون ہی بجواب اسکے کہ خلفاء ثلاثہ قبل قبول اسلام مشرک وبندہ بت تھے اور چالیس برس کے عمر تک مشرک رہے ہون بوجہہ کثافت کفر اون کے آبا واجداد طاہر ہوسے وحالانکہ قرآن مجید مین انما المشرکون نجس ہی صفحہ ۱۶۶ پر رٹا ہے اس آیتہ شریف کی تشریح مین مولف نے بہ طریق تبرا اسکے صرف اصحاب ثلثہ ہی کو مشرک اور کافر نہین ٹھیرایا ہے بلکہ صاف صاف دیگر انبیا اللہ وجناب رسول خدا اور حضرت مرتضی کو کافر ومشرک بنایا ہے دیکھو حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے لیکر تا حضرت محمد صلعم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لیکر تا حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہم اولاد آذر بت تراش سے ہین آذر کا مشرک اور کافر اور بت پرست ہونا بہ نص قرآنی ثابت ہے اور پھر لکھتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے تو والد بھی کافر تھے اور یہہ بھی لکھتا ہے کہ جب جناب امیر نے اسلام قبول کیا تو عمر آپ کے دس برس کے تھے اس سے پیشتر جناب کا بھر حال کوئی نہ کوئی تو مذہب ہوو ہی ہی گا جب باعتقاد شیعیان قبل از قبول اسلام جناب امیر بھی کافر تھے تو ضرور ہوا کہ نجس ہون اور جناب کی اولاد بھی عیاذاً باللہ نجس ہوی،، غور فرمای کہ ایسے کلمات لکھنا کسی مسلمان کے شایان ہین اور شیعون پر یہہ اتہام کرنا کہ وہ جناب امیر علیہ السلام کا دس برس کی عمر مین مسلمان ہونا مانتی ہین ایسا ہی کہ کوئی بیوقوف آفتاب کیطرف چھتری آڑ کر دے اور کہے کہ شیعہ کہتے ہین کہ آفتاب غائب ہے خدا ایسے لکھنے والے سے جب مناسب ہے مواخذہ فرمائیگا ہم تو اس کے قایل ہین اور بالاعلان دعوی کرتے ہین

کہ جناب امیر علیہ السلام بطن مادر ہین جناب رسول خدا کی تعظیم کرتے تھے اور مسلمان تھے چنانچہ شاہ علی حسن صاحب جالیسی سُنی المذہب لکھتے ہین
ابیات علی در بطن مادر بود در ذکر خدا ہر دم * عبادت را بر و نازی فدیشم عالمی جانہا * رسول اللہ چو ہی آمد بہ نزد مادر حیدر * درین مدت کہ بودہ در شکم آن معدن تقوےٰ * ولی میگفت تسلیمات ای پیغمبر برحق * امام المتقین شاہ ولایت معدلت پیرا * بہر کیف یہہ آپ ہی کو نصیب رہے کہ اصحاب ثلاثہ کی خوبی ظاہر کرنے مین انبیاء اوصیاء ائمہ سب کی تحقیر کرین ــ
آیات بینات از الفاظ پس جو اہلسنت اصحاب نبوی کے صفحہ ۸۳ سطر ۴ تا الفاظ عقیدی سے بے نصیب ہین صفحہ ۸۴ سطر ۱۵ ــ
آیت اخریٰ حق تعالےٰ آپ کی دعا قبول کرے اور مسئلہ رجعت کے قبول سے بے نصیب رکھے آپ کو اختیار ہے کہ رجعت جناب مسیح علیہ السلام سے بھی انکار فرمائین اور حضرات مسیحی کی تقلید کرین کہ وہ حضرت تو مصلوب ہو گئے پھر کہان سے آوینگے ــ
آیات بینات از الفاظ علاوہ ان سب باتون کے صفحہ ۸۴ سطر ۱۶ تا الفاظ اور تقیہ کو دم بریدہ کر دیا صفحہ ۸۷ سطر ۱۵ ــ
آیت اخریٰ یہہ جو کچھ جناب والا نے بہ شد و مد تحریر فرمایا ہے اوس سے جہال کو یہہ باور کرانا مقصود حضور ہے کہ تقیہ صرف ہم اہل الشیعہ مین جایز ہے اور آپ اہل سنت مین ناجایز اور گناہ اور اسی کو پیش نہاد خاطر رکھکر بانس پر چڑہ کر آپ نے غل مچایا ہے سو جناب من اگر ہنوز ہوس غوغا باقی ہو تو منادی کروا سے اور ڈہول بجوائیے تو ہم مانع نہین ہین مگر یہہ خیال محال آپ کے مذہب کے جاننے والون اور اہل کمال کے خیال پر

آپ کے نسبت سخت جہالت پر دال ہوگا چنانچہ آپ کے نوشتہ مین حزمن غلام حافظ حاجی مولوی خلیل احمد اپنی کتاب ہدایات الرشید الی افحام العنید کے صفحہ ۱۲ پر تحریر فرماتے ہین ۱۱حضرت کو نہ حقیقت تقیہ سے واقفیت ہے نہ محل نزاع کی خبر ہے نہ اہل سنت کا مذہب معلوم ہے نہ اپنا مذہب جانتے ہین اسلئے ضرور ہوا کہ ہم مختصر اس جگہہ تقیہ کا ذکر کرین اور حضرت کے علمی اور مناظرہ دانی اور انصاف کو آشکارا کرین اول تو یہی سراسر غلط ہے جو اہلسنت کیطرف نسبت کرتے ہین کہ وہ مطلقاً تقیہ کو حرام اور منافقون کا شان کہتے ہین اور یہہ اہل سنت پر محض افترا و بہتان ہے پھر آگے چل کر یہ بکمال اصرار ارقام فرماتے ہین میر صاحب مدعی ہین کہ انکو عنفوان سن تمیز سے مناظرہ کا شوق رہا ہے اور کتب مناظرہ کے مطالعہ مین انہماک رہا ہے تبلائین تو سہی کہین انہون نے دیکھا ہے کہ اہل سنت نے مطلقا تقیہ کو حرام اور منافقون کا شان لکھا ہے یا کہین یہہ لکھا ہے کہ توریہ از قسم تقیہ ہے پھر تحریر فرماتے ہین جس تقیہ کو علما اہل سنت حرام اور منافقون کا شان فرماتے ہین وہ تقیہ وہ ہے کہ علما شیعہ جس کے اپنے رسایل مین یہہ تعریف فرماتے ہین وھی موافقة اھل الخلاف فیما یدینون بہ یعنی اہل خلاف سے موافقت آپ کے دینی امور مین ۔۔۔ الا او سید شاہ عبد العزیز صاحب کا عمل بلعدش اہد کامل ہے کہ تحفہ اثنا عشریہ کو آپ اون کے تصنیف فرماتے ہین اور وہ اپنا نام تحفہ مین چھپاتے ہین اور اوسکو تصنیف حافظ غلام حلیم ابن شیخ قطب الدین یاد کراتے ہین اور صاحب ہدایات الرشید صفحہ ۲۶ و ۲۷ کتاب مذکور پر یہہ لکھ کر تحفہ کا دیباچہ مین جو حضرت شاہ صاحب قدس اللہ

العزیز نے تو رتبہ اپنا غیر مشہور نام تحریر فرمایا علاوہ اور مصالح کے ایک یہہ بڑی ضرورت اسطرف داعی تہی کہ اوس زمانہ مین شیعہ کا نہایت زور تہا پس برنبا آپ کے مذہب کے تقیہ فی الاصل جایز ہے اور آپکا شور وغوغا سراسر بے اصل اور باطل اور ائمہ علیہم السلام و علماء امامیہ کے نسبت جو بے ادبی آپ نے فرمائی اوس کے بابت ہم کچھ نہین کہتے مگر یہہ کہ اوسکا بدلہ آپ خدا سے پائین نادانون کو بہکانے کے لیئے آپنے کس قدر دہک بے سند و بے پتہ آپ نے بک ڈالا اوسکے طرف جسطرح جاہل اور غالط کیطرف کوئی توجہہ نہین کرتا ہے ہم متوجہ نہین ہوتے شاہ عبد العزیز کے نسبت تو یہہ کہہ لینا کہ چونکہ ایام تصنیف کتاب تحفہ مین شیعون کو زور رہتا لہذا تو ریتہ اونہون نے اپنے نام کو صاف صاف نہ لیا اور ائمہ علیہ السلام کو ایسے زمانہ مین کہ یا تو حضرات خلفاء ثلاثہ کا کوس حکومت بجتا تہا یا مروانیون کا سکہ و خطبہ رائج تہا یا عباسیون کا دور دورہ تہا جو آل علی کے دشمن ظاہر و آشکار رہتے اور کتاب احتجاج اونکے ظلم کی شاہد ہے کہ منصور دوانقی نے بہتیری سادات و علویون کا قتل کر ڈالا دیوار مسجد جامع منصور واقع بغداد مین بہت سے سادات بنی فاطمہ صلوات اللہ علیہا کو زندہ چنوا دیا معیار اظہار دین حق و مسایل صحیح جاننا اور خود حق تعالی کے آیات بینات واللہ لا یھدی القوم الظلمین یعنے اللہ راہ نہین بتاتا ہے قوم ظالمون کو اون کو کے منزل مقصود کی دسپارہ اسورہ توبہ اور اسی قسم کے اور آیات جن سے ثابت ہے کہ خدا ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طاق نسیان پر رکہنا عجب نادانی اور جہالت ہے ائمہ علیہم السلام جس کے ہدایت پر مامور رہتے اونکو

اونھون نے تعلیم فرمائی اور جنکی ہدایت سے وہ مستغنی سمجھے اون سے بے پروائی کی اور اونکی نسبت یہہ سمجھکر کہ تربیت نا اہل را چون گردکان بر گنبد است بلکہ اندیشہ فساد سے اعراض کیا تو کیا برائی ہوئی و اگر برائی پیدا ہوتی ہے تو وہ خدا تک معاذ اللہ پہونچتی ہے بہرکیف جو کچھ آپ نے بکا وہ شاید لی وینی ہے اور ہم کو فاسد الاعتقاد کہکر رد و قدح بیکار ہے اگر انصاف ہے تو سنئے خدا فرماتا ہے ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یومنون ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوة ولہم عذاب عظیم یعنی وہ لوگ جو کافر ہین اون کے لیئے برابر ہے تو نصیحت دے یا نہ دے وے ایمان نہ لاوینگے خدا نے اون کے دلون اور کانون پر مہر کردی ہے اور اون کے آنکھون پر پردہ ڈال دیا ہے وے بڑے عذاب مین پڑینگے (سورہ بقر پارہ اول) اگر آپ کے نزدیک تقیہ ناروا ہے وبا این ہمہ کہ صاحب تحفہ نے تقیہ کے بنا پر اپنا نام تحفہ مین نہین لکھا تو یقین جانئے صاحب تحفہ نے جامہ نفاق کا پہنا اور جھوٹ بولا ہے اسواسطے کہ تقیہ کے معنی یہہ ہین کہ دل مین حق ہو اور زبان پر خلاف اوسکے اور جھوٹ اور نفاق یہہ ہے کہ دل مین ناحق ہو اور زبان پر حق مثلاً ہمارے دل مین ہے کہ دین اسلام برحق ہے اور جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر برحق ہین مگر کسی اندیشہ جان و آبروی ہم اس کہنے پر مجبور ہون کہ دین نصاریٰ صحیح و حضرت مسیح ابن اللہ تھے اور اون کے بعد کوئی پیغمبر نہین ہوا پس یہہ تقیہ ہے لیکن اگر ہمارے دل مین یہہ ہو کہ دین اسلام باطل ہے اور دین عیسوی صحیح اور زبان سے ہم یہہ کہین کہ دین اسلام صحیح ہے تو یہہ نفاق ہے اور جھوٹ ہے پس جبکہ شاہ عبدالعزیز اپنی کو شاہ عبدالعزیز نے لکھنا

عبدالعزیز دل مین جانتے تھے اور تمام دنیا اونکو عبدالعزیز کہتی تہی اور اونھون
نے اپنی ہی زبان سے خلاف عبدالعزیز کے عبدالحلیم لکہا تو وہ جہوٹہ بولے
اور نفاق کے مرتکب ہوئے اب جبکہ حکم تقیہ کا آپ کے مذہب کے
موافق ثابت اور آپ کے عالم کامل کا اوسپر عمل غلط شاہد ہو تو آپ نے
جو کچہ ہم پر اعتراض فرمایا کس درجہ کو لغو اور ناکارہ ہو گیا اور جب تقیہ
آپ کا ہی شعار ٹہرا تو ہمکو اور کچہ کہنا بیکار ہے ہان اگر آپ اپنے علما
کے خلاف فرماتے ہین اور اونپر تبرا کرنیکو طیار ہین تو آپ کو اختیار
ہے اور ہمکو کیا شکوہ وہ ہماری نسبت بہی جو آپ فرماین روا ہے اور
جو شخص اپنے باپ دادے کو گالی دے تو پاسی پڑوسی کو بہی جو
چاہے کہے سزا ہے صرف اپنے اغراض دنیوی کے واسطے جنہون نے
دین و مذہب کی سالاری لی اور ایک دنیا کو بیدین کر دیا اون کے طرف
تکبر روز بروز نیا سوانگ لانا و فی قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا
ولهم عذاب اليم کے مصداق بنا۔ درحقیقت آپ کے سیکڑوں
آیات بینات از الفاظ وہ دم کیا ہے صفحہ ۸ سطر ۱۴ اوہ آنا الفاظ
باتون مین جوڑن وغیرہ انکو صفحہ ۸ سطر ۶ —
آیت آخری جناب من جاہی تقیہ کے دم کاٹی یا اپنی تحریر پر تالم کیجیے یا کسی
مسئلہ شرعی کا سر کاٹی یا ٹانگ اوڑا دیجیے یا بیٹہ مین چہوری بہونکیے مگر
یہ آپ کو سزاوار ہے یہ ڈہنگ تو اوسوقت تک کے تہے ہے جبکہ آپکے یہان تقیہ
ہوتا اور جب آپ کا مذہب قائل تقیہ ہو تو ہم کو آپکی تقریر اور تحریر جاہلانہ کی جانب توجہ کرنا بیکار
ہے جہان آپ نے زبر خوانی کے لیے قدم اوٹہائی تہی وہان اب بکمال عجز اور
ادر پشیمانی سے دبا لیجیے اور اپنے معروفون ہونگے کہ بہانے

ہم کیا کرین ہم نے تو تمہارے او ہمارے کے لیئے تقیہ کرنے او ن کی خوب
تر تیبے سے لئے تھے مگر ستیاناس جاوے ہدایات الرشید کا او سنئے اتنا بہی
تو موقع ندیا کہ تقیہ کے حق جانیوالے ہمارے اور کتابون کی تلاش کی فرصت
او ٹہلتے اور ورق گردانی کی زحمت مین پڑتے اس نالایق کتاب نے
ہنڈا ہی کہول دیا اور شاہ صاحب کو کیا کہین جو دوسرے کے صاحب راے
سنیو اور تقیہ کا نام بدنام کرڈالا اور خود ہی تحفہ مین تقیہ لکھ گئے مگر بداء کی بابت جو آپنے
استعجاب ہے سو غلط اور سراپا مہمل ہے چونکہ آپ نے بداء کے مسئلہ کو ہماری ہی مذہب سے
منسوب کیا ہے اسلیئے ہمکو ضرور ہے کہ آپ کو کہول کے دکھلا دین کہ ہم بداء
کس کو کہتے ہین اور اوسکی حقیقت کیا ہے براہ مہربانی ملاحظہ فرمائی کلام
ملک العلام تیرہوین سپارہ سورہ رعد کے آخر مین ولقد ارسلنا
رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا وذرية وما كان لرسول
ان ياتى باية الا باذن الله لكل اجل كتاب يمحوا الله ما يشاء
ويثبت وعنده ام الكتاب وان ما نرينك بعض الذى
نعدهم او نتوفينك فانما عليك البلغ وعلينا الحساب جسکے
معنی یہہ ہین بہ تحقیق کہ بہیجا ہم نے رسولون کو آگے تجہسے و گردانا ہمنے واسطے
اون کے زنان اور فرزندان کو اور نہین چاہئے واسطے رسول کے
سمجہو مگر ساتہہ اذن خدا کے واسطے ہر ایک مدت کے ایک نوشتہ
مٹا دیتا ہو وہ کرتا ہے خدا جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور
نزدیک اوس کے اصل کتاب ہے اور اگر نہ دکہلا دین ہم تجکو بعد اوس
چیز کو کہ وعدہ کیا ہے ہم نے اوسکا یا وفات دیں تجھکو پس نہین اوپر
تیرے مگر پہونچانا احکام کا اور اوپر ہمارے حساب ہے ۔۔ اور تفسیر

مین اس آیت کے لکہا ہے کہ منقول ہے ابن مسعود وابی وابل وقتادہ سے
کہ اونہون نے سنا آپ کے اہل خلیفہ مال جناب عمر ابن الخطاب سے
کہ فرمایا اونہون نے کہ ام الکتاب وہ ہے اصل کتاب ہے جس مین ثابت
کیے گئے ہین حادثات اور کائنات اور روایت کی ابن قلابہ نے
ابن مسعود سے کہ وہ یون دعا کرتا تہا اللہم ان کتبتنی فی الاشقیاء
فاثبتنی فی السعداء فانک تمحو ما یشاء ویثبت وعندک
ام الکتاب یعنی ای بار خدایا اگر لکہ چکا ہے تو مجہے اشقیا مین پس
ثابت کر سعدا مین پس بہ تحقیق تو محو کرتا ہے جس چیز کو تو چاہتا ہے
اور ثابت کرتا ہے اور تیری پاس اصل کتاب ہے چنانچہ اوسکی
تفسیر قادری مین جو ترجمہ تفسیر حسینی کا ہے اور اردو خوان بہی سلئے
پہرتے ہین مرقوم ہے کہ اصل کتاب لوح محفوظ ہے اور جتنی چیزین ہونیوالی
ہین سب اوسمین لکہی ہوئی ہین اور جو کچہ ہو چکا اور جو ہونا ہے اور جو ہوگا
اوسمین مفصل اور مشرح لکہا ہے اوسی لوح کے متعلق پہر تحریر کیا ہے
کہ اوس لوح سے مٹا یعنی احکام ممنوع منسوخ کر دیتا ہے اور دوسرے
احکام لکہ دیتا ہے یہہ بہی تحریر ہے کہ علماء دین اس بات پر ہین کہ حق تعالے
جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے مگر چہہ چیزین ایسی ہین کہ اونکو مٹتا نہین یہو یعنی سعادت
شقاوت موت حیات رزق اجل پہر یہہ بہی مرقوم ہے ابو الدردا رضی
رضی اللہ عنہ حضرت رسول کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہین کہ جب
تین ساعت رات باقی رہتی ہے تو حق تعالے اوس کتاب مین نظر کرتا ہے جس مین
اوس کے سوا کوئی نظر نہین کرتا جو کچہ چاہتا ہے اوسکو کتاب مین مٹا دیتا ہے
اور جو کچہ چاہتا ہے بڑہا دیتا ہے اب اگر راہ حق پر نظر ہے تو براہ مہربانی

فرمایئے اور اس لوح تحریر سے جو آپ نے مثل اپنے نامہ اعمال کے سیاہ کی ہے
خوف کیجیے حق تعالی کے کلام کے خلاف جو کچھہ آپ نے تحریر فرمایا ہے تو وہ حق تعالی
پر الزام دیا ہے اور ہم پر کوئی اتہام اوس سے پیدا نہین ہوتا ہم سراسر حق تعالی
کے قول کے جو سچ اور بالکل سچ ہے آپ اور یہودیون کیطرح منکر نہین ہین جو یہہ
کہین کہ خدا تعالے نے روز ازل سب چیزونکو مقدر اور مقرر فرما چکا اب چیزین متغیر نہین ہو سکتین یا کم
کہنے لگین ید اللہ مغلولہ یعنی خدا کے ہاتھ بند ہو گئے اب آگے
کچھہ نہ کریگا مگر ہم قایل ہین کہ خدا کیواسطے دو لوحین ہین ایک لوح محفوظ کہ
مطابق علم خدا کے ہے اور اوسمین تغیر نہین ہوتا اور ایک لوح محو و اثبات
کہ اوسمین بعض امور محو کئے جاتے ہین اور بعض اوسکے عوض مین ثابت
کئے جاتے ہین چنانچہ روایت ابو الدرداء مذکورہ تفسیر حسینی سے یہہ ہی
آپ بہی کہنے پر ناچار ہین اور جو آپ کے علما نے ازراہ جہالت چند امور
مین حق تعالے کو مجبور سمجہا ہے وہ روایت آپ کے حجۃ خطاب خلیفہ
ابن الخطاب سے خود لغو ہے اور رات دن کے برتاو سے بہی غلط ہین
اسواسطے کہ طول بقا اور امراض سے شفا اور بخشش گناہ و خطا کے لیئے
صدقہ و دوا اور دعا خاص و عام کا معمول ہے پس اگر کوئی خدا کے
نزدیک شقی ہو چکا تو اوسکی طاعت عبادت ریاضت سب اکارت
ہوگی وہ سعید ہو ہی نہین سکتا یون ہی جب موت ٹل ہی نہین سکتی تو
پہر دوا بیکار ہے اگر ہم سرکار کو ایسا مضبوط اور مستقل اپنے علما کے
قول پر پائین کہ موت تو ٹلنے ہی کی نہین ہے تو بیمار ہو کر آپ علاج نکرین
مگر معاذ اللہ یہہ بہی ہم نہین کہتے اور مخالفت قول الہی کی نہین کرسکتے کہ جب
موت کا وقت مقرر ہے تو اوسمین ایک ساعت کی بہی تقدیم و تاخیر ہو سکے

مگر جو نکہ ہمنے عرض کیا اوس کی مراد یہہ ہے کہ نہ عمر خلاف لوح محفوظ کے
گھٹتی ہے نہ بڑھتی ہے مگر موافق اوسی لوح کے جس مین یہہ بھی مرقوم ہے
کہ فلان قسم کے فرمان برداری سے اسقدر عمر بڑہ جائی گی اور فلان طرح
کی شقاوت و نافرمانی سے کم ہو جائگی چنانچہ فرمایا ہے جناب رسول خدا
نے کہ صدقہ دنیا اور صلہ رحم کرنا آباد کرتا ہے گہرون کو اور زیادہ کرتا
ہے عمر کو اسپر چاہو آپ کو یقین ہو اور چاہے نہو مگر ہمکو یقین ہے
اور ہم وہین تک تو تسلیم اور انکار کر سکتے ہین جہان تک ہمکو حق تعالے
کے رسول برحق اور ائمہ علیہم السلام نے فرمایا ہے ورنہ خدا کی باتین
خدا ہی جانے —

آیات بینات از الفاظ جب بعض شخصونکو بہت ہی شبہہ ہونے
لگا کہ وہ خدا کیسا ہے جو آج کچھہ کہتا ہے صفحہ ۸۸ سطر ۲ تا الفاظ —
ختم کتاب —

آیت آخری چونکہ بد اپر آپنے بہت ٹہٹھہ اوڑایا ہے اسواسطے ہم
زیادہ تفصیل سے لکہکر حق تعالے کی قدرت بھی دکہاتے ہین تا آپ
اور زیادہ مضحکہ کرنیکا موقع پائین اور جہانتک چاہے ہنسین اونہین سنیے
اول آپ ہی کی تفسیر قادری سے ہم لکھتے ہین ملاحظہ فرمائی سورۂ بقر
سیپارہ دویم رکوع ۷ — احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی
نسائکم کی تفسیر مین مرقوم ہے کہ ابتدا میں مسلمانون کو رمضان
کی راتون مین عشا کی نماز ادا کرنے تک یا سو رہنے تک کھانے پینے
جماع کرنے کی اجازت تھی اس سے زیادہ نہین صحابہ کا ایک گروہ غلبہ
کیوجہ سے صبر نہ کر سکا جسوقت کہ مباشرت حرام تھی اوسوقت اوسکے

مرتکب ہوگئے دوسری دن یہہ بات جناب رسالت مآب صلی اللہ وعلیہ
وسلم کے حضور مین پہونچی تو یہہ آیت نازل ہوئی حلال کی گئی واسطے تمہارے
بیچ رات روزون کے مباشرت ساتھ عورتون اپنے کے اب پہلی تو خدا پر
بہتان لگائے کہ واہ ای خدا ایک دفعہ تو اپنی پیغمبر کی معرفت ایسا حکم محکم دیا
کہ سو رہنے کے بعد مباشرت نہ کرو اور جب حکم وحی ہو چکا تہا تو جنہون نے
نافرمانی کی تہی اونکی خاطر سے اپنا حکم بدل ڈالا کیا تجھکو پہلے سے معلوم
نہ تہا کہ وہ گروہ جو تجھسے راضی ہین اور جنسے تو راضی ہے تیرے حکم کی تعمیل
نہ کرین گے اور تجھکو اپنا حکم منسوخ کرنا پڑیگا تو پہر تو نے پہلے ہی ایسا
کیون حکم دیا تہا اور اگر تجھے علم نہ تہا کہ وہی لوگ جنکی نسبت تیری تو نے
فرمایا کہ وہ مجھسے راضی میرے حکم سے راضی ہونگے بلکہ نافرمانی کرینگے
تو پہر خدا ہی کہان ۔ والعیاذ باللہ سوا اس کے آپ بہی خوب سوچ کر
سمجھ جائیے کہ آپ جو تمام صحابہ کو آیہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ مین داخل کرنا
چاہتے ہین اونمین سے مرتکب حرام کے بہی ہو چکے ہین پہر خدا نے کیا
سمجھکر ایسے حرام کرنیوالون کو رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کہدیا اگر وہ خدا سے
راضی ہوتے تو حکم محکم کی تعمیل کیون نہ کرتے اب ہم یہہ دوسرا واقعہ
بدا کا بیان کرتے ہین اور وہ صلح حدیبیہ ہے چنانچہ جو کچھ آپ کے بڑے
معتبر مورخ اور عالم نے روضۃ الاحباب مین تحریر فرمایا ہے اگر یاد نہو
تو حرف بحرف ہم آپ کی خاطر سے نقل کرکے حاضر کرتے ہین وہو ہذا
در ذیقعدہ این سال قضیہ حدیبیہ واقع شد وسبب این قضیہ آن بود
کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در واقعہ دید کہ با یاران
بزیارت کعبہ معظمہ رفت وعمرہ گذاردہ و کلید خانہ کعبہ بدست خویش گرفت

وبعضے از یاران سر تراشیدند وبعضے موی چیدند وآن سرور این خواب را با جماعت اصحاب چون تقریر فرمود خوشوقت شدند وپنداشتند کہ تعبیر واقعہ درین سال بظہور خواہد آمد۔ وبعد اوس کے رہ آنگی جناب رسول خدا ونزول اجلال بمقام حدیبیہ وظہور صلح کی بابت بہر صاحب روضۃ الاحباب نے یون لکہا ہے مرویست از عمر خطاب رضی اللہ عنہ کہ گفت در آن روز امرے عظیم در دل من پیدا شد و مراجعت کردم با حضرت مراجعتی کہ ہرگز مثل آن نکردہ بودم ودر روایتی اینکہ گفت رفتیم بہ نزد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وگفتیم کہ تو پیغمبر بر حق ہستی فرمود بلی ہستم وگفتم ما بر حق نیستیم دشمنان ما بر باطل فرمود بلی گفتم آیا مقتولان ما در بہشت نیستند ومقتولان ایشان در دوزخ فرمود بلے گفتم پس چہ سبب باین منقصت ومذلت قبول میکنیم وباین طریقہ صلح نمودہ باز میگردیم حضرت فرمود ای پسر خطاب بدرستی کہ فرستادۂ خدا ایم واو مرا ضایع نخواہد گذاشت ودر روایتی انکہ فرمود من رسول خدا ام وخلاف فرمانِ وی نکنم واو یاری کنندہ من است واین روایت مشعر است بآنکہ این عمل بوحی واقع شدہ وازان حضرت نہ برای اجتہاد عمر گوید گفتم تو با ما نگفتی کہ بازودی کہ بزیارت خانہ کعبہ رویم وطواف بجا آریم فرمود آرے ولیکن ای عمر ہیچ گفتم امسال خواہد بود گفتم (شاید رہ گیا ہی کہ فرمود) نے عمر مجوز کہ تو بزیارت خانہ کعبہ خواہی رفت وطواف خواہی کرد عمر گوید ہمچنان ملول ومحزون از مجلس آن سرور برخاستم وبہ نزد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رفتم وآن حکایت کہ بعرض حضرت رسانیدہ بودم باوے گفتم وہمان جواب کہ از پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ بود از ابو بکر شنیدم ودر روایتی آنکہ صدیق گفت ای عمر بر دست در رکاب او زن وہیچ اعتراض مکن کہ وے فرستادۂ خدا است

وہرچہ کند بوحی کند ومصلحت درآن باشد منقول است از عمر کہ گفت لبیا
اعمال صالحہ از نماز وروزہ وتصدق واعتاق نمودم حنث کفارت کہ از
من صادر شدہ بود انتہیٰ اس روایت سے آپ کو بقول آپ کے صدیق
صدیق اکبر صاحب کے یقین آویگا کہ جناب رسول خدا جو کچھ کرتے تھے
بپیروی وحی کے کرتے تھے پس آپ کو خدا کا حکم ملا کہ کفار کے مقابلہ مین
مکۂ معظمہ کو جائیں مگر حدیبیہ مین یہ ہوچکا مصلحت الٰہی یہہ ہوئی کہ صلح کر لیجائے
اب اگر حضرت کو ایسی دوسری مصالح الٰہی پر جو پہلے کے خلاف دوسرا
ہوا اطلاع نہین ہے یا جہل ہے تو وہ بھی سنئے گیارہوین سیپارہ مین
سورہ یونس کو ملاحظہ فرمائیے کہ بعد آیت فلولا کانت قریۃ امنت
فنفعھا ایمانھا الا قوم یونس لما امنوا کشفنا عنھم عذاب
الخزی تفسیر بیضاوی سے ملاحظہ کیجئے اور اگر اوسکی تلاش مین دقت ہو
تو تفسیر حسینی یا اوسکا ترجمہ تفسیر قادری ہی سہی ملاحظہ کیجئے اوس مین
لکھا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام اوسی ارض کی قریب جہان
خون جناب سید الشہدا علیہ السلام کا بہایا گیا موصل مین کفار کو تلقین
ایمان کرتے تھے مگر وہ کفر پر مصر ہوئے اور درپے ایذا رسانی حضرت
یونس ہوئے تو حضرت یونس علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض
کی کہ اونپر عذاب نازل ہو اور حق تعالیٰ نے دعا قبول کی اور ارشاد کیا
کہ اپنے قوم کو خبر دیدو کہ تین دن یا چالیس دن کی بعد تم پر عذاب نازل ہوگا چنانچہ حضرت
یونس نے اوس قوم کو آگاہ کیا اور اپنے خیمے کی راہ لی جب وقت موجود آیا اور آثار قہر
نازل ہوئے تو کفار روئے اور چلائے اور بلبلائے اور دعا کی کہ عذاب سے محفوظ رہین تو اوسی
چالیسوین روز کہ جمعہ اور عاشورہ کا دن تھا دعا کا اثر ظاہر ہوا اور

دیوان رحمت سے پروانہ نجات جاری ہو گیا اور وہ ہر حضرت یونس علیہ السلام
تاک میں کہ کفار خاک سیاہ ہو گئے ہوں گے جب انہیں دن کے بعد نینوا کیطرف
متوجہ ہوئے اور جن کے عذاب کا یقین تھا اونہیں خوش و خورم پایا تو
رنجیدہ ہو کر صحرا کی راہ لی اور دریا میں طعمہ ماہی ہوئے اب بعد غور ارشاد
ہو کہ حق تعالی نے تو عذاب کے لئے فرمایا تھا پھر کیوں اوسکی مصلحت خلاف
پر ہوئی۔ تھوڑی اور تکلیف فرمائی اور بارہویں سیپارہ سورہ ہود میں
حضرت نوح کا حال یہ ہے کہ حضرت نوح نے اپنی قوم کو عذاب سے ڈرایا
مگر عذاب ملتوی ہوتا گیا یہانتک کہ حضرت نوح کو حکم ہوا کہ کشتی بناویں
وحالانکہ حضرت نوح کشتی بنانا نہ جانتے تھے تو اونکو کشتی بنانا تعلیم
ہوا تو لکڑی ملنا دوبھر ہوا اب حضرت نوح نے سال کا درخت بویا بیس
برس میں وہ درخت طیار ہوا تو کشتی بنانی شروع کی تو اوسکو ہنستے جو کفار
تھے وہ ہنستے تھے کہ عذاب نازل ہوتا نہ تھا مگر پیغمبر سے نوح بری ہو گئے
آخرش اوسوقت عذاب آیا کہ جو مقرر تھا۔

بعد اس قدر گذارش کے اب میری عرض ہے کہ گیارہویں سیپارہ
رکوع دوم سورہ توبہ میں ملاحظہ فرماؤ حق تعالی فرماتا ہے وآخرون
مرجون لامر اللہ اما یعذبہم واما یتوب علیہم واللہ
علیم حکیم۔ (ترجمہ) اور دوسرے ہیں کہ ڈھیل رہتے واسطے حکم خدا کے
تاخیر کئے گئے ہیں یعنی موقوف ہے امر اونکا واسطے حکم خدا کے جو کچھ
کہ اون کے مقدر میں نازل ہو یا عذاب کرے اونکو اگر اوس گناہ پر
اصرار کریں یا توبہ قبول کرے اوپر اون کے اگر وہ نادم ہوں اور خدا
جاننے والا ہے اون کے احوال کو اور حکم کرنے والا ہے موافق

مغفرت کے —
اور جب یہہ آپ کے ذہن نشین ہوا تو باور فرمائی کہ اسیکو ہم بدا کہتے
ہین اب جو آپ نے بدا کے واسطے مضحکہ کیا ہے وہ در حقیقت ہم پر نہین
ہے اصل مین حق تعالی پر ہے اور اوسکی جزا ہو یا سزا منجانب حق تعالے ہے
کیسی ناسمجہی کی بات ہے کہ آپ اور تمام مسلمان اپنے گناہون سے
توبہ کرکے امید مغفرت کی رکہتے ہین اگر مشیت الہی بدل نہین سکتی اور
خاطی کے لئے عذاب جہنم وہ مقرر کر چکا تو پہر توبہ بیکار ہے دیکہئے خود
دہلی آپ کے ہم مذہب فرماتے ہین شعر ؎ اگر ز دست او ست
ای زاہد ٭ تو جمع باش کہ عمر از دعا نمیفزاید ٭ و اس کے سوا خود ہی یاد کیجئے
کہ جب سرکار بیمار ہوتے ہین تو اطبا و ڈاکٹر و جراح ڈہونڈہے جاتے ہین نہ
کیون اگر آپ کے خیال مین راسخ ہے کہ جو عمر دنیا کا وقت ہے اور جو زمانہ
تکلیف و عمر مرض بموجب مشیت الہی مقرر ہے وہ نہ ٹلیگا تو صدقہ خیرات
دوا سب لغو لاطایل ہے باین ہمہ حرکات بیہ معنی چہ دیکہئے آپ کے
صاحب تحفہ نے بہی باوجود انکار بدا ارسادیہ کو لعنت سے یہہ کہکر بچایا
ہے واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات لیکن صاحب تحفہ
کی روح سے پوچہئے کہ ہرگاہ مشیت الہی کسی پر عذاب کرنے کی ہو چکی تو اوس
کے نسبت توبہ تلا سے کیا ہوگا کیا مشیت بدل جائیگی اس سے قطع نظر بعضی
پر جو جناب غفران مآب کی اس تحریر پر اعتراض فرمایا کہ ائمہ علیہم السلام
شیعیان را خبر میدادند کہ غلبہ اہل حق و ظہور دولت اہلبیت بعد انقضای
ہزار سال یا دو ہزار سال خواہد شد البتہ اینہا را یاس حاصل می شد اور
نتیجہ اوسکا یہہ پیدا کیا کہ اگر امام شیعون سے جہوٹے وعدے کرتے

تو شیعہ دین سے پہر جاتے یہہ آپ کی عقلمندی ہے شیعہ اچہی طرح
جانتے ہین کہ مصالح الہی مین کسی کو دخل نہین ہے وہ بخوبی اپنے ائمہ کے
اقوال کی توثیق کرنے مین ثابت قدم ہین اون کا حال اون لوگون کا
ایسا نہین ہے جو اپنی مومنیت کے حضور حضرت نوح مین مدعی تہے
اور جب وعدہ حضرت نوح پر طوفان نہ آتا تہا تو اونکی تعداد گہٹ
جایا کرتی تہی یہان تک کہ جب اوناسی اصل ایماندار باقی رہے تو اونکو
حق تعالے نے محفوظ کیا اور ہم حضرت عمر کی سی طبیعت نہین رکہتے
کہ ذرا مین فاسد الاعتقاد ہو جائین چنانچہ حضرت عمر کی کیفیت اعتقاد
کی قصہ صلح حدیبیہ مین ہم لکہہ آئے ہین جی چاہے تو پہر پڑہ لیجئے کہ نبوت
جناب رسول خدا مین اونکو شک ہو گیا اور کلمہ بہ کلمہ اعتراض کرنے کو روبرو
جناب رسول خدا کے جا ڈٹے افسوس ہزار افسوس ہے کہ آپ ان
سارے امور سے واقف ہو کر ہم پر اعتراض کرتے ہین اور خلاف ہمارے
صریح یہہ اعتقاد رکہہ کر کہ حق تعالے نے حضرت نوح سے فرمایا تہا
ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون ۰ یعنی خطاب نکر میرے
ساتہہ اون لوگون کے باب مین جنہون نے ظلم کیا ہے یعنی مجہسے کسی
کافر کی نجات اور اوسپر سے عذاب دفع ہونیکی خواہش نکر بیشک
وہ ڈوبے جاوینگے ملاحظہ ہو تفسیر قادری سورہ ہود ــ پہر اونہین حضرت
نوح نے پکارا ونادی نوح ابنہ وکان فی معزل یابنی ارکب
معنا اور پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو حالانکہ وہ اوس
کشتی کے کنارہ تہا اور حضرت نوح اوسکو مسلمان جانتے تہے تو شفقت
کی راہ سے کہا کہ اے چہوٹے بیٹے میرے سوار ہو کشتی مین ساتہہ

میرے سے تو عجب ہے کہ آپ ہم پر منہہ آوین خدا کی پناہ کہ آپ حضرت نوح
سے ایسی امید کرین کہ اونہون سنے خلاف حکم خدا کے اپنے لڑکے کو
جو کافر تہا طوفان سے بچانا چاہا ہو مگر ہم جو سمجہتے ہین اوسکی تحریر کی یہان
حاجت نہین ہے۔

اب ہم آپ کی ہر تحریر و تقریر کی بابت خواہ وہ پوچ تہی یا لچر جو لکہنا تہا
للہ چکے اب آپ سے بکمال ادب پوچہتے ہین کہ آپ سنے جو مشقت
اوٹہائی اوس سے کیا فضیلت اون صحابہ کی جن کے تقدس کے ہم منکر
ہین ثابت کی اور بجز اسکے کہ تمام صحابہ بہت اچہے ستہے اور اونسے خدا نے
وعدہ فرمایا کہ مین تمسے راضی ہون اور تم مجہسے کیا خلعت عطا فرمایا اور کسی
وعدہ رحمت کی بابت عنبر بخیر ورکہہ اوٹہا کے سوا کیا کیا کبہی تو یہہ فرمایا
کہ شاہ عبد العزیز بڑے سچے اور اونہون سنے نہایت منطقی تقریر شہادت
و گواہی و دلیل و برہان سے رضی اللہ عنہم و رضوعنہ کا مصداق صحابہ کو ثابت
کیا کبہی اونہین جناب غفرانمآب کے اقوال کی نقل کی اور کبہی شاہ صاحب
کی طرفداری مین جو آپ سے ہو سکا چاہو اوسکی بنیاد ما نو پر تہی مگر باتون
کے طومار کے اینٹون سے دیوار بلند کی تو یہی ہے اور ماحصل اس تریج و مشقت
کا جو یہ پہوہڑا لی ہوی دہان وال نخود تخلیہ و نان ہے ہے جسنے جناب والا
فضائل اسکو سکہتے ہین جو مین مشتے نمونہ از خروار عرض کرتا ہون جناب
حیدر کرار غیر فرار لطن مادر نا مدار مین بندگی حق تعالے مین مصروف
ستہے اشعار علی در بطن مادر بود در ذکر خدا ہر دم * عبادت را بر وفنا ؟
خدایش عالم جانہا * رسول اللہ چو می آمد بہ نزد مادر حیدر * دران مدت
کہ بودہ در شکم آن معدن التقوی * ولی میگفت [illegible]

حبیب خالق اکبر این رتبہ ہے جسکا + نبی سیکشت یا حیدر رسالم کبریا ہرگز
امام المتقین شاہ ولایت معدلت پیرا + خانہ کعبہ کی ولادت فرشتونکا
لافتا الا علی لا سیف الا ذوالفقار کہنا جناب رسول خدا کا
نادیر تکلم الٰہی بجا کرنا جناب رسول خدا کا یہہ کہنا کہ جناب امیر علیہ السلام
میرے نفس ہین اور اونکا خون میرا خون واونکا جسم میرا جسم ہے اور انکی
لڑائی میری لڑائی ہے۔ واسطے نہ قضا ہونے نماز اوس ولی اللہ کے
دوبار آفتاب کا پہرنا وغیرہ غیرہ جسکا حد و احصا نہین ہوسکتا اور جن کے
انکار کی آپ کو مجال نہین ہے مگر قدرت ہے تو اتنی ہے جتنی خدا جانتا ہے
کہ کسو ساری فضایل کو قبول کرکے بخاطر حضرات ثلاثہ اونکی تاویلین کرین
اور اون تاویلون رکیک سے اپنے حق مین کانٹے بوئین تو ہم کو اوس سے
غرض نہین وہ آپ کے لئے ہین مگر یہہ تہوڑی سی فضایل مثل آیات الٰہی ہم نے
اس غرض سے بیان کردئے کہ آپ ہماری کتابون مین سے ایسے ہی فضایل
ڈہونڈہ دیجئے مگر کیونکر آپ یا کوئی ڈہونڈ سکتا ہے اور آقا اور خادم کو برابر
ٹہراسکتا ہے لاکہہ جہت دلیلین ہون تو حضرات ابوبکر وعمر کو صرف آپ
دوست جان نثار رسول مختار ہی سمجہ اون حضرت کا ثابت کرین سکے
اور حضرت عثمان کو زور داماد رہین ہوا اس سے کیا یا اونکے عالمگیری اور
ملک رانی کی داستان بیان کرین سکے سو ہون کسی غزوہ یا لڑائی ہین
اونہون نے اپنی بہادری دکہلائی ہو کسی کافر سے کلا بہ کلا لڑے ہون
تو نشان دیجئے مگر جبکہ آپ خود قایل ہین کہ نہ وہ عالم علم الٰہی سے تہے نہ فقیہ
اور نہ محدث نہ کامل سمجہے تعلقات دین مین وہ ہماری اور دوسرون کی
تعلیم کے محتاج تہے ملک گیری اور ترویج دین کے لئے وہ اپنی جگہہ سے

پہلے بھی نہیں اور جب شہر میں حضرت عمر اور بعد سے بھی تو جناب امیر علیہ السلام
سے خدمت لیا کہ جب خدا ختم نبا ہو گئے تو کیا بنا و گے الا آپ غلطی سے
یہہ سمجھے ہوئے ہیں کہ مقتضاے حب جناب شا لافتی نے جانے سے
روکا تہا تا خلافت میں خلل نہو یہہ صرف خیال ہی خیال ہے اگر بنظر حفاظت
رہنا نہ خلافت مزاحمت تہی تو خود حضرت باوصف خلیفہ ہونیکے جنگ
جمل اور صفین میں کیون معرکہ آرا ہوتے سے بہر کیف بجز باتون کے ڈہیر کے
آپ کے پاس کچہہ نہیں ہے اور جسطرح آپ جادہ راستی سے پہرے
ہوئے ہیں اور تحقیر آئمہ معصومین کی کرتے ہین اوسی طرح یہہ و نصاری
جناب سید المرسلین خاتم النبیین کی توہین کرتے ہین یقین جانئے کہ ہم اپنی
دین و مذہب کے طرفدار ہین اور اگر آپ ہم کو نہ چہیڑین ہمارے مسلمات
پر منہہ نہ آئین ہماری قدح نہ کرتے پہرے ہوتے تو ہم کو کوئی غرض آپ کے
افعال سے نہیں ہے ہم ہرگز آپ سے نہیں کہتے مطلق آپ کو تکلیف
نہیں دیتے کہ آپ مذہب باطل کو چہوڑ دیجئے اسواسطے کہ ہم اسپر متعین
نہیں ہین اور اگر آپ ہمکو نہ چہیڑین تو ہماری زبانون سے اسکے خلاف انکے
حق مین ایک کلمہ بھی نہ سنئین جو کچہہ بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم دین میں رخنہ آنا تہا وہ پہلے سے مقدر تہا اور جنکو خلافت
لینا تہا اونہون نے لی اور وہ نہ لی جاتی تو شہادت جناب امام
آل عبا علیہ السلام کی صورت کیونکر ہوتی اور ہماری نجات کا سامان کیونکر
ہوتا بہر حال ہمکو افسوس ہے کہ ہم نے ناحق کو اسقدر خامہ فرسائی کی پہر
ہی اوسکے یہہ بھی خیال ہے کہ اگر ہم آپ کے ہر قسم کے تقریر کے بابت
نہ لکہتے تو آپ کے مذہب کے جہان مختصر ہمارے جوابات کو نہ سمجہتے

اور یہہ بہی ہمکو ڈر تہا کہ آپ کی بلاغی تقریر یا تہاکی خوش بیانی سنکر شیوہ بہ
بہی سحر کا اثر نہ کر جاے الا آخر کو ہم مناسب جانتے ہین کہ چند سطور مین
مختصر آپ کی طویل تقریر کا جواب بہی لکہدین امید ہے کہ آپ معاف فرماوینگے
اور ہم کو مجاز کرینگے سننے جناب والا اور غور فرمائی کہ جب حق
سبحانہ تعالی نے امت موسوی اور عیسوی کو گمراہ پایا اور ضلالت اور
کفر مین ٹہوکرین کہاتے دیکہا تو باین ہمہ کہ اوس کے علم مین یہہ تہا کہ بعد
ظہور خاتم المرسلین کے اونکی امت بہی تہتر فرقون مین بٹیگی اور ایک
جنتی اور بہتر ناری ہونگے تو بہی جیسا بروز ازل اوس خالق نے ہمیشہ
لئے قرار دیا تہا اور حضرت ابراہیم سے صاف صاف فرما دیا تہا کہ مین
اسمعیل کو بذریعہ اولاد کے برومند کرونگا اور اوسی بہت بڑہاونگا اور
اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور اوسے بڑی قوم بناونگا کتاب
پیدایش باب ۷ آیت ۲۰ اور حضرت موسیٰ کو خبر دی تہی کہ مین اون کے
لئے بنی اسرائیل اونکے بہائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی قایم کرونگا اور
اپنا کلام اوسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچہہ مین اوس سے فرماونگا وہ
اوسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکا جنہین وہ میرا نام لے کے
کہیگا نہ سنیگا تو مین اوسے مطالبہ کرونگا (موسیٰ کی پانچوین کتاب کی ۱۸
فصل آیت ۱۸ و ۱۹) اور حضرت یسعیاہ نے منادی کردائی تہی کہ دیکہو
ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور شاہزادے عدالت
سے حکمرانی کرینگے ۱۰ صحیفہ یسعیاہ باب ۳۲ آیت ۱ ۱۱ اور جناب
مسیح علیہ السلام سے منادی کرائی تہی ۱۱ کہ مین اپنے خدا سے درخواست
کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے

ساتھ رہے دیکھو مین خدا کے اوس موعود کو تم پر بھیجتا ہون یوحنا باب ۱۵- آیت ۲۰ یوحنا باب ۱۴- آیت ۲۶ یوحنا باب ۱۶- آیت ۱۳ یوحنا باب ۱۵- آیت ۲۶) واسطے اتمام حجت اور ترتیب دین کے عرب سے ملک مین جہان بڑے بڑے متعصب و شدید الکفر بستے تھے اور اپنی فصاحت اور بلاغت اور شجاعت کے نشہ مین چور رہتے اور کبھی کسی کے مطیع نہوئے تھے جناب ختم المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور اونہین عربون کو جو کسی سے زیر نہوئے تھے اور جنکے حق مین خود خداوند ذوالجلال نے الاعراب اشد کفرا و نفاقا فرمایا ہے باوصف اونکے جنگ وپیکار و اصرار پرستش لات وعزی وہبل کو بیکار کر کے مطیع و منقاد اور مقر نبوت اپنے رسول مختار کا کر دیا ہان یہہ سچ ہے کہ جسطرح ابتداء ہر نبی کی ہر جگہہ ہوئی وہ صورت ہمارے پیغمبر برحق کو پیش آئی اور کفار نا ہنجار نے جو کچھہ اونسے ہو سکا تحقیر جناب رسالتمآب مین اپنے سے اوٹھا نہین رکھی مگر وہ سب اونہین کو نصیب ہوئے غرضکہ جب ڈنکہ توحید کا بجا تو بڑے بڑے سرکش جیسی حضرت ابو بکر و عمر اپنے دیوتاؤن سے منحرف ہو کر لباس خدا پرستی سے ملبوس ہوئے اور یہی اکثر شرفا قریش نے جبکہ ہدایت جناب رسول خدا پر کان دیا اور یہہ بھی حضرت سے سنا کہ وہ نسل اونہین کے نشر مین اور دین ابراہیم کے احیا کے لیئے مامور ہین اور نسل اونہین کے دنیا کو چھوڑ رہین گے مگر اون کی ہدایت کے لئے کلام الہی اور اہلبیت باقی رہین گے اور ہمیشہ رہیگا اسلام بارہ خلیفہ تک غرضکہ کل وہ علوی اور قریشی ہونگے حضرت کی رسالت پر ایمان لائے اور انہون نے یقین کیا

کہ بعد رسول اللہ کے قرآن اور اہل بیت واسطے ہدایت تا قیام قیامت باقی
رہینگے اور بارہ خلیفہ علوی اور قریشی ہادی دین ہر وقت رہینگے
اور انہیں کے ساتھ دین اسلام اوسی طرح وابستہ رہیگا جیسا ابنائے
ذی حضرت ابراہیم سے عہد کیا تہا کہ جو عہد کیا جاتا ہے وہ تا قیام قیامت رہیگا لیکن ہادی دین [illegible]
کے سوا جو بڑے بڑے ناکین رکھتے تھے جیسے ابوجہل ابوسفیان ابن حرب
نے قبول وحدانیت حق ننگ سمجہے اور رسالت خاتم انبیا مین اپنی ہتک
عزت سمجہے اور اسقدر درپے آزار رسول مختار ہو گئے کہ قیام مکہ معظمہ
حضرت پر دشوار و ناگوار کر دیا تو حق تعالے نے ایک گروہ انصار کا عطا کیا
اور اپنے حبیب کو مکہ معظمہ کے چھوڑنے اور مدینہ منورہ کے جانے کا حکم
دیا ہم اسکے مقر ہین کہ اس حکم کے پہونچنے پر حضرات ابوبکر و عمر نے بڑی
سرگرمی کی اور جناب رسول اللہ کے ساتھ مدینے مین اپنی تجارت اور
سودا خریدتے تہے اور یہ شک نہین ہے کہ حضرت ابوبکر نے اپنے مال
سے جناب رسول خدا کی اعانت مین کچہ بہی فروگذاشت نہین کی اور یہہ
سچ ہے کہ اونہون نے اپنے بیٹہ پر بہی جناب رسول اللہ کو بٹہلا کر لایا
پہلے غار مین رسول خدا کے ساتھ اور پہر مدینہ کو بہی ساتھ آئے مگر
ساتھ ہی اوسکے ہم جیسا حق تعالے نے فرمایا اسکا یقین رکھتے ہین کہ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی مدد و ہمراہی سے مستغنی تھے
ملاحظہ فرمائیے سورہ توبہ مین قبل آیت غار کی وجہ سے آپ صدیق صاحب
کو نہایت افتخار دیتے ہین حق تعالے نے کہلا کہلی کہدیا کہ اگر وہ بہی ایک
ساتھ نہ دیتا تو کیا ہوتا بہرکیف جناب رسول اللہ کا نزول اجلال مدینہ ۵
منورہ مین ہوا اور وہ سارے اصحاب جو مکہ معظمہ مین رسول اللہ پر

ایمان لائے تھے حاضر ہوئے اور مہاجر کا خطاب اونہون نے پایا اور
مدینہ مین جو ایمان لائے اور متعہد ہوئے وہ خلعت انصار سے ممتاز
ہوئے اور جب باین ہمہ ہجرت و انتقال کفار مکہ در پیے آزار حضرت
رسول مختار ہوئے تو ایزد متعال نے اون اہل ضلال اور اون یہود و عنود
کے جو ہمیشہ شداد و نمرود بن رہے تھے استیصال اور قتال کا واسطہ
حفظ اپنے محبوب کے حکم دیا اور اقبال عدو مال عطا فرما کر جب اونہون
نے سر اونچا کیا خائب و خاسر کر دیا اور اون نابکارون کے ملک و دولت
و مال کو اہل اسلام پر مباح و حلال کیا اور بناء سلطنت جناب رسول
خدا کی قایم فرمائی اور اوسوقت سے کہ حق تعالے نے جناب رسول خدا
کو جنگ و جدال پر مامور و ملک گیری و خراج ستانی پر مامور و اعدائے
اسلام کو مقہور کیا تو علاوہ تبلیغ رسالت و احکام ہدایت و شرایع
معاشرت و حصول مدارج آخرت کے واسطے ذات قدسی صفات جناب
رسول کائنات سے انتظام لشکر و نظم و نسق مواطن مفتوحہ ضرور ہوا
اور اون معارک مین جو مہاجرین و انصار نے جان بازی و جان نثاری
کی حق تعالے اونکی سعی مشکور سے مسرور ہوا اور طریق جرنالی اور اسلوب
لڑائی مین اون جان بازون کی ہمت بڑہائی اور اعزاز دینے کے لیے
رسول خدا کو حکم دیا کہ مہاجرین و انصار سے مشورہ فرمائین پس اس
اعزاز و توقیر سے مہاجر و انصار کے بھی دل بڑہے اور جی توڑ توڑ کر جو
شایان جوانمردی و شجاعت تھا لڑے اور کفار غضب ایزد قہار
مین گرفتار ہونے لگے اور مسلمانون کو فتح پر فتح حاصل ہونے لگین اور
جو کچھ یہود و نصارا کی کتابون مین مرقوم تھا اوسکی تصدیق ہوگئی۔

یہانتک جو مین نے عرض کیا ممکن ہے کہ جناب والا کو بوجہ انکار صاحب تحفہ کے جو اونہون نے اپنے بیندرہوین کید مین کیا ہے اور ماد ماد کی آیت کو اوڑا دیا ہے اور اصل تشیعہ کا رجوع کرنا کتب محرفہ و منسوخہ پر مستبعد ٹھہرایا ہے ناگوار ہو تو خاکسار ملا فضان کو یاد دلاتا ہے ۔ کہ خود حضور نے صفحہ (۹) حصہ اوّل مین شہادت توریت کی و صفحہ ۱۱ مین شہادت انجیل کی پیش کی ہے اور جو فعل خود کیا ہے اوسکے فاعل ہونے مین ہمپر معترض نہین ہو سکتے سوا اسکے ملاحظہ فرما لیجئے کہ جناب مولوی عباس علی بن ناصر علی بن فضل اللہ فاروقی جاجموی نے اپنی کتاب صولتہ الضیغم اور اوسکے انتخاب مین جو چھپ کر مشتہر و منتشر ہو چکی ہے بابت آیت توریت جسکا مین نے تذکرہ کیا آغاز کتاب ہی سے اوسکے پانچ چار ورق کے بعد ماد ماد کے ذریعہ سے بارہ شہزادون کے پیدا ہونیکی جو حق تعالے نے خبر دی تھی صریحاً لکھا ہے = کہ حق تعالے نے اسمعیل کے سپوت محمد صلی اللہ و علیہ و آلہ وسلم کو نبی بنایا جسکی امت ایسی بڑھی کہ شمار سے افزون ہوئی پس بحکم وعدہ سابقہ کے بوسیلہ محمد صلی اللہ و علیہ الہ وسلم کے اسمعیل کو افزایش دی اور یہی اسم مبارک جناب رسالت مآب کے بابت لکھا ہے = ماد ماد اونکا نام ہے چنانچہ روضتہ الاحباب و معارج النبوت مین اور امامیہ اثنا عشریہ کی کتابون مین مسطور ہے اور پھر حاشیہ پر اسکو بھی بے کلہی نہین چھوڑا = مولانا عبد العزیز کے تحفہ اثنا عشریہ مین امامیہ فرقہ کے مجتہدون سے منقول ہے کہ پیغمبر صلی اللہ و علیہ آلہ وسلم کا نام توریت مین ماد ماد ہے اور یون ہی مولوی حکیم محمد حسن صاحب

صاحب امروہی سنے اپنی کتاب مولد شریف معروف آفتاب عالمتاب
کے صفحہ ۴۲ کے سطر ۹ مین نقل توریت کی کرکے خود یون لکھا ہے اور
بارہ سردارون سے ظاہر لفظ سے بارہ بیٹے اسمعیل کے مراد ہین
و اشارہ بارہ ائمہ کیطرف ہے جو حدیث الائمۃ من بعدی اثنا عشر مین
مقصود ہین اب آپکو اختیار ہے کہ شان اقدس جناب صاحب تحفہ
مین جو چاہین فرمائین اور بہی جن آیات توریت و انجیل کا اس گنہگار نے
حوالہ دیا وہ بہی صولتہ الضیغم سے مقابلہ اور توریت و انجیل مین دیکہکر
جب چاہئے مطمئن ہون۔ چونکہ سرکار کی عث و ضد سے یہہ بہی اندیشہ
ہے کہ آپ حدیث ائمہ اثنا عشر کے بابت کوئی رنگ لائین تو ہم نے
اپنی کتابون سے قطعًا اعراض کرکے آپ کے مانے و مسلمہ کتب
سے حدیث کو لیا ہے آپ کو شک ہو تو مولوی محمد وحید الدین خان صاحب
کی کتاب حق حد تحقیق مشرب سنی مطبوعہ ۱۲۹۴ ہجری کی فصل ۵ صفحہ
۵ ملاحظہ کرین کتاب مذکور ان دونون کو بکو ملیگی اور چونکہ وہ صاحب
اعتبار مین غالبًا اپنے کتاب کیطرح آپ بہی کتاب مذکور کا اعتبار
کرین و اگر کچہہ شبہہ ہو تو غایتہ الاوطار ترجمہ اردو در مختار کے باب
الامامت کے صفحہ ۲۴۹ سے کچہہ اطمینان آپ کو حاصل ہوگا اسواسطے
کہ اوس مین لکہا ہے کہ ہاشمیًا و علویًا و معصومًا کی شرط شیعون
نے لگائی ہے اور اگر اوس سے تشفی نہو اور طبیعت دقت پسند
ہو تو چشم ما روشن براہ مہربانی صحیح مسلم مین عامر بن ابی وقاص اور
تفسیر ثعلبی مین دیکہہ لیجئے کہ متن حدیث مین اور جمع بین الصحیحین مین اکثر
اور صحاح ستہ مین دو حدیثین تہوڑے سے اختلاف سے مرقوم

ہین اگر خیال تطویل نہوتا اور یہہ بھی یقین ہوتا کہ حضور میرے نقل کردینے کو بالمقابلہ معتبر سمجھینگے تو مین اوسکو بجنسہ لکھنے کی بھی زحمت اوٹھاتا اور اگر نام اون بارہ امام کے درکار ہون تو کفایۃ الاثر مین پہلے دیکھئے کہ بی بی عایشہ کا مقولہ اوسمین درج ہے کہ اونہون نے بارہ امام کے نام بھی بتلا دئے اور نہی صراط مستقیم مین جسکے مصنف فیروزآبادی صاحب قاموس ہین دیکھ لیجئے کہ تحریر ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ ہم نے ساق عرش پر نور سے لکہا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تاییدہ بعلی ہین نے اونکے ساتھ علی کے اور نصرت کی ہین نے اون کے ساتھ علی کے بعد اوسکے و بعد اون کے حسنؑ و حسینؑ اور بعد اوس کے دیکھا مین نے علی علی علی محمد محمد جعفر موسی حسن حجتہ پس کہا مین نے خداوندا یہہ لوگ کون ہین ندا آئی یہہ لوگ امام ہین بعد تمہارے اور بہترین ذریت تمہاری ہین اور یہی مین مطالب السؤل فی مناقب آل رسول کے صفحہ ۱۰ سے ۹ تک جو مطبع جعفری مین چہپی مرقوم ہے ملاحظہ کیجئے اور اسکے مصنف بھی علما ارشد ہورین مذہب حضرت سے ہین باین ہمہ اگر سرکار اون کتابون کے نشئہ ندہی کو بیکار قرار دین تو حضرت کے شاہ صاحب کے قول کے پیش کرتا ہون وہ رسالہ اصول حدیث مین فرماتے ہین بالفعل نسخہ صحیحہ روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اگر بہمرسد کہ خالی از الحاق و تحریف باشد بہتر از تصانیف ہمہ اینہاست ۱۱ اور روضۃ الاحباب مین بحوالہ جابر ابن عبد اللہ تحریر ہے کہ شنیدم از جابر ابن عبد اللہ انصاری کہ میگفت کہ چون ایزد تعالے نازل گردانید بر پیغمبر خدا این آیۃ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ

واطیعوالرسول واولی الامرمنکم گفتم یارسول اللہ می شناسیم خدا
ورسول او راپس کیست اصحاب امرکہ خدا اتباع ایشان را قرین
ساختہ ست بطاعت خود پس گفت رسول اللہ هم خلفای من بعدی
اولهم علی بن ابی طالب ثم الحسن ثم الحسین ثم علی ابن الحسین ثم
محمد ابن علی المعروف فی التورية بالباقر وستدرکہ یا جابر
فاذا لقیه فقرمن السلام ثم الصادق جعفر ابن محمد ثم موسی
ابن جعفر ثم علی ابن موسی ثم محمد بن علی ثم علی بن محمد ثم الحسن
بن علی ثم حجة الله فی ارضه ولقیته فی عباده محمد ابن الحسن
بن علی ذالک الذی یفتح الله عزوجل علی یدیه مشارق
الارض ومغاربها وذالک الذی لغیب عن شیعته واولیائه
غیبة لایثبت فیها علی القول بامامته الامن
امتحناء الله قلبه للایمان پس اس سے صاف
روشن تر اور کیا ہوسکتا ہے واگر گمان ہو کہ کسی شیعہ نے یہہ
روضتہ الاحباب مین بڑہا دیا ہے تو ایسے توہم کا علاج نہین ہما
کتاب سے جو آپ نشان دین ہم ہی اوسکے نسبت یون ہی کہا
جائی سخن آپ کو کیا رہ جاسے مگر مین کہتا ہون کہ اس حدیث سے ا
آپ انکار نہین کر سکتے اسواسطے کہ ایک ٹکرہ اس حدیث کا صفح
اظہار الہدی مین مولوی جہانگیر خان سے متعصب سنی نے لکہی
چل کر بندر ہو گی اب اندیشہ ہے کہ حضرت فرماینگے کہ جب جناب
رسول خدا نے اپنے کو رسول اللہ ظاہر کیا اوسوقت تو ثقلین او رباره
خلیفہ ہونے کے ذکر نہین کیا تہا بلکہ بعد عرصہ دراز شاید مدینہ مین کیا ہو

تو اسکا ثابت کرنا آپ کا کام ہے اسواسطے کہ یہہ ہو نہین سکتا کہ جو امر
بروز ازل میثاق انبیا مین داخل اور کتب حقہ مین شامل تہا اوسکو
جناب رسول خدا نہ فرماتے اور جب اسطور سے ہم آپکے شبہات
کا دفع دخل کر چکے تو پہر اپنا مطلب باقی ماندہ حاضر کرتے ہین ہرگاہ دیار
و امصار کے مواطن کثیرہ پر جناب رسول اللہ کو فتوح حاصل ہوی اور طرح
سلطنت کی بہی پڑ گئی تو جو صحابہ مین اولی العزم من چلے تھے اون کے
دماغون مین اختلال پیدا ہوا اون مین سے بڑے لایق و فایق حضرت
ابو بکر اور حضرت عمر تھے جنکو اپنے قابلیت انتظامی پر پورا وثوق تہا
چنانچہ اون دونون صاحبون نے پورا بند و بست کیا کہ اونپر جناب
رسول اللہ کا روز افزون اعتماد و اعتبار ہوتا ہے چنانچہ اسی غرض سے
اپنے صاحبزادیون کو جناب رسول اللہ کے نذر کیا اگر مین غلطی نہین
کرتا تو بجز بدہوون یا بیوقوفون کے کسی نے یہہ روا نہ رکہا ہوگا کہ اپنے
دختر شش سالہ صغیرہ کے لئے شوہر ڈہونڈہے مگر چونکہ حضرت
صدیق اکبر کو اسمین سلیقہ زیادہ تہا جیسا کہ اونہون نے بعد رسول
مختار اپنی بہن ام فروا کو بہی خوش آمد کے طور پر باعزت دی کے
غرض سے اشعث کو جو بعد بغاوت گرفتار ہو کر آیا تہا حوالہ کر دیا تہا
لہذا حضرت عائشہ کو جب وہ چہہ برس کی تہین رسول اللہ کے حضور مین
پیش کرنے کی عزت حاصل کی اور یون ہی حضرت عمر نے اپنی دختر بی بی
حفصہ کو مرتبہ ام المومنین کا دلوایا اور دونون صاحبون نے رتبہ اتصال
و قرابت رسول اللہ سے حاصل کیا اور تمام حاضرین و ناظرین کو پورا پورا
یقین اون کے او ر محبت کا جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ نظر آتا تھا حاصل ہوتا گیا ہمکو آپ کے ساتھ اسمین اتفاق ہے
کہ جناب رسول اللہ کو اپنے صحابہ کی دونون کے حال پر بخوبی آگاہی
تھی اور بخوبی معلوم تھا کہ اون صاحبون اور دیگر صحابہ سے کیا بروے
کار آوے گا اور ہم کیونکر کہہ سکتے ہین کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے افعال آیندہ سے واقف نہ تھے جبکہ ہم اور
آپ دونو زبان سے اسکے مقر ہین کہ جناب رسول خدا کو حق تعالے
نے آگاہ فرمایا تھا کہ اون جناب کی امت تہتر فرقہ مین بٹ جائی گی
اور جناب امام حسن اور جناب امام حسین علیہما السلام کی شہادت
کا کیا اسلوب ہوگا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اسباب گمراہی بہتر فرقون
اور اسباب شہادت شاہزادون کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو نہوا ہوتا اور جب ایسی آگاہی حاصل ہوگئی تھی تو ظاہر ہے
کہ کردار آیندہ اون صحابہ کے جو بعد رسول اللہ کے باقی رہے کیونکر
مخفی رہتے —

اس مقام پر ضرور آپ کو تعرض ہوگا جیسا آپ نے فرمایا ہے کہ جناب
رسول خدا نے جن سے اندیشہ گمراہ کرنے امت کا اور شہید کرنے
صاحبزادون کا تھا اونکا قلع وقمع کیون نہ فرمایا تو ہمارے معتقدات
اور خیال مین یہہ آپ کی صریح مزاحمت بیجا ہے اسواسطے کہ اگر آپ
حق تعالے اور اوس کے رسول برحق کو صاحب عدل وانصاف
جانتے ہین تو ضرور یقین کرین گے کہ جسطرح صرف اپنے علم پر حق تعالے
نے شداد وفرعون ومثل اون کے سرکشون کی پیدائیش کو نہ روک
دیا جناب رسول خدا اپنے علم پر اون بزرگون کو جو ہمراہ مین اپنے

اطاعت اور فدویت ثابت کرنے اور دوستی و محبت جتاتی تھی کیونکہ بے عزت کرتے یا تنفر ہوتے اور بدون ثبوت و شہادت خلاف عدالت اونکو اسلام سے خارج فرماتے ہان وہ امر اور ہوتا کہ حضرت خضر علیہ السلام کے ایسے اختیارات جناب رسول خدا کو حق تعالے نے دیئے ہوتے مگر وہ اختیار جو حضرت خضر عمل مین لائے اور بلا قصور لڑکے کو قتل کر ڈالا حضرت موسے و حضرت خضر کے آپس کی گفتگو سے ظاہر ہین جیسا کہ حضرت موسی نے حضرت خضر سے کہا قتلت نفس زکیہ بغیر نفس یعنی قتل کیا تو نے نفس پاکیزہ بدون قتل کرنے ایک نفس کے اور حضرت خضر نے بالآخر حضرت موسی کو یہہ کہکر مطلع کیا وما فعلتہ عن امری ذالک تاویل مالم تستطع علیہ صبرا اور نہین کیا مین نے اوسکو حکم اپنے سے یہہ ہے باطن اوس چیز کا کہ نہین طاقت رکھی تو نے اوپر اوسکے خبر کی اس طرح کے استفسار و جواب سے ظاہر ہے کہ خلاف حضرت موسی کے جو ظاہر پر حکم کرنے کے مجاز تھے حضرت خضر صرف اپنے علم پر حکم دینے پر قادر تھے خیر آپ کا شبہہ رفع ہو یا نہو اس مین ہمارا کچھہ اختیار نہین ہے مگر اب سُنئے کہ جس جس طرح بلند حوصلہ اور عالی دماغ ہیں اور مہاجرین حضرت صدیق و فاروق کا اعزاز و وقار اقران و امثال کو نظر پڑا گیا اوس اوسطرح اونہون نے اور بھی کوشش کی کہ جو اون کے دماغون اور دلون مین حب جاہ اور خیال سلطنت ہے وہ کسیطرح کسی پر ظاہر نہو اور چونکہ وہ نہایت کوہ حلم اور استقلال تھے اسواسطے اونہون نے اپنے خیال کو ایسے صدف حفاظت مین رکہا کہ صرف

وہ بہی جانتے تھے اور ممکن نہین ہے کہ حضرت صدیق حضرت فاروق
کے راز کو یا حضرت فاروق کے اصرار پر صدیق صاحب کو خبر رہی ہو
اور جناب علی مرتضی علیہ السلام کے ساتھہ نوازش و اکرام جناب
رسول خدا کے ہوتے تھے تو وہ دیکھتے و اون کے نظرون مین معمولی
تھے اور ہوا ہے چاہین اسواسطے کہ باپ کی نوازش بیٹے پر بہائی کی مراعات
بہائی سے جو ہوتے ہین وہ ظاہر ہین کہ لوگون کی زبانون پر کمتر آسکے
ہین مگر اغیار سے جو برتاو ہوتے ہین اونپر ہر ایک کی نظر پڑی ہے
تو بہی اون دو نون بلند حوصلہ صاحبون کا دل آن مراتب اور اعزاز
اور قرابت قریبہ رسول اللہؐ سے جو جناب امیر المومنین علیہ السلام
کو حاصل تھے کہٹکتا رہا چنانچہ بعد انتقال رسول اللہ فوراً ہی حضرت
عمر نے اپنے خیال کا اظہار حضرت صدیق پر کیا اور اونکو امادہ کیا کہ
بناء سلطنت جمہوری کی ڈالین تا لوگ ہمکو خودغرض نہ جانین اور
بلا توقف سلجتے و بدون انتظار تجہیز و تکفین رسول مختار سریر سلطنت
پر جلوس فرمائین چنانچہ اپنے خیالات انتظامی مین وہ کامیاب ہوے
اور ایسی عملیت اور مستعدی عمل مین لائے کہ بجز خاص خاص کے
کسی کو مہلت اپنے ایمان کے سمجہنے کی نرہی اور اسکو بہول گئے
کہ اقرار وحدانیت الٰہی اور رسالت خاتم المرسلینؐ کے ساتھہ اسکے
بہی مقرر ہو چکے ہین کہ بعد رسول خدا کے بارہ آئمہ ہون گے
بعد وقوع واقعہ مسند آرائی جب لوگون کے ہوش درست ہوے
اور خیالات ایک سو ہوئے تو اون خاص ایماندارون نے
اون جلد بازون کو سوتے سے جگایا کہ یارو یہہ کیا غضب دیا یا دنیا

دنیا کے میسحیے عقبی کو کھویا تو جیسا دنیا دارون کا دستور ہے لیپ پوت کرنے لگے بہت سے گوشت ہماں ہوئے مگر تیر از کمان رفتہ تھا ادھر توت کا غلبہ تھا انعام و اکرام کے لیئے دروازہ بیت المال کا کھلا ہوا تھا عقبی کے خیال پر دنیا نے غلبہ کیا اور جناب رسول خدا کا کہا سچ ہوا کہ میری امت تہتر فرقون مین تقسیم ہوگئی چنانچہ رسول خدا کی آنکھ بند ہوتے ہی اوسکی بنا پڑ گئی جناب امیر المومنین امام المتقین علی ابن ابی طالب کو جو کرنا تھا وہ اتنا ہی تھا کہ اپنے استحقاق قائمقامی وجانشینی جناب رسول خدا کو ظاہر کرتے سو آپ نے ظاہر کردیا اور آپ اسکا انکار نہین کرتے مگر اوسپر اصرار و جنگ دیبیکار سو وہ دنیا سے تعلق تھا ہدایت ورہنمای کے لیئے ہرگز درکار نہ تھا اور وہ حقیقت حال وہاں کار امت سے پورے واقف کار تھے اور جانتے تھے کہ جو کچھ بر روی کار آیا وہ نبا رشہادت جناب حسنین علیہما السلام اور خود اون حضرت کا ہے اور سلطان وقت سے مقابلہ ومقاتلہ بلا حصول سامان حرب وضرب امکان سے باہر اور وہ سب بادشاہ وقت کے اختیار مین ہے لہذا دنیا کے لیئے لڑنا حصہ صفہای روزگار کا ہے ترک مجادلت اور صبر کو موافق ہدایت رسول کے اپنا شعار کیا پھر کیا تھا یارون کے پوبارے تھے۔

حقیقت مین تو یون آپ کے اوس مذہب کی بنیاد ہوئی ہے کہ جسکے آپ طرفدار ہین اور آپ اون صاحبون کی شان مین اون آیات کو گردانتے ہین جو ایمان لاکر دنیا کے لیئے منحرف ہوگئے اور جب کوئی سچا چھپا سنا تاہی تو آپ بلا لحاظ اسکے کہ آدمیون سے جانور

مسلمانون سے کافر مومنین سے فاسق سترفاسے ارزال صابرون
سے جابر شمار مین زیادہ ہین اپنی کثرت و تعداد پر آپ ناز فرماتے ہین
اور طرح طرح کی تاویل رکیک پیش کرتے ہین اور اپنے کو ایمانی اور
ثابت کرنے کے لیئے اون سارے فضایل کو جو جناب امیر المومنین علی
ابن ابیطالب علیہ السلام کو واسطے جانشینی ظاہری اور باطنی جناب
رسول خدا کے حاصل تھی مٹاتے یا ضعیف کرتے ہین کبھی فرماتے
ہین کہ جناب رسول خدا نے جو جناب امیر علیہ السلام کو اپنا وصی فرمایا
تھا تو اپنے ذاتی معاملات ادائی قرض وغیرہ کے لیئے وصی کیا تھا
جب اوپر گرفت ہوتی ہے کہ حضرت رسول خدا کے پاس مال ہی
کیا تھا تو آپ لکھتے ہین کہ سنو جی پیغمبری اور ہدایت مین وصیت و
وصی یعنی جو رسول خدا نے کسی کو وصی نہین کیا نہ خلیفہ ٹھرایا جب کہ پہ
اعتراض ہوتا ہے تو یہہ فرماکے آپ ٹال دیتے ہین کہ صاحبو حضرت
صدیق کو جناب رسول خدا نے نماز پڑہانے کا اپنی حالت حیات
مین ارشاد کیا تھا جب آپ سے گذارش ہوتا ہے کہ بندہ نواز
آپ کے اعتقاد کے بموجب تو فاسق کے پیچھے بھی نماز جایز ہے اور
آپ خود ہی فرماتے ہین کہ جناب رسول اللہ نے چہارشنبہ سے
دوشنبہ تک نماز پڑہانے کی اجازت دی تھی (صفحہ ۲ آہم تحفہ اثناعشری)
اور حضرت کی وفات دوشنبہ کو ہوئی اور سہ شنبہ یا بدھ کی رات
کو دفن ہوئے (نہایۃ الاوطار ترجمہ درمختار صفحہ ۸۴۲ کتاب الصلوۃ)
اور خود آپ اسکے قایل ہین کہ جناب رسول خدا نے اورون کو بھی
پیش نماز مقرر فرمایا تھا چنانچہ جنگ تبوک پر جب جناب رسول خدا

تشریف لیگئے تو باوجود موجود رہنے جناب امیر علیہ السلام کے ام
کلثوم کو اجازہ پیش نمازی دیا تھا صفحہ (۳۳۳ تحفہ اثنا عشری) پھر حضرت
ابوبکر کے پیش نمازی کی اجازت کے ساتھ تاریخ وفات رسول اللہ
پوچھی جاتی ہے تو ہکا بکا ہوکر رہ جاتے ہیں اور نہیں بتلا سکتے کہ کیا جس روز
اجازت نماز کی ملی اوسی روز جناب رسول خداؐ نے انتقال فرمایا اور
اگر پیش نماز مقرر کرنا سند جانشینی وخلافت ہے تو پھر بھی شقیفہ میں
انتخاب جانشینی کے لیئے کیا ضرورت تھی تو یہہ جواب باصواب ہے
کہ خلیفہ مقرر کرنا باختیار خلق اللہ اور امت کے ہی صفحہ ۲۷۲ تحفہ اثنا عشری
نہیں ایسا بھی ہوا ہے کہ حق تعالے خلیفہ مقرر کرے یہہ تو جبلی انسان
ہے کہ اپنے لیئے رئیس مقرر کر لیتا ہے جب کہا جاتا ہے کہ اچھا صاحب
ہمکو اسی کا ثبوت دے دیجئے کہ انسان اپنے اوپر آپ سردار اور
بادشاہ مقرر کر لیتے ہیں تو آئین بائین شائین آپ کرتے ہین اور یہہ
کہدیتے ہیں کہ خدا اگر خلیفہ مقرر کردے تو بہت نقصان ہوں لہذا امت
ہی اپنے مصالح کے موافق خلیفہ کرنے پر مقتدر ہے (صفحہ ۲۶۲ تحفہ
اثنا عشری) چنانچہ مشکواۃ میں لکھا ہے کہ حذیفہ کے پوچھنے پر رسول خداؐ
نے فرمایا تھا کہ اگر میں جانشین اپنا مقرر کردوں اور تم اوسکی نافرمانی
کرو تو معذب ہوگے (صفحہ ۲۶۱ تحفہ اثنا عشری) لہذا رسول خداؐ نے
جانشین مقرر نفرمایا اور امت کے ہاتھ میں چھوڑ دیا جو عرض کیا جاتا
ہے کہ بندہ نواز یہہ بھی تو آپ فرماتے ہیں کہ حق تعالے مردمان
عصر کے دل میں ڈال دیتا ہے کہ کسکو خلیفہ مقرر کریں (صفحہ ۲۶۲ عقیدہ
چہارم تحفہ اثنا عشری) پھر خدا سب پر وحی تو نازل کرتا نہیں دل میں

ڈال دنیا ہے اوسکا حکم ہے اور جب اوسنے دل مین خلق اللہ کے کسی کا خلیفہ کرنا ڈال دیا اور مخلوق نے اوسکی اطاعت نہ کی اور بقول آپ کے عدم متابعت مین اندیشہ عذاب نہین ہے تو پھر خلیفہ ہونا نہونا برابر ہے تو اسکا جواب ہی نہین اور ہے تو یہہ کہ جاؤ بھی حضرت علی بھی تو پیروی شیخین کی کرتے رہے اور خود بھی اس دعوی باطل کے ساتھہ جناب امیر علیہ السلام کے قول کو بھی نہج البلاغت سے باور کر کے سند لائے ہین اور ہمارے گلے مین اوس قول کی پھہ لکھکر پھانسی ڈالتے ہین کہ ائمہ علیہم السلام کو نہ عصمت تھی نہ افضلیت نہ منصوصیت خلافت تو خیر اوس پھندے کا تو جو حال ہوگا وہ واہمہ و خیال ہوگا مگر چونکہ اوس ارشاد کو ارشاد جناب مستطاب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کا آپ کے علما نے مان لیا ہے اور صفحہ ۲۰۸ کتاب ھدایات الرشید الی افحام العنید مین مولوی خلیل احمد نے نقل کیا ہے لہذا ہم پیش کرتے ہین وھو ھذا لما ارادہ الناس علی البیعۃ بعد قتل عثمان قال دعونی والتمسوا غیری الخ الخ یعنی بعد قتل عثمان کے لوگون نے آپ کی بیعت کا ارادہ کیا کہا مجھکو چھوڑ دو اور میرے سوا کسی دوسرے کو تلاش کرو کیونکہ ہم ایسے امر کیطرف متوجہ ہونے والے ہین جس کے لئے مختلف طریقے اور رنگا رنگ ہین کہ نہ دل اوسکے پھرتے ہین اور نہ عقلین اوسکے لیئے ثابت قدم رہتی ہین اور دنیا تاریک ہوگئی اور صاف راستہ نا آشنا ہوگیا اور جانو اگر مین تمہاری درخواست قبول کرونگا تو تم کو موافق اپنے علم کے لے چلونگا اور نہ کسی قایل کے قول اور عاتب کے عتاب کیطرف کان نہ رکہونگا اور اگر تم مجھکو چھوڑ دوگے تو مین تم مین کا ایک جیسا ہون

اور شاید مین زیادہ مطیع ہون جسکو تم امیر بناؤ مین اس سے کہ تمہارا امیر ہون یہہ بہتر ہے کہ وزیر ہون۔

اگر عقل ہو اور فہم ہو تو اس کلام معجز نظام سے جو بے پردہ اور صاف صاف تہا بخوبی مثل آئینہ کہلا گئے دے گا کہ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب صلواۃ اللہ وسلامہ نے فرمایا کہ عہد خلافت اصحاب ثلاثہ مین ایسے طریقہ مختلف رواج پاگئے اور شریعت رسول مجتبی پر پردہ پڑچکا ہے اور اندھیر مچگیا ہے کہ اور راستہ جو صاف تہا وہ میل و کدورت سے آپ کو بہانا نہین جاتا اگر مین خلیفہ ہوا تو مین کسی ایک کی تم سے جو مقلد خلفاء ثلاثہ سے ہو چکے ہون نسنونگا اور جو اصلی شریعت ہے اوسپر چلاونگا مگر خیر اسی مین ہے کہ کسی اور اندھے اور گمراہ کو اپنا خلیفہ بناؤ تو اوس سے امارت چلتی رہیگی اور مجہے پروا نہوگی مظلمہ اوس کے سر رہیگا خیر اسکا مضایقہ نہین کہ وزیر بنا رہونگا یہہ بیان واضح اسکا مؤید ہے کہ جناب امیر المومنین اوس تاریک اور نا آشنا راستہ مین آنکہین و روشنی علم رکہکر تقلید خلفاء ثلاثہ کی کرتے اور باین ہمہ ادعا کہ اگر مین خلیفہ ہوا تو پہر اصلی راستہ پر چلاونگا آپ بہٹکتے تہے نعوذ باللہ لیکن اگر یہہ خیال محال ہیرا مون خاطر عاطر ہو کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنے خلافت مین خلاف دستور العمل خلفاء ثلاثہ کیون عمل نہ کیا سوا سکے ہم قایل نہین کہ احکام عبادت یا عدالت مین جناب امیر علیہ السلام تقلید کسی کی کرتے تہے مگر امور معاشرت مین سو اوسکے بابت عمر بن عبد العزیز خلیفہ ششم مروانیہ کا حال جو آیندہ عرض کرونگا پڑہیے گا تو معلوم ہوگا کہ ہرگاہ وہ صرف سب و تبرا کے موقوف کرنے مین جو جناب امیر علیہ السلام

پر رایج تھا اپنی رعیت سے موقوف کرنے مین بلوہ ہونے سے ڈرتا تھا
تو جناب امیر علیہ السلام بگڑی ہوئی راہ کو جلدی سے کیونکر سدہار دیتے
اور یہہ تو ظاہر ہے کہ تقلید اور پیروی جاہل مسئلہ عالم کی کیا کرتے ہین
چنانچہ جب علم وفضل کی بحث ہوتی ہے تو آپ خود ہی لکھتے ہین کہ خلیفہ
کیلئے ضرور نہین کہ امام عند اللہ افضل جمیع اہل عصر سے ہو (عقیدہ
پنجم ۲۸۲ تحفہ اثنا عشری) اور علم وفضل مین اعلیٰ ہونا جناب امیر علیہ السلام
کا محتاج ثبوت نہین ہے اور فضیلت علم وفضل خلفاء راشدین کے
ثابت کرنے کے آپ مدعی نہین تو پھر جاہل کی تقلید فاضل سے کیونکر
متوقع ہے اور یہہ فرمانا آپ کا جو آپ صاحبون سے افعال نماز وروزہ
و عبادات اور معاشرت خلق اللہ مین سرزد ہوتے ہین وہ بجنسہ
ویسے ہین جیسے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے
ستھے صرف دل خوش کرنا ہے اور جاہو جہان تک آپ اپنے قول
کے اپنے علما سے سند پہونچا ئین وہ سب جھوٹھ اور بے اصل اور بناوٹ
ہے اسواسطے کہ اگر آپ نہین تو تمام دنیا اسکو قبول کریگی کہ اگر ایک
گھڑی مین جو شربت قند سے لبالب ہو ایک حنظل کا عرق ڈال دیا
جاوے تو وہ شربت برباد ہو جاویگا اور کوئی اوسکو شربت سمجھکر
استعمال نفرماوے گا یون ہی جو شخص ایک مرتبہ متہم بکذب ہوگا اوسکی تمام
بات ساقط الاعتبار ہو نگی اور جبکہ تمام عقلا کو یہہ باور ہے تو مشتے از نمونہ
جھوٹھ کو ملاحظہ فرمائی کہ آپ کے تفضیل اولا ناخلفی طرف داری مین شمع
لسان آپ گل رہے ہین فرماتے ہین کہ حدیث منزلت تو ہماری لائی
ہوئی ہے اور ہم نے بمقابلہ نواصب کے اسواسطے پیش کی ہے

کہ ہم نواصب کو یہہ کہکر کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر علیہ السلام کے حق
مین یہہ فرمایا تہا کہ ہماری مقام مین تم مثل ہارون کے جو مقام موسیٰ مین ر
ہتے رہنے کو راضی نہین ہو خاموش کیا ہے تا اونکو بعد حضرت عثمان کے
حضرت علی کی خلافت مین کلام نہو (صفحہ ۳۴۳ تحفہ اثنا عشری) کیا خوب
شاہ صاحب کی خوش فکری اور عالی ظرفی اور سچائی کی یہہ تحریر ہے
جس سے صریح قول فردوسی کا جو بحق رستم ہے ٹہیک رہا ہے شعر منش
کردہ ام رستم داستان * وگر نہ یلے بود در سیستان * یعنی اے
حضرت واقعی حضرت علی کو ہمارے دوستان خارجی تو مطلق لایق خلافت
ہے نہ جانتے تہے اور تمہارے ثابت کے تو وہ اس لایق نہ ٹہرے
تہے کہ بعد عثمان صاحب کے بہی اونہین لیاقت و قابلیت خلافت
کی تہی مگر ہمارے ہی ذہانت اور فطانت تہی کہ ایک حدیث ہمنے گڑہ دی
مگر وہی حدیث جو تم ہمارے مقابلہ مین لاؤ تو پہر مجروح اور مقدوح اور
موضوع ہے اور چاہو اوس سے خارجی چپ ہون مگر ہم شوخ طبع بہلا
کب مانتے ہین اسواسطے کہ گو حضرت علی کو نسوان اور بچون پر وصی
کرکے رسول خدا لڑائی پر چل کہڑے ہوئے اور حضرت علی کو بہلا گئے
مگر نہ تو اونکو مدینہ کا کوتوال کر گئے نہ نماز پڑہانے کی اجازت دی گئے
بلکہ مجبور کر گئے کہ ابن ام مکتوم کے پیچہے نماز پڑہین اور محمد بن سلمہ کی
اطاعت کرین لیکن افسوس ہے کہ اس بناوٹ سے شاہ صاحب
کو ذرا بہی تامل نہوا کہ خارجی یہہ سنکر تو خوب ہی قہقہے لگائینگے کہ واہ
واہ واہ جسکو نہ سلیقہ کوتوالی ہو نہ نماز پڑہانے کی قابلیست بہلا وہ
خلافت ہی کیا کریگا اور نہ اس سے ڈرے کہ جو ہم اس حدیث کے ساتہ

ابن ام مکتوم کی پیشنمازی کا مذکور کرتے ہین تو فرقہ نافہم شیعہ جو بات بات پر الجھنے کا نشہ ن مین گھسیٹتا ہے لیکار ڈالیگا کہ جیسا ابن ام مکتوم کو اپنی غیر حاضری اور جناب امیر علیہ السلام کی موجودگی مین پیشنماز کردیا تھا ویسا ہی اپنی معذوری اور غیر معذوری جناب امیر علیہ السلام مین حضرت ابو بکر صدیق کو پیشنمازی کی اجازت دی تو اون صاحب کی پیشنمازی خلافت کے لئے کیونکر حجت ہوئی صاحب تحفہ کیا سارے آپ کے علما اور ربانی مذہب تو اسی کے مدعی ہین کہ کسی کو بھی اپنا جانشین جناب رسول خدا نے مقرر نہین فرمایا بلکہ حذیفہ کے پوچھنے پر کہدیا کہ اگر مین کسی کو خلیفہ نامزد کردون اور اوسکی تم عدم متابعت کرو تو گنہگار ہوگے پر آخر کسی کو نامزد نہین کیا بلکہ یہ حدیث آپ بڑے شد و مد سے مانتے ہین کہ رسول خدا نے فرمایا کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین پس جس کسی کی پیروی کروگے تو ہدایت پاؤگے پس اسی حدیث کے بموجب چاہو صحابیون کی کچھ بھی آخر کو کیفیت متغیر ہوئی ہو سب کے استحقاق خلافت کے لئے ثابت ہوگئے مگر اوس قول کے یہ صریح خلاف کیونکر کہدیا کہ ہر ا حضرت ابو بکر کے حق مین رسول خدا نے یہ فرمایا تھا لا ینبغی لقوم امام غیرہ نہین لایق کوئی قوم مین سوا اوسکے (یعنی ابو بکر کے) اور اسپر بھی قناعت نکر کے ایک دوسری حدیث بھی جڑ دی کہ اقتدو بالذین من بعدی ابی بکر و عمر پیشوا بناؤ دین مین پیچھے میرے ابو بکر و عمر کو (دیکھہ لیجے صفحہ ۳۷ اظہار الحق مطبوعہ مطبع گلشن پنجاب آگرہ سید غلام حسین) اس دروغ بیانی اور جھوٹ حدیث بنانے

اور بلانے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا پس ایسی تنا لین ہم بہت سی رکہتے ہین الا تطویل کلام وخامہ فرسائی بیکار جانتے ہین اور اسی پر اکتفا کرتے ہین کہ آپ جن کے پیرو ہین اور جنکو علوم مین کامل اور فقہ مین افضل سمجھتے ہین اونکی تلمذ کو ہمارے ہی آیمہ سے آپ حضرات افتخار دیتے ہین چنانچہ صاحب شوکت عمریہ نے لکہا ہی کہ ابو حنیفہ و مالک نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اخذ علم کیا اور شافعی شاگرد مالک و احمد بن حنبل شاگرد شافعی کے تھے اور نیز ابو حنیفہ حضرت امام محمد باقر و زید شہید سے تلمذ رکھتے تھے اور مولف اظہار الہدی بھی کہتا ہے کہ اکثر علماء اہل سنت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے شاگرد ہین (صفحہ ۸۰ کتاب مذکور) مگر بایں ہمہ بھر بھولے بھٹکے نہ اونکے قول کا آپ کے اقوال مین دخل ہے نہ اون کے فعل کا آپ کے افعال مین شمول ہے مگر سارے آپ کے مذہب کا دار و مدار اون کے قول پر ہے جو صرف افعال ظاہری جناب رسول خدا کے ناظر تھے اور حقیقت ہر فعل کے جانتے اور سمجھنے سے معطل و قاصر پس بمضمون اسے مثل انچہ مردم می کند بوزینہ نیز صرف نقال افعال تھے غور تو فرمائیے کہ اوس حدیث کی کہ حضرت نے کہ جس صحابی کی تم پیروی کروگے ہدایت پاؤگے کیسی خرابی ڈال دی کہ آپ جناب رسول خدا کے اس ارشاد کو بھول گئے ہم شہر علم ہین اور علی اوس کے دروازہ ہین خیر ایک طرف یہہ تو دنیا بھر مین مشہور ہے اہل البیت ابصر بما فی البیت گھر کے آدمی واقف ہوتے ہین اغیار سے پس حضرت علی رسول خدا کے گھر کے آدمیون مین تو شمار

ہین ایسی صورت مین اونسے بہتر علم رسول اللہ کون رکھتا مگر اونھین حضرت علی کے حق مین کیا کچھ آپ نہین کہتے اور پھر دم محبت بھی بھرے جاتے ہین میرے اس قدر بیان کرنے سے یہہ ظاہر ہوگیا کہ آپ کے خلفاء راشدین اور اونکے تابعین نے امامت کے ساتھہ اقرار رسالت کا کیا تھا اور آخر کو خود خلیفہ بنکر امامت سے جو داخل ایمان تھا انحراف کیا تو ایمان لانے کے بعد جو ایمان توڑ دیتا ہے اونھین وہ شامل ہوگئے اور اونھین کے ساتھہ اونکے تابعین بھی ہوگئے ہان خوب یاد آیا کہ بارہ امام کے بنانے مین بھی آپکے اساتذہ نہین چوکے حقیقت مین اونھون نے بارہ امامون کو خیر سے خوب تصنیف کیا ہے اور اونکا مرقع نہایت ہی زیب و زینت سے آراستہ کیا ہے ابوبکر عمر عثمان علی معاویہ یزید عبدالملک عمر عبدالعزیز چار بیٹے عمر ابن عبدالعزیز اور اون بارہ مین سے جنکی شان مین جناب رسول خدا نے فرمایا تھا کہ بارہ امام سے اسلام تازہ رہیگا پہلے چار کو ایک حدیث بناکی معزز و مکرم فرمایا اور خلفاء عادل مین داخل کیا اور آٹھہ کو سلطان و امراء جور مین گن دیا پھر بھی جو بارہ ٹوٹے ہوئے امیر ٹھہرائے تو خلیفہ پنجم حضرت امام حسن علیہ السلام کا اونھین داخل کرنا بھول گئے حالانکہ اونھین حضرت کے جوتیون کے صدقے سے معاویہ کی بگڑی بنائی جاتی ہے اور خلاف شاہ عبدالعزیز کے اوس کو بھی صاحب رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ مین شمار کرنے کی جرأت کی جاتی ہے اور اوسکی صدق بیانی کی یہہ تعریف ہوتی ہے کہ مولف اظہار الحق نے بڑے راست گفتار اور پکے دیندار بن کے صفحہ ۷۱ و ۲ پر

لکھا ہے کہ سنہ ۵۶ ہجری میں معاویہ رضی مدینہ میں تشریف لائے اور یزید کی
کی بیعت کے طلبگار ہوئے اور تمام حضار نے بہ اجبار یزید کے بیعت
کی مگر عبدالرحمان بن ابو بکر و امام حسین سبط پیغمبر عبداللہ ابن عمر عبداللہ
ابن عباس و عبداللہ ابن زبیر نے انکار کیا تو یزید کے باوا خاموش
ہو رہے مگر یہ اوسے کہا کہ " ای صاحبزادگان والا تبار جب دم میں
خطبہ پڑھوں تم میں سے میرے کلام کو کوئی قطع نکرے ورنہ اہل شام
تمکو قتل کر ڈالیں گے جب شامیوں نے جو ہمراہ حضرت امیر کے تھے
حال بیعت پانچوں بزرگون کا حضرت معاویہ سے دریافت کیا آپ
نے مصلحتاً فرمایا کہ عبداللہ ابن عمر و عبداللہ ابن زبیر و عبداللہ ابن
عباس نے خلوت میں یزید کی بیعت کی اور امام حسین نے وعدہ کیا ہے
کہ جس وقت عبدالرحمن ابن ابی بکر بیعت کریں گے ہم بھی بیعت کریں
گے " افسوس کہ معاویہ کے ایسے صریح جھوٹ کو مصلحتاً کہکر آپ ممدوح
اور مستحسن ٹھہرائیں اور وعید حق تعالے سے اوسکو بچائیں اور ہمکو
سمجھائیں کہ ہم بھی معاویہ اور اوس طرح کے اوروں کو سچا جانیں
اور رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے ٹولی سے خارج ہونے دیں اور حضرت
ابو بکر کی بیعت کو جو منجانب صحابہ دیگر عمل میں آئے بلا اعتبار ٹھہرائیں
اور جب اون کی جبر و سختی کے الزام کو ہم باصرار ثابت کریں تو ہم کو
حضرت سلیمان کی فوج اور چیونٹی کا قصہ قرآن مجید سے سنا کر
بہلائیں کہ ہمارے پیغمبر کی صحبت میں جو افضل پیغمبران تھے صحابہ
کیا رہے اور یار و غار و رفیق و غمگسار رہنے اونمیں بھلا خباثت
و شرارت و شیطنیت کے آثار کہاں رہے ہوں گے اور اون میں

کیونکر ممکن ہے کہ دختر و داماد و نواسہ ہای پیغمبر جو تیم و پلیس ہمگئے سے تھے
انزار و دیگر رنجیدہ کرتے (صفحہ ۳۰۲ و ۳۰۴ تحفہ اثنا عشری) غور تو کیجئے کہ کیسی یہ تقریر حیرت
خیز ہے کہ اگر حضرت ابوبکر و عمر و عثمان بہ صحبت سید الانبیا ایسی کہ باطنیات و شرارت و شیطنت سے
پاک و بیباک ہو گئے تھے تو حضرت معاویہ میں او نہیں اثنو رکی کدورت و کسر کیون باقی رہی ہے
اور اگر ایک میں جبر سے بیعت لینے کی عادت باقی تھی اور جو بعض بو لنے کی غربت
تو تین سے و تینون کی تابعین سے کیونکر منفک ہو گئے۔
غرضکہ جناب والا کے مذہب کی بنا کو اگر غور سے دیکھئے تو بجز اسکے
کچھ نہین ہے کہ بعد جناب رسول خدا کے حضرت عمر نے یہ حرفت کی کہ
خلیفہ بنانا امت کا کام ہے اور اس تدبیر مین وہ کامیاب ہوئے اور
چونکہ خود خلیفہ بنا او سوقت خلاف مصلحت تھا لہذا بگڑی نیابت رسول اللہ
کی حضرت ابوبکر کے سر بند ہوا دی اور چونکہ بہت سے صحابہ چار و ناچار
اون کے شریک ہو گئے اسلئے آپ کو اون سب کی طرفداری لازم
آئی ہے اور اونکے حق پر ٹھہرانے کے لیے ساری باتین بنائی جاتی ہین
کبھی دلایل عقلی سے جو محض بے عقلی کے ہین اون کے فضایل گانٹھی جاتی
ہین کبھی توریت و انجیل سے مناقب بگھارے جاتے ہین کبھی آیات
قرانی لائے جاتے ہین جنسے مطلق کشود کار نہین ہوتا پھر احادیث بنوی
لا کر من سمجھوتا کیا جاتا ہے پھر جب آیات و احادیث سے فضایل اونکے
چھوٹ جاتے ہین تو کفر و نفاق او رملنے دھویا جاتا ہے اور جب وہ بھی
کسی قسم کے صابون سے نہین دھوتا تو آخر کو تو ٹر و نسیر ہوتا ہے
کہ وہ خلیفہ بر حق تھے اونکا دین پسندیدہ الٰہی تھا اور سورہ نور سے
آیہ استخلاف لائی جاتی ہے اور اوسپر اصرار کیا جاتا ہے اور نہج البلاغت

سے اوسکی تصدیق کے لئے شہادت مہیا کی جاتی ہے جیسا کہ صاحب تحفہ نے صفحہ ۲۸۹ پر جہان تک بن پڑا رنگا اور زور زرا سیر دیا ہے کہ ایہ استخلاف اونہین کے لئے محدود اور محصور ہے جو بزرگ بوقت نزول سورہ نور ایمان سے معمور تھے اوُن کی خلافت بھی حقہ و راشدہ تیس سال تھی اور وہ پندرہوین جمادی الاول کو بموجب فرمان واجب الاذعان جناب رسول خدا الخلافت بعدی ثلثون سنۃ تمام ہو گئی اور بعد اوس کے جو حدیث مذکورہ کے راوی سعید بن جمہان سے کسی نے پوچھا کہ صاحب مروانے بھی تو اپنے کو خلیفہ کہتے ہین تو سعید نے نہایت ہی سعادت کی راہ سے فرمایا کذب بنو الزرقا انما ھم ملوک من شر الملوک یعنی جھوٹھ کہا بنو الزرقا یعنی بنو امیہ سوا اس کے کہ بادشاہ ہین اور وہ بھی بدترین بادشاہ اور اوسکی توثیق کیلئے دوسری حدیث ابو بکر بزاز کی دوکان سے جسے آپ عمدہ محدثین سے مانتے ہین خرید لائے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول دینکم ھذا نبوۃ ورحمۃ ثم یکون خلافۃ ورحمۃ ثم یکون ملکا وجبرمۃ جب اسیر بھی سند دے ہولی کہ حضرات اس حدیث سے تو وہ ساری ضروریات جو خلیفہ بنانے کے لیئے آپ نے بنائی ہین جناب رسول خدا کے انتقال سے پانچوین جمادی الاول سنہ ۴۱ھ تک مقید و محدود ہو جاتے ہین تو پھر یہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو کیا سوجھی جو یزید پر خیرہ دوڑے اور بدترین سلطنت لینے کی فکر مین مقتول و مذبوح ہوئے اور وہ ساری ضروریات جو خلیفہ ہونے کی چار یار نا مد اسکی لیئے

تعین ہنوز موجود ہین تو نہایت عمدہ جواب ہے کہ صاحبوننے ۳۰ سال
بقیہ زمانہ نبوت تہا اور بعد اوسکے کیا خلافت رہی نہین مگر جیسا ان
واقف رازِ آن ساری حدیثون کو ساختہ اور یاران ومساز کی گڑہی
ہوئی ایک دم مین باور کرتے ہین چنانچہ مین اسکو بہی ثابت کرتا ہون
کہ جبتک زمانہ حضرت خلفاء ثلاثہ کا رہا اوسوقت تک اونہین نیا جاری
جناب امیر کے خلافت تک محدود کرکے تیس ۳۰ سال کا زمانہ بقیہ نبوت
ٹہرایا اور خدا ترسی کرکے معاویہ کو باغی وخاطی ٹہرایا مگر جب اونسے
در انعام کہول دیا تو اوس کے الزام دہونے کو چہتہ مہینے کمی تیس
سال مین کثر جو رہی اور حضرت امام حسن علیہ السلام کے چہتہ مہینے کی
خلافت کو تیس برس مین شامل کرکے حضرت معصوم علیہ السلام
کے جوتون کے صدقہ سے اوس بغاوت کیش کو رضی اللہ عنہم
ورضوعنہ کے صف مین لانے کے واسطے وہ حدیث بنائی کہ
جیسے ہم اوپر لکہہ آئے ہین اور پہر دوستان معاویہ کے زہر مار
کرنے کو حاضر کرتے ہین جو اپنے بخاری سے حضرت بخاری سے لے
تراشا اور اپنے کتاب بخاری مین جو بعد کتاب باری مانی جاتی ہے
ایک باب اوس کے لیئے قرار دیا گیا اور اوس کو اسطرح شرح
کیا باب قول النبی صلی اللہ علیہ للحسن ابن علی انّ ابنی ہذا
سید ولعل اللہ ان یصلح بہٖ بین فئتین عظیمتین جسکا ترجمہ
اپنی تاریخ الخلفاء کے صفحہ ۱۷ پر مولوی محمد مسیح الدین خان کاکوری نے
جو باشاء اللہ تعصب سنت معاویہ مین سکے تھے یون لکہا ہے
ترجمہ حدیث کا باب قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حسن

ابن علی کے یہہ بیٹا میرا سردار ہے رجا ہے اللہ سے کہ صلح کرے اللہ تعالےٰ بہ سبب اوس کے درمیان دو گروہ عظیم کے اور باب قول اوس اللہ تعالےٰ کے اور صلح کرو درمیان اونہین دونو کے پوری آیت کلام اللہ کی یہہ ہے جس کا وہ قول نقل ہوا وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما ج فان بغت احدٰہما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٓء الی امر اللہ ج فان فاءت فاصلحوا بینہما بالعدل و اقسطوا ان اللہ یحب المقسطین بخاری روایت کرتا ہے حدیث کہی ہم سے عبد اللہ بن محمد نے کہا اونہون نے حدیث کہی ہم سے سفیان نے اونہون نے روایت کی ابی موسیٰ سے کہا اونہون نے سنا مین نے حسن بصری کو وہ کہتے تھے استقبال کیا قسم خدا کی حسن بن علی نے معاویہ کا ساتھ افواج کے مثل پہاڑون کے پس کہا عمرو ابن عاص نے معاویہ سے بہ تحقیق مین ہر آئینہ دیکھتا ہون افواج کو تم والی نہین ہو سکوگے جب تک قتل نہ کرو اونکے سرداروں کو پس کہا اوس سے معاویہ نے اور تہا وہ قسم ہے خدا کی بہتر دونون آدمیون مین سے پھر اس جہوٹہ کے جوڑ توڑ کیسے ہی ہون مگر یا این ہمہ صاحب تحفہ نے بھی جہوٹہ سمجھ لیا اور معاویہ کی طرفداری مین باغی کہنا جائز رکھکر لعنت سے بچا دیا چونکہ ہم کو مولوی محمد مسیح الدین خان صاحب کی کتاب مذکورہ بالا کے صفحہ ۴۴ پر جو لکھا ہے اس کی حجت ہے کہ وہ آپ کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور رجا ہے ہمارے نزدیک مولوی صاحب نے معاویہ کی حرمت رکھنے کو ڈہونڈہا ہو مگر آپ تو بوجہ صحابیت معاویہ کے سچ جانین گے وہ قول یہہ ہے کہ

کہا معاویہ نے یزید سے) اگرچہ مین نے خود مصطفی علیہ السّلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن جبرئیل نے آکے مجھسے کہا کہ اس تمہارے بیٹے کو تمہاری امت کے لوگ قتل کرینگے اور قتل کرنیوالا اوسکا لعین اس امت کا ہوگا اور اون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی قاتل امام حسین پر لعنت کی ہے،، والحمد للہ کہ لعنت کرنا رسول خدا کا آپ ہی کے زبان فیض ترجمان سے ثابت ہو گیا خیر معاویہ کو تو یون ادھر ادھر کا کوڑا جمع کرکے امیر بنانے کی تدبیر کی اب ہنسی گرہست اور رسمنے اور اپنے محدثون کی تعریف کیجئے کہ جب وہ یزید جہنم رسید ہوا اور اوسکا بیٹا معاویہ بن یزید نے بھی اپنی راہ لی اور مروان کو بھی جو کرنا تھا کر گیا اور ابو العباس کو شش خلافت بجا کر تھکا اور ابو ایوب سلیمان بھی اپنے نسی کر مٹا اور یزید بن عبد الملک نے اورنگ خلافت پر قدم رکھا تو حدیث رسول خدا کے بنانے مین ذرا ننگ و عار بخوا جبت نیٹ پہلے تو یہہ بناوٹ کی اکہ حدیث مین وارد ہوا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ ایک شخص اشج (یعنی جسکی پیشانی پر اثر زخم اور شکستگی کا ہو) ،، بنی امیہ کا ایک خلیفہ ہوگا کہ عالم کو عدل وداد سے بھر دیگا چنانچہ عمر بن عبد العزیز کو اشج کا رتبہ اسلئے حاصل ہوا تھا کہ گھوڑے نے اوسکی پیشانی پر لات ماری تھی اور پھر اوسی حدیث کو قوی کرنے کو لگے ہاتھ دوسرے بھی بے بنائے نہ چھوڑے یعنی مشکوۃ مین حذیفہ رضی اللہ عنہ کی یہہ سند ہی جسکا ترجمہ صفحہ ۵۰۵ پر مولوی اسیح الدین خانصاحب نے اپنی کتاب مذکورہ بالا مین یون لکھہ ڈالا ہے کہ ،، رہیگی نبوت تم لوگون مین جب تلک

اللہ تعالے چاہیگا کہ رہے بعد اوس کے اوٹھا لیگا اللہ تعالے اوسکو
پھر رہیگی خلافت نبوت کے طریقہ پر جب تلک اللہ تعالے
چاہیگا کہ رہے پھر اوٹھا لیگا اللہ تعالے اوسکو پھر رہیگا مالک ایک
دوسرے کو کاٹنے والا جب تلک اللہ تعالے چاہیگا کہ رہے پھر اوٹھا
لیگا اللہ تعالے اوسکو پھر رہے گا ظلم بھرا ہوا جب تلک اللہ تعالے
چاہے گا کہ رہے پھر ہوگی خلافت نبوت کی طریق پر بعد اوسکے آپ نے
سکوت کیا ،، بڑی بات یہ ہے کہ آگے جناب رسول خدا کے زبان سے
اور کچھ نہین نکلا پس ملاحظہ فرمائی کہ زمانہ بتیس[۳۲] سال بقیہ دور نبوت
ایک مرتبہ ختم ہو چکا تھا مگر زمانہ عمر بن عبدالعزیز مین پھر پلٹا مگر اخر اوسکے
بعد پھر اتو کیون پھر اوسکا سبب بھی یہہ ہوا کہ سارے خلفا بنی
امیہ کے عہد دولت مین رسم بد سب و لعن خطبون مین داخل تھا مگر جب
عمر ابن عبدالعزیز خلیفہ ہوا تو اوسنے اوس لعنت کو بند کرنا چاہا مگر باوجود
خلافت وہ ڈرتا تھا کہ انسداد فعل شنیع سے اوس کے بھائی بند بلوہ
نکر دین تو مولوی مسیح الدین خان بہادر اپنی کتاب مذکور کے صفحہ ۱۵۲
مین لکھتے ہین کہ عمر بن عبدالعزیز نے یہہ تدبیر کی کہ یہودی طبیب جو ظاہرا
دربار رس اور مصاحب خلیفہ کا تھا اوسکو اونہون نے مخفی تعلیم کیا کہ
ایک دربار عام مین آیا جہان سارے امرا ے شام اور سارا خاندان
بنی امیہ کا جمع تھا اور خلیفہ سے درخواست کی کہ اپنی صاحبزادی کے
ساتھ میرا نکاح کر دیجئے سب لوگ بہت برافروختہ ہوئے اور خلیفہ
نے باہستگی فرمایا یہہ امر غیر ممکن ہے مین مسلمان ہون اور تم مغایر
ہماری ملت سے ہماری شریعت مین یہہ وصلت جایز نہین ہے یہودی نے

جوابدیا کہ آپکے پیغمبر نے تو اپنی بیٹی کا نکاح علی ابن ابیطالب کے
ساتھہ کیا تھا عمر عبدالعزیز نے کہا کہ وہ بہت بڑے عظماء ملت محمدی
سے تھے یہودی نے کہا کہ پھر ایسے بڑے عظما ملت پر خطبون مین لعنت
کیون ہوتی ہے عمر بن عبدالعزیز نے لوگون کیطرف متوجہ ہو کے کہا کہ اسکا
جواب دو سب لوگ ساکت اور نادم ہوے اور اوسیوقت اونہون نے
حکم صادر کیا کہ خطبون سے وہ الفاظ ناسزا کالڈالے جائین،، ہر چند
جناب مولویصاحب نے اُس پوری کیفیت کو جو صاحب ابوالفدا نے
لکھی تھی اوڑا گئے اور یہہ نہین لکھا کہ جب علما نے بے حد حدیث فضایل
جناب امیر علیہ السّلام کی رات بھر مین بناڈالین اور صبح کو پیش کین
تو لعنت کی موقوفی کا حکم ہوا اور دوسرا فعل نیک یہہ عمر ابن عبدالعزیز
سے صادر ہوا کہ اوسنے باغ فدک اولاد فاطمی کے حوالہ کیا۔
اگر دیدہ انصاف ہی تو دیکھہ لیجئے کہ کس درجہ کو حدیث بنانے کا ملکہ آپ
کے مذھب کے اسلاف کو تھا پہلے تو وہ حدیث گڑھی جس سے
خلافت حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کے جایز ٹھہری و بقیہ زمانہ نبوت
گردانے گئے و زمانہ معاویہ و یزید وغیرہ براٹھہرا مگر عمر ابن عبدالعزیز
کیوقت مین پھر خلافت اور بقیہ نبوت حقہ ٹھہری ان کیدکن
عظیم مگر جب باوجود ان جھوٹی حدیثون کے پوچھا جاتا ہے کہ
صاحبو جو ضرورت خلیفہ مقرر کرنے کی آپ فرماتے ہین وہ ہنوز نہ
باقی ہین تو آپ خلیفہ کیون نہین مقرر فرماتے تو طرفہ جواب یہہ ملتا ہے
کہ اب مسلمانون کی قدرت سے خلیفہ کرنا باہر ہوگیا غرض جو کوئی اس
بے تکی جواب کو سنتا ہے وہ نہایت ہی آپ کے مذھب کے بانیون

کا معترف ہوتا ہے کہ خود ہی یہہ کہتے ہین کہ خلافت تیس سال کے لئے تھی
پھر سلطنت ہوئی اور سلطنت سے پھر خلافت حقہ پر اولئی و بعد اس کے
پھر ملی اور سلطنت بن گئی اور سلطنت بھی ہوئی تو کیسی کہ اب مسلمانون
کی بنائی کچھ نہین بنتی مگر آیہ استخلاف کے بابت سوا اسکی بھی بنا بانی پر ہے
اول تو کہین سے اسکا ثبوت نہین کہ خدا نے انہین ایمانداروں سے
وعدہ کیا تھا کہ تم کو خلیفہ بنائین گے جو بر وقت نزول سورہ نور ایمان
لائے تھے لیکن بحث کے لیے ہم مان لین تو ضرور ہے کہ سورہ نور مین
چونکہ مذکور اتہام حضرت عائشہ کا ہے جو سنہ ۵ ہجری مین ہنگام مراجعت
جناب خورشید رسالت لگایا گیا تھا ملاحظہ فرمائیے کتاب تاریخ
معتبر روضۃ الاحباب اور اوسی کتاب لاجواب سے سند لیجئے کہ جناب
حضرت امام حسن علیہ السلام سنہ ۳ ہجری مین اور جناب امام حسین
علیہ السلام سنہ ۴ ہجری مین پیدا ہوئے تو ظاہر ہے کہ بر وقت نزول
سورہ نور دونون سرور سینہ رسول مجتبے اور لخت جگر علی مرتضی و نور
چشم فاطمہ زہرا سلام اللہ سہ سالہ و دو سالہ بھی پورے نہ رہے ہونگے اور یہ
آپ حضرات جناب امیر علیہ السلام کے صغیر سنی کے ایمان کو اوڑا
کے بلحاظ حضرات ابو بکر و عمر ایمان لانا بعمر دہ سالگی قبول کرتے ہین
ملاحظہ ہو اظہار الہدیٰ صفحہ ۴۶ تو ظاہر ہے کہ معاذ اللہ دونون صاحبزادے
اوسوقت نہ خدا کو پہچانتے تھے نہ رسول کی وقعت جانتے تھے
نرے بچہ تھے تکلم بھی فصیح نہوگا تو ایمان کیسا پس منشاء آیہ استخلاف
سے وہ محروم تھے تو حضرت امام حسن علیہ السلام سے مشیت ایزدی
کیونکر متعلق ہوئی جو چھ ہی مہینے کے لئے خلیفہ ہوگئے اسکے سوا

ایہ استخلاف مین تو یہہ بھی شرط ہے کہ وعدہ اونسے ہی جو بر وقت نزول سورہ نور ایمان لائے ہین اور عمل کرتے ہین شایستہ وحالانکہ آپ کو اصرار ہے کہ خلفای راشدین کیسے ہی عمل کرتے رہے ہون ہرگاہ سنداعملوا ماشئتم سے وہ فایض ہین تو چاہو وہ کچہہ کرین تو اونسے وعدہ کیونکر متعلق ہوگا یہہ وعدہ تو اونکے سوا اور مومنین سے جو داخل آیت سورہ بینہ ہین متعلق ہوسکتا ہی واگر کہئے کہ نہین حضرات خلفاء ثلاثہ سے متعلق ہے اور حضور در اعمال شایستہ اونسے درکار تو پھر ہمارا وہی اصرار ہے کہ حسن خاتمہ ثابت کیجئے اور اگر زیادہ نہین تو وہ مقولہ محقق طوسی کا جو بار بار سرکار کے منہ سے نکلتا ہی کہ مخالف علی علیہ السلام کی فاسق ہین بعد ملاوت اون دونون آیتون کی جو سورہ بقر پارہ اول رکوع چہارم و سورہ کہف پارہ ۱۵ رکوع ۹ مین ہین یعنی پہلی آیت کا آخر کان من الکافرین جسکے معنی یہہ ہین کہ ہوا کافرون سے اور دوسری آیت جسمین یہہ ہے ففسق عن امر ربہ جسکے یہہ معنی ہوئے انکار کیا حکم رب اپنی سے ہم اسکے بھی ثبوت کے طالب ہون گے کہ اون کے واسطے دین غائب کیا گیا واگر آپ یہہ معنی کہین بے سمجھے کہ اون کی عہد مین دین اسلام بہت پہیلا تو ہم محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری کو بھی آیہ استخلاف مین داخل کرنیکو طیار ہون گے اور خلفا امیہ اور عباس کو بھی شامل کرین گے جنکی خلافت سے آپ کے پیشوا ہیسے کیکے بیچا چھوڑاتے ہین کہ کن بہ بنو الزرقا اور یہہ بھی اوب سے عرض کرین گے کہ بندہ نواز آیہ استخلاف مین تو یہہ بھی وعدہ خدا کا ہے کہ خلیفہ کرین گے اونکی وحشت کو ہم امن سے بدل دین گے اور جبکہ اوسکا وعدہ حق اور سچ ہے تو براہ مہربانی اسکا ثبوت لائیے کہ حضرت علی تو ظاہر الظہور بقول آپ کے اساتذہ کے و بقول سے ہمیشہ اونکی فوج ڈرا کی لہذا وہ تو آیہ استخلاف سے کوسون دور ہین مگر حضرات خلفاء ثلثہ کا خوف

کہان اور کسب بدلا گیا حضرت ابوبکر کس لڑائی مین بے ہلک و علک چل پڑے
تھے اور کفار نابنجار سے مثل محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری کے
جو ہندوستان مین صف کارزار سے نکل کر لڑا تھا فوج دشمن پر پل پڑے
اور دست بدست لڑے اور ان ہون نے کیا خوشامدانہ اشعث کو
اپنا بہنوئی نہین بنایا یا جناب بہادر رہنے بہادر خلیفہ دویم عمر ابن الخطاب
ابو لولو غلام مغیرہ کے خطاب پر عتاب سے جو سجدہ ہوا تھا خایف
نہین ہوئے و حضرت خلیفہ سیوم نے باغیون کے اندیشہ سے دروازہ
بند کر کے گوشہ گزینی اختیار نہین کی اور بعد اسکے پھر بھی ہم تو نہین سمجھ سکے
کہ جناب جب ایسی صریح و صاف آیت موجود تھی تو آپ کیون انکار کرتے
ہین کہ حق تعالی کسیکو خلیفہ نہین کرتا خلیفہ بنانا خلق اللہ کے ہاتھ مین ہے
جناب اگر وہ تماشا دیکھنا منظور ہو جو صاحب تحفہ نے اپنے کمال صنعت
سے اسواسطے ثبوت خلافت خلفائے راشدین کے کیا ہے دیکھئے تو پہلے صفحہ ۲۸۹
تحفہ اثنا عشری مطبوعہ مطبع منشی نولکشور لکھنو ملاحظہ ہو کہ صاحب تحفہ نے
یہ آیہ سورۂ نور وعد اللہ الذین الخ لکھکر ترجمہ کو تو خلاف اپنی عادت
کے اوڑا دیا ہے مگر ارقام فرمایا ہے کہ حاصل این آیہ اینست کہ حق تعالی
وعدہ فرمودکسانیرا کہ در وقت نزول سورۂ نور ایمان آوردہ و عمل صالح
کردہ بودند بانکہ جمع را از ایشان خلیفہ سازد و برزمین مسلط کند مثل خلیفہ
ساختن کسانیکہ پیش ازین گذشتہ اند مثل حضرت داود علیہ السلام
کہ در حق ایشان یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض وارد است
و دیگر انبیای بنی اسرائیل و نیز وعدہ فرمودہ کہ دینے ایشان راکہ مرضی
و پسندیدہ خداست در زمین مکان دہد یعنی رواج و شیوع عطا فرماید

وست مقرر و ثابت گردانند و نیز وعده کرد که انہا را بدل خوفی که در آن وقت داشتند امن کلی ارزانی فرماید پس مجموع این امور چون در وعدہ الہی داخل شدند و اقع شدنی آمد و الا خلف در وعده حق تعالی لازم آید و مجموع این امور در ما سوائے زمان خلفائے ثلثہ واقع نشده زیرا که امام مہدی در وقت نزول این سورہ بالاجماع موجود نبود و حضرت امیر اگرچہ دران وقت موجود بود لیکن رواج دین ایشان مرضی الہی و پسندیده اوست بزعم شیعہ حاصل نشد پہ غور فرمائی کہ صاحب تحفہ نے اس مقام پر ترجمہ کو اور اسکے خلاصہ مطلب پر کیون اکتفا کی اور تب پھر آخر ص ۳۴۰ و شروع ص ۳۴۱ کتاب مذکور کو ملاحظہ فرمائے جہان شاہ صاحب نے لکھا ہے قولہ تعالے ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون ای ومن انکر خلافتہ الخلفاء بعد ذالک ای بعد سماع ہذہ الایۃ والعلم باستخلاف اللہ تعالی ایاہم فاولئک ہم الکاملون فی الفسق ترجمہ و خبر نا قتند بخلیفہ کردن خدای تعالے این جماعہ را پس آن گروه ایشانند کامل در فسق اور اس تحریر کے پہلے شاہ صاحب تحریر فرما چکے تھے کہ در قرآن مجید منکر خلافت خلفائے ثلثہ را نیز در آیہ استخلاف کافر فرمودہ کیئے سرکار کہ اس آیت میں سوائے قول حق تعالے کے اور عبارت جا ہو وہ کہین کی ہو حضرت شاہ صاحب نے کیون جوڑ دی آیا اسی لئے تاکہ جہلا و غیر عربی دان الفاظ عربی دیکھ کر اور جناب شاہ صاحب کے مہر قولہ تعالے دیکھ کر بلا سمجھی اشارہ ای کل عبارت عربی کو مقولہ حق تعالی باور کر لین مگر کیا صاحبان فہم نسبت شاہ صاحب کے سوائے اسکے کہ حق سے چشم پوشی کی ہے کچھ اور بھی سمجھین گے اور کیا وہ نہ دیکھ لین گے کہ منکر خلافت خلفائے ثلثہ کے

نسبت حق تعالی نے کب حکم کفر کا دیا ہے اور غالبًا حضور بھی اگر قوت متعلقہ
رکھتے ہین تو سر جھکا ئین گے کہ فاسق کے معنی شاہ صاحب نے یہان کافر کے
حسب مراد جناب غفران مآب طاب ثراہ کے لئے ہین جسکے آپ مخالف
ہین اب مین آیہ مستدلہ کو معہ ترجمہ عبدالقادر صاحب دہلوی قرآن مجید مترجم
مطبوعہ منشی نول کشور لکھنؤ سنہ ١٣٠٢ ہجری سے پہلے لکھتا ہون

وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصلحت ليستخلفنهم في
وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم مین ایمان لائے ہین اور کئے ہین نیک کام پیچھے حاکم کریگا اونکو
الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي
ملک مین جیسا حاکم کیا تہا اونسے اگلونکو اور جما دیگا اونکو دین اونکا جو
ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا يعبدونني
پسند کر دیا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری بندگی کرینگے
لا يشركون بي شيئا ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون
شریک نکرینگے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس سے پیچھے سو وہی لوگ ہین بے حکم

اب سرکار پہلے یہہ دیکھین کہ مولوی جہانگیر خان مولف اظہار الہدی نے
یون ترجمہ کیا ہے وعدہ کیا اللہ نے اون لوگونکو جو تم مین سے ایمان
لائے اور اچھے کام کئے یقیناً خلیفہ کریگا اونکو ملک مین جیسے خلیفہ کیا تہا اون
اگلونکو یعنی داؤد علیہ السلام کو بموجب آیت شریف یا داؤد انا جعلناك
خليفة في الارض اور اسیطرح سلیمان علیہ السلام کو اور جما دیگا اونکو
دین اونکا وہ دین کہ پسند کر دیا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے
امن میری ہی بندگی کرین گے شریک میرا نہ کرین گے کسیکو اور جو کوئی ناشکری
کریگا بعد اوسکے سو وہی لوگ ہین بیحکم اور پہر غور کرین کہ خدا نے کن ناشکرونکو

فاسق کہا ہے آیا منکرین خلافت حضرات ثلثہ کو یا اون صاحبونکو کہ جنہون نے
اوس خلعت کو جو جناب رسول خدا نے اسلام کا پہنایا تھا اوتارہ پہینکا اور اپنا
من مانا لباس پہنکر ڈنکا حکومت کا بجایا بعد اسکے صاحب شمس الضحی نے ہو خلاف
آپ کے داخل جماعت اہل سنت تھے اور اب صف اہل شیعہ مین داخل
ہین تحریر فرمایا ہے اوسپر کان دیجئے۔ ،،

اقول اس آیت کو مولف نے باعتبار اپنے جاہلانہ ترجمہ اور لایعنی یعنی
کہ اصحاب ثلثہ کی شان مین محض خلیفہ کے لالچ سے تصور کر لیا اور شیعون
پر بھی منہ آئے کہ دیکھو اس آیت کو بارہ امام کے شان مین سمجھو یہہ تو تمام
خلفا کے شان مین ہے مولف نے اپنے ذہن ناقص مین خلفاء ثلثہ کے
نسبت اس وعدہ کو سمجھا ہے اور دروغ ترجمہ سے یہہ بھی استنباط کیا
ہے کہ وہ میرے ہی عبادت کرین گے اور میرا شریک کسیکو نہ کرینگے
گویا اونکی عاقبت کی بھی خبر ہاتھہ آگئی لیکن یہہ نہ سمجھے کہ اگر اصحاب ثلثہ اس
آیت سے مراد ہوتی تو وہ کون صاحب ہین جنکے نسبت یہہ فرمایا ہے
ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون یعنی جو کوئی بعد خلیفہ
ہونے کے کفران نعمت کریگا وہ ہی فاسقون مین سے ہوگا اور جبکہ ہموجب
انکی ترجمہ کے خداوند تعالے یہہ وعدہ بھی یقینی کر چکا ہے کہ وہ خلیفہ صاحبان
خدا ہی کی عبادت کرین گے اور کسیکو اوسکا شریک نہ گرداتین گے
تو پہر **من کفر بعد ذالک** خداوند تعالے نے کیسی فرمایا ہ اور مولف
صاحب کو ترجمہ غلط لکہتے وقت شرم بھی نہ آئی کہ ابتدا سے قواعد سے
بھی واقف ہین نہ ترجمہ اور مفہوم مولف پر مفصل الذیل صریحی اعتراضات
وارد ہوتے ہین — اول یہہ کہ اگر اس آیت کا خطاب عام صحابہ سے

یہہ تو اس لفظ سے تم مین سے جو ایمان لائے ہین ثابت ہوتا ہے کہ سب
صحابہ ایماندار نہ تھے دوسری یہہ کہ اس آیت مین جو وعدہ الہی ہے وہ
جملہ مومنین سے ہے اگر مفہوم مولف صحیح ہو تو سوائے خلفاء اربعہ کے
اور کوئی شخص مومن قرار نہین پا سکتا اور یہہ امر کہ امت محمدی مین صرف
خلفاء اربعہ ہی مومن تھے بالاجماع غلط پھر آپ ہی فرمائین کہ اس آیت سے
خلفاء رسول اللہ سے کیا علاقہ تعجب یہہ ہے کہ جاہل لوگ کلام الہی اور
اوسکے معنی اور مطلب مین بھی تصرف کرتے ہوئے خدا سے نہین ڈرتے
آیات کے ترجمہ اور تفسیر کرنے سے یہہ تو ہم کو معلوم ہو گیا کہ مولف
صاحب صرف مطبوعہ مترجم قرآن کو پڑہ کر مولوی بن گئے ورنہ کوئی حضرات
سے پوچھے کہ آپ نے کس تفسیر کے ذریعہ سے یہہ معنی لگائی ہین کہ
لیستخلفنہم بھی خلافت رسول اللہ مراد ہے اور اگر آپ نے مثل اپنے
ہی کسی دوسری کی عبارت سے استنباط اسکا فرمایا تو اتنا تو غور
کرنا تہا کہ یہہ وعدہ علی العموم مومنین سے ہے سب کے سب مسلمان خلیفہ
رسول اللہ کسطرح بن جائینگے اور در آن حالیکہ آیت مین نظیر پہلے امت
کی موجود ہے کہ جسطرح اللہ تعالے نے بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر
ایک بہت بڑا ملک اونکو میراث مین عطا فرمایا اسیطرح مسلمانون
سے بھی وعدہ ہے کہ تم کو خداوند تعالے تمام ملک روم و شام و فارس
عطا فرمائیگا پھر خلفاء اربعہ سے کیا تعلق آپ نے آیت کے ترجمہ مین یہہ لکہا ہے
کہ یقیناً خلیفہ کریگا اونکو ملک مین جیسے خلیفہ کیا تہا اونسے اگلونکو اور اگلون
کی تفسیر مین آپ نے دو پیغمبران یعنی داؤد و سلیمان علیہم السلام کا حوالہ
دیا مگر آپ کو یہہ تمیز نہین آئی کہ جب امت کے مقابلہ پر اگلونکا ذکر ہوتا ہے

تو امت سابقہ مراد ہوتی ہے اور جب پیغمبر خدا کے مقابلے پر اگلونکا لفظ
آتا ہے تو اوس سے انبیاے مرسلین سابق مراد ہوتے ہین تمام قرآن
مین صدہا مقامات پر یہہ نظرین موجود ہین اور بہت موٹی عقل کی بات ہے
مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ہمکو ایسے باعلم شخص کے مقابلے مین قلم اوٹھانا
پڑا ہے کہ جنکو اردو ترجمہ قرآن شریف کا بھی سمجھنے کی لیاقت نہین ہے
ورنہ اسقدر طوالت تحریر کی حاجت نہ پڑتی اب ملاحظہ فرمائیے کہ آیات
مندرجہ ذیل مین جب امت کے مقابلے مین من قبل آیا ہے وہان امت
سابقہ مراد لی گئی ہے یا ایہا الناس اعبدو ربکم الذی خلقکم
والذین من قبلکم لعلکم تتقون والذین من قبلکم سے پہلے لوگ
ہین اور آیت مستدلہ مرزا مین لفظ من قبل و فی ہذا بمقابلہ قرآن کے
من قبل سے مراد توریت و انجیل ہے ما انزل الیک وما انزل من
قبلک سے مراد صحایف انبیاے سابق ہین کالذین من قبلکم کانوا
اشد منکم قوۃ مین امت سابقہ مراد ہے پھر ترجمہ کیا ہے میری
بندگی کرینگے شریک میرا نہ کرینگے کسیکو معلوم نہین ہوتا کہ صیغہ
استقبال کہان سے پیدا ہوا ہے اور یہہ یقینی امر علمی عبارت کس قاعدہ
سے لکھی گئی ہے صحیح ترجمہ تو اس فقرہ کا یہہ ہے کہ میری عبادت کرین اور
میرا شریک کسیکو نہ کرین اس خیانت کیوجہ سے تعصب اور کچھ نہین ہے
ہمکو یہود و نصاری پر تعجب ہوا کرتا تھا کہ اپنے آسمانی کتابونکو کسطرح تحریف
کرتے ہونگے مگر اب مسلمانون مین بھی اوسکی نظیر پائی جاتی ہے قرآن شریف
کے الفاظ یا ترجمہ کو بدلنا بلا اشتباہ کفر ہے افسوس یہہ ہے کہ مولف صاحب
بھی جب ناخواندہ لوگون کے بہکانے کے لئے ترجمہ قرآن مین تحریف

تو یہ خیال نہ کیا کہ آیت کے اگلے فقرہ کو جس سے صریحاً یہہ ترجمہ غلط ہوتا ہے
کہ مان چہپاؤنگا یعنی ومن کفر بعد ذالک جس کا یہہ مقصود ہے کہ جن لوگون سے
وعدہ ہوا ہے اگر اونمین سے کوئی بعد ایفاے وعدہ کافر نعمت ہوگا تو وہ
فاسق ہے اگر خداوند تعالے بالیقین یہہ فرماتا کہ یہہ لوگ میری ہی عبادت
کرینگے تو پہر اونکے اندیشہ کافر ہوجانیکا کسطرح رہا در اصل یہہ آیت
فقرا و مساکین و مہاجرین کے شان مین ہے کہ جنکو مشرکین قریش طرح
طرح دہمکیان دیدی کر ڈرایا کرتے تھے اونسے اللہ تعالے وعدہ فرماتا ہے
کہ جسطرح اگلی امت یعنی بنی اسرائیل کو ہمنے زمین کا مالک کیا تہا ویسی ہی
ان کو بہی زمین کا مالک کرینگے اور خوف کے بدلے امن دینگے ان کو
چاہئے کہ میری عبادت کرین میرا شریک کسیکو نہ گردانین اور جو کوئی بعد
اس کے کافر ہوگا وہی فاسق ہے پہر اس کے بعد اللہ تعالے فرماتا ہے
واقیموا الصلواۃ واتوا الزکواۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون
پس دوران حالیکہ آخر یوم وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم مین جن
صحابہ کے بجاے اطاعت رسول اللہ مخالفت اور عدول حکمی ثابت
ہوئی ہے وہ اگر اس آیت کے مصداق بہی ہین تو پوری آیت کے مصداق
ہین اور آیت مستدلہ مؤلف کے آخری فقرے سے خاص وہی لوگ
مراد ہین بنا بر المینان مؤلف ہم تفسیر مواہب علیہ کی نقل کرتے ہین
کہ وہ فارسی تفسیر اہل سنت وجماعت کی ہے اور اغلب مؤلف صاحب
اوسکو سمجہ بہی سکینگے وعد اللہ الذین امنوا منکم الخ وعدہ کرد
خداے تعالے آنانرا کہ گرویدہ اند از شما وکردند کارہاے شایستہ مراد
بقول اشہر فقراء مہاجرین اند کہ بعد از ہجرت بمدینہ ورمنازل بجاے

گرفتند الخ پہر من قبلھم کی تفسیر ملاحظہ کیجے من قبلھم پیش
از ایشان یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام برایشان داد تا تصرف کردند
دران ترجمہ یعبدوننی بپرستند مرا در زمان خلافت شریک نہ سازند با من چیزی
را امام ثعلبی نے تفسیر من کفر بعد ذالک مین لکھا ہے کہ اول قبیلہ ذوالنورین
کفران نعمت کرکے مصداق اس آیت کا ہوا اس سے بھی ثابت ہے کہ یہہ آیۂ خلفائ
اربعہ سے مخصوص نہین ہے بلکہ عوام مسلمان سے خطاب ہے۔
اب ہم صاحب شمس الضحیٰ کی تحریر کو ختم کرکے عرض کرتے ہین کہ صاحب
شمس الضحیٰ نے جو کچھ لکھا ہے اوسکو ادہون نے اوس مواد سے اخذ کیا
ہے جو حضور کے یہان کی کتابون مین تھا اون کے مذہب حال کی کتب
سے متعلق نہین ہے نہ اونکو اسکی حاجت تھی کہ اپنے مذہب کی کتابون سے
ایسی ضرورت ہین کہ خود آپ کے کتابون سے تردید ہو رہی تھی اور نہ ہم
کو ضرور ہے کہ ہم اپنے یہان کی حدیثون سے کچھہ لکھین ہماری غرض تو اس طول
سے صرف آپ کے مقدس و متورع صاحب تحفہ کے مدارج دیانت و کمال
سے ہے اور اسلئے یہہ کہکر کہ جہان تک صاحب شمس الضحیٰ کی تحریر کا حصہ صاحب
تحفہ اثناعشری کے نقیب ہو عنایت فرمائی اپنے خامہ کی عنان کو دوسری
جانب پہیرتے ہین اب حضور ملاحظہ کرین کہ جس قدر کنز بونت حضور نے
فرمائی تھی وہ تن راستی بر راست نہ تری یہہ دعوی آپ کا کہ جماعت منافقین
جدا تھی اور صحابہ کی علحدہ ہم نے قطع نظر اورون کے خود آپ کے مانے
ہوئے عبداللہ ابن ابی کافر و حضرت معاویہ ابن ابی سفیان باغی اور فاسق
کی مثال دیکر صریحًا آپ کا دعوی باطل کیا فاسق اور کافر کو قران مجید سے
کی آیتون سے الگ کر دکہلایا اور یہہ بھی ثابت کر دیا کہ عبداللہ ابن ابی

باوجود معاف ہونے قصور فرا۔ احد بھیر کا فر کا کافر بنا رہا تو جن آیات مین حضور نے اون صحابہ کو جن کے ہم منکر ہین داخل کرنا چاہا تہا وہ کہان داخل رہے اور جو کچہ طومار آپ نے ہم پر الزامون اور بے دینی کا دیا اور ہمارے علما کی شان مین فرمایا اوسکا کیا حال ہوا پس ہر چند ہمارے جنگاہ کا میدان وسیع ہے اور ہم کو خدا کے فضل اور ایمہ علیہم السلام کی تائید سے اوس میدان مین بڑے بڑے عالم کامل کی کتب صف بستہ کارزار کو حاضر اور ر علما جنکی زندگی کو حق تعالے طول دے اور اونکے فیض و برکات سے ہمارے مذہب کے باغ کو روز افزون نزہت بخشنے موجود ہین تو ہم آپ کے ایک ایک فقرہ پر دفتر لکہنے کو حاضر ہین مگر اس قدر لکھکر اپنے ان اوراق کو تمام کرتے ہین کہ آپ نے اپنے مضامین لعن کو جو لباس تازہ پہنا کے اور سوہاگ کا عطر لگا کے بڑے طمطراق سے دولہن بنایا تہا اوسکی قلعی کہل گئی اور اوس کے کپڑے اوترتے ہی جو مشاطگی سے حضور نے غازہ ملکہ چہرہ پر مثالی تہین وہ پہر ٹپک آئین اور وہ ہی عجوزہ نظر آنے لگی لہذا ایسی سعی بیکار سے بجز اس کے کیا حاصل ہوا کہ آپ کے طرفدار آپ کی تحریر پر خوش ہوگئے اوچہل اوچہل بڑے شد و مد سے پڑھنے لگے اب وہی مرید اس گذارش کو دیکہکر آپ کی خدمت مین جو چاہین عرض کرین مگر مجہپر خفا ہونگے اور گالیان دینگے تو ہرگاہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تضحیک مین مخالفین نے کوئی دقیقہ اوٹہا نہین رکہا جناب سیدہ ابرار وصی رسول مختار کو ناسزا کہتے رہے تو ہم اون گالیون کو پہول کا ہار سمجہکر خوشی سے زیب گلو کر سکین گے مگر ہمارے ساتہی ضرور نہایت ہی اگرچہ راضی ہون گے تو بہی کیا فایدہ ہوگا اور سوا اسے باتون کے طومار کے کیا انبار ہوگا نہ آپ کے

قایل کرنے سے ہم اونکی مدائح ہونگے جنکے نسبت ہمکو پورا یقین ہے
کہ دین اسلام کو اونھون نے پراگندہ کیا نہ ہمارے سمجھانے سے آپ
برونکو برا اور اچھون کو اچھا سمجھینگے اور جب حال یہ ہے تو یقین فرمائی
کہ یہہ قیل و قال بیہودہ ہے بہتر تو یہہ ہے کہ بجاے خود غور کرنا چاہئے اور
نہایت ہی ٹھنڈے دل سے ہر نکتہ کو سمجھنا چاہئے اونکا ذکر تو بیفائدہ ہے
جو فرماتے ہین شعر فارغ از رسم رہ گبر و مسلمان کردی ❊ ای جنون
گرد تو گردم کہ چہ احسان کردی ❊ مگر جو گرداب بحر رحمت قبول ذات حقتعالے
مین آگئے ہین اور جنھون نے بعثت انبیا پر اعتقاد کرلیا ہے اونکی ذات
سے مجھکو ہر آینہ اُمید ہے کہ وہ ہمارے پیغمبر برحق کے دین کو اختیار کرینگے
اسواسطے کہ ایسا دین صاف دین کوئی نظر نہ آئیگا جس مین حق تعالے کی توحید
ایسے صاف اور بے داغ مانی گئی ہو جیسے ہمارے پیغمبر برحق محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے تعلیم کی ہان یہہ ممکن ہے کہ ادیان مختلف کے احکام عبادت
اور معاشرت کے بابت بلا لحاظ ملک و بلاد کچھہ خدشہ و فساد مثلاً کسی
دین حق کے ذہن مین پیدا ہون تو اونکا دفعیہ اسطرح خاطر خواہ ہوگا
کہ جب اونھون نے پیغمبر برحق اور ہادی مطلق جناب رسول خدا کو مان
لیا تو جو کچھہ واقعی اون حضرت نے فرمایا وہ فرمودہ خدا و ندو احد یکتا ہے
اور اوسمین خیال انسانی اوسپر جایز نہین ہے اور فلسفہ اور حکمت کے
مسایل جو غیر فرمودہ رسول اللہ ہین باطل ہین اور جب اسطرح طالب نجات
کا دل کدورت سے صاف ہوگا اور بعد اوسکے وہ غور کریگا تو صرف اوس
مذہب کو اختیار کریگا جسمین فرمودہ رسول خدا کے ارشاد و ہدایت بنیاد
کی تعمیر اوسنے قبول کی گئی ہے جنھون نے بلا واسطہ رسول اللہ سے تعلیم

پائی تہی اور جنکا کوئی بعلم بجز رسول مقبول اور ثابت نہین ہے اور جنسے رجس
و ذنب بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالے دور ہوا اور اونمین سے جو حضرت
رسول خدا کے روبرو موجود تھے اونکو رسول اللہ نے اپنا نفس اور اپنا بہائی
اور لخت جگر اور فرزند و سردار اہل جنت فرمایا اور جو بعد آن حضرت کے
پیدا ہونیکو تھے باین ہمہ کہ وہ حضرت کے ذریّت سے تھے موافق آپ کے
حدیث مسلمہ کے اپنا بہائی فرمایا اور اپنے کو اونکا فرط کہا ملاحظہ فرمائی وہ
حدیث یہہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایکروز پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقبرہ کیطرف تشریف لیگئی تھے اور فرمایا السلام علیکم
دار قوم مومنین ان انشاء اللہ بکم لاحقون اور یہہ فرمایا اے
کاش ہم اپنے بہائیونکو دیکہتے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا
کیا رسول اللہ کیا ہم لوگ آپ کے بہائی نہین ہین فرمایا تم ہمارے اصحاب
ہو اور بہائی ہمارے وہ لوگ ہین جو ہمارے بعد آوینگے اور وہ ابتک
پیدا نہین ہوئے ہین اونکا فرط ہونگا حوض پر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
جو لوگ آپ کی امت سے آپ کے بعد دنیا مین آئینگے اور آپ نے
اونکو نہین دیکہا آپ اونکو کیونکر پہچانینگے فرمایا تم مین سے کسیکے پاس مشکی
اور پچکلیان گہوڑے ہون تو آیا وہ شخص اپنے گہوڑون مین ایک کو دوسرے
سے پہچان نہین سکتا امت میری قیامت کے دن سفید منہہ اور سفید ہاتہہ
پانون پچکلیان گہوڑون کے سے آوینگے اور یہہ سفیدی منہہ اور ہاتہہ
پانون کی اون کے آثار وضو سے ہونگے ترجمہ جذب القلوب صفحہ ۱۶۳
مطبوعہ نول کشور لکھنو فرط کے معنی جو شخص اصلاح حوض کیواسطے آگے
جاتے ہین کچھہ شبہہ نہین ہے کہ جنکو رسول خدا نے اپنا بہائی کہا وہ تیسرے

امام سے لیکر بارہوین امام تک ہین چنانچہ آپ ہی کے کتاب مین ہے
روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایکروز مین حضرت رسول خدا
کے حضور مین بیٹھا تھا کہ اوسوقت حضرت کی گود مین حضرت حسین رضی اللہ
عنہ تھے میرے طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای جابر حسین کے ایک فرزند ہوگا
نام اوسکا قیامت کے دن منادی ندا کریگا کہ ای سید عابدین اوٹھ اوسوقت
پسر حسین کا کہ اوسکا نام علی ہوگا اوٹھے گا اوس کے ایک لڑکا ہوگا نام
اوسکا محمد ہوگا اگر تو اوس کا زمانہ پاوے تو تو اوسکو میرے طرف سے
سلام کھنا دیکھیئے بڑے متعصب مولوی جہانگیر خان کا رسالہ اظہار الہدی
صفحہ ۵۸ ہم ہر معصوم کے لئے ایسی اسناد جدا گانہ دی سکتے ہین مگر بڑی
کتابون کے تلاش مین عوام کو پریشانی ہوگی لہذا قطرہ از بحار لکھکر عرض کرتے
ہین کہ قران مجید کے مفسر اور احادیث کے معنی بتلانیوالے ائمہ اطہار
علیہم السلام کے سوا کوی نہین ہے اور کوئی بھی اونکے علم و فضل کا انکار
نہین کرسکتا ہے اور جب اونکی تعلیمات سے اور اونکے ادعا امامت سے
کوئی بھی طالب نجات اونکو معصوم اور علم دین مین کامل پائیگا تو جسطرح ارشاد
رسول اللہ بلا وسوسہ شیطانی سچ جانیگا فرمودہ ائمہ علیہم السلام پر بھی یقین
کریگا اور اوسکو حق تعالے کا کہا ہوا مانیگا اور تب وہ پاک و مبارک دین محمدی
مین داخل اور شامل ہوگا پھر اوسکو کسی مسلہ کے قبول سے عدول نہوگا اور
ہرگز اون بہکانیوالون کے چکر مین نہ پڑیگا جو مثل بے دینون کے رسول خدا
کے فرمودہ پر شک کرتے ہین مسلمان ہوکر ائمہ کے اقوال مین شک نہ کرنا
ہان اسکا مضائقہ نہین کہ وہ طالب نجات اسکی تحقیق کریگا کہ جو کچھ وہ قبول
کرسکتا ہے وہ فرمودہ ائمہ معصومین علیہم السلام ہے یا نہین باقی اللہ اعلم

و خیر صلاح لنا اعمالنا ولکم اعمالکم سلام علیکم لا نبتغی الجاهلین فقط

تمام شد

صحت نامہ آیۃ اخریٰ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۴	سورۂ نسخہ	سورۂ آیۃ اخریٰ	۶	۱۷	زبان دیہاتی	زبانسے دیہاتی	۱۶	۱۰	پیروی	پیردی
۲	۸	تجحدانہ	تجحدا ھا	〃	۱۸	گوئی اس سے	گوئی سے	۱۷	۱۶	قابلین	قایلین
〃	۱۱	قوانھم	قوائھم	〃	۱۹	جسنے	اور جسنے	۱۸	۷	انتھی	انتہی
۳	۱	ہین	ہے	۷	۵	کہ میرا	کہ یہ میرا	۱۹	۷	سائی	مالی
〃	۲	درپے یکی	درپے ویکی	〃	۱۴	دیسکتے جبکہ	دیسکتے ہین جبکہ	〃	۱۲	مکان	مستکان
〃	۹	پہلا	پھیلا	〃	۱۸	عقب	غضب	〃	۱۶	دہاند	وسلہ
〃	۱۰	فضائل اونکے	فضائل کا اونکے	۸	۴	کہلا کہلا	تو کہلا کہلی	〃	۱۷	است	شد
〃	۱۱	شخص جسنے	شخص کہ جسنے	〃	۵	ترویج	تزویج	〃	〃	کہ اوسکو	کہ اگر اوسکو
〃	۱۳	پس شیعہ	پس وہ شیعہ	〃	۹	وہ وہ مصیبت	وہ مصیبتیں	〃	۱۸	اقتدار سول	اقتدا رسول
〃	〃	اونکو اور	اونکو خدا اور	〃	۱۴	تو مین	مین تو	۲۰	۱۰	بغایت	لغایت
〃	۱۴	کسیطرح برائی	کسیطرح کی برائی	۹	۱	ہوئے	ہوتے	۲۱	۶	الضالین	الظالمین
〃	〃	باقی آیت	اور یہ آیت	〃	۶	اولا	اولی	۲۲	۹	ذباج	ذباح
〃	〃	آخری یعنی	اخری تھی یعنی	〃	۸	فاطمہ	حضرت فاطمہ	〃	۱۲	اخرہ حدیث	اخرہ یعنی ابو اسحٰق
〃	۱۸	اونکا	اوسکا	〃	۹	نے حساب	بے حساب			یہ سنا بلکہ	نے ذی الجوشن
〃	۲۰	حرارت	جرأت	۱۰	۱۲	اورسول	اور رسول				سے حدیث سنی
〃	۲۱	تصریح	تفریح	〃	۱۸	عَلَیہِمَا	عَلَیہَا				بلکہ
۴	۹	اوپر دہن	اوسی دہن	〃	۱۹	ماجد	ماجہ	۲۳	۱۳	وَاجِلٌ	وَاجِلًا
〃	۱۷	کہوٹا یہ کہرا	کہوٹا اور کہرا	〃	۲۰	دختر ابن	دختر علی ابن	۲۴	۱۰	اوسکا	اوسیکا
〃	۱۹	برنگ	برنگ سے	۱۳	۵	جبیۃ	جبۃ	〃	۱۳	سے فرمائی	سے فرماتی
〃	۲۰	مین آجائین	مین نہ آجائین	〃	۹	دھیان مین	دھیان نہین	〃	۱۵	اتفق	أنفق
۵	۲	ترتب	مترتب	۱۴	۶	سنوانا	بنوانا	〃	۱۶	نصیقۃ	نصیفۃ
〃	۶	اگر چکے	اگر لکھ چکے	〃		سطر آخر یوں	علی ہین پہنچ چکے	〃	۱۷	عرصا	عرضا
〃	۱۸	رسالت جو کہ	رسالت ہو کر			نہین ہے	جو فضائل تھی آپ	۲۵	۲	اور اوکو	اور اونکو
〃	۲۰	بڑنی	بڑی				ملتہ شئے شرحہ	〃	۱۰	کیونکہ	کیونکر
〃	۲	نیاور	نیا ورد				جائے ہمارے	〃	۱۳	کہتے تھے	رکھتے تھے
〃	〃	امور قبیہ	امور قلبیہ				پیش کی ہوئی	〃	〃	لا تلبسوا	لَا تَنْسَوُا
۶	۲	فرمایا	فرما دیا	۱۵	۱	اونہین	اور نہین	〃	۱۵	نہین تھا	نہین ہوتا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵	۱۷	شنہ اثنا	شیعہ	۳۲	۳	پھر آپ اپنے	پھر اپنے	۴۶	۲	جلدی کرینگے	بری رہینگے
۲۸	۳	امداد العلیین سے	اعلی علیین سے	〃	۱۲	کرنیوالا	کرنیوالون کو	〃	۹	ہر سختی موقع اور ہر مقامی نکتہ	ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامی دارد
〃	〃	معجم اوست	معجم اوسط	〃	۱۷	مترتب	ترتب				
〃	〃	تخشر	تخشر	〃	۱۸	اسعدر	اسی قدر	〃	۱۲	شہادت دادہ	شہادت دادن
〃	〃	متع الکفر	منع الکفر	〃	۲۰ و ۲۱	منقول کی	قول کی	〃	۱۷	دعوی جید	دعوی صبہ
〃	۱۳	بیزاری	بیزاری			توثق	توثیق	〃	۲۰	توکوئی	گوکوئی
〃	۱۶	لاتتبعوا	لاتتولوا	۳۳	۸	خلاف اپنے	خلاف آپ اپنے	۴۷	۳	قصد بھی	قصہ بھی
۲۷	۱	سنکر	منکر	〃	۱۱	لوجناب	توجناب	〃	۱۲	دماتکو	دماغ کو
〃	۵	مشرح	شرح	〃	۱۶	یقین ہوگا	یقین نہوگا	〃	۱۷	شکسیکنیز	شکسے کند
〃	۱۵	جی	جی	۳۴	۴	آبد یہ بسم	آید بسر	۴۸	۱	درخبہ	درجہ
۲۸	۴	سامت	سلامت	〃	۱۰	لفظاون	لفظاوس	〃	۳	ناحق نا	ناحق تا
〃	۱۰	اپرمردہ	ابرمردہ	۳۵	۱۹	اوراصل	کہ دراصل	〃	۵	مجرداصحابی	مجرد صحابی
〃	۱۲	اوسکو	اسکو	۳۶	۱۸	سمجھے ہین	سمجھتے ہین	〃	۶	حکم وایمان	حکم بایمان
〃	۱۵	رہفش	رہلقش	۳۷	۳	کسل اسناد	کن اسناد	〃	[illegible]	بدنجات	بہ نجات
〃	۲	فرمانے	فرماتے	〃	۷	آپ کہتے	آپ رکہتے	〃	[illegible]	خیان	خبان
۲۹	۳	ابن	این	〃	۹	آپ بھی	آپ یہ بھی	〃	۸	برح باطل	بزعم باطل
〃	۵	تھین	نہین	〃	۱۱	نہ ملال	نہ مال	〃	۱۰	بحیف	سخیف
〃	۱۱	سمنتو اندر	تہمت اندر شست	۳۸	۱۷	وطمنی	وہ طمغی	〃	〃	حقیقت	حقیت
		شستاب مکن	اب مکن	۳۹	۱۹	نہ کر	نہ کہ	〃	۱۲	دایرہ شرح	دائرۂ شرع
〃	۱۴	آتاہے	آتاہے	۴۰	۴	پیتر شہیدان	پیرز شہیدان	〃	〃	ماشی	ناشی
〃	۱۸	جوداہے	جوچاہے	〃	۵	ابتدایا انتہا	ابتدایا انتہا	〃	۲۰	جلیہ	جبلیہ
〃	۲۱	زبیر	رجز	۴۱	۱۴	معلمہ	مسلمہ	۴۹	۴	ولتعرفنہم	ولتعرفنہم
〃	〃	آسنے	آستے	۴۲	۳	کرامات	کرامات ہو	〃	۶	بہر تقدیر	بر تقدیر
۳۰	۱۳	دیکہین گے	دیکہین گے	〃	۹	کیسی ہی ہب	کسی مذہب	〃	۱۰	پھر بھی	یہ بھی
		کہ آپ	آپ	〃	۱۸	فاسق و	فاسق اندو	〃	۱۱	پرہم	نہ ہم
۳۱	۴	چون بدی	چون بدکتی	۴۳	۵	گشتگاتہا	کشتگان تہا	۵۰	〃	امامیہ تبکر	امامیہ منکر
		نگوسیدان	بدمی گکرگوید	〃	۸	اکمہ مین	اکہ نہین	〃	۱۴	فاسق کافر	فاسق اور [illegible]
		مرتیج	ازان مرتع	〃	۱۰	وہ لکھتا ہے	وہی لکھا ہے				کافر
〃	۱۲	مشائے فضائل	منافی فضائل	۲۱		اہل متعارف	اہل تعارف	〃	۱۶	اہل عبارا	اہل عبارا
		[illegible]	[illegible]	۴۴	۱۶	جودقوی	جودعوی	۵۱	۱	آپ پہلے	آپ سے پہلے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۱	۵	ہین جنکے	ہین اور جنکے	۵۸	۴	خبیز فہم	جنیز فہم	۶۴	۱۶	روکرنیکے	روکرنیکی
〃	۱۴	زبان وقلم	زبان قلم پر	〃	۷	جتنے بینے	جسنے بیچے	۶۵	۲	مین	جس مین
〃		پھر آتا ہے	آتا ہے	〃	۸	ہندوسہ	ہندسہ	〃	۶	بج	بیت
۵۲	۱۰	شیعہ سکم	شیعہ حکم	۶۰	۵	محمد فخر	محمد بن فخر	۶۶	۳	اوراپنے	اورآپ نے
〃	۱۱	انچہ جنت	انچہ خبث	〃	۷	علیہم	علیہما	〃	۷	یابلبیس	یاتلبیس
〃	۱۲	باشیعہ	بہ شیعہ	〃	۸	کہ کہین	کہ کس	〃	۲۰	فرقیہ	فرقہ
〃	۱۴	بصرہ امد	بصرہ اند	〃	۱۰	مذکوراون	مذکورنے اون	〃	۲۱	تشیبہہ	تشبیہہ
〃	۱۵	اقدام نمودہ	اقدام نمو[illegible]	〃	۱۴	متدعہ	مبتدعہ	۶۷	۴	انڈیان بسن	انڈیان سن
〃	۱۸	حدیثی وکتا	حدیثی وکتاب	〃	۱۵	معترض	متعرض	〃	۷	الاستحالتہ	الاستحالہ
۵۳	۱	نے البتہ	نے آلہ	۶۰ و ۶۱	من ۱۴ ۱۶	عبارت متن	لفظ ماوراء النہر	〃	۱۲	صفحہ ۲۷۶	صفحہ ۷۶
〃	۳	کیون خذف	کیون حذف			صفحہ ۶۰ تالفظ مذکورہ حاشیہ پر ہوچاہیے	سے جو صفحہ ۶۱ کی سطر اول مین ہے	〃	۱۶	عقبۃ السائلین	غنیۃ السائلین
〃	۶	رضیہ کے	آلیہ کے					〃	۲۰	روایت	رویت
〃	۷	نہوگی	ہوگی					۶۸	۱۰	موتق	موثق
〃	۸	سجائے	سجائی	۶۱	۱۳	تشیعہ	تشیع	〃	۱۱	لکھہ چوکا	لکھہ چکے
〃	۱۲	بلبیس	تلبیس	〃	۱۸	نعوذ بصدق	نعوذ ان تصدق	〃	۱۶	برلب توباہ	برلب توبہ
〃	۱۵	عنہا	عنہما			ان مین	من	〃	۱۷	یارب توباہ	یارب توبہ
۵۴	۲	جمانے	جمائی	〃	۱۹	نسبت شیعہ	نسبت بہ شیعہ	〃	۲۱	مشہور بسنتہ	مشہور بالسنہ
〃	۸	اوسکی تلافی	اوسکی تلافی	صفحہ ۶۱ حاشیہ	۴	رافعی	رافضی	۶۹	۸	میرقصند	می رقصند
〃	۱۷	مجالس	[illegible]	۶۲	۷	ینقع	ینفع	〃	۱۱	بحیثیت شیعہ	بحسب شیعہ
۵۵	۳	نفسی	[illegible]	〃	۱۶	اوسی تحریر	اوسی بہی تحریر	〃	〃	اویزگی	اوازگی
〃	۴	دوشیعہ	[illegible]شیعہ	〃	۱۷	انیسونی	اینونی	〃	۱۵	بلابل	جلاجل
〃	۱۳	سلمی جنگ	سلمی ترجمہ جنگ	〃	۱۹	علیہ	غلبۃ	〃	۱۶	توسیق	توثیق
〃	۱۵	سیف نقال	سیف و نقال	〃	۲۰	حضرت پیغمبہ	حضرت پیغمبر	〃	۱۷	لیساؤنہ	یساؤنہ
〃	۱۹	بلفط	بلفظہ	〃	۲۱	برخیزند	برخیزید	۷۰	۴	حدام بودن	حرام بودن
۵۶	۴	دارشد	دارسد	۶۳	۲	قبضہ مزبورہ	قضیہ مزبورہ	〃	۶	خداونداعالم	خداوند عالم
〃	۱۳	ازامراواین	ازامرا و ابن	〃	۳	مکدررا	مکرر را	〃	〃	میدارد	بدارد
۵۷	۵	لغایت	بغایت	〃	۱۳	اور	اورع	〃	۷	نمائم	نمایم
〃	۷	دہند	بدہند	〃	۱۹	فقر	فقیر	〃	۱۵	رایل شود	زایل شود
〃	۱۱	یارسول	بارسول	۶۴	۸	علیہ السلام	علیہم السلام	۷۲	۴	صاحب کی	صاحب نے
۵۸	۲	غضب	غصب	〃	۱۳	کرچوکا	کرچکا	〃	۲۱	جوکہ ہمنے	جوکہ ہم نے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۲	۲۱	قابلہ	قائلہ	۸۲	۳	کستی تکذیب	کیسیکی تکذیب	۹۱	۱۳	منلیں	منکسر
۷۳	۳	نتیجہ	پنجہ	〃	۹ و ۱۰	چنانچہ چنانچہ	چنانچہ	〃	۲۱	یتلتش	ینکث
〃	۷	جسکو	جنکو	〃	۱۱	کبا پر	کبا بر	۹۳	۳	ظاہر ہے	ظاہر تھے
〃	۸	ہین نہ	نہین ہین نہ	〃	۱۵	والصّلوٰۃ	والصّلوٰۃُ	۹۵	۴	استسنا	استثنا
۷۴	۸	مسلوک	سلوک			الطّیّباتِ	الطّیّباتُ	〃	۱۳	وقعۃ بالبرہان	دفعۃ بالبرہان
〃	۱۶	اقرار کفر کے	اقرار کرکے			الطّاہراتِ	الطّاہراتُ	〃	۱۹	اپنے موہنہ	اپنے ہی منہ
〃	۱۷	مقصود	معقود	〃	۱۷	برکاتہٖ	برکاتہٗ	۹۶	۱	[illegible]	والستر الجاہل
〃	۱۸	محق طوسی	محقق طوسی	۸۳	۱۲	اون مین ہے	زمین مین ہے	〃	۹ و ۱۰	آپ اپنے	آپ اب اپنے
〃	۱۹	پھر دعوی	یہ دعوی	〃	۱۵	اللہِ	اللہُ	۹۷	۷	کہ حضرت	کہ جو حضرت
〃	۲۱	کلمہ	کلیہ	〃	۱۹	لِمَن یَشَاءُ	لِمَن یَشَاءُ	۹۸	۳	ماسئلکتم	ماسلکتم
۷۵	۱۱	فرمایئے	فرمائے	〃	۲۰	ابصاً	ایضاً	〃	۱۵	تقویۃ الایمات	تقویۃ الایمان
〃	۱۲	مخالفت	مخالف	۸۴	۲	یہ آیت لا	یہ آیت آیۂ لا	〃	۲۱	مسلمان کے	مسلمانونکے
〃	۲۰	عزرائیل	عزازیل	〃	۱۱	اجمعین سے	اجمعین نے	۹۹	۱۸	فساد ہوا او سے	فساد ہوا اور
۷۶	۹	جمایۃ	جملہ	〃	۲۱	حق تعالی	حق تعالے				او سے
۷۷	۸	تنگ	تنگت			اسمین	ہمین	۱۰۱	۱۸	یاقلت	ماقالت
〃	۲۱	تاید	تابد	۸۵	۳	کی تھی	کہی ہے	۱۰۲	۸	آتے ہمکو	آتے ہین ہمکو
۷۸	۱۶	اگر خلافت	اگر منکر خلافت	〃	۵	انبیا	اخیار	〃	۱۴	صدپر	صدر
〃	۲۱	اب عقوات	اس ہفوات	〃	۷	سبحانہ تعالے	سبحانہ تعالی	〃	〃	چڑکے	چرکے
۷۹	۵	کہہ دیتے کو	کہہ دیتے کہ کو			سے	کیجانب سے	۱۰۴	۱۵	بَیِّنَ لَنَا	بَیِّنْ لَنَا
〃	۷	تکلیف حضور	تکلیف صرف	〃	۱۹	مفرّب	مقرّب	۱۰۶	۲	اونکی	اونکو
			حضور	〃	〃	اوسیکی	اوسکی	〃	۴	عفوات	ہفوات
〃	۱۱	من دلیری	من دلبری	۸۶	۱۶	مہلک	مہلک	〃	۵	لبغض	لبعض
〃	〃	دلم بسیار	دلم ازبسیار	〃	۱۷	شریک	شرک	〃	۸	جہوڑا گئی	چورا گئی
۸۰	۴	نگرین	منکرین	〃	۱۸	کونین	کونین	〃	۲۰	حدیث	محدث
〃	۱۰	جوڑ کیے	چور کیے	۸۷	۱۰	حقتعالے سے	حقتعالے نے	〃	۲۱	ہے اور	ہے عض اور
〃	۱۱	چیز کی	جبر کی	〃	۲۱	کفاد	کفار	۱۰۸	۱	مین قیاس	من قاس
۸۱	۴	سہی گرون	سہی کرون	۸۹	۲۱	فریقین تفسیر	فریقین کی	〃	۸	آزبجار	ازبجار
	۱۱	من ربّ	من ربّہ				تفسیر	〃	۱۰	ہے اگر	ہے صراگر
		ہوتے ہین	ہوتے ہین	۹۰	۷	اصدات	احداث	〃	۱۳	عجائب	عجاب
			تعزیر	۹۱	۷	۱۲	بارہ	〃	۱۶	کفغار	کفار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۸	۱۷	[illegible]	[illegible]
〃	〃	ابل نظر	[illegible]
〃	۲۰	[illegible]	[illegible]
۱۰۹	۱۳	[illegible]	بجا ہے
〃	۷	[illegible]	ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره
۱۱۱	۳	من الفت امیر	مخالفت حضرت امیر
۱۱۲	۶	بہ منافق	نہ منافق
۱۱۵	۹	مردک کو	مردک تجکو
۱۲۲	۱۳	تکریم	تکبیر
〃	۱۸	کیا فرمایا تھا	یہ کہا تھا
۱۲۳	۸	بھی	یہ ہے
۱۲۴	۱۴	خلیل	جلیل
۱۲۵	۸	اوسکی	اونکے
۱۲۶	۱۴	منطقیہ الیسی مذہب	منطقیہ سے ایسی مذمت
〃	۱۷	گڈھی ہیں	گڈھے ہیں
〃	۱۹	کیفیہ	کیفیات
۱۲۷	۲	بہ نسبت	[illegible]
〃	〃	جناب ہی نے	آپ نے
〃	۲۱	لکھے ہیں	لکھی ہے
۱۲۸	۲	کہا تھا	لکھا تھا
۱۲۹	۵	اعتبار	اعتبار و
〃	۱	استشہاد	استشہاد
〃	۶	دین الٰہی	[illegible]
〃	۱۲	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
〃	۱۲	کس لئے	کس نے
۱۳۴	۱۴	کے تو	کے یا تو
〃	۱۸	خشم	خشم
۱۳۶	۲۱	کہلاوالا	کہلا کہہ ڈالا
۱۳۷	۳	آفتاب کے	آفتاب کا
〃	۸	قریب	قرب
۱۳۸	۴	وآلہ وا	والہ را
〃	۹	کسی کو	کسیکو
〃	۱۱	بدرسول	بہ رسول
〃	۱۴	روو	روز
〃	۱۷	چوشنیدہ	چو بشنید
〃	〃	وا	در
〃	۸	نماہند	نمائید
〃	۱۹	برزم	برم
۱۳۹	۳	ہت این	من این
〃	۱۰	گوارہ	گواہ
۱۴۰	۳	بگذشت	بگذاشت
〃	۴	کرامی سید	کرامی سیدو
		اشرف و	اشرف
〃	۱۰	بیشتر	پیشتر
〃	۱۴	واہب نمایم	کہ واجب نمایم
		بزودی عمل [illegible] بجکمش نمایم	ہر اصحاب دین [illegible] بزودی عمل
〃	۱۶	خذیفہ	حذیفہ
〃	۱۸	بہ من	بہمن
〃	〃	زمین	از زمین
〃	۱۹	استاع	امتناع
۱۴۱	۵	بلفظم [illegible]	بلفظم [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۳	۱۸	خندہ زیر	خندہ زیر
۱۴۳	۷	سالقین	سابقین
〃	۱۷	اہتام	امام
〃	۱۹	درحنین	در حین
۱۴۴	۴	اختصار	احتضار
[illegible]	۴	ہمگامان	ہنگامہ
[illegible]	[illegible]	لابد	لابہ
۱۴۶	۲	بجواندی	بخواندی
〃	۱۳	بیاریم	بیازیم
۱۴۷	۵	سروازتند	سروازنند
〃	〃	جاہ و فدر	جاہ و قدر
〃	۱۹	سنو	شنو
۱۴۸	۱۱	[illegible]	ممتلی
۱۴۹	۱۴	بدین شان	بدین سان
۱۵۰	حاشیہ	ہے درجات	بہ ہی درجات
〃	۶	منقبصت [illegible]	منقصت [illegible]
۱۵۱	۱۳	اوربدرکو	روز بدرکو
۱۵۲	۱	اسکے حملہ	اسکے پھر حملہ
〃	۱۲	ان کند	این کند
〃	۱۷	مصداق	مصدق
۱۵۳	۴	اوصل	آو جل
۱۵۴	۱۲	یہان	بیان
۱۵۶	۸	بت	تب
۱۵۷	۱۳	بمنی	[illegible]
〃	۱۷	طیا	طیبا
۱۵۸	۳	[illegible]	[illegible]
〃	۵	ندائے	عذابے
〃	۱۲	علی	علی
〃	〃	حقابت	عتاب
〃	۱۹	اعلوا	اعملوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۱۹	لیسے	کیسے
〃	۲۱	دنیار ورادو راجلہ	دنیار وداو راحلہ
۱۶۰	۲	ببیر	ببر
〃	۴	سازہ	سارہ
〃	۱۵	الأچھا	الآچھار
〃	۱۶	زرن وسارہ	زن وسارہ
۱۶۱	۱۳	حکیم الاف عنان	حکیم علی الطلاق الطلاق عنان
〃	۱۵	تحفص	تحصص
〃	۱۶	مامن	مامن لہ
〃	حاشیہ		بعضے عام نہی با شبہ مگر اینکہ تخصیص یابد
۱۶۱	۵	اہل الذین	اہل التذین
〃	۱۴	دخول بادنی	دخول جنت بادنی
〃	۱۵	محققات	مخصصات
〃	۲۱	بعدی	لعبدی
۱۶۲	۲	کانپاماکان	کابیّناماکان
〃	۳	اوخلہ	ادخلہ
〃	۶	اتہ	اِنّہٗ
〃	۱۱	بشـ تہ	بشرتہ
〃	۱۲	یاباھریوہ	یااباھریرہ
〃	۱۳	رکنی	رکبنی
〃	۱۴	بعثنی	بعثتنی
〃	〃	ثدیی	ثدیی
۱۶۴	۷	گواہم	گواہی
〃	۸	مانداصحاب	مانند اصحاب
〃	۱۵	حل القریۃ	حل القریۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۹	۶	مفضوریت	مقصوریت
〃	۸	پہن عمل	پس عمل
〃	۱۱	محقق گشت	متفق گشت
〃	۱۴	متفق	متفقی
〃	۱۸	محط	محط
۱۶۶	۴	اسابقتہ	السابقتہ
〃	۲۰	الاسکال	الاشکال
〃	〃	ونم	دوم
۱۶۷	۱۱	بمواخذہ	مواخذہ
〃	۱۴	تبائیین	بتائیین
〃	〃	ولتذکر	ولنذکر
〃	۱۷	یعبدی	لعبدی
〃	۱۹	یعبدی	لعبدی
〃	۲۰	اناله	انّ له
〃	۲۱	بعدی	لعبدی
۱۶۸	۳	فتوب	فلتوب
〃	۶	اہلسنت	اہل سنت
〃	۷	شدہ مجاہد	شد سبرکت مجاہد
〃	۱۰	الاخیار	الاخبار
〃	۱۱	قد تبہ	قد نبّہ
〃	۱۲	بطبتق	تطبیق
〃	۱۵	شقاق مستبید	و شقاق مستعبد
〃	۱۷	منہم فی عجب	منہم عجب
۱۶۸	۱۸	سبیل الحکم	سبیل التحکم
〃	〃	بمقالتہ	بمقالۃ
۱۷۰	۳	اگر اگر تھے	اگر تھے
۱۷۳	۹	کراتے ہیں	کرانے ہیں
〃	۱۶	پڑھ کر	بڑھ کر
۱۷۷	۴	آپنے اسکے	آپ نے اسکے
۱۷۹	۱۹	علیہ حبس	علیکنا فقود الخ جبس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۰	۲	شہارافشد	شہدا افشد
۱۸۱	۳	اپنےالون	اپنے والون
۱۸۲	۴	کوفہ بہی	کوئی بہی
۱۹۶	۱	جمع	مجمعے
۱۹۸	۱۳	بچپنین کبیر	بچپنین دیگر
〃	۱۷	سکراست	مسکراست
۲۰۵	۱۸	جنتی	جنتی
۲۰۸	۲۰	عفران حصہ	عفران مآب
۲۱۸	۹	سبجد	مسجد
۲۲۱	۱	بالہدایت	بالبداہت
۲۳۱	۶	بجی	جھجی
۲۷۰	۱۲	اواہل کوفہ پہ خط	اور اہل کوفہ خط پہ خط
۲۷۷	۱	لوکان جب	لوکان فی جب
〃	۷	برسی	برسے
۲۸۳	۱۴	ٹکراتے	پکڑ آتے
۲۸۹	۱۶	خلافہ موافق	خلافت کے موافق
۲۹۰	حاشیہ	عصہ	تحفہ
۲۹۱	۱۰	دی ایان	دی ایمان
〃	۲۱	یہ تعلق	یہ نفاق
۳۲۹	۳	کہاخباثت	رہکر خباثت
۳۴۰	۱۰	ستر الملوک	شرح الملوک
〃	۱۵	وحمل	ورحمۃ
۳۴۱	۱۷	النبی	اپنے
〃	۱۸	قبتین	فئتین
〃	〃	عطستین	عظیمتین
۳۴۲	حاشیہ	+	پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات
۳۴۸	۱۷	جمع	مجمعے
〃	۲۱	زوج	ازواج
۳۵۰	۱۴	اسلئے [illegible]	[illegible]